سکینگ دینی کتابوں کا مرکز

خطباتِ الٰہ آبادی

خطیبِ دلنشین حضرت مولانا محمد شریف الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

جلد چہارم

محمد تنویر



جمع و ترتیب
حافظ محمد ربانی

مکتبہ ربانیہ

دینی کتابوں
کا مرکز

پی ڈی ایف گروپ میں

شامل ہونے کے لیے اس نمبر پر واٹس اپ کریں

محمد تنویر لطیف

03053674125

سلطان بھائی

الیاس سلفی بھائی

0345 3205533

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾
(الذاریات)
''آپ نصیحت کیجیے کیونکہ نصیحت اہل ایمان کے لیے نفع بخش ہوتی ہے۔''

خطبات الٰہ آبادی

جلد چہارم

مولانا محمد شریف الٰہ آبادی رحمہ اللہ

جمع وترتیب

میاں حافظ محمد ربانی

ناشر

مکتبہ ربانیہ

منڈی عثمان والا، ضلع قصور 0300-6595304

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب .... خطبات الٰہ آبادی جلد چہارم
مصنف .... مولانا محمد شریف الٰہ آبادی
جمع و ترتیب .... میاں حافظ محمد ربانی
تعداد 800
ناشر .... مکتبہ ربانیہ
قیمت .... -/450 روپے

ضروری تحریر

فہرست مضامین



عرضِ ناشر

زبان کا سوز اور قرآن وسنت کا ساز ہم آہنگ ہوتو دل اثر لئے بغیر نہیں رہ سکتا اور بارگاہ ایزدی سے یہ عطیہ قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتا ہے۔ان چند خوش نصیبوں میں جماعت کے معروف عالم دین، مبلغ اسلام، واعظ خوش الحان حضرت مولانا محمد شریف الہ آبادی رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔جن کی شب وروز سعی جمیلہ سے ملک کے دور دراز علاقوں میں لوگ مستفید ہو رہے تھے۔
مولانا محمد شریف صاحب الہ آبادی رحمہ اللہ مسلک کے بلند پایہ خطیب عظیم مبلغ اور بے باک ترجمان تھے، آپ شہسوار میدانِ خطابت اور نہایت عالیشان قابل قدر تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔آپ کا انداز ساحرانہ پہلے ہی عوام علمی سطح پر دادِ تحسین حاصل کر چکا ہے۔ زیرِنظر خطبات کو چیدہ چیدہ بنظرِ عمیق ورق گردانی کا شرف حاصل ہوا۔اس میں اعتقادایات، عبادات، اعمال صالح، خلفاءِ اربعہ کی سیرت کے ساتھ ساتھ مسلکِ حقہ اہل حدیث کی حقانیت بھی جگہ جگہ مثالیں دے کر ثابت فرمائیں ہے۔آپ کی یہ تقاریر خاص علمی شاہکار اور خطباء علماء، مبلغین ومقررین کے لیے نہایت دلکش اور بیش بہا علمی نادر تحفہ ہے۔ ہر فقرہ علمی ذوق اور حسن کلام اور حسن ترتیب کا آئینہ دار ہے۔اس اعتبار سے بھی یہ خطبات کے میدان میں عظیم معرکہ ہے اور پھر جگہ جگہ مضمون کے مطابق پنجابی اشعار نے تو خطبات کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہر مسلمان کے لیے اس کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔

مولانا رحمہ اللہ کے خطبات کے اندر اصلاح معاشرہ کا ایک نہایت ہی روشن پہلو موجود ہے۔مولانا رحمہ اللہ معاشرہ میں موجود بدعت وخرافات کو قرآن وسنت کے دلائل سے ختم کرنے اور لا دینی وجہالت کے خاتمہ کے لیے بروقت کمر بستہ وسربکف تھے۔الہ آباد میں مولانا عرصہ دراز سے خطبات کے موتی بکھیر رہے تھے۔جن کو چننے کے لیے لوگ جودر جوق بڑے ذوق شوق سے کھنچے چلے آتے تھے۔

مولانا رحمہ اللہ کی مصروفیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تقریباً پورا سال ملک

کے مختلف مقامات پر آپ کی تقاریر کے پروگرام ہوتے رہتے تھے۔ دور دراز شہروں کے لوگ چمنستان اسلام کے اس پھول کی خوشبو سے مستفید و مستفیض ہونے کے لیے کشاں کشاں آ کر اپنی دینی پیاس بجھاتے تھے کہ اللہ کی طرف سے پیغام آ گیا۔ انا لله و انا اليه راجعون.

تو میں نے بتوفیق ایزدی یہ سوچا کہ کیوں نہ مولانا مرحوم رحمہ اللہ کی تقاریر کو کتابی شکل دے دی جائے تا کہ ابھرتے ہوئے خطباء اور علماء کے لیے مشعل راہ ثابت ہو۔

اس کے ساتھ ہی پاکستان کے عظیم علمائے کرام کے خطابات کو بھی منصۂ شہود پر لانے کی سعی کی جائے گی۔ ان شاء اللہ خطبات ترتیب دیتے وقت اس بات کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے کہ اصلاح معاشرہ کے پہلو سامنے رکھے جائیں تا کہ معاشرہ میں موجودہ بدعات خرافات کفر لادینی جہالت کا خاتمہ ہو سکے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوں کہ اس نے مجھ جیسے ناتواں کو اپنے دین کی خدمت کے لئے منتخب کیا۔ میری اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ اسے قبول فرمائے۔ اور عوام الناس کو اس سے پورا نفع پہنچائے۔ آمین ثم آمین

دین اسلام کی اشاعت ایک فریضہ بھی ہے اور سعادت بھی' جہاں اس فریضہ کو ادا کرنے کے لئے' افراد اور ادارے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق کتب' کیسٹ اور دیگر ذرائع سے اس فریضہ کو سرانجام دے رہے ہیں' وہاں الحمدللہ **مکتبہ ربانیه** بھی اپنی استطاعت کے مطابق اس فریضہ کو بحسن وخوبی سرانجام دے رہا ہے۔ بفضل اللہ تعالیٰ پورے خلوص اور جذبہ سے سرگرم عمل ہیں۔

رب کریم کی مہربانیوں اور اس کے فضل و کرم سے روز بروز ان کے جذبہ کے ساتھ ساتھ ان کا اشاعتی پروگرام بھی ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ علاقہ قصور ہی نہیں بلکہ پاکستان بھر کے مذہبی ذوق رکھنے والے احباب ان کی خدمات سے بہرہ مند ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کوششوں کو شرف قبولیت سے نواز کر ہمیں دنیا اور آخرت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

حافظ محمد ربانی

14-04-2011

از تعارف

حضرت مولانا محمد شریف الٰہ آبادی صاحب رحمہ اللہ

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاةَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَمَنْ تَبِعَهٗ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ."

مولانا محمد شریف مرحوم الٰہ آبادی مرحوم لکھنے پر یقین نہیں آ رہا کیوں کہ ٹیپ ریکارڈر اور سی ڈیز میں سے اُن کی آواز مرحوم کے اس فانی دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد کچھ زیادہ سنائی دی جا رہی ہے۔

مولانا مرحوم ومغفور کا اور میرا رشتہ اُن کے تمام دوستوں سے الگ ہے کیونکہ ہمارا بچپن اکٹھا پرائمری سکول کی تعلیم اور پھر مکمل درسِ نظامی اور جوانی اور تادمِ ممات تعلقات انتہائی قریبی رہے ہیں۔ مولانا مرحوم 1961ء کو موضع مجاہد آباد (جنگا سنگھ والا) تحصیل چونیاں ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔

چھ سات سال کی عمر میں اُن کے والد گرامی نے انھیں گاؤں کے ہی سکول میں داخل کروا دیا۔ میں اُس سکول میں مولانا سے ایک سال پہلے داخل ہو چکا تھا۔ میں نے جماعت پنجم کا امتحان پاس کیا اور مولانا نے جماعت چہارم کا تو ہمارے مشفق و مربی حضرت الاستاذ مولانا محمد یعقوب صاحب خطیب روڈے حفظہ اللہ نے ہمیں ہمارے والدین سے مانگ لیا۔ ہمارے والدین نے بخوشی ہمیں حضرت الاستاذ کے حوالے کر دیا۔ چار سال کے عرصہ میں ہم نے قرآن کریم کا ترجمہ اور مشکوٰۃ المصابیح اور دیگر صرف ونحو کی کتب کی تکمیل کے بعد حضرت

الاستاذ مولانا محمد یعقوب صاحب حفظہ اللہ ہمیں شیخ الحدیث ولی کامل مولانا عبد الرشید صاحب مجاہد آبادی (رام گڑھ) کے پاس لے گئے حضرت شیخ جی سے اکتساب علم کے ساتھ ساتھ جو کچھ روحانی غذا ملی اُس کا کچھ اپنا ہی لطف تھا جو کہ کسی اور سے حاصل نہیں ہوسکی۔ 1979ء میں حضرت شیخ جی سے صحیح بخاری شریف پڑھی اور سند فراغت حاصل کی۔ بعد ازاں میں ایک فاضل عربی وغیرہ کے لیے دیگر مدارس میں تعلیم حاصل کرتا رہا۔ لیکن مولانا مرحوم چونکہ ایک اچھے مقرر بن چکے تھے آپ نے حکایت کے عجوبے دکھانے شروع کردیئے۔ شامکوٹ نوضلع قصور کوٹ ارجن اور پھر تادمِ حیات الہ آباد ضلع قصور میں اپنے انوکھے انداز تکلم میں عوام عزم کو محظوظ کرتے رہے۔ 10-6-2009 بروز بدھ صبح 7.30 بجے مولانا مرحوم نے داعی حق کو لبیک کہا اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز جنازہ کا اعلان 5 بجے سہ پہر کیا جاچکا تھا۔ مولانا مرحوم کی وفات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ قرب و جوار کے لوگ تو فوراً پہنچ گئے۔ لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، سرگودھا، فیصل آباد، ملتان، اور دیگر شہروں سے قافلوں کی شکل میں علماء طلباء اساتذہ اور عوام الناس جنازہ میں شرکت کے لیے آنا شروع ہوگئے سخت گرمی کے باوجود جوق در جوق آ رہے تھے۔ انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا مولانا کے گھر کے آس پاس گلیوں میں اور مرکز جو 710 M کنال دس مرلہ پر محیط ہے میں پاؤں دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ شیدائی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔ جگہ تنگ ہونے کی بناء پر مولانا مرحوم کی نماز جنازہ 3 مرتبہ ادا کی گئی۔ پہلی نماز جنازہ مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری نے، دوسری مرتبہ شیخ الحدیث ولی کامل حضرت الاستاذ شیخ جی عبد الرشید صاحب حفظہ اللہ نے اور تیسری مرتبہ قبرستان کے قریب مجھے امامت کی سعادت نصیب ہوئی۔ کئی روز تک لوگ صبح سویرے مولانا مرحوم کی قبر پر دعا کے لیے حاضری دیتے نظر آئے۔

لوگوں نے جنازہ پر تبصرہ کیا کہ ضلع قصور کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ آج تک نہیں دیکھا گیا تو یوں قرآن وسنت کی روشنی بکھیرنے والا چاند ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی زندگی کی تمام نیکیاں قبول فرمائے اور انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ مولانا مرحوم انتہائی ملنسار، خوش اخلاق، خوش باش خوش لباس، مہمان نواز اور فیاض تھے۔

مولانا مرحوم نے لواحقین میں ایک بیوہ ایک بیٹی جو کہ ماشاء اللہ مکمل دینی تعلیم اور بی۔ اے ہے۔ چار بیٹے مولانا عمران شریف، عثمان شریف، رضوان شریف اور سلمان شریف چھوڑے ہیں۔

مولانا عمران شریف بحمد للہ ابھرتے ہوئے مقرر ہیں۔ دینی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایم اے اسلامیات کی تیاری کر رہے ہیں اور مولانا مرحوم کے بحمد للہ خلف رشید ہیں اور مولانا مرحوم کے مرکز میں مسلسل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں۔

مولانا محمد شریف مرحوم کی زندگی پر تفصیلی کتاب لکھ رہا ہوں جو کہ ان شاء اللہ جلد ہی منظر عام پر آنے والی ہے۔ وما توفیقی الا باللہ!

سردار عبدالروٴف

ازھر آف مجاہد آباد

(جنگا سنگھ والا ضلع قصور)

مارچ 2011ء



تربیتِ اَولاد

﴿اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰـهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○﴾ (البقرہ :133-134)

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ جل مجلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔ سورۃ البقرہ کی دو آیات میں نے تمہارے سامنے پڑھی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ اور مجھے اور تمہیں سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نبی ﷺ کے سامنے یہودیوں نے یہ بات کہی کہ جناب ابراہیم علیہ السلام اپنی اولاد کو دنیا سے جاتے وقت یہ وصیت فرما کر گئے کہ اے میری اولاد یہودی بن کر رہنا ہے۔ یا عیسائی بن کر رہنا ہے۔ یا پھر جناب ابراہیم علیہ السلام نے یہ وصیت کی جب لوگوں کو دیکھا کہ لوگ بتوں کی پوجا کر رہے ہیں۔ مشرک ہیں۔ تو اپنی اولاد کو سمجھانے کی خاطر اپنی اولاد کو بلا کر اور دنیا سے جاتے وقت اللہ کے نبی جناب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد سے یہ ایک وعدہ لیا۔ اعتماد لیا کہ اے میری اولاد میرے جانے کے بعد تم کس کی پوجا کرو گے۔ یہودیوں نے یہ بات کہی کہ جناب ابراہیم علیہ السلام اپنی اولاد کو یہ بات سمجھا کر گئے۔ کہ میرے بعد یا یہودی بن کر رہنا ہے۔ یا عیسائی بن کر رہنا ہے۔ اللہ پاک نے اپنے نبی ﷺ پر قرآن نازل فرمادیا۔ اللہ کریم

فرماتے ہیں: اے میرے محبوب ان یہودیوں سے پوچھو کہ کیا جس وقت جناب ابراہیم علیہ السلام کے پاس موت آئی۔ موت کے فرشتے آئے۔ تو کیا یہ یہودی اُس وقت موجود تھے۔ اُس وقت پاس تھے۔ قرآن نے اس طرح بیان کیا ہے۔ فرمایا:

﴿اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ٥﴾

(البقرہ :133)

جنابِ ابراہیم علیہ السلام جدُالانبیاء اتنے بڑے رب کے پیارے نبی ہیں۔ دنیا سے جارہے ہیں اور اولاد سامنے ہے۔ بارہ بیٹے سامنے ہیں جن میں ایک نبی ہے اور گیارہ ولی ہیں۔ یہ ساری اولاد سامنے ہے۔ جنابِ یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اے میرے بیٹو اے میری اولاد ﴿مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ﴾ ذرا میری آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ مجھے یہ بتاؤ کہ میرے بعد کس کے سامنے اپنی پیشانی جھکاؤ گے۔ کس کی عبادت کرو گے۔ ﴿قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ﴾ اور ساری کی ساری اولاد بارہ کے بارہ بیٹے کہنے لگے ابا جی اس بات کی فکر کیوں کر رہے ہو۔ ہم اس رب کی عبادت کریں گے جو آپ علیہ السلام کا اور آپ علیہ السلام کے پہلے والوں کا رب تھا ہم آپ علیہ السلام کے رب کی عبادت کریں گے۔ اسماعیل علیہ السلام کے رب کی عبادت، اسحٰق علیہ السلام نبی کے رب کی عبادت ﴿وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ٥﴾ ابا جی بے فکر ہو جاؤ ہم مسلمان بنیں گے تو صرف اللہ کے لیے بنیں گے۔ اس باپ کو اپنی اولاد کا فکر ہے۔

بھائیو جس طرح والدینؑ کے حقوق اولاد پر ہیں اس طرح اولاد کے بھی والدین پر حقوق ہیں یہ نہیں کہ صرف والدین کے ہی حقوق ہیں اولاد کے حقوق نہیں۔ اللہ پاک نے اولاد کے بھی حقوق رکھے ہیں۔ جو والدین جو ماں جو باپ اپنی اولاد کے حقوق پورے نہیں کرے گا۔ جس طرح والدین کا نافرمان اللہ تعالیٰ کے دربار میں پکڑا جائے گا۔ اس طرح اولاد کا حق مارنے والا بھی رب کے دربار میں گرفتار ہوگا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ حق ادا کرنے کی توفیق عطا

فرمائے آمین۔

اولاد ایک ایسی نعمت ہے جس پر ہر بندے کا دل کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ایسی نعمت بنائی ہے۔ اس پر ہر انسان کا دل کرتا ہے۔ شادی ہونے کے بعد ہر بندہ چاہتا ہے کہ اللہ پاک مجھے اولاد دے۔ خصوصاً یہ دعا ہوتی ہے کہ یا اللہ مجھے نیک بیٹا عطا فرما۔ کیونکہ خواہش یہ ہوتی ہے کہ یا اللہ بیٹے عطا فرما۔ کئی بیٹیاں مانگتے ہیں۔ کئی بیٹے مانگتے ہیں۔ مگر مرضیاں اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے بیٹے دے۔ اللہ تعالیٰ چاہے بیٹیاں دے۔ چاہے بیٹے بیٹیاں مکس بارش کر دے۔ چاہے زندگی گزر جائے نہ بیٹا دے اور نہ بیٹی دے۔

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ○ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا﴾ (الشوری: 51)

"اللہ پاک فرماتے ہیں۔ آسمانوں پر بادشاہی میری ہے۔ زمینوں پر بادشاہی میری ہے۔ میں جس کو چاہوں بیٹے عطا فرماؤں جس کو چاہوں بیٹیاں عطا فرماؤں مگر اللہ پاک نے پہلے بیٹیوں کا تذکرہ کیا ہے۔"

اللہ پاک فرماتے ہیں: ﴿يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا﴾ میں جس کو چاہوں بیٹیاں عطا فرماؤں۔ جس کو چاہوں بیٹے عطا فرماؤں۔ چاہوں تو مکس بارش کر دوں۔ چاہوں تو نہ بیٹے دوں نہ بیٹیاں دوں۔ ساری زندگی روتے ہی گزر جائے۔ مگر ہمارا ماحول یہ ہے جو مکہ والوں کا ماحول تھا۔ پتہ چلا کہ رب نے بیٹا دیا ہے تو لڈو تقسیم ہو رہے ہیں۔ مٹھائیاں تقسیم ہو رہی ہیں۔ مبارکیں ہو رہی ہیں اور اگر پتہ چلا کہ بیٹی ملی ہے تو پھر سر میں ٹھنڈا پانی پڑ جاتا ہے۔ اس طرح مکہ کے مشرک کرتے تھے کہ جس کو یہ پتہ لگتا تھا کہ میرے گھر بیٹی پیدا ہوئی ہے تو اس کے سر میں ٹھنڈا پانی پڑ جاتا تھا۔ اور اس کا منہ کالا ہو جاتا تھا۔ تو پھر کچھ لوگوں نے اپنی بیٹیاں مارنا شروع کر دیں۔ حالانکہ بیٹی آئے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ ایک آئے دو آئیں تین آئیں جتنی بیٹیاں آئیں تو اللہ پاک کی رحمت ہے یہ دیکھو حدیث پاک میں آیا ہے۔

کائنات کے سردار نے فرمایا ہے اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں جس بندے کو اللہ پاک نے دو بیٹیاں عطا فرمائیں تو اس نے ان بیٹیوں کی صحیح تربیت کی۔ ان کو دین کا علم سکھایا۔ ان کو دین سکھایا یہ بیٹیاں پھر جوان ہوگئیں۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں تو پھر کوئی اچھا سا رشتہ دیکھ کر نیک سا رشتہ دیکھ کر اپنی بیٹیوں کی شادی کر دی۔ برا محسوس نہ کیا۔ اپنی بیٹیوں سے بیٹوں جیسا ہی پیار کرتا ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ یہ بندہ قیامت والے دن اس طرح میرے ساتھ ہوگا یہ دو انگلیاں ملا کر آپ نے فرمایا کہ جس طرح یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں جو اپنی بیٹیوں کو پال کر ان کو اچھی تعلیم دے کر ان کو دین کی تعلیم سکھا کر ان کی شادی کر دیتا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں دو بیٹیوں کو پالنے والا قیامت والے دن میرے ساتھ ہوگا۔ اللہ بیٹا دے تو ساتویں دن اس کا نام رکھو اس کے بال کٹواؤ۔ یہ سر کے بال کٹواؤ۔ اللہ بچہ دے یا بچی دے۔ تو ساتویں دن اس کا نام رکھو۔

ماں جی عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تھے۔ تو اللہ کے نبی ﷺ اپنے منہ میں کھجور کو پیس کر آنے والے بچے کے منہ میں ڈالتے تھے۔ اس کو ہماری پنجابی میں کہتے ہیں کہ یہ بچے کو گرتی دی گئی ہے اب بھی کئی کئی جگہوں پر رواج ہے کہ بچوں کو کسی نیک آدمی کی گُرتی دلواتے ہیں وہ بڑا ہو تو پھر کہتے ہیں کہ تمہیں گُرتی کس نے دی تھی۔ وہ اُلٹ کام کرلے تو اسے پھر کہتے ہیں۔ تمہیں گُرتی کس نے دی تھی۔ یعنی کہ ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب بچہ پیدا ہوتا تھا اور نبی پاک ﷺ کے پاس لایا جاتا تھا تو نبی پاک ﷺ اپنے منہ میں کھجور پیس کر اس بچے کے منہ میں ڈالتے یعنی کہ لوگ اللہ کے نبی ﷺ سے گُرتی دلواتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے جب بچہ سات دن کا ہو جائے تو اس کے بال کٹواؤ بال کٹوا کر یہ جو بال ہیں۔ ان کے برابر چاندی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کرو یا چاندی اگر نہیں ملتی تو اتنے پیسے یعنی سو دو سو روپے یہ کوئی زیادہ نہیں یہ صدقہ خیرات کر دو۔ کسی غریب کو دے دو۔ یہ سنت نبی پاک ﷺ کی ہے اور آپ ﷺ

نے فرمایا: کہ اس بچے کا عقیقہ کرو۔ سات دن بعد عقیقہ کرو۔ اور وہ عقیقہ کیا کرنا ہے بچے کی طرف سے دو جانور کرنے ہیں۔ اور بچی کی طرف سے ایک جانور کرنا ہے بعض بندوں کا ذہن ہوتا ہے۔ کہ ایک گائے لے کر کر دیں۔ ایک مینڈھا لے کر کر دیں۔ ان کے ذہن میں یہ ہوتا ہے کہ اس کے تین بچے ہوں اور ایک بچی ہو تو وہ ایک گائے کر دیں تو ان چاروں کا عقیقہ ادا ہو جاتا ہے حالانکہ بالکل یہ بات نہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک انصاریہ عورت آئی۔ اور آ کر پتہ ہے کیا کہتی ہے۔ کہنے لگی ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کہ ماں جی سن لو تمہارے بھائی عبدالرحمٰن کے گھر بیٹا ہوا۔ تو میں اس کے پیدا ہونے پر ایک اونٹ ذبح کروں گی۔ یعنی کہ اونٹ کا عقیقہ کر دوں گی۔ تو ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اے انصاری بہن سن لے۔ یہ تمہیں بھی پتہ ہے مجھے بھی پتہ ہے کہ اونٹ مہنگا آتا ہے بکرا سستا آتا ہے لیلہ سستا ہے۔ بکرا بکری سستا ہے۔ اونٹ مہنگا ہے ماں جی فرماتی ہیں۔ انصاری عورت سن لے۔ اونٹ کی بجائے اگر بکرا ذبح کیا جائے۔ یا لیلہ ذبح کیا جائے۔ اونٹ کے حالانکہ روپے زیادہ ہیں لیکن سنت چونکہ یہ ہے اونٹ سے اللہ تعالیٰ اجر زیادہ عطا فرما دیں گے۔ کام تو وہ کرنا چاہیے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اگر شوق ہی شوق ہے تو ایک بکرا کر دو۔ ایک بھینس کر دو۔ اگر تم نے ضرور ہی سارے پاکستان کو گوشت کھلانا ہے۔ تو بھینسیں کر دو۔ دو جانیں کر دو۔ مگر سنت یہ ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے بکریاں اور بکرے ذبح کیے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ پاک بیٹا عطا فرمائے۔ یا بیٹی عطا فرمائے تو اس کا ساتویں دن عقیقہ کرو۔ دو جانور بچے کی طرف سے کرو۔ ایک جانور بچی کی طرف سے کرو۔ ان جانوروں کے اندر کوئی شرط نہیں ہے کہ یہ دوندے ہوں یا کھیرے ہوں۔ جس طرح کے مرضی ہوں۔ لیکن عقیقہ کر دو اگر ساتویں دن توفیق نہیں مل سکی۔ تو پھر چودھویں دن کر دو۔ اگر چودھویں دن بعد توفیق نہیں ملی تو پھر اکیسویں دن کر دو۔ اکیس دن تک اگر توفیق نہیں ملی عقیقہ

کرنے کی طاقت نہیں ملی تو اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں پھر زندگی میں جب چاہو کر دو۔ اگر والدین کسی کا عقیقہ نہیں کر سکے تو وہ بندہ اپنا عقیقہ خود کر سکتا ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایہ میں لکھا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے اپنا عقیقہ خود پینتیس چالیس سال کی عمر میں جا کر کیا تھا۔ یعنی کہ حافظ صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ پچاس سال کی عمر میں نبی پاک ﷺ نے اپنا عقیقہ کیا تھا۔ یعنی کہ اپنا عقیقہ بندہ خود بھی کر سکتا ہے۔ اگر والدین نہیں کر سکے اور عقیقہ ضرور کرنا چاہیے۔

کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ بچہ گروی ہوتا ہے گہنے ہوتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی ہے اس کے پاس رومال ہے۔ وہ کسی جگہ پر گیا ہے۔ تو اسے پیسوں کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ وہ اس کو کہتا ہے کہ بھائی یہ رومال رکھ لو یا گھڑی رکھ لو۔ سو روپے واپس لے لینا۔ جس طرح یہ چیز گہنے ہوتی ہے۔ اس طرح جس بچے کا عقیقہ نہیں ہوا ہوتا تو وہ بچہ بھی گروی ہوتا ہے۔ اور اگر بچہ نابالغ فوت ہو گیا ہے۔ چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا ہے اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں جو بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں تھوڑی عمر میں بلوغت سے پہلے جو بچے فوت ہو جاتے ہیں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو اللہ پاک ان معصوموں کو فرمائیں گے وہ جنت ہے جاؤ جنت میں چلے جاؤ۔ یہ بچے جنت میں نہیں جائیں گے یہ کہیں گے یا اللہ جب تک ہمارے والدین کو ہمارے ساتھ جنت میں نہیں بھیجو گے تو ہم بھی جنت میں نہیں جائیں گے۔ مگر وہ بچے اپنے والدین کی سفارش کریں گے۔ جن بچوں کے عقیقے ادا کیے گئے۔ جن کے عقیقے نہیں ہوئے وہ سفارشیں نہیں کریں گے۔ اللہ اس سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ہمارے لوگ عقیقہ تو کرتے نہیں اور سنتیں رکھ لیتے ہیں۔ یہ جی کیا ہے۔ یہ جی لڑکے کی بڑی سنتیں رکھی ہیں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

دعا کرو اللہ تعالیٰ سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یہ والدین پر فرض ہے کہ اولاد کی اچھی تربیت کریں۔ پہلا سکول بچے کا ماں ہے۔ اگر ماں صحیح تربیت کرے گی تو بچے نیک

ہوں گے۔ فرماں بردار ہوں گے۔ اور کئی کئی مائیں ایسی تھیں۔ سنو ذرا دھیان سے حافظ بارک اللہ رحمہ اللہ حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ کے پر دادا جی غالبًا حافظ بارک اللہ رحمہ اللہ کی والدہ ایک نواب کی بیٹی تھی۔ نواب کی بیٹی حافظ بارک اللہ رحمہ اللہ کو دودھ تب پلاتی تھی جب پہلے وضو کر لیتی تھی۔ بیٹی جب پہلے وضو کر کے اپنے بچوں کو دودھ پلائیں گی تو ان کے بچے لازماً نیک ہوں گے اور جنہوں نے ٹی، وی دیکھ کر دودھ پلایا اب تو خیر سے ویسے ہی فیڈر رکھا ہے۔ دودھ پلانے کی نوبت ہی نہیں آتی ہے۔ وہ بھی مائیں تھیں۔

ایک ماں کا بیٹا ہے۔ بچپن میں بخار ہوا۔ تو بیٹے کی آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ آنکھیں خراب ہو گئی۔ اور ماں روزانہ آدھی رات کو اُٹھتی ہے۔ اور جائے نماز پر رو رو کر رب کے آگے دعائیں کرتی ہے۔ کہ یا اللہ میری تو نذر یہ تھی۔ میرا تو نظریہ یہ تھا کہ بیٹا بڑا ہوگا تو اسے قرآن پڑھاؤں گی اس کو حدیث پڑھاؤں گی اس کو دین کی تعلیم دوں گی۔ اللہ اس کی آنکھیں ہی خراب ہو گئی ہیں۔ آنکھوں ہی سے سب کچھ بنتا ہے۔ آنکھیں ہی کوئی نہیں۔ یا اللہ اب کیا بنے گا۔ روزانہ آدھی رات کو اُٹھ کر ماں دعا کرتی ہے۔ اللہ کی قسم ہے۔ ستر اولیاء سے پہلے ماں کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ کتنی کتنی قیمتی مائیں ہیں۔ یہ بھی ایک ماں جا رہی ہے یہ کونسی ماں ہے۔ سیالکوٹ کا شہر ہے یہ ماں جا رہی ہے۔ ماہ رمضان قریب آتا جا رہا ہے۔ یہ مسجد کے پاس سے گزرتی ہے۔ اور مسجد کا جو خادم ہے اس سے پوچھتی ہے۔ آج مسجد کے نمازیوں نے مسجد والوں نے کیا فیصلہ کیا ہے کس بندے نے تراویح پڑھانی ہیں۔ قرآن کس آدمی نے سنانا ہے۔ مسجد کا خادم بول کر کہتا ہے۔ ماں جی نمازیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ ایک قاری صاحب کا انتخاب کیا ہے۔

جس کا نام ابراہیم ہے۔ اس ماں کے دل کو روگ لگ جاتا ہے۔ اس کے بیٹے کا نام بھی ابراہیم ہے۔ یہ اپنے گھر چلی جاتی ہے۔ اپنے بیٹے کو آواز دے کر کہتی ہے۔ اس کا بیٹا مکان کی چھت پر پھر رہا ہے۔ اپنے بیٹے کو آواز دے کر کہتی ہے۔ بیٹا ابراہیم میری ایک بات مانو۔ ماں ساتھ روتی جا رہی ہے۔ ساتھ کہتی ہے بیٹا میری ایک بات سنو۔ بیٹا کہتا ہے امی جان کیا

بات ہے۔ ماں جی کہتی ہیں۔ بیٹا آج میں مسجد کے اندر گئی تھی۔ مجھے پتہ یہ چلا ہے کہ ہماری مسجد میں جو حافظ قرآن سنا رہا ہے اس کا نام ابراہیم ہے۔ اور تمہارا نام بھی ابراہیم ہے۔ بیٹا میرے دل کو سکون تب ہوگا۔ اگر تم بھی قرآن سناؤ۔ اور بیٹا لائق ہے۔ جب مائیں نیک ہوں تو پھر بچے نیک پیدا ہوتے ہیں۔ جب تہجد گزار مائیں ہوں۔ تو پھر جناب بیٹے اللہ والے پیدا ہوتے ہیں۔ جب مائیں ہی ایسی نہ ہوں تو بچے نافرمان پیدا ہوتے ہیں۔ ماں کہتی ہے بیٹا دل کو سکون تب ملے گا۔ اگر تم قرآن سناؤ تو بیٹا کیسا ہے کہتا ہے امی جان دعا آپ فرما دیں۔ کوشش میں کرتا ہوں۔ ماں نے دعا کرنی شروع کر دی۔ حافظ ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ نے پارہ یاد کیا۔ رات کو سنا دیا۔ دوسرے دن دوسرا پارہ دوسری رات کو سنایا۔ ادھر سے رمضان کا مہینہ گزر گیا۔ اُدھر قرآن مکمل ہو گیا۔ ماں کو جہاں عید کی خوشیاں ہیں۔ وہاں بیٹے کے حافظِ قرآن ہونے کی بھی خوشیاں ہیں۔ ماؤں کی دعائیں لیا کرو۔

یہ ماں اُٹھ کر رات کو دعا کر رہی ہے کہتی ہے اللہ میرے بیٹے کی آنکھیں صحیح کر دے۔ روزانہ دعائیں مانگتی ہے۔ ایک دن نہیں، مہینہ نہیں، سال نہیں، دو سال دعا مانگتے مانگتے گزر جاتے ہیں۔ تہجد کی نماز پڑھنے کے لیے ماں اُٹھتی ہے۔ اور تہجد پڑھ کر سو جاتی ہے۔ اور خواب میں بابا جی ابراہیم علیہ السلام ملتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ بیٹا آج کے بعد زیادہ رونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بیٹے کی آنکھیں صحیح کر دی ہیں۔ ماں خوشی خوشی سے اُٹھی بیٹے کا چہرہ جا کر دیکھتی ہے بیٹے کو جا کر دیکھتی ہے اور بیٹا ماں کو دیکھ رہا ہے۔ ماں بیٹے کو دیکھ رہی ہے۔ یہ کون سا بیٹا ہے۔ جس نے سولہ سال کے اندر مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھ کر بخاری شریف جمع کی ہے۔ اور قرآن کے بعد اگر کسی کتاب کا درجہ ہے تو صحیح بخاری کا درجہ ہے۔ یہ امام بخاری رحمہ اللہ تھے۔ آگے مائیں اس طرح کی ہوتی تھیں جن ماؤں کی دعائیں ہوتی تھیں کہ ہمارے بیٹے نیک بن جائیں۔ ہماری بیٹیاں نیک بن جائیں ہمارا نام روشن ہو جائے ہم جہنم سے بچ کر جنت کی سرداریاں حاصل کرنے والی بن جائیں۔

یہ بھی ایک ماں ہے۔ مدینہ شہر ہے۔ بنو اُمیہ خاندان کی حکومت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے

راستہ میں جنگ کی ضرورت پڑ گئی۔ جہاد کی ضرورت پڑ گئی۔ نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ ایک سپاہی ہے۔ بڑا مال دار ہے۔ اس کی نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ یہ بھی جہاد پر جا رہا ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ۔ اسلام کو اللہ پاک اتنی فتح دیئے جا رہے ہیں۔ اتنی فتح دیئے جا رہے ہیں، اللہ کے راستہ میں اس فوجی کو لڑتے لڑتے ستائیس سال گزر جاتے ہیں۔ ستائیس سال اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گزر گئے۔ ہمارے تو یہ نمازی دو منٹ نہیں بیٹھ سکتے۔ سلام پھیرنے کے بعد اللہ جانے یہ کس طرح بیٹھے رہتے ہیں۔ نہیں دیکھتے کہ کوئی نماز پڑھ رہا ہے۔ آگے سے گزرنا جائز ہے کہ نہیں جائز۔ بھاگ جاتے ہیں یہ بیٹھے رہیں تو جناب مقام کیا ملتا ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے یہ سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے رہیں یا پہلے بیٹھے رہیں۔ یہ الہٰ آباد کی مسجد میں بیٹھے ہیں۔ اور ان کے تذکرے وہ فرشتے کر رہے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا عرش اُٹھایا ہوا ہے۔

اس کو ستائیس برس گزر گئے۔ زندگی اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے وقف کر دی۔ کئی بندوں نے زندگیاں وقف کر دی ہیں۔ اللہ پاک توفیق عطا فرمائے آمین۔ ستائیس سال گزر گئے ستائیس سالوں کے بعد کیا دیکھتا ہے۔ کہ آسمان پر چاند چمک رہا ہے۔ وہ نئی نئی بیاہی یاد آ گئی۔ امیر لشکر کو کہتا ہے۔ مجھے ذرا اجازت دیں۔ میں مدینہ منورہ جانا چاہتا ہوں۔ اجازت مل جاتی ہے۔ سفر کی منزلیں طے کر کے مدینہ منورہ پہنچ جاتا ہے۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ**۔

اپنے گھر میں داخل ہونے لگتے ہیں۔ تو اس کے جانے کے بعد اللہ پاک نے اس کے گھر بیٹا عطا فرمایا جو بیٹا جوان ہو گیا ہے۔ یہ گھر داخل ہونے لگا ہے۔ بیٹے نے آگے سے دفاع کیا کہ تم ہمارے گھر کون داخل ہونے لگے ہو۔ یہ بول کر کہتا ہے۔ تم کون ہو؟ میں اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے گیا تھا۔ میری اجازت کے بغیر میرے گھر میں تم کون پھر رہے ہو؟ تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے گھر میرا ہے۔ یہ کہتا ہے گھر میرا ہے۔ نہ اس کو پتہ ہے کہ میرا باپ ہے۔ نہ اس کو پتہ ہے کہ میرا بیٹا ہے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ جھگڑا ہو گیا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کو کسی نے بتایا کہ آپ کے اُستاد کے ساتھ ایک آدمی خواہ مخواہ جھگڑا کر رہا ہے۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ دوڑ کر آئے۔ اس کو آ کر کہنے لگے بھائی چلو تیرے لیے

بھی بندوبست کر دیتے ہیں۔تم کوئی اور مکان لے لو اور جھگڑا چھوڑ دو۔ ہم تیرے لیے انتظام کر دیتے ہیں۔ یہ کہتا ہے حضرت جی کیسی باتیں کر رہے ہو۔ میرا نام ابوعبدالرحمٰن فروخ ہے۔ میں آج سے ستائیس برس پہلے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے گیا تھا۔ یہ تو گھر ہی میرا ہے۔

بیوی نے نام سنا تو کہنے لگی۔ بیٹا یہ تمہارے ابو جی ہیں۔اب باپ بیٹا گلے مل کر روتے جا رہے ہیں۔کیا کیفیت باپ بیٹے کی ہے۔آخر تمہیں پتہ ہے کہ پولیس والوں کا رویہ کیسا ہوتا ہے۔فوجیوں کا رویہ کس طرح کا ہوتا ہے۔تمہارے سامنے ہے۔فوجی آدمی تھا۔مجاہد آدمی تھا۔ جاتے وقت اپنی بیوی کو تیس ہزار روپے دے کر گیا تھا۔تیس ہزار اشرفیاں دے کر گیا تھا۔ کہتا ہے وہ تیس ہزار کہاں ہے۔ وہ بی بی کوئی عام تھوڑی تھی۔ وہ بیوی نیک بیوی تھی۔ آج کل کی میری ماؤں بہنوں جیسی ہوتی تو کہتی کہ تمہارا کلیجہ پیچھے سے میں کھاتی۔مگر وہ بیوی ایسی نہیں تھی۔ وہ بیوی بڑی دانا تھی۔ کہتی ہے میرے سرتاج وہ تیس ہزار صبح آپ کے سامنے آ جائیں گے۔ میں نے آپ کا ایک پیسہ بھی ضائع نہیں کیا ہے۔

دن نکلتا ہے، اس کا بیٹا امام ربیعہ رحمہ اللہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر مصلیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹھے ہیں۔علماء کو درس دے رہے ہیں۔امام مالک رحمہ اللہ جیسے شاگرد سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور حضرت امام ربیعہ رحمہ اللہ یہ درس دے رہے ہیں۔ **اللّٰہ اکبر اللہ**۔عبدالرحمٰن بن فروح یہ تھوڑے سے لیٹ ہو گئے۔تو دور سے دیکھ کر اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ وہ جو آدمی مصلیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹھ کر علماء کو درس دے رہا ہے۔اس کی ماں کتنی خوش نصیب ہے۔ اور اس کا باپ کتنا خوش نصیب ہے۔ یہ کون خوش نصیب ہے۔اور کس خوش نصیب کا بیٹا ہے۔ اس کا باپ کتنا اچھا ہوگا۔اس کی ماں کتنی اچھی ہوگی۔ جو کہ مصلیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹھ کر حدیث پڑھا رہا ہے۔دین کا علم پڑھا رہا ہے۔کسی سے پوچھتا ہے کہ مَنْ هٰذَا یہ بندہ کون ہے۔ وہ جواب دیتا ہے۔ هٰذَا رَبِيْعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ . وہ کہتا ہے۔سرکار یہ عبدالرحمٰن فروخ کا بیٹا ہے۔ یہ امام ربیعہ رحمہ اللہ ہیں۔ کہتا ہے حضرت آپ کو پتہ نہیں کہ یہ سیدنا عبدالرحمٰن بن فروخ کے بیٹے ہیں۔

اب باپ کی کیا حالت ہوگی۔ یہ بیوی بھی کیسی نیک ہے۔ اس نے پیچھے سے کسی کالج میں نہیں پڑھایا۔ کسی یونیورسٹی میں نہیں پڑھایا۔ کہ چلو پٹواری لگ جائے گا۔ سپاہی لگ جائے گا۔ کوئی افسر لگ جائے گا۔ گھر آیا تو آ کر اپنی بیوی سے کہنے لگا۔ اللہ کی قسم ہے۔ میں بڑی بڑی جگہوں پر گیا ہوں۔ لیکن تمہارے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام دیا ہے۔ میں نے آج تک اس طرح کا فقیہ اور عالم دیکھا ہی نہیں ہے۔ بیوی کہنے لگی کہ بات اب موقع پر آ گئی ہے ذرا اب کہہ دوں۔ کہنے لگی چلو یہ بتاؤ کہ ایک طرف تمہارا بیٹا ہو اور ایک طرف تمہارے تیس ہزار دینار ہوں۔ وہ اشرفیاں ہوں۔ تو یہ بیٹا اچھا ہے کہ تیس ہزار اچھا ہے۔ یہ کہتا ہے اللہ والی تم تیس ہزار کو روتی ہو۔ تیس لاکھ بھی ہو۔ تیس کروڑ بھی ہو۔ تو اللہ کی قسم میں اپنے بیٹے کے جوتے پر قربان کر دوں۔ کہتی ہے میں نے تمہارے پیسوں میں سے ایک پیسہ بھی ضائع نہیں کیا۔ اگر ہماری مائیں ہوتیں تو انہوں نے تیس ہزار کا میک اپ ہی لے آنا تھا۔ پاؤڈر سرخی لے آنا تھا۔ یا سوٹ بنا لینے تھے۔ ماں جی کہنے لگیں عبد الرحمٰن میں خود کبھی کبھی بھوکی بھی سو جاتی تھی۔ خشک ٹکڑے بھی کھا کر گزارہ کر لیتی تھی مگر تمہارے بیٹے کو میں نے دین کا علم پڑھایا ہے۔ اللہ پاک نے تمہارے بیٹے کو دین کا علم سکھایا ہے یہ شانیں عطا فرما دی ہیں۔ عبد الرحمٰن فروخ خوش ہو جاتے ہیں تو اے بھائیو اپنی اولاد کی صحیح تربیت کیا کرو۔ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کیا کرو۔ اپنی بچیوں کی صحیح تربیت کیا کرو۔

قرآن کیا کہہ رہا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ (التحریم: 6)

”اے لوگو اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اپنے بیوی بچوں کو جہنم کی آگ سے بچالو۔ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔“

اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ جنابِ یعقوب علیہ السلام کی چالیس سال کے بعد نبی یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوتی ہے۔ جناب یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ابا جی پتہ چلا ہے کہ میری جدائی میں

آپ بڑے ہی پریشان رہے ہیں بہت روتے رہے ہو۔ ابا جی اتنا رونے کی کیا ضرورت تھی۔ یہاں دنیا پر ملاقات نہ ہوتی تو آخرت میں ضرور ہی ملاقات ہو جاتی تھی۔ جناب یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں۔ بیٹا چالیس سال مجھے روتے ہوئے ہو گئے ہیں۔ میں اس لیے نہیں روتا رہا ہوں کہ میرا یوسف جدا ہو گیا ہے۔ میں تو اس لیے روتا رہا ہوں کہ اللہ چالیس سال ہو گئے ہیں۔ پتہ نہیں میرے یوسف کے پاس دین بھی ہے کہ نہیں۔ میں تو تمہارے دین کو روتا رہا ہوں۔ اور جب خوشخبریاں آئیں یہ خوشخبریاں دینے والا آ کر کہتا ہے۔ حضرت جی مبارکیں ہوں۔ فرمایا کس لیے مبارکیں وہ کہتا ہے۔ جی آپ کے گم ہوئے یوسف علیہ السلام کی مبارکیں ہوں حضرت جی مبارک ہو۔ یوسف علیہ السلام کا پتہ چل گیا ہے۔ اور نبی کیا کہتا ہے کہتے ہیں عَلٰی اَیِّ حَالٍ تَرَکْتَہٗ اے میرے یوسف علیہ السلام کی خوشخبریاں دینے والے۔ بتا یوسف علیہ السلام کا حال کیا ہے۔ وہ کہتا ہے سرکار تمہارا یوسف علیہ السلام ہی تو ملک مصر کا بادشاہ ہے۔ اللہ اکبر اللہ

کیا نبی کو پتہ تھا کہ میرا بیٹا ہی ملکِ مصر کا بادشاہ ہے۔ ہرگز نہیں پتہ تھا۔ بلکہ نبی علیہ السلام خط لکھ رہے ہیں۔ جناب یوسف علیہ السلام کو اور کس انداز سے لکھ رہے ہیں۔ جب بیٹوں نے آ کر بتایا کہ ابا جی آپ کے بنیامین نے چوری کر لی ہے۔ وہ چوری کے کیس میں پکڑا گیا ہے۔ تو جناب یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ میرا بنیامین چوری کر لے۔ خط لکھا اور تعارف کس طرح کروایا۔ یہ دھیان سے سنو فرماتے ہیں۔

میں فرزند اسحٰق نبی دا تے جس دی شان اُچیری
تے ابراہیم خلیل ربانا جد مُبارک میری

فرماتے ہیں۔ میں اسحٰق نبی کا بیٹا ہوں۔ میرے دادا کا نام ابراہیم علیہ السلام ہے۔ ہما انبیاء کی جَد ہے۔ ہم چوریاں کرنے والے نہیں۔ آگے لکھتے ہیں۔

اس توں پچھوں سب تو پہلاں تے لکھاں سلام تساں نوں
اے ملک مصر دیا شاہا تیرا نام نہ یاد اساں نوں

کہنے لگے تمہارے نام کا پتہ نہیں کہ کیا نام ہے۔ اور کیا لکھتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ۔

دھیان سے سنو میرے بھائیو۔ لوگ کہتے ہیں۔ انبیاء کو سب کچھ معلوم ہوتا ہے۔ یہ نبی بیٹے کو خط لکھ رہا ہے لیکن نبی کو پتہ نہیں۔ فرماتے ہیں۔

اس توں پچھوں یوسف سوہنا تے میری اکھیا دی رُوشنائی
تے کھیڈن گیا نئی واپس آیا سانوں خبر نہ کائی
تے جنگل وچ بھگیاڑاں کھادا میرا دلبر جانی
کُرتہ اسدا لہو بھریا اک میرے کول نشانی

اور آج مبارکیں مل رہی ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے یوسف علیہ السلام کا کیا حال ہے۔ وہ کہتا ہے۔ جناب آپ کا بیٹا ہی تو ملک مصر کا بادشاہ ہے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ مَا اَصْنَعُ مِنَ الْمُلْكِ . میں نے اس کی بادشاہی کو کیا کرنا ہے۔ عَلٰی دِیْنٍ تَرَکْتَہٗ . مجھے یہ بتاؤ اس کے پاس دین بھی ہے کہ نہیں۔ نبی کو دین کی فکر پڑی ہے اولاد کی فکر کرو۔ والدین کی تربیت کا بڑا اثر ہوتا ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بخار ہو گیا۔ اور بخار بھی بڑا تیز ہے۔ ساری رات بخار میں ہی گزر گئی۔ بخار آدھی رات کو جا کر تھوڑا سا کم ہوا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی آرام کرنے کے لیے سو گیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی سو گئیں۔ صبح کی اذان ہوئی۔ میں نے کہا اُٹھ کر نماز پڑھتا ہوں۔ نماز کے لیے میں اُٹھا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے ذہن میں یہ تھا کہ چونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ساری رات بخار رہا ہے۔ اس لیے آرام فرما رہی ہوں گی۔ لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اُٹھ کر دیکھا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھ سے پہلے ہی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں مسجد کے اندر نماز پڑھنے گیا۔ میں مسجد سے نماز پڑھ کر واپس آیا۔ تو میں نے دیکھا جس فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ساری رات بخار رہا ہے۔ ساری رات بخار نے بے چین کیے رکھا ہے۔ اس فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی چلائی ہے اور آٹا پیس رہی ہیں۔ میں نے کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا کچھ آرام کر لینا تھا۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میرے ابا جی نے مجھے یہ بات سمجھائی تھی۔ کہ اے

فاطمہ رضی اللہ عنہا اللہ کی عبادت کرنے کے بعد اپنے خاوند کی خدمتیں کرتی ہیں۔ وہ عورت جس کا خاوند اس پر راضی ہے۔ وہ عورت جنتی عورت ہے۔ یہ تربیتیں میرے مصطفےٰ ﷺ نے کی ہیں۔ آگے مائیں بیٹیوں کی تربیت کریں۔ باپ تربیت کریں۔ ماں آگے گھر سے چلتے وقت کیا تربیت کرتی تھی۔ اب دیکھو ذرا کہ اب ماں کیا تربیت کرتی ہے۔ کہتے ہیں

گھروں ٹردیاں ماں دھی نوں مت دیوے　　میری گل دا خاص خیال رکھیں

یہ گھر سے چلتے وقت ماں بیٹی کو کہتی تھی۔

گھروں ٹردیاں ماں دھی نوں مَت دیوے　　میری گل دا خاص خیال رکھیں
جیہڑی جگہ تے تیرا خاوند پیر رکھے　　اس جگہ تے سر دے وال رکھیں
سارے جگ دے نال نہ بنے تیری　　صلح خاوند دے نال رکھیں
ٹردیاں ماں دھی نوں مت دیوے　　دھی ٹی وچ سوہنا اے لال رکھیں

آگے ماؤں کی نصیحتیں یہ تھیں:

او عورت جو خاوند نوں رکھے راضی　　تے منے اُس دے سب اشاریاں نوں
چنگی سائیں دی نوں بہشت جانے　　نہ تکے کسے دے بلند چباریاں نوں

یہ آگے ماؤں کی تربیتیں ہوتی تھیں کہ بیٹا اپنے گھر کا خیال رکھنا۔ اب تربیت کیا ہے کہ بیٹا اگر تمہیں معمولی سی بات تمہاری ساس نے کہی تو تم کپڑے پکڑ کر والدین کے پاس آ جانا۔ اب تربیت یہ ہے۔ آگے مائیں کہتی تھیں۔ بیٹی یہ تمہارا گھر ہے۔ بیٹوں کو باپ سمجھاتے۔ بیٹیوں کو مائیں سمجھاتی۔ اے میرے بھائی جن کو پتہ ہے یہ قرآن پڑھ کر دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بولی کی پوری کی پوری سورتیں نازل فرمادی ہیں یہ دیکھو ایک باپ اپنے بیٹے کو سمجھا رہا ہے۔ تم نے بھی کبھی سمجھایا ہے۔ کسی کے پاس چاہے کچھ کہہ ہی لو۔ اکیلے بیٹھ کر کبھی تم نے بیٹے کو نہیں سمجھایا۔ یہ دیکھ لو۔ یہ کون ہے جو بیٹے کو سمجھا رہا ہے۔ خشخاش کے دانوں کی تھیلی لے کر تھیلی بھر کر خشخاش کے دانوں کی یہ بابا پاس لے کر بیٹھ گیا۔ اور جوان بیٹے کو پاس بٹھالیا۔ اور ایک دانہ خشخاش کا تھیلی سے نکال کر زمین پر رکھتا ہے اور ایک نصیحت اپنے بیٹے کو

کرتا ہے۔ اور اس کی نصیحتیں رب کو اتنی پسند آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن بنادیا۔ ذرا پڑھو سورہ لقمان۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَ مَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌo وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌo﴾

(لقمان: 12-13)

''جناب لقمان حکیم رحمہ اللہ کا رنگ کالا ہے۔ کوئی کہتے ہیں کہ درزیوں کا کام کرتے تھے۔ کوئی کہتا ہے کہ ترکھانوں کا کام کرتے تھے۔ کوئی کہتا ہے کہ لوہاروں کا کام کرتے تھے۔ کوئی کہتا ہے جوتے گانٹھتے تھے۔ کوئی مفسر لکھتا ہے کہ کسی کے غلام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے عقل اور دانائی بہت دی تھی۔''

ذہین اتنے تھے۔ ایک دن ایک آدمی کہنے لگا۔ یہ بکری لے جاؤ اور اس کو ذبح کر کے سب سے جو اچھا ٹکڑا ہے۔ وہ لے کر آؤ لقمان حکیم رحمہ اللہ نے بکری ذبح کر کے اس کا دل لا کر پیش کر دیا۔ یہ کہتا ہے آج ایک اور بکری لے جاؤ اور جو سب سے گندہ ٹکڑا ہے۔ وہ لے کر آؤ۔ یہ جناب پھر بھی دل ہی لے کر آئے وہ کہتا ہے حضرت اچھا ٹکڑا وہ بھی دل کا ٹکڑا لائے ہو۔ بُرا ٹکڑا وہ بھی دل کا ٹکڑا لائے ہو۔ دل کا ٹکڑا لے کر آئے ہو۔ لقمان حکیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اگر دل صاف ہو جائے تو یہ سب سے اچھا ہے اور اگر دل صاف نہ ہو تو اس جیسا گندہ ہی کوئی نہیں ہے۔

اپنے بیٹے کو پاس لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ﴿وَ هُوَ یَعِظُهٗ﴾ اور اپنے بیٹے کو سمجھاتے ہیں کہتے ہیں۔ ﴿یٰبُنَیَّ﴾ اے میرے بیٹے ﴿لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ﴾ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مشرک کو معاف نہیں کرنا ہے۔ یہ باپ بیٹے کو سمجھا رہا ہے۔ یہاں باپ خود بیٹے کو پیسے دیتا ہے کہ جاؤ جا کر میلہ دیکھ آؤ۔ جاؤ وہاں چادر چڑھاؤ۔ یہ باپ کیسا قیمتی باپ ہے۔ کہتا ہے ﴿لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ﴾ بیٹا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک

نہ بنانا۔ آگے کیا سمجھایا ہے۔ ذرا دھیان کرو۔ فرماتے ہیں:

﴿یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ﴾

(لقمان: 16)

فرماتے ہیں:

''اے میرے بیٹے اگر رائی کے دانے کے برابر کوئی نیکی ہوئی۔ کوئی چیز ہوئی۔ پہاڑوں میں ہوئی۔ آسمانوں میں ہوئی زمینوں میں ہوئی تو اللہ پاک لے آئیں گے۔ آگے کیا سمجھاتے ہیں۔''

فرماتے ہیں:

﴿یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ (لقمان: 17)

فرماتے ہیں:

''اے میرے بیٹے نماز پڑھا کرو۔ باپ بیٹے کو کہہ رہا ہے۔ بیٹا نماز قائم کرو۔ اور نیکی کے کاموں کا حکم دیا کرو۔ اور برے کاموں سے روکا کرو۔ نماز پڑھو اور ساتھ تبلیغ کیا کرو۔ اور وعظ کرتے وقت کوئی تکالیف آئیں تو صبر کرنا ہے۔

کیونکہ وعظ کرتے ہوئے تکالیف آتی ہی ہیں۔ ہمارے ایک مولوی صاحب تھے۔ وہ وعظ کرنے لگے تو ایک آدمی درمیان سے اُٹھا اور کہنے لگا مولوی جی تم ہمیں وعظ کر رہے ہو اور تمہارا بیٹا کس طرح کا ہے۔ تمہارا بھائی کس طرح کا ہے۔ تمہارے رشتہ دار کس طرح کے ہیں۔ وہ مولوی صاحب کہنے لگے۔ بیٹا تو نوح نبی کا بھی تھا لیکن نوح علیہ السلام کا حکم نہیں مانا۔ یہ تو اللہ کے اختیار ہیں۔ حالانکہ نوح علیہ السلام نبی سے بڑی ہستی کون ہے۔ بیٹا نہیں مانا تھا۔ کشتی میں سوار بھی اللہ تعالیٰ نے نہیں ہونے دیا اور پانی میں غرق ہو گیا۔

وہ مولوی صاحب اُٹھے اور اُٹھ کر جا کر کسی آدمی سے کہنے لگے۔ جاؤ میرے بیٹے سے

کہو کہ تمہارا باپ تمہیں بلا رہا ہے۔ اب یہ طریقہ سمجھانے کا ہے۔ ہمارے تو کچھ بھائیوں کے ایسے طریقے ہیں کہ گلی میں ہی جوتا اُتار لیتے ہیں۔ حالانکہ جب بچے جوان نہ ہوں۔ تو ان کی تربیت اور ہے۔ جب جوان ہو جائیں تو اُن کی تربیت اور ہے۔ جب جوان ہو گیا ہو تو اس کو سمجھانے کا طریقہ اور ہے۔ اس کو گھر بلا کر کہنے لگے۔ یہ میرا جوتا لے لو اور جتنے جوتے مارنے ہیں مارلو۔ یہاں گھر بیٹھ کر جتنے جوتے مارنے ہیں۔ مجھے مارلو۔ وہ کہتا ہے۔ ابا جی کوئی بات بھی بتاؤ بات کیا ہے۔ کہتے ہیں باہر سے آدمیوں سے مجھے جوتے مت مرواؤ۔ اور گھر جتنے مرضی مجھے جوتے مارلو۔ اور نتیجہ کیا نکلا۔ بیٹا پھر روتا جا رہا ہے۔ کہتا ہے ابا جی پچھلی معاف کر دیں۔ آگے سے غلطی نہیں دیکھو گے۔ میرے بھائیو ان کی تربیت کرو۔ اپنی بچی کی تربیت کرو۔ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں جانا۔ تمہاری تربیت کا اثر ہو۔ یہاں کیا ہے۔ کہتی ہے نہیں۔ خاوند کہتا ہے میں تمہیں سب کچھ گھر لا کر دیتا ہوں۔ یہ کہتی ہیں تمہیں کس چیز کا پتہ ہے میں دوکان سے سامان خود لاؤں گی۔ یہ خاوند کی اجازت کے بغیر جو چوری یا چھپ کر اپنے گھر سے جا رہی ہے۔ سن لو اس کا کیا حشر ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہے۔ یہ عورت کسی بازار سے گزرتی ہے۔ کسی دوکان کے پاس سے گزرتی ہے۔ کسی فصل کے پاس سے گزرتی ہے۔ کسی پہاڑ کے پاس سے گزرتی ہے۔ جس جس جگہ سے یہ بی بی گزرتی جا رہی ہے۔ آسمان کے فرشتے، زمین کے فرشتے یہ زمین کی چیزیں اس پر لعنتیں ڈال رہی ہیں۔ کہ فٹے منہ تمہارا کہ تم خاوند کی اجازت کے بغیر باہر دھکے کھا رہی ہو۔ اس کی تربیت صحیح کرو۔ اپنے بچے کی تربیت صحیح کرو۔ یہ دیکھ لو جس باپ کو فکر ہے۔

فرماتے ہیں: ﴿يٰبُنَيَّ﴾ اے میرے بیٹے ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ﴾ نماز قائم کیا کرو۔ ﴿وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ نیکی کا حکم دیا کرو۔ ﴿وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ اور برے کاموں سے روکا کرو۔ ﴿وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ﴾ اور جب تم نے وعظ کی تو تمہیں تکالیف تو آنی ہی آنی ہیں۔ پریشانیاں تو آنی ہی آنی ہیں۔ مگر صبر کیا کرو۔ آگے فرماتے ہیں: ﴿وَلَا تُصَعِّرْ

خَدَّكَ لِلنَّاسِ ﴾ اور بیٹا بد اخلاقی سے بچنا ویسے کوئی بلائے تو آگے سے غصے سے نہ بولنا۔ بلکہ پیار اور محبت سے بولنا۔ ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا﴾ اور زمین پر تکبر سے نہ چلا کرو۔ آہستہ آہستہ قدم رکھا کرو۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴾ فخر کرنے والے بندوں کو اللہ تعالیٰ کبھی بھی پسند نہیں کرتے۔ ﴿وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ﴾ اور اے میرے بیٹے اس طرح کرو۔ درمیانی چال چلا کرو۔ اور چوک میں کھڑے ہو کر کسی کی بیٹیوں اور بہنوں کی طرف دیکھ کر اُونچی اُونچی بولا بھی نہ کرو۔ یہ بات سمجھا رہا ہے کہ ایسے ہی کسی کے پاس اونچا اونچا نہ بولا کرو۔ اگر اونچا بولو گے تو پھر تمہارے اور گدھے میں کوئی فرق نہیں۔ اونچا بولتے ہیں تو گدھے بولتے ہیں۔

دعا کرو اللہ تعالیٰ نرم زبان نصیب فرمائے آمین۔ اللہ تعالیٰ اولاد کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ والدین کی تربیت کا اثر پھر سن لو کیا ہوتا ہے۔ یہ آدمی قبر میں پڑا ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ اس کی اولاد دعا کر رہی ہے۔ یہ چاہے نہیں کہہ کر گیا۔ اس کی اولاد نماز پڑھ رہی ہے۔ قرآن پڑھ رہی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اس کو قبر میں ثواب پہنچ رہا ہے۔ بلکہ تفسیر عزیزی میں لکھا ہے۔ جنابِ عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر کے پاس سے گزر رہے تھے۔ اور پتہ چلا کہ یہ جو قبر والا ہے۔ اس کو سزا مل رہی ہے۔ جوتے پڑ رہے ہیں۔ روتے ہوئے اللہ پاک سے معافیاں مانگتے ہوئے گزر گئے۔ واپس آئے تو اللہ پاک نے بتایا کہ وہ آدمی جس کو سزا مل رہی تھی۔ اُس کی قبر جنت کے باغوں میں سے باغ بن گئی ہے۔ کہنے لگے یا اللہ بات کیا ہے۔

اللہ کریم نے فرمایا کہ جب یہ فوت ہوا تھا۔ فوت ہوتے وقت اس نے اپنی بیوی کو یہ نصیحت کی تھی۔ کہ یہ جو میرا بچہ پیدا ہوا یہ جب بولنے لگے تو اسے پہلے مسجد کے اندر بھیجنا۔ اس کو دین سیکھنے کے لیے بھیجنا۔ تو آج اس کا بچہ دین پڑھنے کے لیے چلا گیا ہے۔ اس نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی ابتدا کی ہے۔ یعنی کہ دین کی باتیں سیکھنا شروع کر دی ہیں۔ اور اللہ کریم نے فرمایا اب یہ بات مجھے اچھی نہیں لگتی کہ میرا بندہ میری عبادت کرے۔ میرے

بندے کا بیٹا میرا ذکر اذکار کرے۔ اور اس کا باپ قابو آیا رہے۔ وہ اس کے بچے کی وجہ سے میں نے قبر کا عذاب ہی ختم فرما دیا ہے۔ اولاد ہو تو اس طرح کی ہو۔ کہ بندہ قبر میں پڑا ہو تو اولاد دعائیں کر رہی ہو۔ اللہ پاک کے آگے دعا ہے اللہ تعالیٰ نیک اولاد عطا فرمائے آمین۔ جن کے پاس نہیں ان کو نیک اولاد عطا فرمائے آمین۔ جن کو اولادیں دی ہیں۔ ان کو والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



ہجرتِ حبشہ

﴿وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰۤی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ○ وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَ نَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ○﴾ (المائدہ: 83-84)

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سیدالاولین و الآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ! کی ذات گرامی پر دوستو! بزرگو! ساتویں پارے کی ابتدائی دو آیات آپ کے سامنے پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور آپ سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اللہ کے آخری نبی جناب محمد ﷺ! نے جب نبوت کا اعلان کیا جن کی قسمتیں اچھی تھیں وہ مسلمان ہو گئے۔نبوت کا اعلان کیے پانچواں سال ہے۔غریب لوگ زیادہ تر مسلمان ہوئے ان مکہ والوں نے کائنات کے سردار نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تکالیف دینی شروع کر دیں اور اللہ کے نبی ﷺ کو کہتے ہیں۔سوہنیا اس طرح کر لیتے ہیں کہ ایک سال ہم تمہارے رب کی عبادت کیا کریں گے اور ایک سال آپ ہمارے رب کی عبادت کیا کرو یعنی کہ مشترکہ کام کر لیتے ہیں۔کچھ دن اللہ تعالیٰ کی عبادت اور کچھ دن ہمارے بتوں کی عبادت۔اللہ اکبر اللہ۔اللہ پاک نے فرمایا: اے میرے محبوب اعلان کردو۔فرمایا:

﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ○ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ○ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ○ لَكُمْ

دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۞ (الکافرون: 1تا6)

اے میرے محبوب جی اعلان کردو۔ اے کافرو۔ جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو میں نے نہیں کرنی۔ تم میرے رب کو نہیں مانتے۔ میں تمہارے رب کو نہیں مانتا۔ تمھارا دین تمھارے لیے اور میرا دین میرے۔ لیے وہ مکہ والے ان غریبوں سے کام کروالیتے مزدوری نہیں دیتے تھے۔ سیّدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ ایک صحابی تھا۔ وہ کہتا ہے میں لوہاروں کا کام کرتا تھا۔ اور مجھ سے کافر بے ایمانی سے کام کروالیتے اور جب میں نے مزدوری مانگی تو مجھے انہوں نے کہنا پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر کرو پھر مزدوری دیں گے۔ سیدنا حباب کہتے ہیں۔ ایک دن اللہ کے پاک نبی بیت اللہ کے سایہ کے نیچے بیٹھے تھے۔ میں نے آ کر درخواست کی پیارے! کافر بہت تنگ کرتے ہیں۔ یہ دیکھیں میری کمر سے چربی پگھل پگھل کر کوئلے بھسم ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ کافر معاف نہیں کرتے۔ آپ فرماتے ہیں اے میرے حباب رضی اللہ عنہ ابھی گھبرا گئے ہو پہلی امتوں پر وہ وقت بھی آئے تھے انہیں آرے پر رکھ کر چیر کر دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ مسلمانوں کو طرح طرح کی تکالیف پہنچائی گئیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو گرم ریت پر لٹایا جاتا۔ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں رسی ڈال کر مکہ مکرمہ کے بازاروں میں گھسیٹا جاتا، اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن فرماتے ہیں۔ اے میرے صحابہ! جو حبشہ کا بادشاہ ہے جس کا نام نجاشی ہے۔ سنا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہے صدق والی جگہ ہے۔ امن والی جگہ ہے میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہجرت کر کے حبشہ چلے جاؤ۔ وہاں تم کو امن مل جائے گا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ صحابہ چار عورتیں ہجرت کرتے ہیں۔ ان ہجرت کرنے والوں میں میرے نبی کا داماد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہے اور میرے نبی کی پیاری بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بھی ہے ہجرت کر کے بندرگاہ پہنچے وہاں دو جہاز پہلے ہی تیار کھڑے تھے۔ یہ مہاجرین حبشہ پہنچ کر پناہ حاصل کر لیتے ہیں۔

آج ہماری حکومت کہتی ہے کہ اسامہ عیسائیوں اور یہودیوں کو دے دو۔ وہ اُسے ذبح کر دیں۔ مار دیں تکالیف دیں۔ افغانی اتنے پاگل نہیں تھے۔ انہوں نے ثابت کر دیا کہ ہم اپنی

جان کی بازی لگا سکتے ہیں۔لیکن اسامہ نہیں دے سکتے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے۔ ہماری حکومتیں بھی کہتی ہیں۔ انہیں اسامہ دے دینا چاہیے تھا۔ دیکھو نہ نجاشی بادشاہ مسلمان نہیں عیسائی ہے۔ مسلمان پناہ لینے گئے ہیں۔ ہجرت کر کے گئے ہیں۔ مکہ والوں نے تحفے پیش کیے ہیں۔ کہنے لگے ہمارے نوجوان واپس کردو نجاشی کہتا ہے مجھے تمہارے تحفوں کی پرواہ نہیں میں تصدیق کیے بغیر واپس نہیں کروں گا۔ اور دیکھو افغانستان نے کیسی قربانی دی۔ یہ بہادری دیکھو۔ بے گناہ عورتیں اور بچے شہید کیے جارہے ہیں۔ مساجد شہید کی جا رہی ہیں، ان بیچاروں کے کچے مکان شہید کیے جارہے ہیں کیوں؟ جی اسامہ واپس کرو۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ دعا کرو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے اور امریکہ کو اللہ تعالیٰ غرق کردے۔ اسلام میں مشکلات تو آتی ہیں۔

نجاشی بادشاہ کہتا ہے میں ان کی بات بھی سنوں گا اور تمہاری بھی۔ پھر فیصلہ کروں گا نجاشی بادشاہ آرڈر دیتا ہے یہ مسلمان میرے دربار میں پیش ہوں۔ اور مسلمانوں کا جو خطیب بنا سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ۔ مسلمان کہنے لگے بادشاہ کے دربار میں پیش ہونا ہے۔ تو کیا بات کرنی ہے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بالکل سچی بات کرنی ہے۔ غلط بیانی نہیں کرنی ہے۔ سچی بات کرنی ہے۔ اور آپ کو پتہ ہے ہمیشہ فتح سچ کی ہے۔ انشاء اللہ حق غالب آئے گا۔ جھوٹ کے بھی کوئی پاؤں ہوتے ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے سچ کی بڑی شان ہے نبی پاک! نے فرمایا ہے کوئی دوکاندار سچ بولنے والا اور ایماندار ہو قیامت والے دن انبیاء علیہم السلام کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ کچھ دن وہاں گزارے تو پتہ چلا کہ مکہ مکرمہ میں امن قائم ہو گیا ہے۔

یہ واپس آ گئے۔ یہ دھوکہ تھا۔ میرے نبی نے پھر فرمایا اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پھر ہجرت کرلو۔ میرے نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم پھر ہجرت کر گئے۔ اس مرتبہ 83 مرد اور غالبا 11 یا 13 عورتیں تھیں حبشہ میں گئے اور نجاشی بادشاہ کے دربار میں پیش ہوئے اور انہوں نے جا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی پیش کی۔ ہم ہجرت کر کے آئے ہیں۔ ہم پناہ حاصل کرنے کے لیے آئے ہیں۔ اس دین کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بڑی بڑی تکالیف اٹھائیں۔ جب بندہ

مسلمان ہو تو تکالیف آتی ہی ہیں۔ وہ دین ہی کہاں کا جس میں تکالیف نہ ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جوڑ جوڑ کٹوانے منظور فرمائے۔ لیکن محمد ﷺ! کا دین نہیں چھوڑا۔ مکہ والوں کو بہت دکھ ہوا۔ انہوں نے عمرو بن عاص اور عمار دو اپنے سفیر بھیجے۔ بڑے تحفے تحائف دے کر بھیجا۔ اور انہیں تاکید کی کہ پہلے جا کر وزیروں سے ملنا۔ نجاشی بادشاہ کے وزیروں سے ملنا اور پھر بادشاہ کو ملنا کہ یہ جو مسلمان ہجرت کر کے آ گئے ہیں۔ انہیں واپس کر دیں انہیں لا کر مکہ میں سولی چڑھا دیا جائے گا۔ ان کی گردنیں اتار دی جائیں گی یہ سفیر گئے۔ یہ جا کر وزیروں کو ملتے ہیں کہتے ہیں۔ تحفے تحائف لے کر آئے ہیں۔ ہمارے رشتہ دار واپس کر دیئے جائیں۔ وزیروں کو تحفے ملے تھے۔ کہنے لگے نجاشی بادشاہ اس طرح ہی ہونا چاہیے ان کے بندوں کو واپس کر دینا چاہیے اور نجاشی بہت عقل مند تھا کہنے لگا میں اس طرح تمہارے کہنے پر واپس نہیں کر سکتا۔ میں ان کو بھی بلاؤں گا ان کی بات بھی سنوں گا۔ تمہاری بات بھی سنوں گا کہ پھر سوچوں گا کیا فیصلہ کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ جس کو حکومت دیتا ہے اسے دماغ بھی دیتا ہے۔ یہاں کیا معاملہ ہے وہ کہتے ہیں اسامہ واپس کر دو۔ مسلمان اسامہ وارث شاہ نے لکھا ہے۔

انے انشا سچ دا سچ ای نترنا ای
کدی دیس نہیں وسدے جھوٹیاں دے

سچ سچ ہی ہے اور حق حق ہی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گئے اور جو مکی سفیر تھے۔ وہ کہنے لگے نجاشی بادشاہ سنا ہے یہ جو مسلمان آ رہے ہیں۔ جنہوں نے نیا دین اختیار کیا ہے انہوں نے آپ کو سجدہ نہیں کرنا۔ اور جب مسلمان گئے جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے ساتھی دربار میں پہنچے تو انہوں نے کہا یَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ حِزْبُ اللهِ . اے نجاشی بادشاہ اللہ تعالیٰ کی جماعت تمہارے پاس آنے کی اجازت مانگ رہی ہے۔ نجاشی کو یہ کلمات بڑے پیارے لگے کہنے لگا ان مسلمانوں سے کہو دوبارہ پھر یہی کلمات کہیں۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ پھر کہتے ہیں۔ یَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ حِزْبُ اللهِ نجاشی اللہ تعالیٰ کی جماعت آپ سے اجازت مانگ رہی ہے۔ وہ کافر

اور مشرک کہنے لگے دیکھا انہوں نے آپ کو سجدہ نہیں کیا ہے؟ نجاشی بادشاہ پوچھتا ہے تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مسلمان ہونے سے پہلے۔ سرداروں کو بتوں کو، پتھروں کو سجدہ کرتے تھے۔ اب اللہ پاک نے ہمیں اسلام کی دولت دی ہے نبی پاک نے ہمیں ایمان نصیب فرمایا ہے۔ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ نجاشی کہتا ہے پھر تم کیا کرتے تھے؟ جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو سجدہ کرنے سے روک دیا ہے اور کہا کہ تم کسی کے پاس جاؤ تو اسے السلام علیکم کہا کرو۔ ہم السلام علیکم کہتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ سجدہ حرام ہے۔ کسی قبر کو، کسی درخت کو، کسی پتھر کو، کسی امیر کو، کسی پیر کو، کسی وزیر کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ چاہے تعظیمی سجدہ ہو۔ کوئی بھی سجدہ ہو کسی کو بھی کرنا حرام ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرے گا وہ شرک کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے شرک کو معاف نہیں کرنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی باہر سے واپس آیا۔ آکر میرے نبی کو سجدہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے میرے صحابی یہ کیا بات ہے؟ کہتا ہے پیارے نبی میں جس ملک میں گیا تھا میں نے وہاں دیکھا ہے کہ لوگ اپنے بادشاہوں کو اپنے سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں میں نے دل میں کہا میں جب مدینہ منورہ جاؤں گا تو نبی پاک کو سجدہ کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اے میرے صحابی اللہ تعالیٰ کے علاوہ اگر کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو اللہ پاک نے خاوند کا اتنا حق بنایا ہے کہ میں ہر عورت کو حکم دیتا کہ سورج نکلتے ہی پہلے اپنے خاوند کو سجدہ کرتی پھر کوئی اور کام کرتی۔ حیرانگی کی بات یہ ہے۔ کہ کوئی جانور کسی جانور کو سجدہ نہیں کرتا کیوں جی کتا کتے کو سجدہ کرتا ہے؟ گھوڑا گھوڑے کو سجدہ کرتا ہو؟ کوئی جانور کسی کو سجدہ نہیں کرتا انسان کی ایسی عقل ماری ہے یہ زندہ رب کو چھوڑ کر مردہ لوگوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ توحید کی سمجھ عطا فرمائے۔

نجاشی کہتا ہے اچھا پھر بتاؤ ان کا اور آپ کا کیا جھگڑا ہے؟ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نجاشی ان سے پوچھ ہم نے ان کا کچھ مارا ہو؟ کوئی حق یا کسی کا پیشہ مارا ہو؟ ان پر ظلم کیا

ہو؟ وہ کہتے ہیں بالکل نہیں۔ نہ حق مارا ہے نہ زیادتی کی ہے۔ نجاشی کہتا ہے۔ پھر کیا بات ہے؟ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اے نجاشی بادشاہ اگر اجازت ہو تو میں اپنا مؤقف پیش کروں۔ نجاشی کہتا ہے۔ ہاں بولو۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے بڑی پر تاثیر تقریر کی۔ وعظ کیا۔ اور کہتے ہیں۔ اَیُّھَا الْمَلِکُ۔ اے بادشاہ سن لے۔ نَحْنُ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّہِ ہم جاہلیت کے گڑھے میں ڈوبے تھے۔

نَاکُلُ الْمِیْزَۃَ ہم مسور کھاتے تھے۔ نَعْبُدُ الْاَصْنَامَ۔ ہم بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ہم ہمسایوں کے حق کھاتے تھے۔ امیر غرباء کو کھاتے تھے۔ مسافروں کو لوٹ لیتے تھے۔ اللہ کی زمین پر ظلم کرتے تھے۔ زیادتیاں ہی زیادتیاں تھیں۔ غرباء کا کوئی حال نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر کرم کیا۔ ہم میں سے ہی ایک نبی بھیجا۔ جس کے حسب ونسب سے ہم واقف تھے۔ جس کو ہم اچھی طرح جانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ہم اس نبی کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ ہم نے جب سے کلمہ پڑھا ہے حرام نہیں کھایا۔

نجاشی کے دربار میں بات ہو رہی تھی۔ جب سے کلمہ پڑھا ہے۔ حرام نہیں کھایا۔ مسلمانوں کیا تم بھی حرام سے بچتے ہو؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ حلال کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ لیکن کام مشکل ہے لوگ کہتے ہیں۔ اس دور میں حلال کھانا بہت مشکل ہے۔ اور اگر کوئی بندہ کھائے تو کھا سکتا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس ایک عورت آئی اور آ کر کہتی ہے اے امام احمد میں رات کو سوتر کاٹتی ہوں۔ کیا جب میرے پاس کوئی گاہک آئے تو اسے بتاؤں کہ یہ رات کا کاٹا ہے۔ یہ دن کا کاٹا ہے۔ امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ رات اور دن کے سوتر کاٹنے میں کوئی فرق بھی ہے کہتی ہے فرق ہے رات کو اندھیرا ہوتا ہے سوتر موٹا ہوتا ہے دن کو روشنی ہوتی ہے سوتر باریک ہوتا ہے۔ امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں بی بی اگر رزق حلال کھاتی ہو تو تمہیں بتانا پڑے گا۔ کیوں جی ہمارے مسلمان بھی بتاتے ہیں کہ یہ ایک نمبر چیز ہے۔ اور یہ دو نمبر؟ یہ تو پیسے ایک نمبر کے لیتے ہیں اور چیز دو نمبر دیتے ہیں۔ سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے کلمہ نصیب کیا ہے ہم نے حرام نہیں

کھایا۔ زنا نہیں کیا۔ چوری نہیں کی۔ کسی غریب کا حق نہیں کھایا کسی مسافر کو پریشان نہیں کیا۔ بتوں کی پوجا نہیں کی۔ نجاشی کہتا ہے اچھا یہ چکر ہے۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ نجاشی اپنے پادریوں کو کہتا ہے انجیل لے کر آؤ۔ یہ سارے پادری جمع ہو جاتے ہیں۔ نجاشی کہتا ہے مجھے پڑھ کر بتاؤ کیا عیسیٰ علیہ السلام آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی ہے؟ سیّدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بادشاہ جی سن لیں آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونا ہے۔ نجاشی کو تقریر بہت اچھی لگی کہتا ہے اس نبی پر کوئی کتاب نازل ہوئی ہے؟ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر اجازت ہو تو میں اللہ تعالیٰ کے قرآن کی کچھ آیات سُنا دوں بادشاہ کہتا ہے صحیفے کھول لو۔ انہوں نے صحیفے کھول لیے اور سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا اور کہاں سے پڑھا؟ اس سے پہلے سورت مریم نازل ہو چکی تھی۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ پڑھتے ہیں۔

﴿كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝﴾ (مریم: 1تا4)

کون جعفر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھ رہا ہے؟ جس نے رسول اللہ سے قرآن سیکھا ہے۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھ رہے ہیں ایک رکوع پڑھا سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے جب قرآن پڑھا تو کیا نتیجہ نکلا؟ نجاشی بھی رو رہا ہے اور پادری بھی رو رہے ہیں۔ کتنا روئے؟ اُن کی داڑھی آنسوؤں سے بھر گئی۔ درباری رو رہے ہیں۔ نجاشی بادشاہ کہنے لگا جاؤ مکہ والو! بھاگ جاؤ۔ وزراء سے کہتا ہے ان کے تحائف واپس کر دو ہمیں ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ہماری حکومت کو بھی چاہیے تھا۔ امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتے ہمیں ڈالروں کی ضرورت نہیں۔ قرضے معاف کروانے کی ضرورت نہیں۔ ہم کسی صورت میں بھی مسلمانوں کی حمایت نہیں چھوڑ سکتے یہ اپنا ایمان بیچ بیٹھے ہیں۔ بہرحال نجاشی میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں سے کہنے لگا۔ تمہارے لیے میرے ملک کا کونہ کونہ یعنی ہر جگہ موجود ہے۔ جہاں چاہو جاؤ۔ بلکہ تمہیں وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ مکہ والے بہت پریشان ہوئے

کہ ان کی تو بہت عزت بن گئی ہے۔ ان کا تو بہت وقار بن گیا ہے۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہنے لگے اچھا کل پر بات چھوڑتے ہیں۔

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ وہ ساتھ والے عبداللہ بن ربیع رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ کل میں ایسی بات کروں گا کہ نجاشی انہیں اپنے ملک سے نکال دے گا عبداللہ بن ربیع رضی اللہ عنہ روکتے ہیں کہ چھوڑ دو۔ آخر تو ہمارے رشتہ دار ہیں۔ کہتا ہے نہیں جیسے آج ہم ذلیل ہوئے ہیں انہیں ذلیل کر کے چھوڑوں گا اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جسے میں عزت دوں اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ لو جی اتنے بم پھینک لیے۔ اسامہ کا کیا بگاڑ سکے؟ ملا عمر کا کیا بگاڑ سکے؟ طالبان کا ایک فوجی بھی امریکی بموں سے نہیں مر سکا۔ بلکہ طالبان نے امریکیوں کے کمانڈو گرفتار کر لیے۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ ہے میں نے اخبار میں پڑھا ہے کہ اب ان پر بم پھینکنے کا کوئی فائدہ نہیں بم گرتا ہے وہ اس کا پیتل اٹھا کر بیچنے چل پڑتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہماری تو روزی کھل گئی ہے۔ امریکی جو بم برسا رہے ہیں۔ وہ کم سے کم نو من کا بم ہوتا ہے۔ اور ایک ساتھی بتا رہا ہے تھا کہ اس کا سامان پیتل وغیرہ ڈھائی سو روپے کلو کے حساب سے بکتا ہے۔ اللّٰـہ اکبـر اللّٰـہ ۔عمرو بن عاص کہنے لگا میں کل ایسی بات کروں گا یہ مسلمان پریشان ہوں گے۔ کیا بات کی؟ یہ آ کر کہتا ہے اے نجاشی بادشاہ بات سنو۔ یہ جو مسلمان مکہ سے بھاگ آئے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے یہ عیسیٰ نبی اللہ کا بیٹا نہیں ہے اس کا نبی ہے۔ اس اللہ کا بندہ ہے۔ پر اللہ کا شریک نہیں۔ نجاشی بادشاہ نے ان مسلمانوں کو دوبارہ اپنے دربار میں بلوالیا۔ کہتا ہے عیسیٰ نبی کے بارہ میں آپ کا کیا عقیدہ ہے۔ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے پھر قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ فرماتے ہیں:

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّاo فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّاo قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّاo﴾

(مریم: 16-18)

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ پھر قرآن پڑھ رہے ہیں۔ نجاشی اور اس کے درباری سن رہے ہیں۔ قرآن سن کر نجاشی بادشاہ ایک تنکا پکڑ کر کہتا ہے لوگو سن لو۔ اللہ کی قسم جو انہوں نے بتایا ہے جناب عیسیٰ نبی اس سے ایک تنکا بھر بھی زیادہ نہیں تھے۔ کیا مطلب؟ عیسیٰ اللہ تعالیٰ کے نبی اور بندے بن کر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مریم عورت کو بغیر خاوند کے بیٹا عطا فرمایا۔ یہ اس کا قانون ہے۔ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو بغیر ماں اور باپ کے پیدا کر سکتا ہے۔ جناب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تھا۔ نہ ماں ہے نہ باپ ہے۔ قدرت کے ہاتھوں سے پیدا کیا ہے۔ بابا جی اکیلے رہتے تھے۔ اکیلے بندے کا دل نہیں لگتا یہ سو رہے تھے۔ اللہ پاک نے بابا جی کی بائیں پسلی سے جنابہ حوا علیہا السلام پیدا فرما دیں۔ یہ قرآن ہے۔ ﴿وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے آدم علیہ السلام کے اندر سے اس کی بیوی پیدا فرما دی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو بغیر باپ کے پیدا فرما دے جناب عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا۔ وہ اپنی قدرت دکھانا چاہتا ہے کہ میں جو چاہوں کر سکتا ہوں۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اے بادشاہ! سن لے عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ کے بندے، اللہ کے نبی، اللہ پاک نے اپنی قدرت کے ساتھ مریم کو عطا فرمائے: سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی بات کا ایسا اثر ہوا نجاشی بادشاہ پڑھتا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . کلمہ پڑھا۔ اور جو پادری پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا تم نے عیسیٰ نبی کو چھوڑ دیا ہے۔ نجاشی بادشاہ کہتے ہیں مجھے تم لوگوں کی پرواہ نہیں۔ میں مانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا سچا نبی ہے۔ اور فرمایا مسلمانوں جاؤ میرے ملک میں جہاں مرضی رہو تمہارا کوئی بال بیکا نہیں کر سکتا۔ اگر کسی نے کچھ کہا تو میں اس کو جوتے لگوا کر جرمانہ کروں گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ دعا کرو اللہ تعالیٰ افغانیوں کو اور استقامت نصیب فرمائے۔ ایمان تو ہے۔ ہمارے ملک والے ویسے ہی ڈر رہے ہیں۔ لوگ مخالف ہو گئے اور اسے مسلمانوں سے کتنا پیار ہے۔ کہتا ہے۔ کشتیوں میں بیٹھ جاؤ۔ سمندر کے کنارے کشتیاں رو کے رکھنا میں ان سے فیصلہ کرتا ہوں، اگر مجھے اللہ تعالیٰ نے فتح دی تو میرے ملک میں رہنا اور اللہ تعالیٰ نہ کرے اگر مجھے شکست ہو گئی۔ پھر آپ کا جہاں جی چاہے پہنچ جانا۔ اللہ تعالیٰ

نے نجاشی کو فتح عطا فرمائی۔حق والوں کو فتح ہوتی ہے۔حق والوں کو کامیابی ہوتی ہے اللہ پاک نے نجاشی کو فتح عطا فرمائی۔ اور نجاشی کیسا مسلمان بنا؟میرے نبی کی بیوی بنی ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا۔ بہت بڑی آزمائش آئی نجاشی نے اپنے پاس سے حق مہر اور ولیمہ ادا کیا وکیل بن کر نکاح بھی کیا۔ یہ نجاشی بادشاہ نو ہجری تک زندہ رہا۔ یہ نجاشی اپنا بیٹا سات ہجری میں مسلمانوں کے ساتھ بھیجتا ہے۔اور کہتا ہے جاؤ اللہ کے نبی کے پاس جاؤ۔اور صحابہ سے کہتا ہے میں نے جو تمہارے ساتھ سلوک کیا ہے وہ بھی بتانا، اور اللہ کے نبی سے کہنا ہاتھ اُٹھا کر میرے لیے دعا کرنا۔اللہ تعالیٰ مجھے معاف کردے۔ یہ نجاشی پیغام بھیج رہا ہے۔مسلمان میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس گئے جا کر ساری بات سنائی اور دعا کا پیغام دیا۔آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم! آؤ پھر نجاشی کے لیے دعا کریں۔ میرے مصطفیٰ ﷺ نے دعا کی اور تین مرتبہ یہ کلمات ادا کیے۔ یا اللہ نجاشی کو معاف کر دے۔اللہ نجاشی کو معاف کر دے اللہ نجاشی کو معاف کر دے اللّٰــہ اکبــر اللّٰہ ۔اور نو ہجری آئی۔نجاشی فوت ہو گیا۔صحیح مسلم کی روایت ہے۔ یہ نجاشی فوت ہوا۔ اللہ پاک نے اپنے نبی کو بتا دیا۔ پیارے وہ نجاشی بادشاہ جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پناہ دی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے محبوب جی وہ نجاشی فوت ہو گیا ہے۔ میرے نبی فرماتے ہیں اے میرے صحابہ! اللہ کا بندہ تمہارا بھائی نجاشی بادشاہ فوت ہو گیا ہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔میرے صحابہ! صفیں بناؤ میں محمد ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کرنی ہے۔اللّٰہ اکبر اللّٰہ نبی پاک ﷺ نے اس کی نماز جنازہ غائبانہ ادا کی۔جس نے مسلمانوں کو پناہ دی اس کی نبی پاک کے سامنے کتنی عزت ہے۔اللہ تعالیٰ کے دربار میں کتنی عزت ہے کائنات کے سردار نبی فرماتے ہیں۔صفیں درست کرو میں محمد ﷺ نے اس کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنی ہے۔اور آپ نے اس کی غائبانہ نمازہ جنازہ ادا کی۔ **اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔**

یہ وہ حکمران ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے دین سے پیار ہے۔جنہیں مسلمانوں اور قرآن سے پیار ہے۔میرے بھائی بندہ مسلمان ہو تو تکالیف آتی ہیں۔ پریشانیاں آتی ہیں لیکن اللہ

تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جو بندے قائم رہیں۔ ان پر میں اپنی رحمت کرتا ہوں۔ میرے نبی ﷺ کی ایک صحابیہ سیدہ زنیرہ رضی اللہ عنہا ابو جہل اس کی آنکھیں نکال دیتا ہے۔ آنکھیں ضائع کر دیتا ہے کہتا ہے زنیرہ اگر تمہارا رب سچا ہے اسے کہو تمہاری آنکھیں ٹھیک کر دے۔ سیدہ زنیرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ یا اللہ مجھے ویسے تو اتنی ضرورت نہیں لیکن تمہاری توحید پر آنچ آئے گی۔ یہ بکواس کریں گے کہ اگر تمہارا رب ہوتا تو تمہاری آنکھیں ٹھیک ہو جاتیں۔ سیدہ زنیرہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہیں اللہ پاک سیدہ زنیرہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں ٹھیک کر دیتے ہیں۔

مسلمان مضبوط رہتے ہیں قرآن کہتا ہے:

﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ۝﴾

(البقرہ: 214)

اتنی تکالیف آئیں نبی ﷺ کی زبان سے بھی یہ کلمات نکل جاتے اللہ تعالیٰ کی مدد کب آئے گی؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میری مدد بالکل قریب ہے۔ اور انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے افغانیوں کی مدد کرنی ہے۔ یہ امریکی بہادر نہیں بم مار کر بھاگ جانا بہادری نہیں۔ لوگ کہتے ہیں۔ ہندو بہت ڈرپوک ہوتے تھے۔ وہ ایک مسلمان سے جھگڑ پڑا ہٹا کٹا ہندو اور اناڑی مسلمان۔ اس نے مسلمان کو نیچے لے لیا اور سینے پر بیٹھا روئے جا رہا۔ لوگوں نے کہا اسے گرا بھی لیا ہے اور ساتھ رو رہے ہو۔ کہتا ہے میں نے اسے جب بھی چھوڑا یہ مجھے مارے گا۔ اس لیے ڈر رہا ہوں وہ امریکہ دنیا کی سپر طاقت اسامہ کی دھمکی سے ڈر رہا ہے۔ ملاں عمر کے ایمان سے ڈر رہا ہے۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ ہے مسلمانوں کی دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ ہمارا ہر لحاظ سے ان کے ساتھ تعاون ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے اور امریکہ کو ذلیل کرے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

عذابِ جہنم

﴿وَاَصۡحٰبُ الشِّمَالِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ ؕ فِیۡ سَمُوۡمٍ وَّ حَمِیۡمٍ ۙ وَّ ظِلٍّ مِّنۡ یَّحۡمُوۡمٍ ۙ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا کَرِیۡمٍ ۝ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِکَ مُتۡرَفِیۡنَ ۝ وَ کَانُوۡا یُصِرُّوۡنَ عَلَی الۡحِنۡثِ الۡعَظِیۡمِ ۝ وَ کَانُوۡا یَقُوۡلُوۡنَ اَئِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ۝﴾ (الواقعہ: 41-47)

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود و سلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ! کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو! بزرگو! قرآن کریم کی سورۃ الواقعہ 27 پارہ میں سے چند آیات آپ کے سامنے پڑھی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجھے اور آپ سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دوستو! اللہ تعالیٰ کا قرآن سارا ہی بابرکت ہے۔ ماہ رمضان سے آگے پیچھے پڑھو گے تو ایک حرف کی دس نیکیاں ملیں گی ماہ رمضان میں ایک حرف کی ستر نیکیاں ملیں گی۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ یہ چھوٹی سی قرآن پاک کی آیت ہے۔ ماہ رمضان سے آگے پیچھے پڑھیں ایک سو نوے نیکیاں ملتی ہیں رمضان کے مہینہ میں پڑھیں تو تیرہ سو تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ سارا قرآن ہی بابرکت ہے۔ لیکن بعض سورتوں کو اللہ پاک نے کچھ فضیلتیں بھی عطا فرمائی ہیں۔ نبی ﷺ کا ایک صحابی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

بالکل چھوٹے قد کا تھا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اتنا قد تھا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ کھڑے ہوتے تھے اور ہم بیٹھے ہوتے تھے اور پھر بھی ہم سے چھوٹے لگتے تھے۔ اتنا چھوٹا قد تھا۔ اللہ پاک نے کیسی شان عطا فرمائی تھی؟ نبی ﷺ نے فرمایا عبداللہ اگر میں ترازو کے

ایک پلڑے میں احد پہاڑ رکھ دوں۔ ایک پلڑے میں تمہاری پنڈلی رکھ دوں کائنات کے سردار نبی فرماتے ہیں احد پہاڑ سے تمہاری پنڈلی کا وزن زیادہ ہو جائے گا۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ چالیس لاکھ مربع میل کے حکمران سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیمار پرسی کے لیے گئے۔ تمہیں تو کوئی غریب اچھا نہیں لگتا۔ تم تو غریب کی بیمار پرسی نہیں کرتے دیکھ لو۔

وقت کا حکمران عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لیے گئے اور جا کر کہتے ہیں اے عبد اللہ بن مسعود کیا کھا لیا ہے جو چارپائی پر پڑ گئے ہیں؟ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ میرے جیسا بندہ کیا کھا سکتا ہے؟ مجھے اگر بیمار کیا ہے تو میرے گناہوں نے کیا ہے۔ گناہوں نے مجھے چارپائی پر ڈال دیا ہے۔ جن کے گناہ بخش دیئے گئے جن کی جیبوں میں جنت کے ٹکٹ ہیں انہیں گناہوں کی فکر ہے۔ اور جو دن رات گناہ کرتے ہیں انہیں فکر ہی کوئی نہیں ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جی اگر آپ کا کسی چیز پر دل کرتا ہو تو میں لا دوں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ جس چیز پر میرا دل کرتا ہے وہ آپ نہیں لا کر دے سکتے۔

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اتنی بڑی اسلامی مملکت ہے اتنا بڑا اسلامی ملک ہے۔ کہیں سے تو ملے گی۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت لا دو۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تمہاری کوئی خواہش ہو تو میں پوری کر دوں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ میری خواہشیں آپ پوری نہیں کر سکتے۔ فرمایا کیوں؟ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری ایک ہی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی معاف کر دے۔ بخشش کے دن جا رہے ہیں۔ معافی کے دن جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ معافیاں مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پتہ ہے کیا کہتے ہیں؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ ایسے حکمران نصیب فرمائے۔ جو غرباء کا خیال کریں کہتے ہیں آپ کا آخری وقت ہے۔ آپ دنیا سے جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں میرا دل کرتا ہے

بیت المال سے آپ کی بیٹیوں کے لیے وظیفہ مقرر کردوں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ میری بیٹیوں کو بیت المال کی ضرورت نہیں یہ تو لوگوں کی میل کچیل ہے اور میری بیٹیوں کو لوگوں کی میل کچیل کی ضرورت نہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ زکوٰۃ دینے کی توفیق عطا فرمائے لینے کی نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے اس مہینے میں کیا بن گیا ہے؟ کیسے سفیر مانگنے والے؟ شیطان باندھ دیئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کا رسہ کھول دیا ہے۔ نہ آرام کرنے دیتے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

جی عشر زکوۃ لینے آئے ہیں کتنے یہ عشر اور زکوۃ کے شوقین ہیں اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عثمان رضی اللہ عنہ میری بیٹیوں کو لوگوں کی میل کچیل کی ضرورت نہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جی آپ فوت ہو جاؤ گے تو آپ کی بیٹیاں کیا کریں گی؟ غور کرنا سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اللہ کے نبی سے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے۔

﴿مَنْ قَرَءَ الْوَاقِعَةَ بَعْدَ الْمَغرِبِ لَمْ يُصِبْهُ الْفَاقَةُ﴾

جو شام کی نماز کے بعد سورۃ الواقعہ پڑھتا ہے اسے کبھی زندگی میں فاقہ نہیں آسکتا۔ میں نے تو اپنی بیٹیوں کو سورہ واقعہ سکھائی ہے کیوں جی ہم نے بھی سکھائی ہے؟ نہیں قرآن کی طرف خیال ہی نہیں ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ قرآن سے پیار نصیب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر کیا فرمایا ہے؟

﴿وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَا اَصْحٰبُ الشِّمَالِ٥﴾ (الواقعہ :41)

کئی بندے دائیں طرف ہوں گے کئی بائیں طرف دائیں طرف والے جنتی اور بائیں طرف والے جہنمی ہوں گے۔ بھائیو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ جہنم کی گرم ہوا سے بچائے۔ اور جنت کی بادشاہی نصیب فرمائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جنت سات آسمانوں کے اوپر اور جہنم سات زمینوں کے نیچے ہے۔ قیامت والے دن جنت بھی زمین پر آجائے گی اور جہنم بھی۔ جہنم اس حالت میں ہوگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جہنم کو 70 ہزار زنجیروں سے باندھا ہوگا۔

ایک ایک زنجیر کے ساتھ ستر، ستر ہزار فرشتہ ہوگا۔ پھر بھی ایسے لگے گا کہ یہ جہنم ابھی بے قابو ہو کر بندوں کو ہضم کرلے گی۔ اتنی بڑی جہنم۔ ستر ہزار لگا میں پھر بھی معلوم ہوتا ہے ابھی بندوں کو قابو کرلے گی اور جنت کے کیا کہنے سبحان اللہ۔ پانچ سو سال دور ہوگی پانچ سال نہیں پانچ سو سال نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اتنی جنت دور ہوگی اور جنت کی خوشبو آنی شروع ہو جائے گی۔ اور کئی گنہگار ایسے ہیں ان کو وہ بھی نہیں آنی دعا کرو اللہ تعالیٰ ان میں سے نام خارج کردیں جنتیوں میں نام لکھ دے۔ وہ کون کون ہوں گے؟

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو کسی ذمی کو قتل کرتا ہے۔ ذمی وہ ہوتا ہے جسے کسی مسلمان ملک میں پناہ دی گئی ہو۔ حقوق دیئے گیے ہوں جیسے ہمارے ملک میں عیسائی ہیں آپ فرماتے ہیں جو کسی؟ ذمی کو قتل کرتا ہے۔ اسے جنت کی خوشبو نہیں آئے گی۔ جو بوڑھا ہو کر برائی کے پروگرام بناتا ہے اس کے منہ میں دانت نہیں آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ ابھی بھی زنا کے پروگرام بناتا ہے غیر عورتوں کو دیکھنے سے ابھی بھی باز نہیں آتا۔ اسے بھی جنت کی خوشبو نہیں آنی ہے اور جو بندہ اس کی ذات اور ہے اور یہ اور دعویٰ کرتا ہے۔ اپنی ذات اپنا حسب نسب کسی اونچی ذات سے جوڑنا چاہتا ہے۔ اسے بھی جنت کی خوشبو نہیں آنی ہے۔ اور جو حکمران رعایا پر ظلم کرتا ہے اسے بھی جنت کی خوشبو نہیں آنی ہے۔ اور شراب پینے والے اور بیچنے والے کو بھی جنت کی خوشبو نہیں آنی ہے۔ دعا کرو اللہ پاک محفوظ فرمائے۔

کئی اس مہینہ میں بھی شراب پینے سے نہیں رُکتے۔ حالانکہ شراب سارے گناہوں کی ماں ہے وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ایک عورت کے پاس ولی اللہ بازار گیا وہ عورت بڑی حسین تھی اس نے اسے برائی کی دعوت دی۔ وہ کہنے لگی یا میرے ساتھ زنا کرلو۔ یا شراب پی لو یا میرے پاس چھوٹا سا بچہ ہے یہ قتل کردو یہ ولی اللہ کہنے لگا میں نے تینوں کام نہیں کرنے۔ تینوں کام ہی ناجائز ہیں۔ یہ عورت کہنے لگی اچھا پھر تم جا نہیں سکتے اس نے سمجھا شراب والا کام چھوٹا ہے چھوٹا گناہ ہے۔ اس نے شراب پی لی۔ نشے میں مدہوش ہوگیا۔ اس نے زنا بھی کرلیا اور بچہ بھی قتل کردیا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ شراب سے بچائے اور جو بندہ اپنی داڑھی اور سر

کے بالوں کو کالک لگا کر ایسا کر لیتا ہے جیسے کبوتر کی گردن ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے دھوکہ کرتا پھرتا ہے۔ اسے رب نے بوڑھا کر دیا ہے اور یہ کالک لگا کر جوان بننا چاہتا ہے۔ اوپر سے آواز آتی ہے آج کالک لگا رہے ہو وہاں جنت کی خوشبو بھی نہیں ملنی ہے۔ اللہ جانتا ہے کچھ بندوں کا جوان بننے کو دل چاہتا ہے۔ کئی عورتیں منہ سر کالا کر لیتی ہیں۔ حالانکہ جب سفیدی آتی ہے تو پیغام ملتا ہے۔ حافظ لکھوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے۔

اوکالے وال جا بگھے ہوئے
تے موت سنیہا ای آیا
اُٹھ کر فکر قبر دا پیارے
کیوں دل کھیڈیں لایا
آئی کالی رات جوانی تھی
تے صبح سفیدی ہوئی
صبح پچھے ہون روشن ہوسیں
جو وچ رات کیتو ای

اور اگر بندے کو زیادہ شوق ہو تو پھر مہندی لگا لے اور جو بندہ غرباء پر ظلم کرتا ہے۔ اسے بھی جنت کی خوشبو نہیں ملنی اور جو عورت سینٹ (خوشبو) لگا کر گھر سے باہر نکلتی ہے۔ باریک کپڑے پہنتی ہے مکمل میک اپ کیا ہے۔ خوشبو لگا کر باہر نکلتی ہے اوپر سے آواز آتی ہے۔ آج غیر بندوں کو دکھانے کے لیے خوشبوئیں لگا رہی ہو۔ قیامت والے دن جنت کی خوشبو تمہیں نہیں ملنی ہے۔ کئی عورتیں جمعہ پڑھنے آئیں تو سرخی لگا کر باریک لباس پہن کر پوچھو کہاں جا رہی ہو؟ جی میں جمعہ پڑھنے جا رہی ہوں۔ اللہ پاک ہماری ماؤں بہنوں کو پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ باریک لباس پہن کر۔ خوشبو لگا کر جب یہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو اس کے سر پر شیطان ناچتا ہے۔ اور جو بندہ دین کا علم اس لیے پڑھتا ہے تا کہ میں دنیا کمالوں اس کو بھی جنت کی خوشبو نہیں آنی اور اللہ پاک نے جہنم کے سات کنویں بنائیں ہیں۔

کتنے بڑے بڑے کنویں ہیں؟ اللہ تعالیٰ ان سے محفوظ فرما لے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اللہ تعالیٰ کا پہلا کنواں اس کا نام اللہ تعالیٰ نے جہنم رکھا ہے۔ اس کے اوپر جو ڈھکن ہے۔ اسے حلت کہتے ہیں۔ اس کے اوپر اللہ پاک نے پل صراط بنائی ہے۔ اس گھاٹی سے گزر کر جنت میں جانا ہے۔ جن کے اعمال اچھے ہوئے وہ گزر جائیں گے۔ اور باقی اس میں گر جائیں گے پہلا کنواں کتنا گہرا ہے؟ کئی انسان کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کو کنوئیں میں پھینکے گا۔ جو پہلا کنواں ہے اس میں کوئی چیز پھینکیں تو وہ سو سال بعد نیچے پہنچتی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ اور مجرموں کو کیا سزا ملے گی؟

﴿بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ o﴾ (الرحمن: 41)

ان کی پیشانی پر لکھا جائے گا یہ جہنمی بندے ہیں خود ہی پہچان ہو جائے گی۔ قرآن کہتا ہے۔ بالوں کو پاؤں کے انگوٹھوں سے باندھ کر فرشتے مار مار کر جہنم میں پھینک دیں گے۔ اور کئی لوگوں کی بندروں اور بچھوؤں کی شکلیں بنا دی جائیں گی۔ پہلا کنواں ہے اس میں اس امت کے گنہگار جائیں گے۔ جو نبی پاک ﷺ کی سفارش سے باہر آ جائیں گے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اس کنویں سے نیچے جو کنواں ہے۔ دوسرا طبقہ دوزخ کا اسے دروازہ ہے۔ اس کا نام ثناء ہے وہ بہت سخت ہے اس سے بھی گہرا ہے۔ اس سے بھی گرم ہے بندہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں کہے گا۔ یا اللہ میری بیوی، بیٹوں اور بھائیوں کو جہنم میں پھینک دو اور مجھے بچا لو۔ آواز آئے گی۔

﴿فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ o﴾ (عبس: 33)

آواز آئے گی اب بکواس کرنے کی ضرورت نہیں فرشتوں کو حکم ہو جائے گا۔

﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ o ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ o ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ o﴾ (الحاقہ: 32-30)

اس مجرم بے ایمان کو پکڑ لو۔ اس کے منہ سے زنجیر ڈال کر پیچھے سے نکال لو۔ جیسے رسی کو پروتے ہیں اس کو پرو کر جہنم میں پھینک دو۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ اور اس میں تیسرا

طبقہ ہے۔ اس کا نام حطمہ ہے۔ اس میں یہود اور انبیاء علیہم السلام کے منکر جائیں گے۔ اور اس میں سے چوتھا طبقہ ہے۔ اس کا نام سعید ہے اس میں وہ بندے جائیں گے جو یتیموں کا مال کھاتے ہیں۔ اور پانچویں طبقے کا نام سکر ہے۔ اس میں کون جائیں گے؟ جو آگ کے پوجاری ہیں۔ اور کون جائیں گے؟ غور کرنا دوست۔ قرآن نے کیا کہا ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿فِیْ جَنّٰتٍ ۛ یَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۝ وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ۝﴾

(المدثر: 44-40)

اللہ پاک فرماتے ہیں جنتی جنت میں چلے جائیں گے۔ دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے۔ جنتی پوچھیں گے۔ ایک دوسرے سے سوال کریں گے۔ دوست فلاں نہیں آیا۔ فلاں نہیں آیا۔ یہ کہے گا وہ جہنم میں گیا ہے۔ جنتی پوچھیں گے۔ ﴿مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ۝﴾ تمہیں یہاں کیا چیز لے کر آئی ہے؟ قرآن کہتا ہے جہنمی کہیں گے ﴿لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۝﴾ پہلا گناہ یہ ہے کہ ہم نے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ کئی بندے روزہ رکھ لیتے ہیں۔ اور قرآن نہیں پڑھتے۔ کئی روزہ رکھ لیتے ہیں اور ساتھ گانے سنتے ہیں۔ کئی روزہ رکھ کر ہیرا پھیری کرتے ہیں۔ غور کرنا۔ جو بندہ نماز نہیں پڑھتا وہ سقر دوزخ میں جائے گا۔ اور اس سے اگلا طبقہ اس کا نام جحیم ہے اس میں وہ جائیں گے جو انبیاء علیہم السلام کو نہیں مانتے اور اس سے اگلا طبقہ ہے اس نام حاویہ ہے۔ حاویہ دوزخ کا جو سب سے نچلا کنواں ہے اس میں وہ جائیں گے جو اوپر سے اور ہیں اور اندر سے اور ہیں۔ سب سے نچلا کنواں منافقین کے لیے ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اندر سے بھی صاف بنادے۔ کئی بندوں کا ظاہر بہت صاف اور باطن کے کھوٹے ہوتے ہیں۔ جتنا نقصان دین کا انہوں نے کیا ہے اتنا شاید ہی کسی نے کیا ہو؟

بھائیو یہ جہنم کے سات کنویں ہیں۔ اللہ پاک محفوظ فرمالے۔ جبریل علیہ السلام ایک دن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جبریل علیہ السلام کا رنگ اڑا ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں جبریل علیہ السلام آج تمہارا رنگ کیوں اڑ گیا ہے۔ جناب جبریل علیہ السلام کہتے ہیں

پیارے آج میں دوزخ دیکھ کر آیا ہوں۔ اور دوزخ کو دیکھ کر میرا رنگ اُڑ گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں جبریل علیہ السلام پھر دوزخ کی باتیں سناؤ۔ جناب جبریل علیہ السلام کہتے ہیں اللہ پاک نے ہمیں حکم دیا کہ دوزخ میں آگ جلاؤ۔ ہم ایک ہزار سال آگ جلاتے رہے۔ اور دوزخ کا رنگ سفید ہوگیا۔ ایک ہزار سال اور آگ جلانے سے آگ کا رنگ سرخ ہوگیا۔ پھر ایک ہزار سال اور آگ جلائی دوزخ کا رنگ کالا ہوگیا۔ جناب اس وقت دوزخ کا رنگ کالا ہے۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

حافظ لکھوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

او دوزخ وچ نہ چانن ہر گز
تے ہر دم گرم ہنیرا
رات دیوے وچ آتش بلدی

دوزخ میں دن رات آگ جل رہی ہے۔ گرم ہی گرم ہے۔ روشنی نہیں ہے اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ آخر دوزخ نے بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے شکوہ کر دیا۔ یا اللہ میری آگ نے مجھے تباہ و برباد کر دیا۔ جہاں ہر دم آگ جلے وہاں کیا بچنا ہے؟ بندے کی انگلی جل جائے تو ساری رات نیند نہیں آتی۔ جہاں سارا جسم جل رہا ہے وہاں کیا بنے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سارے دوزخیوں سے کم عذاب اس بندے کو ہوگا جس کا صرف جوتا آگ کا ہوگا۔ ٹخنوں تک جوتا آگ کا بنا کر پہنایا جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بندے کا دماغ ایسے ابالے کھائے گا۔ جیسا کہ ہنڈیا اُبالے کھاتی ہے۔

وہ کہے گا کہ مجھ سے پوچھ کر دیکھو جتنا میں مشکل میں ہوں شاید ہی کوئی اتنی مشکل میں ہو۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ سوہنیا آپ کے ایک چچا نے آپ کی بڑی خدمت کی تھی اور کلمہ نہیں پڑھا۔ آپ نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم! اسے آگ کا جوتا پہنایا جائے گا۔ اس کا دماغ ایسے ابلے گا جیسے ہنڈیاں اُبلتی ہیں۔ دعا کرو اللہ پاک محفوظ فرمائے، یہ مہینہ اسی لیے آیا ہے۔ دوزخ میں بندوں کی

مختلف حالتیں ہوں گی۔ مختلف گناہوں میں قابو آئے ہوں گے۔ جو جو گناہ کیے ہوں گے ان میں قابو آئے ہوں گے۔ کئی بندے ایسے ہوں گے ان کے پیٹ کی آنتیں باہر نکال دی جائیں گی۔ یہ اپنی آنتوں کے اردگرد ایسے چکر کاٹے گا جیسے دیہاتوں میں کنویں کے کنارے مویشی چکر کاٹتے تھے۔ پہلے گاؤں میں دانے پیسنے والی مشین ہوا کرتی تھیں ان کے اردگرد مویشی چکر لگاتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ان کی آنتیں باہر ہوں گی اور یہ ان کے اردگرد چکر کاٹ رہے ہوں گے، اونچی اونچی شور مچائے گا۔ لوگ کہیں گے تمہیں عجیب سزا ملی ہے تم کون ہو؟ اسے پاس آ کر دیکھیں گے تو پتہ چلے گا ہمارے مولوی صاحب قابو آئے ہیں۔ اسے کہیں گے تم ہمارے مولوی صاحب ہو ہمیں وعظ کیا کرتے تھے ہمیں نصیحت کیا کرتے تھے۔ یہ کہے گا۔ بس تمہیں ہی وعظ کرتا تھا خود عمل نہیں کرتا تھا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اور کئی بندوں کو جو دنیا پر سونا پہنتے تھے ان کا سونا دوزخ میں گرم کر کے ان کو پہنایا جائے گا اور کہا جائے گا تمہیں معلوم ہے کہ دنیا پر مردوں پر سونا حرام تھا۔ آج وہی سونا ڈھانپ دیا جائے گا اور جو بندے سونے کے برتنوں میں کھاتے ہیں ان کے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر دی جائے گی۔ اور کئی بندے دوزخ میں ایسے ہوں گے جنہیں دو جَو دیئے جائیں گے کہ ان دونوں کو آپس میں گرہ لگاؤ لوگ پوچھیں گے آپ کو کیا مصیبت پڑی ہے یہ کہیں گے ہم دنیا پر جھوٹے خواب بیان کیا کرتے تھے۔ اور کئی انسان دوزخ میں ایسے ہوں گے جن کے کانوں میں کلی پگھلا پگھلا کر ڈالی جائے گی۔ پتہ چلے گا کہ یہ وہ بندے ہیں۔ جب دو بندے بات کر رہے ہوتے تو یہ چوری سے ان کی باتیں سنتے تھے۔ اور کئی بندے ایسے ہوں گے جو دنیا پر جانوروں کی صورتیں بناتے ہیں۔ اللہ پاک دوزخ میں حکم دیں گے آج ان میں روح پھونکو۔ یہ روح نہیں پھونک سکیں گے۔

کئی بندے ایسے ہوں گے جن کی ٹانگیں اوپر اور سر نیچے ہوں گے اور دوزخ میں دھکے کھا رہے ہوں گے۔ پتہ چلے گا یہ وہ بندے ہیں جو دنیا پر زنا کرتے تھے۔ کئی بندے ایسے

ہوں گے جن کی فرشتے دوزخ میں باچھیں چیر رہے ہوں گے پتہ چلے گا یہ وہ بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور یہ حق کی باتیں نہیں کرتے تھے۔ کئی بندے ایسے ہوں گے جن کو جہنم میں دو، دو آگ کی زبانیں دی جائیں گی پتہ چلے گا یہ دو غلے بندے تھے۔ اس کے منہ پر اور اُس کے منہ پر اور اللہ اکبر اللہ۔

اور کئی لوگوں کی ایڑیاں دوزخ میں جلیں گی، عذاب ہوگا پتہ چلے گا یہ وضو کرتے وقت صحیح وضو نہیں کرتے تھے۔ ایڑیاں خشک رہ جاتی تھیں کئی بندے ایسے ہوں گے جن کو بڑے بڑے گہرے کنوؤں میں دھکے دیئے جائیں گے یا پہاڑوں سے دھکے دیئے جائیں گے۔ یا پھر وہ زہر کی گولیاں کھا رہے ہوں گے۔ یا پھر وہ خود کو فائر مار رہے ہوں گے۔ پتہ چلے گا یہ جو دنیا پر خودکشی کرتے تھے۔ معمولی سی بات سے۔ عام رواج چل پڑا ہے بیوی سے لڑ پڑا تو خودکشی کر لی۔ بجلی سے ہاتھ لگا لیا۔ چوہے مار گولیاں کھالیں۔ فائر مار لیا۔ کنویں میں چھلانگ لگا دی۔ پہاڑ سے چھلانگ لگا دی۔ جو بندہ جیسی موت مرے گا اسے قیامت میں وہی سزا دی جائے گی۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اچھی موت دے یہ بھی کوئی موت ہے۔ خودکشی کی جائے۔ کئی بندے دوزخ میں مردار گوشت کھائیں گے۔ بدبو آئے گی گندا گوشت کھائیں گے۔ پتہ چلے گا یہ وہ بندے ہیں جو دنیا پر غیبت کرتے تھے۔ اور کئی بندے دوزخ میں ان کے منہ کتے اور کتیوں کے ہوں گے۔ ایسے بھونکیں گے جیسے کتے بھونکتے ہیں۔ پتہ چلے گا یہ وہ مرد اور عورتیں ہیں جو فوت شدگان پر بین ڈالا کرتے تھے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق عطا فرمائے اللہ اکبر اللہ۔ پہلے تو لوگ کلمہ سوچ سمجھ کر پڑھتے تھے۔

نبی ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے مسلمان ہونا ہے۔ فرمایا جی بسم اللہ۔ یہ کلمہ پڑھنے لگی تو کہتی ہے پیارے دومنٹ بات سننا۔ آپ فرماتے ہیں جی کیا بات ہے؟ کہتی ہے سرکار ہماری ایک فوتگی ہوئی تو ہماری ہمسائی نے بہت بین ڈالے تھے۔ اے اللہ کے رسول میں مسلمان ہونے سے پہلے اس کی بین والی بھاجی اُتار آؤں۔ اس کا وزن اُتار آؤں آپ فرماتے ہیں جاؤ یہ عورت دوڑی گئی اور اسے

کہنے لگی بہن بات سنو۔ وہ کہتی ہے کیا بات ہے؟ کہتی ہے میں مسلمان ہونے لگی ہوں اور ہماری ایک مرگ پر تم نے بڑے بین ڈالے تھے اگر بین ڈلوانے ہیں تو ابھی ڈلوا لو میں نے مسلمان ہونے کے بعد نہیں ڈالنے۔ یا پھر مجھے معاف کر دو۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور کئی بندے ایسے ہوں گے۔ دوزخ میں لوہے کی گرم سیخ، سر اور ان کو ان میں پرو دیا جائے گا۔ شہر میں کباب بھونے جاتے ہیں بڑے بڑے سریوں میں گھوم رہے ہیں۔ آگ جلا رہی ہے۔ کئی بندوں کو جہنم میں ایسے جلایا جائے گا۔ پتہ چلے گا یہ وہ ہیں جو رشوت لیتے تھے۔ راشی لوگ کیوں جی؟ کوئی رشوت سے محکمہ بچا ہے؟

اللہ تعالیٰ جانتا ہے اب تو حج عمرہ کرنا ہو تو رشوت کے بغیر بندہ اُدھر نہیں جا سکتا کہتے ہیں پہلے مال لاؤ۔ اگر افغان مہاجرین کے لیے چندہ بھیجنا ہو تو ہمارے مسلمان جو وہاں بیٹھے ہوتے ہیں مال لے کر آگے جانے دیتے ہیں۔ کسی کا مر جائے ان کے بچے یتیم ہو جائیں یہ رشوت کے بغیر بات نہیں کرتے دعا کرو اللہ تعالیٰ رشوت سے بچائے۔ فرشتے انہیں لوہے کی سیخوں پر بٹھا کر پوچھیں گے کہ کیسے پیسے لے کر فیصلہ سناتے تھے؟ اللہ جانے وہاں نہ موت آنی ہے یہ سدا جہنم میں جلتے رہیں گے کہ اتنے غریبوں کے میٹر اُتار لاؤ۔ اتنے لوگوں کی بجلیاں بند کر دو۔ اتنے لوگوں کی گاڑیوں کا چلان کر دو۔ یہ کرو۔ وہ کرو۔ اور اگر پیسے دے دو تو سب کچھ ٹھیک ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ رزق حلال کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور کئی بندے دوزخ میں اندھے ہوں گے آنکھوں کا نور ختم ہوگا۔ پتہ چلے گا یہ وہ بندے ہیں جو قرآن پڑھ کر بھلا دیتے تھے۔ قرآن پڑھا اور بھلا دیا۔ عمل نہ کیا۔ قیامت والے دن جہنم میں اندھے کر کے پھینکے جائیں گے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ قرآن یاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دوستو! جہنم اللہ تعالیٰ کے غضب، ناراضگی کی جگہ ہے۔ وہاں لاکھوں سال گزر جائیں گے بلکہ قرآن نے بتایا ہے اس طرح ہوگا۔

﴿ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝﴾ (الاعلی: 13)

"نہ موت آئے گی نہ زندگی ملے گی۔"

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں : بچھو اتنے ہوں گے کہ ان کے ڈنگ کھجوروں کھجوروں جتنے ہوں گے۔ ایک ایک ڈنگ کا چالیس چالیس سال زہر ختم نہیں ہوگا۔ سانپ زہریلے ہوں گے اور جہنمیوں کو پانی پینے کو ملے گا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ اگر اس پانی سے ایک گھونٹ پانی دنیا میں آجائے تو سارے سمندر ہی خراب ہو جائیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے اور پانی کے بغیر بندہ زندہ رہ سکتا ہے؟ نہیں رہ سکتا ایک بدلی چڑھے گی۔ کالی سیاہ بدلی۔ جہنمی دیکھ کر خوش ہوں گے بات بننے لگی ہے۔ اس بدلی سے آواز آئے گی جہنمیوں کیا لینا ہے؟ کس چیز کی ضرورت ہے؟ جہنمی کہیں گے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہم جب سے مرے ہیں آج تک ٹھنڈا پانی نہیں ملا حلق خشک ہو گیا ہے۔ ٹھنڈا پانی چاہیے اس بدلی سے آگ اور لوہے کی زنجیریں برسیں گی۔ کئی بندے رو رو کر اپنے آنسو ختم کرلیں گے۔ خون جاری ہو جائے گا۔ آواز آئے گی اگر دنیا پر مجھ سے ڈر کر روتے تو آج نہ رونا پڑتا آج میرے بھائیو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر رولو۔ اللہ تعالیٰ جہنم میں رونے سے بچالے گا۔ ایک بندے کو فرشتے پکڑ کر اوپر سے دوزخ میں پھینک دیں گے۔ چلو دوزخ میں چلو نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں یہ ستر سال چلتا جائے گا۔ حالانکہ اوپر سے نیچے چیز پھینکیں تو جلدی جاتی ہے۔ یہ چلتا جائے گا اور ستر سال میں جہنم کے کنویں میں پہنچے گا۔ فرشتے کہیں گے بڑا لمبا سفر کر کے آئے ہو۔ یہ لو پانی پی لو۔ پانی کیا ہوگا؟ سانپ اور بچھوؤں کا زہر ہوگا۔ یہ نہیں پیئے گا کہے گا یہ تو زہر ہے۔ میں نے پی کر کیا کرنی ہے؟ فرشے کہیں گے نہیں تم بہت فاصلہ طے کر کے آئے ہو۔ پی لو۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ یہ منہ سے لگائے گا ابھی گھونٹ نہیں بھرے گا کہ اس کی ہڈیاں اور چمڑا الگ الگ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگا کرو۔ اللہ تعالیٰ جہنم کی گرم ہوا سے بھی محفوظ فرمائے۔ اور نبی کریم نے وظیفہ بتا دیا ہے۔ سنو۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جو بندہ صبح کی نماز پڑھ کر شام کی نماز پڑھ کر اس نے کسی سے بات نہیں کی۔ سات مرتبہ پڑھتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ . چھوٹی سی دعا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ . یا اللہ مجھے جہنم کی آگ سے جہنم کی جیل سے بچالو۔ میں تمہاری پناہ مانگتا ہوں۔ اس دن یا اس رات

فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی جیل سے بچالیں گے، اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ میرے بھائیو پڑھا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو جہنم کی آگ بہت سخت ہے۔

کائنات کے سردار نبی فرماتے ہیں۔ جو بندہ جہنم کی آگ میں جلتا جلتا دنیا کی آگ میں آ جائے گا اسے آتے ہی سکھ کی نیند آ جائے گی۔ حالانکہ یہ آگ معمولی نہیں لوہا پگھلا دیتی ہے۔ پتھر پگھلا دیتی ہے۔ کئی لوگوں کے پتے جہنم کی آگ میں پانی ہو جائیں گے آپ فرماتے ہیں جو اس آگ میں گرے گا اسے آتے ہی سکھ کی نیند مل جائے گی۔ اور اللہ پاک نے جہنم سے وعدہ کیا ہے۔ میں نے جہنم کو بھرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کنویں کو بھرنا ہے۔ اور کس سے بھرنا ہے؟ یہ دیکھو جو لکڑی اچھی ہو اس کا منبر بن گیا۔ میز بن گیا۔ کرسی بن گئی اور جو لکڑی ہلکی ہو وہ جلنے کا کام دیتی ہے۔ اسی طرح جو اچھے بندے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت کی بادشاہیاں دینی ہیں اور جو گندا مال ہوا وہ اللہ تعالیٰ نے جہنم میں پھینکنا ہے۔ اللہ پاک محفوظ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جہنم کو فرمائیں گے۔ هَلِ امْتَلَئْتِ ۔ تمہارا کچھ بنا ہے یا نہیں؟ جہنم کے کنویں کو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہارا کچھ بنا ہے یا نہیں اور جہنم کیا کہے گی؟ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۔ هَـلْ مِنْ مَّزِيْدٍ یا اللہ اگر کچھ اور بھی ہے تو پھینک دو۔ ابھی میرا کچھ نہیں بنا۔ جہنم کا کتنا بڑا کنواں ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کافر کی داڑھ احد پہاڑ جتنی بنا دی جائے گی۔ یعنی کے کافر بہت بڑے بڑے بنا دیئے جائیں گے اور جہنم کہے گی یا اللہ میرا تو کچھ بنا نہیں هَـلْ مِـنْ مَّـزِيْدٍ اب اللہ تعالیٰ نے جو مخلوق بھیجنی تھی وہ تو چلی گئی پھر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا پاؤں رکھیں گے۔ جہنم کہے گی قط۔ قط یا اللہ بس۔ اب کوئی گنجائش نہیں رہ گئی۔ اور پھر نبی کریم ﷺ دو جہانوں کے سردار کو امت سے کتنا پیار ہے۔ آپ کو پتہ چلے گا کہ میرے کچھ امتی جہنم میں ہیں۔ اللہ کے نبی سجدہ میں پڑ جائیں گے یا اللہ میرے امتی جہنم میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے پیارے نکال لاؤ۔ کئی رشتے دار کہیں گے اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا فلاں نہیں آیا۔ آپ فرمائیں گے پورا پورا پتہ لکھ دو۔ نبی ﷺ جا جا کر

جہنم سے نکال نکال کر لائیں گے۔ اور ایک نہر ہوگی وہاں نہلا نہلا کر جنت میں بھیجیں گے۔ سبحان اللہ! کچھ بندے پھر بھی رہ جائیں گے جنہیں صرف رب کا پتہ تھا اور کسی کا نہیں پتہ وہ رہ جائیں گے۔ دوزخی انہیں طعنے دیں گے کہ تم تو توحید والے تھے۔ ابھی بھی ادھر قابو آئے ہو۔ نبی کریم ﷺ پھر سجدہ میں پڑ جائیں گے۔ یا اللہ جہنم میں ابھی بندے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے محبوب اب تم پیچھے ہو جاؤ اب میں خود نکالتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جہنم سے مٹھی بھر کر جنت میں بھیج دیں گے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ جہنم میں جانے سے پہلے ہی جنت دے دیں۔ اور جس نے آخر میں جہنم سے نکلنا ہے اور اس کے بعد جہنم کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ سن لو اس کی کیا حالت ہوگی؟ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ جلتے بھنتے بندے کو بے ہوش بندے کو فرشتے پکڑ کر جہنم کے کنارے پر بٹھا دیں گے اسے اب دوزخ کی آگ نہیں جلائے گی اسے جہنم کا عذاب نہیں ہوگا۔ اسے بس جہنم کا دھواں ناک میں جائے گا۔ یہ کچھ لوگ خود دھواں ناک میں لے کر جاتے ہیں۔ منہ سے گھونٹ لگا کر ناک سے دھواں نکالتے ہیں' واہ اوئے مسلمان۔ دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ ناک کو دھواں جا رہا ہے۔ اسے جب ہوش آئے گی، بڑی آہ وزاری کرے گا۔ یا اللہ میں مر گیا دھویں نے مجھے جلا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا چاہتے ہو؟ یا اللہ ادھر سے منہ ادھر موڑ دو جنت والی طرف منہ موڑ دو فرمایا پھر؟ بس پھر میں نے اور کیا لینا ہے؟ جلنے بھنتے کو باہر نکال دیا ہے اب مجھے دھواں آ رہا ہے۔ اب میرا منہ ادھر کر دو اور مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے سوچ لو کہے گا۔ اللہ جی وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے فرشتو اس کا منہ جنت کو کر دو۔ اب جنت کو منہ ہو گیا۔ اب جنت نظر آ رہی ہے۔ کچھ دیر خاموش رہے گا کہ اللہ سے وعدہ کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ کو پکارنا شروع کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اب کیا ہے! یا اللہ اب مجھے جنت کے دروازہ پر بٹھا دو۔ اچھا۔ پھر؟ یا اللہ پھر کچھ نہیں مانگتا۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے جاؤ اسے جنت کے دروازہ پر بٹھا دو۔ اب یہ جہنم کے دروازہ سے جنت کے دروزاہ میں چلا گیا ہے۔ دیکھ رہا ہے باغات ہیں۔ کہیں سیب

ہیں۔ کہیں انگور ہیں۔ کہیں کھجوریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے میں ایک دن بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کم از کم جو کھجوریں وہاں ہوں گی وہ گز گز کی تو ضرور ہوں گی۔

اگر بیر گھڑے جتنے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میں دیکھ کر آیا ہوں۔ مقام ہجر پر گھڑے جتنے بیر ہیں۔ بندہ 90 فٹ کھانے والا ہو تو کھجور چھوٹی سی ہو تو کیا جچے گی؟ جتنا بندہ ہو کھجور بھی اتنی ہی ہونی ہے۔ مٹکے مٹکے جتنے بیر۔ اسے جنت کے پھل نظر آئیں گے۔ جنت کی نہریں نظر آئیں گی۔ دودھ، شراب، شہد کی نہریں یہ کہے گا یا اللہ۔ اے میرے رب۔ اللہ تعالیٰ کے نام لے کر وظیفے کرے گا۔ اللہ پاک فرمائیں گے اے میرے بندے اب کیا کہتے ہو۔ یہ کہے گا یا اللہ ایک ہاتھ جنت میں جگہ دے دو۔ اللہ پاک فرمائیں گے اچھا پھر بے صبرے نہ ہوناں۔ یا اللہ ایک ہاتھ جگہ۔ کیوں؟ جنت میں ایک ہاتھ جگہ کافی ہے؟ نہیں کافی۔ 72 بیویاں ہونی ہیں جنتی کی کم سے کم بہتر (72) یہاں ایک کے لیے بڑی بڑی حویلیاں اور بہتر کے لیے ایک ہاتھ جگہ۔ وہ تو ویسے ہی لڑ پڑیں گی وہاں نہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دریا ٹھاٹھ میں آجائے گا۔ اللہ پاک فرمائیں گے اے میرے بندے جاؤ۔ جتنی پوری زمین تھی اس سے دس گنا زیادہ جگہ میں تمہیں جنت میں عطا فرماؤں گا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پہلے ہی جنت میں جگہ عطا فرما دے۔ یہ مہینہ اسی لیے آیا ہے۔ یہ مہینہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے امتیوں کے لیے بھیجا ہے کہ میرے نبی کے امتی کی یہ سوچ نہیں اب جہنم کے دروازے بند اور جنت کے کھلے ہیں۔ وہ ہمیشہ کے لیے بند کر وا کر جنت کے ہمیشہ کے سردار بن جائیں۔ دوستو۔ جنت کی بادشاہی بڑی عجیب بادشاہی ہے۔ دوزخ کی قید بُری قید ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ دنیا پر جس کو کبھی روٹی ملتی تھی کبھی نہیں ملتی تھی۔ فاقوں پر فاقے۔ مگر ایمان والا بندہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرمائیں گے اسے پکڑ کر جنت دکھاؤ فرشتے اس کو جنت دکھائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے سناؤ تمہاری زندگی کیسی گزری ہے۔ یہ کہے گا۔ یا اللہ جتنا آسان میں تھا اتنا آسان کوئی نہیں تھا۔ کروڑ پتی اربوں پتی کو پکڑ کر فرشتے جہنم دکھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے سناؤ تمہاری زندگی کیسی

گزری یہ کہے گا یا اللہ جتنا مشکل میں میں تھا شاید ہی کوئی ہوگا۔ وہ ہمیشہ کی جنت ہے۔ دوزخ اور جنت کے درمیان ایک مینڈے کی شکل میں موت کو ذبح کر دیا جائے گا۔ آواز آئے گی۔ اے دوزخیوں اے جنتیوں اب موت نہیں آئے گی دوزخی روئیں گے اور جنتی ہنسیں گے کہ موت نہیں آنی۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ جہنم سے بچائے۔ نبی ﷺ نے عورتوں کو وعظ کی صدقہ زیادہ کیا کرو۔ میں نے دوزخ میں دیکھا ہے وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔ اس لیے میرے بھائیو! میری بہنوں یہ مہینہ بڑی تیزی سے جا رہا ہے۔ کچھ کما لو۔ اللہ پاک توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



نیک اعمال کی فضیلت

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِيْنَ ٥ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ٥﴾

(التحریم:11-10)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود وسلام سیدالاولین و الآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو! بزرگو! سورۃ التحریم کی دو آیات اس وقت میں نے تمہارے سامنے پڑھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اس سورت کو سورۃ التحریم اس لیے کہتے ہیں کہ آمنہ کے لال ساری کائنات کے سردار جناب محمد ﷺ اپنی ایک بیوی اور ہماری ماں جی زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اس کے پاس جاتے۔ یہ تو آپ کو پتہ ہے کہ اللہ کے پاک نبی کی ایک وقت میں نو بیویاں تھیں۔ اور قرآن نے بتایا ہے کہ جو نبی کی یہاں بیویاں تھیں وہ جنت میں بھی ہوں گی۔ آپ ﷺ اماں جی کے پاس جاتے تو وہ آپ کو شہد پلایا کرتی تھیں۔ نبی پاک نے فرمایا قرآن نے فرمایا ہے۔ ﴿فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ﴾ شہد خالص ہو تو قرآن کا فیصلہ ہے کہ اس میں شفاء ہے حدیث پاک میں ہے ایک صحابی اللہ کے رسول کے پاس آیا اور کہتا ہے اے اللہ کے رسول میرے

بھائی کے پیٹ میں تکلیف ہے آپ فرماتے ہیں اسے شہد پلاؤ۔ اس نے شہد پلایا تکلیف زیادہ ہوگئی کہتا ہے تکلیف بڑھ گئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں اور شہد پلاؤ۔ اور پلایا تو تکلیف اور زیادہ ہوگئی۔ کہتا ہے سرکار تکلیف اور زیادہ ہوگئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں اور شہد پلاؤ۔ تیسری مرتبہ پھر شہد پلایا جو اندر گند تھا وہ صاف ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے شفاء دے دی۔ شہد میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے اگر شہد صحیح ہوتو۔ جو شہد مکھی تیار کرتی ہے جس کے بارہ میں قرآن نے کہا ہے۔

﴿وَ اَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا یَعْرِشُوْنَ ٥ ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾ (النحل:69-68)

اللہ پاک فرماتے ہیں ہم نے مکھی کو آرڈر دیا تم شہد کے چھتے بنانے شروع کر دو۔ مکھی نے شہد بنانا شروع کر دیا کڑوی اور پھیکی چیزیں۔ ہر قسم کے پھلوں کے رس نچوڑنے شروع کر دو۔ اور سارے رس اکھٹے کر کے۔ ﴿فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ﴾ کڑوی اور پھیکی چیزوں کے رس اکھٹے کر کے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے آہستہ سے کہہ دو۔ ﴿یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو تمہارے پیٹ سے نکلے گا میں لوگوں کے لیے شہد اور شفاء بنادوں گا یہ ہے شفاء رسول اللہ اماں جی کے پاس گئے اماں جی نے شہد پلایا اور اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں اور اماں جی حفصہ رضی اللہ عنہا نے مل کر یہ مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس رب کے رسول آئیں اگر تمہارے پاس پہلے آئیں تو تم کہنا سرکار ایک مغافیر بوٹی ہے آپ کے منہ سے اس کی بد بو آتی ہے کیا آپ نے مغافیر کھائی ہے اور اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر میرے پاس آئے تو میں کہوں گی۔ رسول اللہ شہد کھا کر آئے اور ہماری ماؤں میں سے ایک کے پاس گئے تو اماں جی فرماتی ہیں سرکار کیا کھا کر آئے ہیں۔ وہ مغافیر بوٹی کی بد بو آرہی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے اور کچھ تو نہیں کھا

یا مگر میں نے زینب سے شہد کھایا ہے۔ تو چلو آج کے بعد میں نہیں کھاتا حرمت کا اعلان میرے مصطفیٰ نے کر دیا کہ میں شہد نہیں کھاتا اللہ تعالیٰ نے فوراً قرآن نازل کر دیا۔ اور فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ﴾

(التحریم: 1)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے میرے محبوب نبیؐ! سن لو۔ میری حلال کی ہوئی چیزوں کو تم حرام نہیں کر سکتے جو چیز اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہوئی ہے وہ آپ نے کیوں حرام کی ہے؟ ﴿مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ﴾ سوہنیا اپنی بیویوں کو راضی کرنے کے لیے میری حلال کی ہوئی چیزیں حرام کیوں کی ہیں۔ اس لیے اسے سورۃ التحریم کہتے ہیں۔ اور اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے دو بیویوں کا ذکر کیا ہے۔ پہلی آیت میں دو انبیاء علیہم السلام کی بیویوں کا تذکرہ اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک کافر، فاسق اور ظالم، بے ایمان بندے کی بیوی کا ذکر کیا ہے۔ ایسا ظالم جس بے ایمان نے اپنی کرسی کی خاطر ستر ہزار بنی اسرائیلیوں کے بچے ذبح کروا دیئے۔ اس کی بیوی کا تذکرہ کیا ہے پہلے انبیاء علیہم السلام کی بیویوں کے تذکرے اس لیے کیے کہ کافروں کو سمجھانے کے لیے۔ مکہ والوں نے مذاق میں میرے مصطفیٰ ﷺ کو کہا کہ تم اللہ تعالیٰ کے نبی ہو قیامت والے دن بادشاہی تمہاری ہونی ہے۔

جھنڈا تمہارا ہونا ہے تمہارے کہنے کے مطابق راج تمہارا ہونا ہے جنت کا وارث تم نے ہونا ہے۔ تو چلو ہم تمہارے رشتہ دار ہیں گزر جائیں گے۔ ادھر بھی کئی کہتے ہیں کہ بابا پیر کو بکرا دیا ہے دم پکڑ کر گزر جائیں گے۔ اس کے پیچھے چلے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرما دیا۔ اللہ اکبر اللہ۔ اور کیا بتایا ہے؟ فرمایا۔ ﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا﴾ مکہ کے کافرو سن لو میرے انبیاء علیہم السلام کی باتوں کو مذاق بنانے والو سن لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا﴾ کافروں کے لیے میں یہ مثال بیان کرنے لگا ہوں۔ ﴿امْرَأَتَ نُوحٍ﴾ نوح علیہ السلام کی بیوی ﴿وَامْرَأَتَ لُوطٍ﴾ اور لوط کی بیوی۔ ایک نوح علیہ السلام کی بیوی ہے اور دوسری لوط علیہ السلام کی بیوی ہے۔ نوح نبی وہ ہے جس نے ساڑھے نو سو سال

وعظ کی اور لوط نبی وہ ہے۔ جو ابراہیم خلیل اللہ کا بھتیجا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام کی لڑی سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ﴾ (التحریم: 10)

یہ دونوں بیویاں میرے دونوں نبیوں کے نکاح میں تھیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ﴿فَخَانَتَاهُمَا﴾ یہ دونوں ہی نبی کا کہنا نہیں مانتی تھیں۔ بیویاں نبیوں کی اور دونوں ہی نبیوں کا کہنا نہیں مانتی۔ اور دونوں نے خیانت کی نبی کا حکم نہ مانا۔ جناب نوح علیہ السلام کی بیوی کہتی تھی۔ نوح علیہ السلام (معاذ اللہ) پاگل ہے دیوانہ ہو چکا ہے۔ اور جناب لوط علیہ السلام کی بیوی جب اس کے پاس مہمان آتے تو یہ اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر چادر لہراتی تھی یا دھواں چلا دیتی تھی تا کہ لوط نبی کو اس کی قوم آ کر ذلیل اور پریشان کرے۔ یا جو اللہ تعالیٰ وحی نازل فرماتے یہ دونوں نبیوں کی بیویاں لوگوں کو بتا دیتیں راز فاش کر دیتیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ﴿فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا﴾ اور جب طوفان نوح علیہ السلام آیا جناب نوح اپنی بیوی کو نہ بچا سکے اللہ تعالیٰ نے فرما دیا۔ اے میرے نبی نوح علیہ السلام تمہاری کشتی میں بندر بیٹھ سکتا ہے کتا بیٹھ سکتا ہے۔ گدھا اور گدھی تو بیٹھ سکتی ہے۔ خنزیر (سور) بیٹھ سکتا ہے خنزیر (سور) تو ہے لیکن مشرک نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ گیدڑ اور بندر تو بیٹھ سکتا ہے۔ لیکن تمہاری بیوی مشرکہ ہے تمہاری کشتی میں نہیں بیٹھ سکتی۔ معلوم ہوتا ہے۔ سور (خنزیر) اور سورنی مشرک سے اچھے ہیں اللہ تعالیٰ کو تو ایک مانتے ہیں۔ دیکھو۔ قرآن میں دو لفظ مقابلے پر ہیں۔ ایک رب اور دوسرا ہے اب۔ ایک باپ کا لفظ ہے دوسرا اللہ کا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد والدین کا تذکرہ کیا ہے۔ کوئی بندہ کسی سے یہ تو پوچھ سکتا ہے کہ مولوی صاحب آپ کے کتنے بیٹے ہیں؟ آپ کتنے بھائی ہو؟ کتنی بہنیں ہیں؟ تمہارے چچا، تائے کتنے ہیں؟ خالائیں اور پھوپھیاں کتنی ہیں؟ اور کبھی کسی نے یہ سوال کیا ہے کہ شاہ جی، حاجی صاحب یا چودھری صاحب یہ بتائیں کہ آپ کے باپ کتنے ہیں؟ کبھی کسی نے پوچھا ہے؟ کوئی پوچھنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا۔ اس کو پتہ ہے کہ اگر اس نے پوچھا تو جوتیاں کھانے کا سامان ہوگا۔ نظام درہم برہم ہو

جائے گا۔ جیسے باپ ایک ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی ایک ہے۔ رب کے بارہ میں اگر کوئی دوسرے کا سوچے گا تو جہنم کا ایندھن بنے گا۔ وہ چاہے نبی کی بیوی ہو، یا نبی کا باپ ہو اور چاہے نبی کا بیٹا ہو۔ یہ دیکھو قرآن کہتا ہے۔

﴿كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ﴾ (التحریم:10)

یہ دونوں میرے نبیوں کے نکاح میں ہیں۔ لوط علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کی بیویاں۔ جب طوفان آیا۔ کتیاں تو بچ گئیں۔ گدھیاں تو بچ گئیں لیکن نبی کی بیوی غوطے کھا رہی ہے۔ قرآن کہتا ہے۔

﴿وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ o﴾ (التحریم:10)

''اے نوح علیہ السلام کی بیوی تمہیں بھی جہنم میں جانا پڑے گا اور لوط علیہ السلام کی بیوی۔ کو بھی جہنم میں جانا پڑے گا۔''

لوط علیہ السلام بڑا عظیم نبی ہے۔ لیکن جب آسمان سے جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت لے کر آیا اور اس عورت نے پریشان کیا اس نے شور مچا دیا آج لوط علیہ السلام کے پاس بڑے پیارے جوان لڑکے آئے ہیں۔ وہ نوری خاکیوں کی شکل میں آئے تھے۔ ایک ان میں نوریوں کا سردار تھا۔ اور باقی سب نوری تھے۔ اور نوری بہت پیارے لڑکے بنے تھے۔ اس عورت نے شور مچا دیا۔ وہ قوم بدفعلی کے مرض کا شکار تھی۔ اس لیے آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا ہے اگر لوطی بندے پر سات سمندروں کا پانی ڈالا جائے تو بھی پاک نہیں ہوسکتا۔ وہ مہمان لوط علیہ السلام کے پاس آئے عورت نے سب کو بتا دیا جاسوسی کر دی۔ ساری قوم بھاگ آئی نبی اتنا پریشان ہوئے کہنے لگے کاش اللہ جی آج میرا بھی کوئی ہوتا اور میں اپنے مہمانوں کا تحفظ کر لیتا۔ جناب جبرائیل علیہ السلام سارا تماشا دیکھ رہے ہیں اور جناب لوط علیہ السلام کو کہتے ہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں جبرائیل علیہ السلام نے آگے ہو کر تھوڑا سا اپنے پر کی جھلکی دی یہ سارے بے ایمان اندھے ہو کر چلے گئے۔ دھمکیاں دیتے چلے گئے کہ صبح مہمان چلے جائیں گے تو ہم لوط کا برا حشر کر دیں گے۔ اللہ کے حکم سے جبرائیل کہتے ہیں۔ اے لوط علیہ السلام جی اپنی بیٹیوں کو

لے کر بستی سے نکل جائیں جناب لوط علیہ السلام اپنی بیٹیوں کو لے کر جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لوط علیہ السلام پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا تمہاری بیوی نے تمہارے ساتھ نہیں جانا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جو عذاب ان پر نازل ہونا ہے تمہاری بیوی پر بھی ہونا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام کو رب نے کہا۔ بستی کو کڑھا ڈالو اور اُٹھالو۔ یا اللہ کتنا اُٹھاؤں؟

آسمان تک لے آؤ۔ آسمان کے فرشتوں نے کتے بھونکنے کی آواز سن لی۔ آسمان تک لے گئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جبرائیل علیہ السلام اب اُلٹی کر کے پھینک دو۔ فرمایا اب پتھروں کی بارش برسا دو۔ ان پر میں اتنا ناراض ہوں۔ جو بندہ آسمان سے گرے اس کا کیا بچے گا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں ان پر بہت ناراض ہوں اوپر پتھروں کی بارش برسا دو۔ ایک مرتبہ اس جگہ سے اللہ کے نبی گزرے تو آپ فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم! رونے لگو۔ اگر رونا نہیں آتا تو رونے والا منہ بنالو اور یہاں سے گزر جاؤ۔ یہاں لوط علیہ السلام کی قوم پر ابھی بھی قہر نازل ہو رہا ہے فرمایا: ﴿قِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ ۝﴾ معلوم ہوتا ہے بھائی جو بات میں بتانا چاہتا ہوں کہ بات عمل سے بنتی ہے۔ ایمان اور اعمال صالحہ دونوں چیزیں لازم ملزوم ہیں۔ اگر ایمان ہے اور اعمال صالحہ نہیں تو ہمارا کچھ نہیں۔ اگر ویسے بندہ نیکیاں کرے اور ایمان نہیں۔ تو بات پھر بھی نہیں بنتی اگر دونوں چیزیں ہوں تو یہاں بھی، قبر میں بھی اور حشر میں بھی، جنت تک یہ دونوں ساتھ ہوں گے۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

غور سے سننا یہ نیک اعمال یہاں کیسے کام آئیں گے اور قبر اور حشر میں کیسے کام آئیں گے؟ اللہ سے سچے دل سے دعا کرنی ہے کہ اللہ ہم اتنا موسم خراب اور سردی برداشت نہیں کر سکتے۔ اللہ ہم آپ کے کمزور بندے ہیں۔ بچے پریشان ہیں۔ بوڑھے اور مسافر پریشان ہیں۔ اللہ جی آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ تو ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہے لیکن اللہ ہم سچے دل سے توبہ کر کے معافی مانگتے ہیں اللہ موسم صحیح فرما دے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اللہ پاک نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ دیکھو نیک اعمال دنیا میں کام آنے لگے ہیں۔

نیک اعمال کیے ہوں۔ نیک کمائی کی ہو۔ یہاں کام آئے گی۔ تم کہو گے کیسے؟ صحیح بخاری میں لکھا ہے اللہ کے پاک نبی جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں۔ تین بندے سفر میں جارہے تھے۔ نبی کریم دو جہانوں کے سردار فرماتے ہیں۔ ادھر سے بارش آ گئی انہوں نے پہاڑ میں غار دیکھی یہ غار میں چلے گئے کہ بارش سے بچ جائیں گے۔ سردی سے بچ جائیں گے۔ یہ جوں ہی غار میں داخل ہوئے اوپر سے ایک پتھر کھسکا اور غار کے منہ میں آ گیا۔ دروازہ بند ہو گیا اور یہ قابو آ گئے۔ اب کسی کو پتہ بھی نہیں ہے کہ یہاں مسافر ہیں کسی کو خبر ہی نہیں نہ اگلوں کو پتہ ہے اور نہ پچھلوں کو۔ آپس میں تینوں بول کر کہتے ہیں۔ ان غاروں میں اگر سن سکتا ہے تو عرش والا رب ہی سن سکتا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم اللّٰہ اکبر۔

کہتے ہیں۔ ایک دن زندہ رہ لیں گے۔ دو دن رہ لیں گے تین دن رہ لیں گے۔ آخر بھوک پیاس سے مرنا ہی مرنا ہے۔ یہ پتھر ہم ہٹا نہیں سکتے اور باہر بھی نہیں جا سکتے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰــہ۔ آپس میں کہنے لگے۔ پچھلی زندگی پر نظر ڈال کر تینوں کہنے لگے۔ پچھلی زندگی پر نظر ڈالو کوئی نیکی کی ہو۔ کوئی ایسی نیکی ہو۔ جو تم یاد کرو اور اس کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نجات دے دے۔ نیکی سوچنے لگے۔ اگر انسان سوچے تو بات بن سکتی ہے۔ شام کو دوکان پر بیٹھ کر بیٹوں، حصہ داروں اور بھائیوں سے حساب کرتے ہو۔ آج کتنی سیل ہوئی ہے کتنا منافع آیا ہے؟ کبھی یہ بھی حساب کیا ہے آج سارے دن میں کتنا قرآن پڑھا ہے؟ سبحان اللّٰہ یا استغفر اللّٰہ کتنا پڑھا ہے؟ آج کتنی نمازیں رہ گئیں ہیں۔ کبھی سوچا ہے کہ آج دن میں اتنے گناہ کیے ہیں؟ اپنے نفس کا بھی محاسبہ کیا ہے یا نہیں کیا؟

یہ دیکھو اللہ کے نبی فرماتے ہیں ان تینوں میں سے ایک بندہ بول کر کہتا ہے۔ آسمانوں والے کو اپنی نیکی سنا رہا ہے کہتا ہے عرش والے تو نے مجھے مال دیا تھا اور میں نے ایک مزدور رکھ لیا۔ اس کے ساتھ طے کر لیا کہ صبح سے شام تک تم نے محنت کرنی ہے اور شام کو تو پر جوؤں کا میں دوں گا۔ دو کلو جوں تمہیں میں دوں گا۔ یہ کہتا ہے عرش والے اس نے سارا دن مزدوری کی جب شام ہوئی۔ میں نے اس کی مزدوری اس کے سامنے رکھ دی۔ کہ بھائی یہ اپنی مزدوری

لے لو۔ یہ کہتا ہے۔ یہ مزدوری تھوڑی ہے اور میں نے کام زیادہ کیا ہے۔ مجھے اور مزدوری دو۔ یہ کہتا ہے۔تمہارے ساتھ حساب اتنا ہی ہوا تھا۔تمہارے پیسے اتنے بنتے ہیں۔ یہ ناراض ہو کر چلا گیا کہتا ہے تھوڑی مزدوری میں نے نہیں لینی ہے یہ کہتا ہے تمہارے ساتھ اتنے پیسے طے ہوئے تھے۔ یہ کہتا ہے عرش والے رب جی تجھے کو پتہ ہے وہ مزدوری چھوڑ کر چلا گیا۔اور میں نے سوچا یا اللہ بیگانہ حق میں نے نہیں کھانا حرام کا رزق میں نے نہیں کھانا یا اللہ مجھے پتہ تھا جو گوشت یا جو خون حرام کے پیسوں سے تیار ہوا۔اللہ کے نبی فرماتے ہیں یہ بوٹی کبھی جنت میں نہیں جا سکتی۔ حلال کھایا کرو۔ حرام نہ کھایا کرو تمہارے جسم کا جو حصہ حرام سے پرورش پائے گا اس کتاب کے اُتارنے والے کی قسم ہے وہ جنت میں نہیں جا سکتا۔ مزدوروں کی مزدوری پوری دیا کرو۔ دوسروں کے حقوق نہ مارا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے حقوق معاف نہیں کرنے۔ حکم یہ دیا ہے کہ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔ نبی پاک ﷺ کی ایک ایک بات میں حکمت ہے۔سرکار نے یہ کیوں فرمایا کہ مزدور کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔سرکار کا مطلب یہ تھا کہ یہ نہ ہو کہ مزدور دن میں دو ٹوکریاں پھینک کر بیٹھا ہو۔کم از کم مزدور اتنا کام کرے کہ اس کو پسینہ آ جائے۔ یہ نہ ہو کہ لاہور کے مزدوروں کی طرح ایسے پاؤں رکھے جیسے بیمار ہوتا ہے۔کئی بندے ایسے پاؤں رکھتے ہیں۔ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے۔ وہ کام کرے اسے پسینہ آئے اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دو یہ کہتا ہے۔اللہ جی یہ ناراض ہو کر چلا گیا۔ میں نے وہ جوں بازار میں نے بازار میں بیچ دیئے یا اللہ میں نے اس کی ایک بکری خرید لی بکریاں بڑھنے لگی لگیں بکریاں بن گئیں میں نے بکریاں بیچ کر ایک ملازم بھی خرید لیا۔ اس کی بکریاں اور وہ چرواہا بھی اس کا علیحدہ رکھا۔ اللہ اس پر بڑی غربت آ گئی وہ ایک دن مجھے آ کر کہتا ہے دوست وہ پچھلے سالوں میں، میں نے تمہاری مزدوری کی تھی اور میں نے ناراض ہو کر معاوضہ چھوڑ دیا تھا۔ میں لے کر نہیں گیا تھا۔ کہتا ہے آج مجھے ضرورت ہے اور میں مجبور ہو کر آیا ہوں تو اللہ کے لیے مجھے وہ جوں دے دو۔ یہ کہتا ہے اللہ جی آپ کو پتہ ہے میں نے اسے کہا بھائی یہ

جتنی بکریاں ہیں یہ تمہاری ہیں۔ اور چرواہا بھی تمہارا ہے۔ اس میں میرا کچھ نہیں۔ میں تو نیکیاں سمجھ کر نوکریاں کرتا رہا ہوں۔ یہ بکریاں بھی لے جاؤ اور چرواہا بھی لے جاؤ۔ وہ کہتا ہے چوہدری جی ہمیں مذاق کرتے ہو۔ یہ کہتا ہے مذاق نہیں ہے۔ اللہ کی قسم یہ سارا مال تمہارے جوؤں کا ہے یہ نیکی میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کی ہے۔ کہتا ہے اے اللہ اگر تجھے میرا یہ عمل پسند ہے۔

تو یہ پتھر ہٹا دو اور ہمیں نجات دے دو۔ آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ تھوڑا سا پتھر سرک گیا۔ لیکن گزر نہیں سکتے تھے۔ یہ دنیا پر نیکی کام آئی ہے۔ یہ پیچھے ہٹ گیا اور دوسرا کھڑا ہو گیا کہتا ہے۔ یا اللہ آپ کو پتہ ہے میرا ماں باپ بوڑھا تھا۔ میں بکریاں چراتا تھا۔ اللہ جی آپ کو پتہ ہے میں باہر بکریاں چراتا تھا۔ اور بکریوں کا دودھ دھو کر پہلے اپنی ماں اور پھر باپ کو پلاتا تھا اور بیوی بچوں کو بعد میں دیتا تھا اور کہتا ہے عرش والے تمہیں پتہ ہے ایک دن میں باہر سے لیٹ ہو گیا۔ میرے آنے سے پہلے میری بوڑھی ماں بھی سو گئی اور باپ بھی سو گیا۔ یہ بھی تو نوجوان ہے جو پہلے ماں باپ اور پھر بیوی بچوں کو دودھ پلاتا تھا کہتا ہے ماں باپ سو گئے اور میں کٹورا پکڑ کر سرہانے کھڑا ہو گیا۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے رو رہے تھے میری بیوی بھی کہتی تھی پہلے مجھے دودھ پلا دو۔ ان کو بعد میں پلانا۔ میں نے کہا تم بھوکے ہو تو اچھا ہے پہلے میرا ماں باپ پئے گا۔ بعد میں تم کو دوں گا۔

اور اب بیٹے کی بھینس کا باپ کو دودھ نصیب نہیں ہو سکتا ہے؟ کیا ماں کو دودھ مل سکتا ہے؟ اللّٰہ اکبر اللہ ۔ ماں باپ کو نصیب نہیں۔ بدمعاش پی سکتے ہیں لفنگے پی سکتے ہیں۔ ہر بندہ پی سکتا ہے لیکن ماں کو نصیب نہیں۔ اور آئندہ ذلیل و رسوا اور پریشان رہو گے تمہاری اولاد تمہیں دھکے دے گی۔ یہ عرش والے کا قانون ہے اپنے باپ کی قدر تم کرو تمہارا بیٹا تمہاری قدر کرے گا۔ تم نے ماں باپ کو معمولی سمجھا ہے؟ تمہاری ساس حاجن اور سسر حاجی ہو۔ تمہارے گاؤں کا مولوی بڑا اچھا اور نمازی ہو۔ سارے جہاں کے اولیاء کی طرف دیکھو۔ سارا دن چوبیس گھنٹے دیکھتے جاؤ اوپر سے آواز آتی ہے۔ لوگوں کی زیارتیں کرنے والے، **اولیاء کی طرف** دیکھنے والے تمہیں چوبیس گھنٹے ہو گئے ہیں۔ ابھی تک تمہارا عمرہ نہیں ہوا۔

مسلم کی صحیح روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ساری دنیا کی طرف دیکھنے سے عمرہ نہیں ہوتا۔ اس آدمی کی بوڑھی ماں یا باپ ہو۔ جوتی ٹوٹی اور محنت مزدوری کرنے والے ہوں۔ اس کتاب کے اُتارنے والے کی قسم ہے ایک پیار کی نظر ماں کی طرف پڑے تو اوپر سے آواز آتی ہے جو دو تین لاکھ لگا کر حج کرنی ہے وہ پتہ نہیں قبول ہوتی ہے یا نہیں میں نے تمہارے نامہ اعمال میں حج مقبول کا ثواب درج کر دیا ہے۔ اس کا قبول ہونا تمہاری نیت اور حلال کمائی پر ہے۔ لیکن ماں کی طرف پیار سے دیکھو۔ بوڑھے باپ کی طرف دیکھو حج بنتی ہے۔ صحابی کہتا ہے۔ پیارے اگر میرا باپ پاس ہو۔ اور چوبیس گھنٹے دیکھتا رہوں۔ مسلم شریف میں لکھا ہے اگر سو مرتبہ دیکھے تو سوحج۔ تو پھر دیکھا کرو۔ تم تو دیکھتے ہی ایسے ہو جیسے کھا لینا ہوتا ہے۔ بیٹا روپیہ مانگے دس دینے کو تیار باپ روپیہ مانگے تو جھڑکیں دینے کو تیار۔ جاؤ جسے قدر ہے اس سے پوچھ کر دیکھو۔ اسماعیل نبی ہزار میل باپ سے دور ہے اور باپ سے عرض کرتا ہے۔ کہ مل جاؤ۔ باپ آیا ملاقات نہیں ہوئی پھر آیا پھر ملاقات نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے۔ لیکن دماغ ٹھیک ہے گھر آ کر کہتا ہے۔ باپ کی خوشبو آنی شروع ہوگئی اور کیا کہتا ہے۔

ایہہ تے خوشبو میرے ابے دی جھاپ دی
ایہہ حضرت نوں تانگ ہے سی ملنے دی باپ دی
گھر آؤندے تے پچھدے دسو، ہستی کوئی آئی آ
ماپیاں دی خوشبو اللہ، وکھری بنائی آ
پر آندی اے اس نوں جس دے دل دی صفائی آ

حدیث پاک میں لکھا ہے۔

مسند احمد کی روایت ہے۔ آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں جس دن مجھے اللہ تعالیٰ نے معراج کروائی۔ حدیث کے الفاظ سن لو۔ اللہ تعالیٰ کے نبی فرماتے ہیں۔

((مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ اَلرَّجُلُ مُغِيْبٌ فِي النُّوْرِ الْعَرْشِ .))

اللہ تعالیٰ کے نبی فرماتے ہیں جس رات اللہ تعالیٰ نے مجھے معراج کروائی میں نے دیکھا ایک بندہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے نور میں غوطے لگا رہا ہے۔ میں نے کہا مَنْ هٰذَا؟ یہ بندہ کون بندہ ہے؟ میں نے کہا هٰـذَاالْـمَـلَكُ؟ یہ کوئی فرشتہ ہے؟ قِيْـلَ لَا . آواز آئی سوہنیا فرشتہ نہیں۔ میں نے کہا: هٰـذَا نَبِيٌّ؟ یہ کوئی نبی ہے؟ قِيْلَ لاَ . آواز آئی سوہنیا یہ فرشتہ بھی نہیں اور نبی بھی نہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ مَـنْ هٰـذَا الـرَّجُلُ؟ پھر یہ بندہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے نور میں نہا رہا ہے۔ آواز آئی یہ وہ بندہ ہے۔ لِسَـانُـهٗ رُطَبٌ مِنْ ذِكْـرِ الـلّٰهِ . یہ وہ بندہ ہے جس کی زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تازہ رہتی تھی۔ ایک کام سُبْـحَـانَ الـلّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یہ ہر وقت پڑھتا رہتا تھا۔ یہ ذکر کرتا ہے۔ اور ہمارے مسلمان اور چھوٹے چھوٹے بچے گیت گاتے ہیں کوئی دوکان خالی نہیں کوئی بس خالی نہیں کوئی جگہ خالی نہیں۔ اور اگر کوئی کہے گیت نہ لگاؤ تو پھر قوالی لگا دیتے ہیں۔ میں بڑی دور سفر پر گیا تھا۔ بس والے کی منت سماجت کی کہ باز آجاؤ۔ موت کے منہ میں بیٹھے ہو۔ راگ نہ سنو۔ اس نے قوالی لگا دی اور کیا کہہ رہا تھا۔

تینوں اپنی شرح دی پئی ہوئی اے
سانوں یار منان دی پئی ہوئی اے

واہ اللہ۔ اس قوم کو ہدایت نصیب فرمائے۔ میرے بھائیو اللہ اللہ کیا کرو شیطان کے چیلے نہ بنو پتہ نہیں کب مرجانا ہے کسی نے کہا ہے۔

اللہ ہی اللہ بول بندیا۔ اللہ ہی اللہ بول سدا نہیں رہنا کسے تیرے کول بندیا
اللہ ہی اللہ بول بندیا اللہ ہی اللہ بول ذکر اللہ دا بڑا نرالا
ٹٹیاں دلاں نوں جوڑن والا تو ذکر دے موتی رول بندیا
اوئے بڑے بڑے ایتھے پھیرا پا گئے آخر نوں وچ خاک سما گئے
تے بستر نوں کر گئے ای گول بندیا اللہ ہی اللہ بول بندیا

آواز آتی ہے پیارے یہ وہ بندہ تھا جس کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی تھی،

دوسرا کام یہ تھا اس کا دل مسجد سے لگا ہوا تھا۔ مسجد سے بڑا پیار تھا۔ اور تیسرا کام یہ تھا کہ اس نے زندگی میں والدین کو دکھ نہیں دیا تھا۔ بخاری شریف میں لکھا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ پہلے ماں باپ اور پھر بچوں کو دودھ پلاتا تھا۔

میں ایک دن لیٹ ہو گیا۔ ماں باپ سو گئے میں نے ان کی نیند خراب نہیں کی کیوں کہ بوڑھوں کو نیند نہیں آتی اگر ایک مرتبہ خراب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی کہا ہے۔

﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ﴾ (الاسراء :23)

ان کو اف بھی نہ کہا کرو۔ کیوں کہ والدین کے دل بڑے نرم ہوتے ہیں ان کو پریشان نہ کیا کرو۔ یہ کہتا ہے اللہ جی کٹورا پکڑ کر کھڑا رہا۔ بچے روتے رہے۔ اللہ ساری رات گزر گئی۔ دن چڑھا صبح ہوئی ماں باپ بیدار ہوئے ان کو دودھ پلایا اور پھر بچوں کو پلایا۔ عرش والے اگر تمہیں میری یہ نیکی قبول ہے تو فَاخْرُجْ مِنْ هٰذَا ۔ یہ جس مصیبت میں ہم ہیں اللہ جی نکال دیں۔ پتھر اور پیچھے ہو گیا۔ لیکن ابھی بھی گزر نہیں سکتے تھے۔ راستہ تنگ تھا۔ تیسرا کھڑا ہو گیا کہتا ہے یا اللہ میرے چچا کی بیٹی بڑی خوبصورت تھی لیکن غریب تھی اس نے مجھ سے ادھار پیسے مانگے اللہ میں نے برائی کی دعوت دی ٦٠ روپے میں معاملہ طے ہوا۔ جب میں نے اسے ٦٠ روپے ادا کیے اور برائی کرنے لگا تو اس عورت کی آہ نکل گئی اے ظالم اللہ تعالیٰ سے ڈر جا کہتا ہے اللہ میں تجھ سے ڈر کر برائی سے بچ گیا۔ مولا اگر تجھے میری نیکی پسند ہے تو مصیبت ختم کر دے۔ بخاری کی حدیث ہے آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ راستہ کھل گیا نیکیاں کام آ گئیں۔

یہ نیکیاں ہیں۔ نیکیاں کیا کرو۔ نیکیوں کا موسم آ رہا ہے۔ ڈبل سے ڈبل نیکیاں ملیں گی۔ اگلے جمعہ کے بعد جو آئے گا تمہاری قسمت اچھی ہے ماہِ رمضان کی نیکیاں کمانے کی تیاریاں کرو۔ اب میں بتاؤں قبر اور حشر میں نیکیاں کیسے کام آئی گی۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں۔ بندہ مر جاتا ہے۔ ہم سب نے مرنا ہے موت کا مال ہیں۔ بڑے بڑے ڈاکٹر، حکیم انسان کے مرنے کے بعد اس میں چابی نہیں بھر سکتے۔ گھڑی خراب ہو جائے تو سیل ڈالے

جاتے ہیں۔ اس میں چابی بھری جاتی ہے انسان کسی کام نہیں آ سکتا۔ سب کی موت کے سامنے بس ہو جاتی ہے۔

جدوں چابی عمر دی مک جانی
گھڑی چلدی چلدی رک جانی

یہاں کہتے ہو کام بہت ہے نماز پڑھنے کا ٹائم نہیں ہے آگے سن لو کیا ہونا ہے۔

تیرے کام او لیکے وچ رہ جانے
تیرے کوٹ امیداں دے ٹہہ جانے
نبضاں رہ جان حکیماں دے ہتھ پھڑیاں
گولی موت والی سینے ٹھک جانی
جہڑی بیوی تیرے سرتے قلول کرے
جاوے صدقے تے مٹھے مٹھے بول کرے
اج لاش نوں ویکھ کے ڈرن لگی
روندی وچ آکھیاں دے ہنج سک جانے
جہڑے بچیاں نوں لاڈ لڈاوندا رہیوں
سوہنے کپڑے سی سی پواندا رہیوں
اج پھٹیاں تو میدان چکدے نئیں
تقریر خدا دی نہ پک جانی
سانبھ سانبھ نہ ہمت ہار بئیں
ویکھیں لوڑا نہ تیتا مار بئیں
بس آ آ گئی بس آ آ گئی
آہ آہ وچ جندڑی مک جانی

حکیم ڈاکٹر سب جواب دے دیتے ہیں۔ بات ختم ہوگئی بندہ مر گیا۔ زیورات، گھڑی اور

کپڑے اتار لیے گئے ہیں۔ تختے پر پڑا ہے یہ حرکت بھی نہیں کر سکتا وضو مولوی کروا رہا ہے اس میں ہمت نہیں غسل بھی میاں نے دیا۔ کپڑے بھی پہنائے اب اس کی میت چار پائی پر پڑی ہے۔اس کے پاس کچھ نہیں ہے یہ اکیلا ہے۔اس کی جائیداد کا بچے سوچ رہے ہیں۔ یہ اکیلا ہے تو اللہ کے نبی فرماتے ہیں جو قرآن پڑھا تھا اور جو نیکیاں کی ہیں وہ سینے پر آ گیا ہے ایک روایت میں ہے۔قبر میں اتارا گیا اور مٹی ڈال دی۔ اب اس کا کوئی وارث پاس نہیں لیکن اس قرآن کے اتارنے والے کی قسم ہے۔ حدیث پاک میں لکھا ہے اس کی نماز سرہانے کھڑی ہو جاتی ہے۔ روزہ دائیں اور زکوۃ بائیں کھڑی ہے۔ درود اور صدقہ زکوۃ نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا پاؤں کی طرف کھڑے ہیں۔ کیا کہتے ہیں۔ سر کی طرف سے عذاب آنے لگتا ہے تو نماز کہتی ہے پیچھے ہٹ جاؤ میرے پاس سے گزرنے کی گنجائش نہیں۔ دائیں طرف روزہ روکے کھڑا ہے۔ بائیں طرف زکوۃ، ادھر سے صدقہ خیرات ہے۔ پھر منکر اور نکیر آتے ہیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی کارروائی پوری کروانی ہے کارروائی ہوتی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں۔ اٹھو بھائی اُٹھو۔ یہ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ادھر نظر ڈالی تو معلوم ہوا سورج غروب ہونے والا ہے۔ کہتا ہے فرشتو رک جاؤ کیا بات ہے۔ مجھے عصر کی نماز پڑھ لینے دو۔ فرشتے کہتے ہیں۔ اب نماز پڑھنے کا وقت نہیں ہے اب نیکیاں لینے کا وقت ہے۔ تم سو جاؤ۔ اب تمہیں اُٹھانے والا اُٹھائے گا۔ سو جاؤ۔ یہاں نیکیاں کام آئیں گی۔

اللہ تعالیٰ کے نبی فرماتے ہیں الرَّجُلُ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ . یہ قبر میں پڑا ہے اس کے پاس سوہنے چہرے والا مرد آ جاتا ہے۔ اس کے کپڑے بھی پیارے ہیں۔ اَطْيَبُ الرِّيْحِ . خوشبو بھی آتی ہے۔ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ یہ میت کو کہتا ہے خوش ہو جاؤ۔ یہ پوچھتا ہے۔ مَنْ اَنْتِ؟ تو کون ہے؟ یہ کہتا ہے میں تمہاری نماز، روزہ، حج اور زکوۃ ہوں۔ میں تمہارا پڑھا ہوا قرآن ہوں اور جو بے ایمان برا اور مجرم بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی فرماتے ہیں اس کے پاس یہ بندہ آتا ہے۔ يَاتِيْهِ الرَّجُلُ قَبِيْحُ الْوَجْهِ . بہت برے چہرے والا ڈراؤنی شکل والا۔ گندے کپڑوں والا۔ بد بو کی دور سے دھوم پڑ رہی ہے۔ اس کے پاس

آ کر اس کے اوپر چڑھ جاتا ہے۔ وہ پوچھتا ہے تم کون ہو؟ مجھے تو پہلے ہی قبر میں بڑا عذاب ہو رہا ہے تم کون ہو؟ یہ بری شکل والا بولتا ہے میں تمہارا گناہ ہوں۔ میں تمہاری شراب تمہارا مارا ہوا ڈاکہ ہوں۔ تمہارے زنا اور برے اعمال ہوں۔ میں قیامت تک تمہیں ایسے ہی جلاؤں گا۔ نیک کام دنیا میں بھی کام آئیں گے اور قبر میں بھی۔ اب ذرا سنتے جاؤ قیامت قائم ہوگئی ہے سارا جہاں فنا ہوگیا ہے۔ ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ (الرحمن:26) سب دنیا ختم ہوگئی ہے۔ اب نئے سرے سے بندے قبروں سے نکل رہے ہیں۔ سب سے پہلے میرے مصطفیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر پھٹی ہے اور کیا ہوگا؟ میرے نبی براق پر بیٹھ کر محشر کے میدان کی طرف چل پڑیں گے۔

اوہ اسوار براق چلسی
جگ قبراں وچوں نکلن ہو سن
تے محشر طرف روانہ
اوہ سوار براق چل سی
تے سرور دونوں جہاناں
حسن حسین اٹھاندے ہوسن
نے زینت ناگ ازوائی
مومن سب اسوار ہو سن
نے ذین بہار سنہری

جا رہے ہیں اور نیک بندے کے سامنے بڑا خوبصورت گھوڑا آ جاتا ہے۔ یا یوں سمجھو ہیلی کاپٹر بن کر آ جائے گا بڑی قیمتی سواری ہے۔ نیک کو کہے گا میرے اوپر بیٹھو۔ یہ نیک اس پر بیٹھ جائے گا اور وہ پیار سے باتیں کرے گا۔ سفر بہت لمبا ہے۔ سخت دن ہے کافروں کو مار پڑ رہی ہے چالیس ہزار سال تک تم منہ اٹھا کر کھڑے رہو گے۔ رب نے اتنا بھی نہیں پوچھنا کہ کیسے آئے ہو؟ ویسے کھڑا ہے۔ کیا کرو گے وہاں؟ یہاں بس کے انتظار میں دس منٹ بھی تم

کھڑے نہیں ہو سکتے۔ وہاں چالیس ہزار سال گزر جائیں گے کسی نے نہیں پوچھنا۔ اللہ تعالیٰ اس دن کی سختی سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ وہ مومن کو لے جا رہا ہے سواری یہ پوچھے گی مجھے پہچانا ہے؟ وہ کہے گا کون ہو وہ کہے گا میں تمہاری نماز، تہجد، تمہارا روزہ۔ یہ جا رہا ہے محشر کے میدان میں پہنچ گیا۔ اللہ ذوالجلال کے فضل وکرم سے وہاں بھی عرش کا سایہ نصیب ہو جائے گا۔ اور کافر کی قبر پھٹے گی تو ڈراؤنی شکل آئے گی اور کہے گی مجھے اٹھاؤ یہ کافر اسے اٹھاتا ہے اور پوچھتا ہے تم کون ہو؟ مجھے پہلے مصیبت پڑی تھی تم نے اور ڈال دی ہے۔ تم مجھے کیوں چمٹ گئی ہو؟ تم کون ہو؟ یہ کہے گی پہچانا نہیں؟ جو رات کو بدمعاشیاں کرتے تھے۔ ٹی وی، فلمیں دیکھتے تھے تمہیں اللہ تعالیٰ کا ڈر نہیں تھا۔ ہم تمہارے گناہ ہیں۔ حدیث پاک میں لکھا ہے۔ اپنے سر پر اٹھا کر محشر کے میدان میں لے جائے گا۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے حساب کتاب کرنا ہے۔ پھر جو ہونا ہے سو ہونا ہے۔ بھائیو! اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اللہ تعالیٰ نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



حقوق البنات

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ o اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ o﴾ (الشوری:50۔49)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ رب رحمٰن کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود وسلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ! کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو! بزرگو! سورۃ الشوریٰ کی دو آیات آپ کے سامنے پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آج میں تمہارے سامنے اللہ مالک کی توفیق سے ایک بڑا اہم موضوع لے کر آیا ہوں۔ اللہ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دوستو! آج میں نے یہ بتانا ہے کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں اور آپ سے پہلے بچیوں سے کیا سلوک کیا جاتا تھا۔ جس کے گھر بچی پیدا ہوتی لوگ اس سے کیا سلوک کرتے کائنات کے سردار نبی نے آ کر عورتوں کا مقام بتایا۔ آپ نے فرمایا جو بندہ بچیوں کی صحیح تربیت کرے گا۔ اللہ پاک اسے کیا شان اور کیا مقام عطا فرمائیں گے؟ اور شریعت نے بچیوں کا کیا حق رکھا ہے؟ یہ نہیں کہ بچوں کا ہی حق ہے۔ اس قرآن نے بتایا ہے کہ بچیوں کے بھی حقوق ہیں۔ عورتوں کو اسلام سے پہلے ذلیل و رسوا سمجھا جاتا تھا۔ لیکن جب اسلام آیا اسلام نے آ کر عورتوں کو حقوق دیئے۔ اور قرآن نے کیا بتایا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں۔ ﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہی میری ہے۔ آسمان پر حکومتیں اور زمین پر حکومتیں اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ﴾ میں جو چاہوں پیدا کروں۔ ﴿يَهَبُ

لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا ﴾ میں جسے چاہوں بیٹیاں دوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے اس مقام پر پہلے بیٹیوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ بیٹیاں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں۔ ﴿يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا ﴾ اللہ پاک فرماتے ہیں میں جسے چاہوں بیٹیاں دوں۔ ﴿وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ○﴾ اور میں جسے چاہوں بیٹے دوں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ ﴿اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا﴾ میں جسے چاہوں بیٹے اور بیٹیاں اکٹھی دے دوں۔ بیٹے اور بیٹیاں دونوں دے دوں۔ ﴿وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا﴾ اور اگر میں چاہوں تو نہ بیٹے دوں اور نہ بیٹیاں دوں۔ مجھے کون پوچھنے والا ہے! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ○﴾ میں جاننے والا بھی ہوں اور قدرتوں والا بھی ہوں۔ جناب یعقوب علیہ السلام کو بارہ بیٹے دیئے۔ جناب ابراہیم نبی کو چھ بیٹے دیئے بیٹیاں نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی۔ لوط نبی کو بیٹیاں دی ہیں۔ جناب یحییٰ نبی کو نہ بیٹا دیا ہے نہ بیٹی دی ہے جناب عیسیٰ علیہ السلام کو نہ بیٹا دیا نہ بیٹی دی۔ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال ہے۔

پتراں دی فوج دتی جناب یعقوب نوں
دھیاں تے پتر دِتے نریاں ای
دھیاں دِتیاں سیڈنا لوط محبوب نوں
تے کئیاں نوں دِتا کجھ ناہیں

یہ تو نبی ہیں۔ پھر دیکھو۔ آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا فرمایا۔ قرآن کہتا ہے۔ خَلَقْتُهٗ بِيَدَيَّ اپنے ہاتھوں سے گوندھ کر بنایا۔ یہ اس کی قدرت ہے۔ آدم نبی کو بغیر ماں اور باپ کے پیدا فرمایا۔ اور حواء علیہا السلام کو بغیر ماں کے پیدا کیا۔ بابا جی کو بغیر ماں اور باپ کے پیدا کیا۔ اور حواء علیہا السلام کو بغیر ماں کے۔ آپ کہو گے کیسے؟ قرآن کہتا ہے۔

﴿وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا﴾ (النساء:4)

آدم کے اندر سے اس کی بیوی پیدا کی۔ آدم نبی سو رہے تھے اللہ پاک نے آدم کی بائیں پسلی پھاڑ کر اس میں سے پلی پوسی حواء پیدا فرما دی۔ بابا جی سو رہے تھے پتہ بھی نہ چلا

حواء علیہا السلام پاس بیٹھی تھی۔ فرمایا تم کون ہو! اماں جی کہتی ہیں میں تمہاری بیوی ہوں۔ میرا نام حواء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدم تمہاری بیوی ہے۔ آدم کو بغیر ماں باپ کے اور حواء کو بغیر ماں کے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے۔ یہ اس کی قدرت ہے۔

﴿اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ﴾ (الشوری:50)

وہ فرماتا ہے۔ میں جاننے والا بھی ہوں اور قدرتوں والا بھی ہوں۔ جیسے چاہوں کر دوں عرب کا دستور یہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بندہ عرب قبیلے کا مشہور شاعر اس کا نام سردار قیس ہے۔ یہ عرب کا سردار قیس میرے نبی کے پاس آیا۔ ایک کتاب ہے 'اسلام اور عورت' اس میں لکھا ہے یہ آ کر میرے محبوب کو اپنی زندگی کی داستان سناتا ہے کہتا ہے سوہنے نبی میرے ہاں بچہ پیدا ہونے والا تھا میں سفر پر گیا۔ میرے بعد بچی پیدا ہوئی میری بیوی اسے مار تو نہ سکی۔ میری بیوی نے اپنی یہ بچی اپنی بہن کو دے دی۔ اس کی بہن یہ بچی پالتی رہی بچی بڑی ہوتی گئی۔ یہ کہتا ہے پیارے ایک دن میں گھر آیا یہ بچی بڑے مہذب طریقہ سے آئی۔ اپنی ماں کو ملی میں نے اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ بچی کون ہے جو تم سے پیار کر رہی ہے؟ بچیوں کا ماؤں سے بہت پیار ہوتا ہے۔ دھیان سے سنو۔

اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ''جَاءَتْ اِمْرَءَةٌ وَمَعَهَا اِبْنَتَيْنِ لَهَا۔'' اماں جی فرماتی ہیں۔ میرے پاس ایک عورت آئی اس عورت کے ساتھ دو بچیاں تھیں آ کر۔ ''فَسَاَلَتِنِيْ'' اماں جی فرماتی ہیں اس عورت نے مجھ سے سوال کیا۔ مجھے اللہ کے لیے کچھ دو۔ اماں جی فرماتی ہیں: ''وَلَمْ اَجِدْ عِنْدِيْ غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ'' فرماتی ہیں سوہنے نبی میرے پاس ایک ہی کھجور تھی۔ غور کرو۔ یہ کس کا گھر ہے؟ کائنات کے سردار نبی کا گھر ہے میں نے وہ کھجور اس عورت کو دے دی۔ فرماتی ہیں۔ ''فَاَتَيْتُهَا اِيَّاهَا'' میں نے وہ کھجور اس عورت کو دے دی۔ فرماتی ہیں ''فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ اِبْنَتَيْهَا۔'' اماں جی فرماتی ہیں اس عورت نے کھجور توڑ کر آدھی ایک بچی کو دے دی اور آدھی دوسری کو دے دی۔ ان بچیوں نے یہ کھجور آدھی آدھی کھالی۔ اماں جی فرماتی ہیں یہ عورت چلی گئی۔ اور میرے پاک نبی آئے تو میں نے

ساری بات سنائی آپ فرماتے ہیں۔ عائشہ سن لو۔

((مَنِ ابْتُلِیَ فِی الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ کُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.))

آپ فرماتے ہیں۔ عائشہ جو بندہ اپنی بچیوں کے بارہ میں آزمایا گیا۔ جو بندہ بچیوں کی وجہ سے آزمائش میں آگیا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں عائشہ سن لو یہ بچیاں قیامت والے دن اپنے والدین کو جہنم کی آگ سے بچالیں گی۔ بیٹیوں کو ماؤں سے پیار اور ماؤں کو بیٹیوں سے پیار ہوتا ہے۔ اماں جی عائشہ فرماتی ہیں۔ جَـاءَتْ مِسْكِيْنَةٌ . ایک مسکین عورت میرے پاس آئی۔ تَحْمِلُ اِبْنَتَيْنِ لَهَا اس نے ایک بچی ایک کندھے پر اور دوسری دوسرے کندھے پر اٹھائی تھی۔ اماں جی فرماتی ہیں یہ عورت میرے پاس آئی اور میں نے اس عورت کو تین کھجوریں دیں۔ اس عورت نے ایک کھجور ایک بچی کو دے دی اور دوسری کھجور دوسری بچی کو دے دی اماں جی فرماتی ہیں ان بچیوں نے جلدی جلدی کھجور کھالی۔ اور جو تیسری کھجور تھی۔ واہ اللہ تو نے ماؤں کے دل کیسے بنائے ہیں؟ اللہ ماؤں سے پیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اماں جی فرماتی ہیں وہ عورت تیسری کھجور خود کھانے لگی تو ادھر والی بیٹی کہتی ہے امی یہ کھجور مجھے دے دو اور ادھر والی کہتی ہے مجھے دے دو۔ اماں جی فرماتی ہیں میں نے اس عورت کو دیکھا اس نے یہ کھجور دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دی اور آدھی ایک کو دے دی اور آدھی دوسری بچی کو دے۔ فَعَجِبْتُ مِنْ شَاْنِهَا . فرماتی ہیں پیارے مجھے اس عورت کی حالت عجیب سی لگی کہ اس عورت کو اپنی بچیوں سے کتنا پیار ہے۔ فَذَكَرْتُ الَّذِيْ سَمِعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ . اماں جی فرماتی ہیں میں نے یہ بات نبی پاک کو سنا دی۔ آپ نے فرمایا عائشہ سن لے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَوْجَبَهَا لِاَجْلِ مُحَبَّتِهٖ . اس ماں کے پیار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے لیے جنت واجب کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔ مائیں اپنی بیٹیاں کہاں مار سکتی ہیں؟ یہ قبیلے کا سردار کہتا ہے، سوہنیا میرے گھر بچی پیدا ہوئی میری بیوی نے بچی اپنی بہن کو دے دی۔ کہ تم اس کی پرورش کرو۔ ایک دن میری موجودگی

میں وہ بچی آئی۔ اور اپنی ماں کو ملی اور میں نے کہا یہ بچی کون ہے؟ جو تم سے پیار کر رہی ہے اور میری بیوی نے میری آنکھوں کی طرف دیکھا اور اسے معلوم ہوا کہ میری آنکھوں میں کچھ رحم ہے۔ میری بیوی نے بتا دیا یہ وہ بیٹی ہے جو پیدا ہوئی تھی تو تم نے پوچھا تھا کیا پیدا ہوا ہے اور میں نے کہا تھا مردہ بچہ پیدا ہوا ہے۔ میں نے جھوٹ بولا تھا یہ بچی میری بہن کے پاس بڑھتی رہی۔ یہ وہ بچی ہے۔ کہتا ہے۔ میرے پیارے وہ بچی مجھے بڑی پیاری لگی۔ اور میں نے اپنی بچی سے پیار کرنا شروع کر دیا۔ اللہ اکبر اللہ یہ قیس کہتا ہے سوہنیا بچی کا مجھ سے اتنا پیار ہے اگر میں باہر جاؤں تو بچی ساتھ جائے۔ ادھر جاؤں بچی ساتھ جائے۔ محبوب جی، بچی مجھ سے اور میں بچی سے پیار کرتا تھا۔ کہتا ہے لوگوں نے طعنے دینے شروع کر دیئے۔ بولیاں مارنی شروع کر دیں۔ وہ بیٹی والا آ گیا ہے۔ کہتا ہے سوہنیا ایک دن میرے دل میں آگ جل اُٹھی میں اپنی بچی کو ساتھ لے گیا۔ میری بچی نے سمجھا کہ ابو جی کسی دعوت میں جا رہے ہیں۔ میں نے اپنی بیوی کو بھی کہا کہ میں کسی پروگرام میں جا رہا ہوں کہتا ہے پیارے میں باہر چلا گیا میں نے گڑھا کھودا۔ میں مٹی باہر نکال رہا تھا کہتا ہے سوہنیا اگر میرے کپڑوں پر مٹی لگ جاتی تو میری بچی جلدی سے کپڑے صاف کر دیتی تھی۔ اللہ اکبر اللہ۔ بڑا پیار ہے کہتا ہے محبوب جی میں نے اپنی بیٹی کو گڑھے میں کھڑا کر کے مٹی ڈالنی شروع کر دی۔ میں نے کہا۔ میری بیٹی نے کہا آپ کے پیار کہاں گئے ہیں اور زبان حال سے کہتی ہے۔

نہ میں روٹی کپڑا منگاں
نہ میں تیرے دل آواں
مینوں چھڈ کے ناں جائیں ابا
کتے رونـدی نہ مر جاواں

کہتا ہے سوہنیا میں مٹی ڈال رہا ہوں۔ آخری بات یہ بچی کہتی ہے۔

جس دن روز قیامت ہو سی اللہ دے دربارے
لبھ لواں گی وے ابا تینوں، تے لواں گی بدلے سارے

محبوب جی یہ گناہ کر بیٹھا ہوں جب یہ واقعہ یاد آتا ہے میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں آپ فرماتے ہیں قیس مسلمان ہو جا، کلمہ پڑھ لے اللہ تعالیٰ تمہارا یہ گناہ بھی معاف کر دیں گے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ ایک بندہ آیا اور کہتا ہے۔ سوہنیا میں نے اپنے ہاتھوں سے آٹھ بچیاں ماری ہیں۔ ایک آیا کہتا ہے۔ سوہنیا میں نے ٹھیکہ لیا تھا۔ میں لوگوں کی ستر (۷۰) بچیاں مار چکا ہوں۔ بخاری شریف کی روایت ہے۔ ایک اور آیا کہتا ہے سوہنیا اللہ تعالیٰ نے مجھے بچی دی بچی کا مجھ سے اور میرا بچی سے بڑا پیار ہے، لوگ طعنے دیتے تھے یہ بیٹی والا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں انہیں عار محسوس ہوتی تھی۔ ہمارا کوئی داماد بنے گا۔ بچی کو جہیز دینا پڑے گا۔ بچی جوان کر کے کسی کے حوالے کرنی پڑے گی۔ حالانکہ سنن ابو داؤد کی روایت ہے۔ مَنْ كَفَلَ جَارِيَتَانِ. جو بندہ دو بچیاں پالتا ہے۔ یہ جوان ہو جاتی ہیں۔ ایک حدیث میں اتنا ہی ہے آپ فرماتے ہیں جو بندہ دو بچیاں پالتا ہے حَتّٰى تَبْلُغَ یہ بچیاں جوان ہو جاتی ہیں۔ "جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا وَ هُوَ" اللہ کے نبی فرماتے ہیں۔ ایک دوسری روایت ہے حافظ ابن نعیم نے لکھی ہے کہتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بیان کرتے ہیں "قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ! مَنْ كَانَتْ لَهُ بِنْتٌ." اللہ پاک نے جسے بیٹی دی یہاں ایک بیٹی کا تذکرہ ہے۔ "مَنْ كَانَتْ لَهٗ بِنْتٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا." جسے اللہ تعالیٰ نے بیٹی دی وہ اپنی بیٹی کو ادب سکھائے۔ اپنی بیٹی کو اچھی تعلیم دے۔ "فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا" سوہنی تعلیم دی اور بیٹوں سے بیٹی کو کم پیار نہ دیا۔ یہ نہیں کہ بیٹوں سے زیادہ پیار اور بیٹی سے کم پیار کرتا ہے۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں۔ اپنی بیٹی کو پالا اور صحیح تربیت کی یہ معاملہ بڑا مشکل ہے۔ یہ نہیں کہ بیٹی کو آزادی دی۔ جیسے مرضی بازار میں جاؤ۔ یہ نہیں کہ شادی کی ہے اور معمولی سی بات سے بیٹی ناراض ہوگئی۔ سبق دیا ہے میرے مصطفیٰ نے معلوم ہے کیسے؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوگئیں۔ میاں بیوی میں ناراضگی تو ہو ہی جاتی ہے عورت کو بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔ مرد کو بھی برداشت کرنا چاہیے۔ اللہ پاک نے ایسا رشتہ بنا دیا ہے۔ مولانا نے لکھا ہے:

اجے وی جے کسے شکر نہ ادایا۔
پچھ ہووے گی اس دے تائیں
کھتوں دا مرد، عورت کھتوں دی آئی
دہواں نوں حب اللہ آپس وچ پائی
ویکھ کے اک دوجے نوں جیوں سگے بھائی
ذرا بھی جدائی جھلن نائیں

یہ اس کے بغیر نہیں رہتا اور وہ اس کے بغیر نہیں رہتی۔ حالانکہ وہ کہیں کا ہے اور یہ کہیں کی ہے **اللہ اکبر اللہ**۔ وہ راجپوت ہے یہ بھٹی ہیں۔ یہ فلاں ہیں یہ جوڑی بن گئی۔

خاوند توں بیوی پیاری جاپٹی واردی
ماپے تے پیکے سب دلوں نثار دی
او سے نوں ویکھے عاشق خاوند سرداردی
غیراں نوں تکدی نائیں

اللہ تعالیٰ نے محبت ڈالی ہے۔ اور اگر کبھی گھر میں لڑائی ہوجائے تو میاں بیوی کو برداشت کرنا چاہیے ورنہ شیطان خوش ہوتا ہے۔ شیطان پورا مہینہ بندھا رہا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ کتے کو باندھ دیں تو وہ بڑا تیز ہو جاتا ہے۔ لوگ کتے کو باندھتے ہیں کہ یہ تیز ہو جائے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو باندھا تھا۔ یہ کل پرسوں کھلا ہے۔ دیکھا ہے کتنا تیز ہوا ہے؟ عید کی ساری رات شرابوں میں گزر گئی۔ کئی لوگوں کو گانے سنتے گزر گئی ہے۔ عید آنے سے پہلے مسجد میں جگہ نہیں ملتی تھی۔ جب سے شیطان کھلا ہے کہتا ہے بیٹھ جاؤ اب دوکان پر چلے جاؤ گے۔ دیکھا کتنا تیز ہوا؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا تخت پانی پر ہے۔ اور یہ اپنے چیلے بھیجتا ہے جاؤ بندوں کی خدمت کر کے آؤ۔ وہ جب واپس جاتے ہیں تو پوچھتا ہے کیا کر کے آئے ہو۔ ایک کہتا ہے میں نے یہ کام کیا ہے۔ کوئی کہتا ہے میں نے یہ کام کیا ہے ایک کہتا ہے دو میاں بیوی کو لڑا کر آیا ہوں۔ ان کا سلوک بہت تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا یہ شیطان اُٹھ

کر اس کے گلے ملتا ہے۔ کہ اصل کام تو تم نے کیا ہے کئی بندے اتنے بے وقوف ہوتے ہیں۔ بازار میں لڑ پڑتے ہیں۔ اور کئی عورتیں بے وقوف وہ راستہ میں لڑ پڑتی ہیں۔ کل اخبار میں لکھا تھا۔ میاں بیوی عید خریدنے گئے اور بیوی نے کہا نئے سوٹ لے کر دو اس نے کہا ہاتھ تنگ ہے اس مرتبہ پرانے سے گزارا کرلو۔ اس نے کہا تم ہو ہی کنجوس۔ تم ایسے ہو۔ وہ وہاں ہی جوتے مارنے لگا۔ لو یہ میاں بیوی ہیں اگر تم نے لڑنا ہے تو گھر بیٹھ کر لڑلو۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ناراض ہو گئیں۔ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو پکڑا اور گھر سے لے گئیں۔ شام ہوئی تو آپ ﷺ فرماتے ہیں بیٹی گھر نہیں جانا؟ اپنے گھر نہیں جا رہی ہو؟ اللہ کی قسم میرے مصطفیٰ ﷺ کو اپنی بیٹی سے بہت پیار تھا۔ اتنا پیار تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کے دروازہ سے داخل ہوتیں تو میرے نبی چارپائی سے اُٹھ کر آگے سے جاتے تھے۔ تم کبھی بیٹی کو اس طرح ملنے گئے ہو؟ یہ نہیں کہ بیٹی سے پیار تھا۔ اللہ کی قسم داماد سے بھی پیار تھا۔ علی رضی اللہ عنہ ایک دن ناراض ہو کر چلے گئے۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام! آئے فرماتے ہیں بیٹی علی رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگی ابا جی وہ ناراض ہو کر چلے گئے ہیں۔ ہمارے جیسا ہوتا تو کہتا جائے جہاں جی چاہتا ہے۔ نہیں میرے مصطفیٰ ﷺ ڈھونڈنے چل پڑے کہ کہاں ہیں؟ علی نے کہاں جانا تھا؟ کسی سینما میں **معاذ اللہ**۔ کوئی فلم دیکھنے جانا تھا؟ میرے نبی نے سوچا، علی مسجد سے ملے گا۔ تمہارا بیٹا ملے تو ڈی سی آر سے ملے۔ تمہارے بیٹے کو ڈھونڈنا ہو تو ٹی وی اور وی سی آر کی محفلوں سے ڈھونڈیں۔ کلبوں سے ڈھونڈیں۔ تمہارا بیٹا شرابیوں اور بدمعاشوں سے ملے میرے مصطفیٰ ﷺ نے سوچا میرا علی! مسجد میں ہوگا۔ سرکار مسجد میں گئے۔ علی رضی اللہ عنہ زمین پر لیٹے ہیں۔ مٹی لگی ہے کیسے مٹی لگی ہے؟ علی رضی اللہ عنہ کو آپ نے پیار سے فرمایا "قُمْ يَا اَبَا تُرَابٍ." اے مٹی کے باپ اٹھیں مجھے ایسے لگتا ہے علی کو مٹی لگی ہو گی اور میرے مصطفیٰ صاف کر رہے ہوں گے۔ سینے سے لگایا گھر لائے۔ پیار ہے ناں۔ ادھر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ شام ہو رہی ہے آپ فرماتے ہیں۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کیوں نہیں جا رہی؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ابا جی آج میں علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو کر آئی ہوں میں نے نہیں

جانا صدقے جاؤں میرے نبی کی تربیت دیکھو۔ آپ فرماتے ہیں۔ میری پیاری بیٹی فاطمہ رات ہونے سے پہلے علی کے گھر چلی جاؤ اگر تمہیں میرے گھر موت آ گئی تو میں نے قیامت والے دن سفارش نہیں کرنی۔ دھیان سے سنو۔

دھیاں ہون جوان تے ویاہ دے
ایویں مفتی دے لاڈ لڈاویے ناں
جنی گل ہووے اونی آکھ دیئے
ایویں کھمباں دی ور بناویے ناں
جیہڑے پنڈ نہ کدی جانا ہووے
اوس پنڈ دا راہ پچھاویے ناں
بلی پھڑن دی جے ناں جاچ ہووے
سر پھڑن دے واسطے جا ویے ناں
جے کر ہنگ دے پاہ داہنہ نہ ہووئے
ایویں باہ کستوری پچھاویے ناں
طلاقیاں عورتاں پری تحقیق باجوں
کیسے صورت وی کدی ویاویے ناں
او میاں جیوناں کئی قرضائیاں دا
ایویں زندگی رو گیاں وچ لنگاویے ناں

اللہ کے نبی فرماتے ہیں جس بندے کو اللہ پاک نے بیٹی دی اس نے بیٹی کی تربیت صحیح کی بیٹی سے پیار بیٹے سے کم نہ کیا۔ بیٹوں سے بھی پیار کرے بیٹیوں سے بھی پیار کرے اللہ کے نبی فرماتے ہیں یہ بیٹی قیامت والے دن جہنم کی آگ سے نجات کا ذریعہ بن جائے گی۔ میرے بھائیو بیٹیوں سے پیار کیا کرو۔ اپنی زندگی میں بیٹوں کے نام جائیداد نہ کیا کرو ورنہ قیامت والے دن بیٹیاں تمہاری گردن میں رسی ڈالیں گی۔ جو بندے اپنی زندگی میں جائیداد

بیٹوں کو بانٹ دیتے ہیں۔ بیٹیوں کا حق مارتے ہیں یہ انسان قیامت والے دن یہ زمینیں سر پر اُٹھا کر محشر کے میدان میں پہنچیں گے اس لیے کہ انہوں نے بیٹیوں کا حق مارا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ ." میں تمہیں تمہاری اولادوں کے بارہ میں سمجھاتا ہوں۔ "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ." اگر تمہیں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمہاری جائیداد آدھی آدھی تقسیم ہوگی۔ دو بیٹیاں اپنے ایک بھائی کے برابر حصہ لیں گی یہاں کیا ہے؟ عدالت میں ایک طرف بھائی کھڑا ہے اور دوسری طرف بہن کھڑی ہے۔ یہ باپ کی جائیداد کا جھگڑا ہے۔ آؤ میں تمہیں حدیث سناؤں۔ ایک آنے والا آتا ہے۔ کہتا ہے پیارے اللہ تعالیٰ نے بچی دی۔ بچی بڑی ہوگئی مجھے بچی سے پیار ہے بچی کو مجھ سے پیار ہے۔

آکھے میں اک بیٹی رکھی یا محبوب غفاری
عجب پیاریاں باتاں کر دی لگے بہت پیاری
گھر آواں تے دوڑ شتابی آوے چائیں چائیں
بابل بابل کرے پیارے میں کیا حال سنائیں

محبوب جی گھر آؤں اباجی، اباجی کہے۔ کہتا ہے ایک دن لوگوں کے طعنے سن سن کر مجھے غصہ آ گیا۔ میں اپنی بیٹی کو باہر لے گیا۔ ایک گہرا کنواں تھا۔ دیکھنے سے پانی بھی نظر نہیں آتا تھا کہتا ہے۔

ڈونگا کھوہ اک جنگل اندر
تے نظر نہ آوے پانی
باؤں پکڑی میں جس ویلے
آیا خوف نمانی

کہتا ہے میں اپنی بچی کو کنویں پر لے گیا جب میں نے اس کے بازو پکڑے میری بیٹی کانپنے لگی اور کیا کہتی ہے۔

او تھر تھر کمبے بابل بابل
رو رو کہے نمانی
کھوہ مروڑ دتے ہتھ اس دے
تے سٹ دتا وچ پانی

میں نے اس کے ہاتھ پکڑے اس بچی نے میرے ہاتھ پکڑ لیے اور کہتا ہے میں نے اس کے ہاتھ مروڑ کر کنویں میں پھینک دیا۔ وہ غوطے کھائے۔ اور منتیں کرے۔ اللہ بچیوں سے پیار نصیب فرمائے۔

غوطے کھاوے کر لے پسندی
تے بابل بابل کردی
کیوں ایہہ بابل کار کریندا
جے ہوندا آج درد ای

کہتے ہیں محبوب جی میں نے اس کے ہاتھ مروڑ کر کنویں میں پھینک دیا وہ پھر بھی ابا جی ابا جی کہتی ہیں۔ کہتی ہیں ابا جی آپ کا دل کیوں سخت ہو گیا ہے؟ اللہ کے نبی فرماتے ہیں ایک مرتبہ مجھے پھر یہ واقعہ سناؤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں میرے نبی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ یہ کہتا ہے بچی کو میں گہرے کنویں کے پاس لے گیا اس کے ہاتھ مروڑ کر کنویں میں پھینکا میرے نبی اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں ایک مرتبہ پھر یہ واقعہ سناؤ۔ یہ تیسری مرتبہ سناتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں بھائی تم نے ہمارے نبی کو رلا دیا ہے تمہیں کیا ضرورت تھی ایسی باتیں کرنے کی؟ ہمارے نبی کو کیوں رلا رہے ہو؟ میرے آقا فرماتے ہیں صحابہ! یہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔ جب بندہ کلمہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ بیٹیوں سے پیار کیا کرو وکلاء سے مشورہ نہ کیا کرو۔ جعلی انگوٹھے لگوا کر اپنی بہنوں کی جائیداد ہتھیانے والے ظالم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دو گے؟ اللہ کی قسم میرے مصطفیٰ! کو بیٹیوں سے بڑا پیار تھا۔

بہنوں سے پیار۔ بیٹیوں سے پیار۔ میں تمہیں بتاؤں نبی پاک ﷺ کو بیٹیوں سے کتنا پیار تھا۔ ابولہب کے بیٹوں نے میرے مصطفیٰ ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق دے دی۔ ذرا دھیان سے سن۔ کئی بندے بڑے کرخت ہوتے ہیں۔ کئی ساسیں بڑی چڑیلیں ہوتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کئی عورتیں ساسیں ایسی چڑیلیں ہوتی ہیں۔ جب انہیں معلوم ہوتا ہے کہ بیٹے کے گھر بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ وہ پہلے ہی ایسی باتیں کرتی ہیں کہ بہو ناراض ہو کر میکے چلی جائے۔ جو چار پیسے لگنے ہیں ہمارے نہ لگیں ان کے لگیں۔ اتنی ظالم۔ یہ قیامت والے دن کیا جواب دیں گی؟ میرے بھائیو یہ دیکھو۔ آپ ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا ابولہب اپنے بیٹوں کو کہنے لگا جاؤ نبی کی بیٹیوں کو طلاق دو۔ رقیہ اور ام کلثوم کو طلاق دو۔ نبی کے منہ پر جا کر کہو۔ ایک تو ہوتا ہے کسی کے ذریعہ پیغام بھیجنا اور ایک ہوتا ہے کسی کے منہ پر جا کر کہنا۔ ایک تو نہ گیا اور ایک چلا گیا جا کر میرے مصطفیٰ ﷺ سے کہتا ہے۔ محمد! ہماری طرف سے تمہاری بیٹیوں کو طلاق ہے۔ اللہ اکبر۔ نبی ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق ہو گئی۔

دوستو! نبی ﷺ سے بڑی ہستی کس کی ہے؟ ان کے سگے چچا کا بیٹا ہے۔ دیوار سے دیوار ہمسائے ہیں اور کہتا ہے محمد ﷺ! جاؤ ہماری طرف سے تمہاری بیٹیوں کو طلاق ہے۔ میرے نبی ﷺ کا دل دکھ گیا، جس نے نبی کا دل دکھایا کیا وہ بچ سکتا ہے؟ جس نے نبی کو پریشان کیا کبھی بددعائیں نہ دیں۔ حوصلہ ہی اتنا ہے لوگ دانت توڑ دیتے ہیں لیکن بددعائیں دیں۔ ابھی بھی کہتے ہیں اگر آ جاؤ تو تمہیں سینے سے لگا کر جنت میں داخل کر دوں۔ بھائیو کسی کی بیٹی کو ایسے ہی نہ پریشان کیا کرو۔ اس معاملے میں نبی پریشان۔ یہ کہتا ہے ہماری طرف سے تمہاری بیٹیوں کو طلاق ہے میرے نبی آسمانوں کی طرف چہرہ اٹھا لیتے ہیں۔ اللہ ہے تو میرے چچا کا بیٹا لیکن اس نے میرا دل دکھایا ہے اللہ جنگل کے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط کر دو۔ ایک واقعہ نہیں دوسری بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا مکہ سے جا رہی ہے۔ حبار بن اسود کہنے لگا۔ نبی ﷺ کی بیٹی خیر و سلامت بچ کر چلی جائے۔ نبی ﷺ کی بیٹی سیدہ زینب اونٹ پر سوار ہیں۔ دور سے نیزہ مارا۔ اماں جی اونٹ سے گر گئی حمل ضائع ہو گیا۔ ہائے اللہ۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے چادر دوہری کر کے پیٹ پر باندھ لی۔ ساڑھے تین سو میل سفر مظلومیت کی حالت میں کیا۔ میرے مصطفیٰ نے دیکھا بیٹی پریشان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں زینب کیا بات ہے؟ فرماتی ہیں ابو جی مجھے حبار نے نیزہ مارا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعائیں کبھی نہیں دیں۔ لیکن بیٹیوں کے معاملات بہت مشکل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم! نوٹ کر لو۔ اگر حبار کعبۃ اللہ کے غلاف سے لپٹا ہوا بھی مل جائے تو اس کی گردن اتار دینا۔ اس لیے کہ اس نے میری بیٹی کو پریشان کیا ہے۔ کسی کی بیٹی کو پریشان نہ کیا کرو۔ تم بات بات پر کہتے ہو طلاق لو اور میکے چلی جاؤ۔

ایسے نہ کیا کرو۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹیوں سے بڑا پیار تھا۔ اس قرآن کے اُتارنے والے کی قسم ہے نبی کو بیٹیوں سے بھی پیار ہے۔ اور بہنوں سے بھی پیار ہے۔ تم بہنوں کو دس روپے عید دینے کی وجہ سے ناراض ہو کر بیٹھ جاتے ہو؟ یہ دیکھو۔ حنین کی لڑائی ہوئی۔ چوبیس ہزار اونٹ مال غنیمت میں ہیں۔ چالیس ہزار بکریاں اور چھ ہزار مرد اور عورتیں ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک عورت ۷۰، ۷۲ سال کی عورت گرفتار کی ہے۔ یہ میرے نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہتی ہے کہ میرے بھائی کے نوکرو! تمہارا بادشاہ کہاں ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں! اے عورت ہمارا بادشاہ کوئی نہیں ہے۔ ایک آسمانوں والا بادشاہ ہے۔ یہ عورت کہتی ہے پھر اپنے بڑے کو کیا کہتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں اے عورت ہمارے بڑے کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہ کہتی ہے جو تمہارا پیر ہے وہ میرا بھائی ہے۔ سبحان اللہ صحابہ کہتے ہیں۔ بی بی ہمارے پیر کو کیسے جانتی ہو؟ یہ کہتی ہے ذرا لے جا کر دیکھو۔ یہ عورت میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلی گئی۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی کہتی ہے میرے بھائی آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے عورت تم کون ہو؟ یہ تعارف کرواتی ہے۔ سگی بہن نہیں دودھ کی بہن ہے۔ رضائی بہن ہے۔ ایک ماں کا دودھ پیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تم کون ہو؟ یہ کہتی ہے۔

میں شیماں، میری ماں حلیمہ

تے اسیں آں تیریاں دائیاں
توں ساڈھے گھر پرورش پائی گلاں یاد کرائیاں
ماں میری تینوں دُدھ پلاندی
تے میں سی تینوں چاندی
میں نال محبت چاندی تینوں
سارا دن کھڈاندی
ہن توں بن گیا ایں پیر جگاں دا
تے ملیا ای شان اچیرا
اصحاباں تیریاں پکڑ لیاندا ای
سب قوم قبیلہ میرا
آج میں وی ویرا قیدی ہو کے
آئی تیرے وچ دوارے
ایہہ گل سن کے چھم چھم رنے
پاک رسول سہارے

یہ کہتی ہے میں شیماں بنت حلیمہ ہوں کہتی ہے محبوب جی آپ ہمارے گھر گئے آپ کی عمر ایک سال تھی میری عمر دس سال تھی۔ آج میں اکہتر سال کی ہوں اور آپ اکسٹھ سال کے ہیں۔ بہن ہے ناں بھائی کے دن گنے ہیں بہنوں سے پیار کیا کرو۔ تمہارا کاروبار چل پڑا ہے اور تم بہن کو سمجھتے ہی کچھ نہیں تمہاری مارکیٹ بن گئی تم بہنوں کو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ یہ دیکھو! اللہ کی قسم میرے مصطفیٰ ﷺ کو رضائی بہن سے کتنا پیار ہے؟ آپ فرماتے ہیں شیماں نشانی بتاؤ۔ کہ تم وہی شیماں ہو جو لوریاں دیتی تھی۔ علامہ ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے۔ اماں جی نے بازو ننگا کیا کہتی ہیں پیارے چھوٹے ہوتے دانت لگایا نشان ابھی بھی ہے۔ یہ دیکھو وہی نشان ہے تصدیق ہوگئی۔ تسلی ہوگئی یہ شیماں بنت حلیمہ ہے جو لوریاں دیتی تھی۔

تاں موڈھیاں اتوں کمبل لا کے
پاک رسولؐ الٰہی
اتے ادباں نال بٹھائی
نفرت کیتی اصحاباں نے
ایہہ غیر مذہب دی مائی
ایہہ کمبل پاک مزمل حضرت
کیوں اس دے ہیٹھ وچھائی
حضرت کہیا نہ نفرت کریوں
ایہہ رب نے جے کول لیاندی
ایہہ ہے میری بہن رضائی
تے مینوں رہی کھڈاندی
حکم دتا صحابہ تائیں پاک رسولؐ سہارے
ادب واحترام شیماں دی پاروں
چھڈ دیو قیدی سارے
چھڈ دیو قیدی، چھڈ دیو قیدی
جد حضرت نے فرمایا
بہن شیماں سنے قیدیاں اوتھے
کلمہ کہہ سنایا

شیماں کہتی ہے اتنے پیارے بھائی کو چھوڑ کر اب کہاں جانا ہے؟ کلمہ پڑھائیں۔ کلمہ پڑھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں شیماں اب تم نے کم از کم میرے گھر میں ایک ماہ رہنا ہے۔ تم اپنی بہن کو ایک مہینہ رکھ سکتے ہو؟ قدر کیا کرو۔ میرے نبی ﷺ کی یہ بھی سنت ہے۔ اور تمہاری لڑائی ہی بہن اور بیٹیوں سے ہے۔ مہینہ شیماں کو گھر رکھا۔ پھر شیماں کہتی ہے پیارے

اب میں نے جانا ہے؟ پھر کیسے بھیجا راوی لکھتا ہے۔ ایک پورا اونٹ سامان کا لاد کر دیا۔ جتنا سامان اونٹ اٹھا سکتا تھا لاد کر کہا جاؤ شیماں خیر و سلامتی سے جاؤ۔

بہنوں اور بیٹیوں سے پیار کیا کرو۔ اللہ کی قسم یہ بھی مصطفیٰ ﷺ کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



ظلم اور انصاف

﴿وَ قَالَ الَّذِی اشْتَرٰهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰهُ عَسٰۤی اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۝ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۝ وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَیْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۝﴾ (یوسف:23-21)

ہر قسم کی حمد و ثناء رب رحمٰن کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو! بزرگو! قرآن کریم کا بارہواں پارہ سورہ یوسف کی تین آیات آپ کے سامنے تلاوت فرمائی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ حق سچ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ دوستو اور بزرگو آج میں آپ کے سامنے ظلم اور انصاف بیان کروں گا کہ ظلم کیا ہے انصاف کیا ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں تین شخص ایسے گزرے ہیں جنہوں نے پہلی نظر میں ہی تینوں شخصوں کی پہچان کر لی۔ آپ فرماتے ہیں عزیز مصر وہ بادشاہ تھا جس نے پہلی نظر میں جناب یوسف علیہ السلام کو پہچان لیا تھا۔ اور اپنی بیوی کو کہا تھا۔ ﴿اَكْرِمِیْ مَثْوٰهُ﴾ کہ یوسف علیہ السلام کی عزت و تکریم کرنا۔ ﴿عَسٰۤی اَنْ یَّنْفَعَنَا﴾ اس کی عزت کرنا۔ اسے سنبھال کر خیال [illegible] رکھنا کہ یوسف [illegible] ہمیں نفع پہنچائیں گے۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے

جناب یوسف علیہ السلام کو دیکھا۔ اور پہلی نظر میں ہی پہچان گیا۔ دوسری وہ عورت جس نے جناب موسیٰ علیہ السلام کی امانت دیکھی آپ کی جوانی اور قوت دیکھی اپنے باپ کو کہنے لگی۔ ﴿یٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ﴾ ابو جی ہم نے مزدور تو رکھنا ہے اسے ہی مزدور رکھ لو پہلی نظر میں ہی عورت پہچان گئی اس کا ایمان بھی دیکھ گئی اور قوت بھی دیکھ گئی۔ ایمان انسان میں ہو تو نور ہے۔ جس کی روشنی باہر بھی نظر آتی ہے۔ ایمان روشنائی ہے جو انسان میں نظر آ جاتی ہے کہ اس انسان میں ایمان ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان نصیب فرمائے ہمارے ایمان ایسے ہیں کہ حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ یونین کونسل کا ایک سیکرٹری وہ ایسے علاقہ میں تھا جہاں کڑوا پانی تھا کہتا ہے یہاں (چھوٹا) تالاب بننا چاہیے اس نے درخواست دی لاکھوں کے حساب سے گرانٹ ملی وہ تالاب بنانے کی بجائے وہ رقم خود ہضم کر گیا پھر کچھ سالوں کے بعد اس نے درخواست دی کہ اس تالاب کا پانی گندہ ہو گیا ہے وہاں بیماریاں، وبا پھیلنے کا خطرہ ہے مچھر کیڑے مکوڑے پیدا ہو رہے ہیں لہٰذا اور گرانٹ دی جائے تا کہ اس تالاب کو بند کر دیا جائے پہلے بنانے کے پیسے لے لیے پھر بند کرنے کے پیسے لے لیے۔ یہ ہمارے مسلمانوں کا ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان نصیب فرمائے۔

بھائیو دنیا کی دولت ساتھ نہیں جانی ایمان ساتھ جانا ہے۔ دولت پچھلے تقسیم کریں گے۔ ساتھ کس نے جانا ہے؟ ایمان نے اس عورت نے موسیٰ نبی کا ایمان دیکھا کہتی ہے ابو جی اسے مزدور رکھ لیں بہت ایمان والا ہے۔ اور تیسرا شخص سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جس نے اپنے بعد اپنا نائب مقرر کیا تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کیا۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ تینوں شخص بڑے دانا تھے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں کچھ دیکھا تب ہی منتخب کیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کیا مسلمانوں کا خلیفہ مقرر کیا اور وہ کیسا عمر رضی اللہ عنہ تھا؟ اللہ تعالیٰ عمر رضی اللہ عنہ پر کروڑوں رحمتیں کرے۔ عمر رضی اللہ عنہ عمر ہی تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ جیسے کوئی گھر گھر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کو کیسی ہمت اور قوت عطا کی ہے؟ کیسا عمر رضی اللہ عنہ تھا؟ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ وقت کے حکمران ہیں۔ مصر سے ایک بندہ شکایت

لے کر آیا۔ کہتا ہے حضرت آپ بھی حکمران ہیں اور مصر کے گورنر کے بیٹے نے مجھے ڈنڈوں سے مارا ہے۔ آپ نے جو گورنر مقرر کیا ہے۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اس کا بیٹا اور میرا مقابلہ ہوا گھوڑے دوڑانے میں۔ میں غریب آدمی ہوں وہ گورنر کا بیٹا ہے۔ میرا گھوڑا آگے نکل گیا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہے عزت دے دے۔ یہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شکایت لگانے والا کہتا ہے گورنر کا بیٹا اور میں نے گھوڑے دوڑائے ہیں۔ میرا گھوڑا آگے نکل گیا۔ اور اس نے مجھے ڈنڈے مارے ہیں کہ تمہارا گھوڑا آگے کیوں نکل گیا۔ اور آپ امیر المومنین ہیں۔ تمہاری حکومت ہے قیامت والے دن آپ سے سوال ہوگا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خود فرماتے تھے۔ کہ دور دراز جنگل میں اگر میری حکومت میں کوئی کتا بھی بوکھا پیاسا مر گیا تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں قیامت والے دن رب مجھے پوچھ نہ لے۔

ایک دن جنگل میں گئے ایک بوڑھی عورت جھونپڑی میں بیٹھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں اماں آپ کے حکمران عمر رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہے؟ اماں کہتی ہے ہمیں حکمران سے کیا لگے مجھے کیا معلوم وہ کیسا ہے اس کا کیا حال ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اماں اگر تمہیں نہیں معلوم تو کسے معلوم ہونا چاہیے۔ اماں کہتی ہے معلوم تو حکمران کو ہونا چاہیے کہ میری رعایا کہاں کہاں آباد ہے؟ اسے میرا پتہ ہونا چاہیے مجھے عمر کا کیا پتہ ہے؟ یہ گورنر کے بیٹے کی شکایت لے کر عدالت فاروقی میں گیا۔ حضرت میں انصاف کا طالب ہوں۔ میں انصاف لینے آیا ہوں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گھبراؤ نہیں تمہیں پورا پورا انصاف ملے گا۔ تمہارے ظلم کا بدلہ پورا پورا ملے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فوراً خط لکھتے ہیں کہ گورنر کے بیٹے کو میری عدالت میں پیش کیا جائے۔

یہ ہمارے ملک کا قانون تو نہیں ہے کہ فلاں کو کوئی نہیں پوچھ سکتا۔ تب گورنر بھی جواب دہ ہوتا تھا۔ وزراء جواب دہ ہوتے تھے۔ اس دور میں ایک وزیر نے ہیرا پھیری لگائی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے اون کا لباس پہنا کر حکم دو کہ بیت المال کی بکریاں چرائے۔ وہ وزیر صاحب پہلے وزارت کے عہدے پر اور پھر جب کوتاہی کی اپنی وزارت کا اُسے مان آیا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چھڑی پکڑا دی اون کا لباس پہنا دیا کہ بکریاں چراؤ تمہیں پتہ چلے

کیسے خیانت کرتے ہیں؟ اور ہمارے افسر کوئی غلطی کریں تو زیادہ سے زیادہ ان کا ٹھینگ موڑ سے چونیاں تبادلہ کر دو کہ اس نے یہاں خیانتیں کر لیں ہیں اب وہاں جا کر کرے۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تھی ایسے ہی انگریز نے تسلیم کیا میں کہ اگر دنیا پر ایک عمر اور ہوتا تو ساری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہو جاتا۔

کوئی بات تھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گورنر کے بیٹے کو لے کر آؤ سفیر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط لے کر پہنچا آواز دیتے ہیں جاؤ اس گورنر کے بیٹے کو بھی لاؤ اور اس کے باپ کو بھی لے کر آؤ گورنر بھی میری عدالت میں پیش ہو۔ بیٹا اور باپ دونوں پیش ہوں۔ یہ ان کی حکومت کا نظام تھا۔ سعید بن عامر رضی اللہ عنہ ایک بڑا نوجوان صحابی تھا۔ سیدنا عمر نے اُسے حمص کا گورنر بنا دیا۔ فرمایا جاؤ جا کر انصاف کرو اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر انصاف کرو۔ ظالموں کے ہاتھ توڑ دو اور غرباء کی مدد کرو۔ سعید بن عامر رضی اللہ عنہ چلے گئے کچھ دیر کے بعد حمص سے ایک وفد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ملنے آیا۔ آپ نے فرمایا سناؤ کیا حال ہے؟ کہنے لگے اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ہے فرمایا تم غرباء کے نام لکھ کر مجھے دو میں بیت المال یا مال غنیمت سے ان کی خدمت کروں، انہوں نے نام پیش کیے۔ ہمارے عشر زکوۃ تقسیم ہونے آئے مشین یا سائیکل غرباء کے لیے تقسیم ہونے آئیں تو انہیں ملتا ہے جو کروڑ پتی ہو۔

وہ سب سے غریب ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کا یہ حال ہے لیکن ادھر انہوں نے جب غرباء کے نام پیش کیے ان میں گورنر کا نام بھی تھا۔ جو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے گورنر بنا کر بھیجا تھا۔ اس کا بھی غرباء میں نام لکھا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کون ہے؟ کہتے ہیں وہ ہمارے گورنر صاحب ہیں۔ فرمایا اس پر بھی غریبی ہے؟ گورنر کی عوام کہنے لگی حضرت ان کے گھر کئی کئی دن تک روٹی نہیں پکتی۔ یہ ان کا حال ہے کیوں نہ حال ہو۔

اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم پر کئی مرتبہ ایسے وقت آ جاتے تھے کہ دو، دو مہینے ہمارے چولہوں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ اللہ کے رسول گھر تشریف لاتے تو فرماتے عائشہ رضی اللہ عنہا کچھ کھانے کو ہے یا نہیں۔ اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں عرض کرتی اے اللہ کے رسول

کچھ نہیں آپ فرماتے ہیں چلو پھر میں آج روزہ کی نیت کر لیتا ہوں۔ دوسرے دن دوسری بیوی کے گھر جاتے پتہ کرتے کچھ کھانے کو ہے یا نہیں۔ جواب ملتا۔

حضرت کچھ نہیں۔ نبی پاک فرماتے ہیں پھر آج بھی روزہ کی نیت کر لیتا ہوں کئی کئی دن ایسے گزر جاتے اماں جی فرماتی ہیں ایک مرتبہ کافی سارا مال غنیمت آیا۔ اماں جی فرماتی ہیں مجھے حوصلہ ہوا چلو اللہ کے رسول کچھ گھر بھیجیں گے۔ آپ فرماتی ہیں۔ میں اپنے حجرہ کی الماری سے جھانک کر دیکھتی رہی۔

اللہ کے نبی مسجد نبوی میں بیٹھ کر غرباء میں صدقات تقسیم کر رہے تھے۔ اماں جی فرماتی ہیں انتظار کرتے کرتے ظہر ہو گئی عصر ہو گئی اور پھر شام ہو گئی اللہ کے رسول خالی ہاتھ گھر تشریف لے آئے میں نے کہا اے اللہ کے رسول کچھ روزہ افطار کرنے کو لائے ہیں یا نہیں آپ فرماتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے سارا مال ہی غرباء میں تقسیم کر دیا ہے۔ کیسا انصاف ہے میرے مصطفیٰ نے غرباء میں تقسیم کیا ہے۔ سعید بن عامر رضی اللہ عنہ گورنر کا نام لکھا ہے اور وہ بھی غرباء میں شامل ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بڑا ترس آیا سیدنا عمر نے ایک ہزار دینار بھیجے۔ فرمایا جاؤ جا کر میرے گورنر کو دے دینا۔ جب وہ وفد واپس گیا انہوں نے ہزار دینار پیش کیا کہ سرکار یہ حضرت کی طرف سے تحفہ آیا ہے۔ لفافہ کھولا تو ہزار دینار ہیں بڑے پریشان ہوئے فوراً تھوڑے تھوڑے پیسے غریبوں، یتیموں، بیواؤں میں شام ہونے سے پہلے پہلے تقسیم کر دیئے وہ گورنر تھے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ایران کا گورنر بنایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا سیدنا سلمان کی حالت یہ ہے کہ ایک گدھے کے اوپر بیٹھے ہیں۔ گورنر صاحب ہیں۔ ہماری پولیس کا تو برا حال ہوتا ہے۔

جب کسی وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کی بیگم نے گزرنا ہو بے چاروں کا دھوپ میں برا حال ہوتا ہے کہ وزیر اعلیٰ کی بیگم نے گزرنا ہے کوئی راستہ میں روک نہ لے خطرہ ہوتا ہے یہ گورنر صاحب گدھے پر بیٹھے جا رہے ہیں ساتھ کیا ہے ساتھ ایک چمڑے کا تھیلا ہے ایک لکڑی کا پیالہ اور خشک روٹی پیالے میں بھگو بھگو کر کھا رہے ہیں۔ لوگ استقبال کے لیے نکلے گورنر

صاحب آ رہے ہیں۔ انہوں نے دیکھا گدھے پر ایک آدمی بیٹھا ہے اور خشک ٹکڑے بھگو بھگو کھاتا جا رہا ہے انہوں نے سمجھا کوئی مانگنے والا فقیر ہے۔ انہوں نے استقبال نہ کیا سلام نہ کیا۔ مہار نہ پکڑی سیدنا سلمان گزر گئے۔ پیچھے ایک شاہ سوار آیا۔ سیدنا عمر کا خط آیا ہے کہ آج تمہارا گورنر آ رہا ہے ہم انتظار کر رہے ہیں ابھی تک گورنر صاحب تشریف نہیں لائے۔ سوار کہنے لگا کوئی بندہ گدھے پر نہیں گزرا کہنے لگے گزرا تو ہے لیکن ہم نے سمجھا کوئی مانگنے والا فقیر ہے۔ فرمایا اسے عمر رضی اللہ عنہ نے گورنر بنا کر بھیجا ہے۔ یہ ہے ہمارا گورنر۔ اور کتنی دیر رہے۔ ایران میں سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے کتنی دیر گورنری کی۔ ڈھائی سال مسلسل ایران کے گورنر رہے۔ ڈھائی سال بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ملنے گئے۔ استقبال کے لیے گئے تو کہتے ہیں سلمان رضی اللہ عنہ کیا بنا کر لائے ہو سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت جی مدینہ سے گیا تھا یہ ایک ہی لکڑی کا پیالہ تھا یہ چمڑے کا تھیلا تھا۔

ڈھائی سال رہا ہوں اسی میں کھاتا رہا ہوں۔ اسی میں پیتا رہا ہوں اور ایسے ہی واپس آ گیا ہوں۔ وہ لوگ ایسے تھے۔ اللہ سے دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا حکمران نصیب فرمائے۔ ڈھائی سال رہے اور کچھ بھی نہ بنایا۔ اور ہمارے کسی کو ڈھائی دن یا ڈھائی مہینے مل جائیں لوگوں کا مال اکھٹا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جیسے بھی ہوتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قیامت والے دن پوچھنا ہے مال کیسے کمایا تھا؟ کہاں خرچ کیا تھا۔ لیکن وہ ڈھائی سال اتنے بڑے ملک ایران کی گورنری کر کے آئے نہ کوئی کوٹھی بنائی نہ محل۔ نہ نقدی کوئی جائیداد لے کر آئے ہیں نہ کچھ چھوڑ کر آیا ہوں۔ سیدنا عمر کو کہتے ہیں آپ کو کیا فکر پڑ گئی ہے ڈھائی سال میں اسی پیالے میں کھاتا رہا ہوں اور اسی میں پیتا رہا ہوں۔ ویسے ہی واپس آ گیا۔ دوست جب ایسے حکمران ہوں تو رب کی رحمتیں بھی ہوتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ رحمت کی بارش برساتے ہیں اور اگر ظالم ہوں تو اسلام آباد سے بھی پانی ختم ہو جاتا ہے۔ جب ظالم حکمران ہوں تو لوگوں کو پانی پینے کے لیے بھی پیسوں سے ملتا ہے۔ جب منصف حکمران ہوں عمر کا خط خشک دریا میں پڑے تو وہ دریا تب سے بہہ رہا ہے آج تک ختم نہیں ہو رہا۔ جب منصف حکمران

ہوں۔ سیدنا عمر کا ایک دن دل کیا کہ میرا گورنر حمص گیا ہے میں جا کر لوگوں کی شکایات سنوں سیدنا عمر چلے گئے۔

امام جوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں جا کر کھلی کچہری لگائی۔ لوگوں کو اکھٹا کیا کہ شکایات کرو۔ تمہیں اپنے گورنر سے کوئی شکوہ ہو۔ لوگ اکھٹے ہو کر کہتے ہیں حضرت ہمیں آپ کے گورنر سے چار شکایات ہیں آپ فرماتے ہیں کون کون سی؟ یہ لوگ کہنے لگے حضرت جی آپ کا گورنر صبح جب فیصلے کرنے آتا ہے تو لیٹ آتا ہے۔ پوچھ کر بتائیں یہ لیٹ کیوں آتے ہیں۔ سیدنا عمر سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں بتاؤ لیٹ کیوں آتے ہو! اب تو کوئی کسی کو نہیں پوچھ سکتا کہ تم کیوں لیٹ ہوئے ہو؟ عوام چاہے پریشان ہوتی رہے کسی افسر کو کوئی پوچھ نہیں سکتا۔ یہ یاد رکھیں اگر عوام نہیں پوچھ سکتی تو کل اللہ ضرور پوچھے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے۔

سیدنا عمر فرماتے ہیں گورنر صاحب اپنا عذر پیش کریں۔ گورنر کہتا ہے۔ سرکار بتانا تو نہیں چاہتا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے۔ بتانے اس لیے لگا ہوں کہ آپ کا حکم ہے۔ سنیں کہتے ہیں میرا نوکر نہیں ہے میری بیوی بچے سنبھالتی ہے اور میں خود آٹا گوندھتا ہوں۔ یہ گورنر ہیں۔ کہتے ہیں آٹا خود گوندھتا ہوں تھوڑی دیر رکھ دیتا ہوں پھر روٹیاں خود پکاتا ہوں پھر وضو کر کے فیصلے کرنے آتا ہوں۔ وہ حمصی کہتے ہیں ایک اور شکوہ ہے یہ پندرہ دنوں بعد ایک چھٹی کرتے ہیں۔ اگر عدالت میں آئیں تو عصر کے بعد آتے ہیں۔ سیدنا عمر فرماتے ہیں اس کا بھی جواب دو سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں کہتے ہیں حضرت جی اس کا جواب بھی سن لیں میرے پاس صرف ایک کپڑوں کا جوڑا ہے۔ اور نہیں ہیں۔ پندرہ دنوں بعد اس کو دھو کر خشک کرتا اس لیے ایک چھٹی ہو جاتی ہے۔

ہمارے حکمران کہتے ہیں پورا ہفتہ ہی چھٹیاں ہونی چاہیے۔ ورنہ کم از کم ہفتے کے سات دن ہوتے ہیں ساڑھے تین دن تو چھٹیاں ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کے حال پر رحم فرمائے۔ یہ قوم فارغ رہنا کتنا پسند کرتی ہے۔ اگر فارغ رہو عیاشیاں کرو۔ بد معاشیاں کرو کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ اور یہ کہتے ہیں میں پندرہ دنوں بعد اپنے کپڑے صاف کرتا ہوں۔ وہ

کہتے ہیں ہمیں اور بھی اعتراض ہے یہ رات کو ہماری بات نہیں سنتے۔ سیدنا عمر فرماتے ہیں اس کا جواب آپ کے پاس کیا ہے؟ کہنے لگے اس کا جواب بھی میرے پاس موجود ہے میں دن کو فیصلے کرتا ہوں اور رات کو رو رو کر رب سے معافیاں مانگتا ہوں۔ دن ان کے لیے اور رات رب کے لیے جس نے پیدا کیا ہے وہ کہنے لگے ہمیں ایک اور بھی اعتراض ہے آپ کے گورنر کو بیٹھے بیٹھے دورہ پڑ جاتا ہے۔ اللہ جانے غشی پڑتی ہے یا مرگی۔ کیا بات ہے؟

سیدنا عمر فرماتے ہیں اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے؟ کیا کوئی شکایت ہے؟ یہ کہتے ہیں حضرت اصل میں بات یہ ہے کہ نہ مجھ پر جنوں بھوتوں کا سایہ ہے نہ مجھے مرگی پڑتی ہے۔ صرف بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے مکہ میں سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو سولی دیا تھا۔ تب میں بھی موجود تھا ان بے ایمانوں نے خبیب کو اتنی تکالیف دیں۔ جب یہ نقشہ میرے سامنے آتا ہے میری عقل پر پردہ ڈل جاتا ہے۔ یہ حکمران ہیں جنہیں عوام کی فکر اور پیار ہے غریبوں کے لیے ہمدردی ہے۔ سیدنا عمر کہنے لگے مولا کریم آپ نے میری تجویز غلط نہیں کی۔ اللہ میرا گورنر میری مرضی کے مطابق نکلا ہے گھر جا کر کہنے لگے یہ ہزار دینار لے لو اور اپنی ضروریات پوری کرو۔ بیوی بڑی خوش ہوئی کہنے لگی چلو تنگیاں دور ہو جائیں گی سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ اگر تم اجازت دو تو میں وہ سودا نہ کرلوں۔ کہ یہ ہزار دے کر کئی ہزار لے لوں۔ بیوی کہنے لگی کرلو۔ اچھا پھر سو فلاں کے گھر بھیج دو۔ پچاس فلاں کے گھر بھیج دو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے تم میرے راستہ میں خرچ کرو گے میں قیامت والے دن کئی گنا زیادہ کر کے دوں گا۔ وہ انصاف کرنے والے لوگ ایسے تھے۔ اللّٰــہ اکبر۔ اور کیسا انصاف تھا گورنر کے بیٹے کی شکایت پیش ہوئی۔ فرمایا جاؤ گورنر اور اس کے بیٹے دونوں کو لاؤ۔ دونوں کو عدالت میں طلب کرلیا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عدالت میں دونوں پیش ہو گئے۔ گورنر کون ہے؟ فاتح مصر سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سیدنا عمر اس مظلوم سے فرماتے ہیں کہ جتنے ڈنڈے تمہیں اس نے مارے ہیں یہ ڈنڈا لو اور اتنے ڈنڈے اس گورنر کو بھی مارو اور اس کے بیٹے کو بھی اتنے ہی مارو۔ اپنا بدلہ لے لو۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جلدی سے بولے کہنے لگے کہ سرکار میرے

بیٹے کی تو غلطی ہے کہ اس نے اس غریب کو مارا ہے اور میری کیا غلطی ہے میرا کیا جرم ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ تم نے اپنے بیٹے کی تربیت نہیں کی ہے۔ یہ اس وقت کے حکمران تھے۔ آؤ ایک اور واقعہ سناؤں۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کی چھت پر ایک پرنالہ لگایا۔ جس کا پانی مسجد نبوی ﷺ میں گرتا تھا۔ جس سے لوگوں کو دشواری پیش آتی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے وہ پرنالہ وہاں سے اکھاڑ دیا۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اس وقت کے قاضی کے سامنے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف مقدمہ درج کر دیا۔

قاضی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو عدالت میں بلا کر پوچھا کہ تم نے وہ پرنالہ کیوں اُکھاڑا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اس کا پانی مسجد نبوی ﷺ میں گرتا تھا۔ جس سے لوگوں کو مشکل پیش آتی ہے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اے عمر رضی اللہ عنہ وہ پرنالہ نبی اکرم ﷺ کے دور میں بھی تھا۔ لیکن انہوں نے کبھی اعتراض نہ کیا۔ قاضی نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ وہ پرنالہ وہاں ہی لگاؤ جہاں سے تم نے اکھاڑا ہے۔ یہ تھا اس وقت کے حکمرانوں کا انصاف۔ لیکن اس ملک کا یہ حال ہے جو مقدمات درج ہوں وہ بھی ختم۔ جتنے فراڈ اور جتنی ہیرا پھیریاں ہوئی سب ختم۔ اس ملک کا یہ حال ہے۔ اصل میں اوپر سے نیچے تک ہر طرف ظلم ہی ظلم ہے۔ ہر طرف زیادتیاں ہی زیادتیاں ہیں۔ معلوم ہے کیوں؟ یہ ہمارے گناہوں کی سزائیں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے آج سے چودہ پندرہ سو سال پہلے ارشاد فرمایا تھا میرے صحابہ سنو ایک وقت ایسا آنے والا ہے۔ میری امت کے لوگ تین کام کریں گے اور اللہ چار قسم کے عذاب نازل کریں گے میری امت تین کام کریں گی اور عذاب چار قسم کے آئیں گے۔ صحابہ کہتے ہیں اے اللہ کے رسول کون کون سے کام؟ میرے آقا فرماتے ہیں۔ "اِذَ اُبْغِضَ النَّاسُ عُلَمَاءَهُمْ ." جب لوگ اپنے علماء سے بغض رکھیں گے۔ علماء حق کے ساتھ بغض، ان کی توہین کریں گے، علماء سے زیادتیاں اور بے حرمتیاں ہوں گی۔ حالانکہ عالم کی بڑی شان ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ عالم کا مقام ایسے ہے جیسے میرا آپ پر مقام ہے ایسے عالم کا دوسرے لوگوں پر مقام ہے۔ ایک گناہ یہ ہے اور دوسرا یہ ہے کہ مسجدوں میں بے رونقی ہوگی

اور بازار میں رونق ہوگی مساجد خالی اور بازاروں میں بہار آئی ہے۔ تیسرا کام اللہ کے نبی فرماتے ہیں جب لوگ اپنے بچوں کی شادیاں ادھر کریں گے جدھر سے جہیز کی اُمید زیادہ ہوگی، یہ تین کام ہیں علماء سے بغض علماء پر پابندیاں۔ سپیکر میں قرآن نہیں سنا سکتے۔ گانے ٹیپوں میں اور علماء قرآن نہیں سنا سکتے۔ یہ مسلمان حکومت ہے۔ عوامی دور ہے کہ علماء سپیکر میں قرآن نہیں سنا سکتے پابندی ہے۔ اللہ پاک اس ملک کے حال پر رحم فرمائے۔ میرے بھائیو دیکھو سپیکر کیسے چلتے ہیں؟ لوگوں کے کان پھاڑے جارہے ہیں ان پر کوئی پابندی نہیں سینماؤں پر کوئی پابندی نہیں۔ ڈیک پر سارا دن بکواس چلے ان پر کوئی پابندی نہیں۔

علماء قرآن سنائیں ان پر پابندی ہے میرے نبی نے چودہ سو سال پہلے فرمایا ہے۔ ”اِذَ اُبْغِضَ النَّاسُ عُلَمَا ءَهُمْ. “جب علماء سے لوگ بغض رکھیں گے۔ لوگ سوچتے نہیں ہیں اگر علماء حق نہ ہوں تو بندے کی مسلمانی نہ ہوگی۔ جب آدمی پیدا ہوتا ہے کان میں اذان مولوی کہتا ہے۔ جوان ہوتا ہے نکاح مولوی پڑھاتا ہے۔ مرتا ہے تو مولوی جنازہ پڑھاتا ہے۔ مولوی بخشانے تک جاتے ہیں کہ یا اللہ اسے معاف کر دے۔ پھر بھی علماء پر پابندیاں۔ آپ فرماتے ہیں جب تین کام ہوں گے۔ علماء سے بغض مساجد میں بے رونقی، بازاروں میں رونق، اور لوگ شادیاں ادھر کریں گے جہاں سے جہیز کی امید ہوگی۔ اگر جہیز نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں تب چار قسم کے عذاب آئیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کون کون سے عذاب؟ آپ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سن لو پہلا عذاب یہ ہوگا کہ حکمران ظالم ہوں گے۔ ظالم حکمران۔ وہ عذاب آج آچکا ہے۔ ظالم ہر طرف ظلم ہی ظلم ہے۔ ایک آدمی نے مجھے کہا کہ وٹو صاحب نے کہا ہے کہ الہ آباد میں جو احتجاج ہونا ہے جتنے مرضی بندے مارو تمہیں کھلی چھٹی ہے۔ اللہ جانے معلوم نہیں کیا ہوگیا ہے۔ ایک ساتھی بتا رہا تھا۔ پولیس نے رپورٹ دی ہے کہ الہ آباد میں مولانا معین الدین کی زیر قیادت جو احتجاج ہوا وہاں زیادہ سے زیادہ سو ڈیڑھ سو بندہ تھا۔ کیوں تم سو ڈیڑھ سو ہو؟ یہ ہماری انتظامیہ ہمارے محافظ ہیں۔

اصل میں پولیس والے چاہتے ہیں کہ کوئی تماشا بنے۔ ہم تو شرافت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔اور تب تک شرافت کا مظاہر کریں گے۔ ابھی تو ابتدا ہے ابھی ہم نے کچھ نہیں کیا۔ تب تک ہوں گے جب تک ہمارے مطالبے پورے نہیں ہوں گے انشاء اللہ ہم اور ہمارے اکابرین جیتے رہیں اللہ تعالیٰ ان کی لمبی زندگیاں فرمائے انشاء اللہ تب تک احتجاج رہے گا۔ آج بھی رہے گا اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بھی رہے گا۔ کہتے ہیں سو ڈیڑھ سو بندہ تھا۔ آپ کو مشکل کیوں پڑی تھی؟ ڈیڑھ لاکھ تمہارا کیسے بن گیا؟ اللہ پاک اس قوم کے حال پر رحم فرمائے۔اے میرے بھائیو ہر طرف ظلم ہی ظلم، ہر طرف جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ﴿يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جماعت پر میرا ہاتھ ہے۔ یہ جو ساتھی آتے ہیں یہ دودھ پینے والے نہیں ہیں۔ یہ خون پیش کرنے والے ہیں انشاء اللہ قربانیاں دینے والے ہیں ابھی ہم قربانیاں مانگتے نہیں۔ ابھی ہم نے پرامن رہنا ہے۔ انشاء اللہ وہ وقت آئے گا ضرور انصاف ملے گا۔ اور بھائیو سارے دوستوں سے گزارش ہے کہ اپنے گناہوں کی رب سے رو کر معافی مانگو۔

موسیٰ کہنے لگے یا اللہ آپ آسمان پر رہتے ہیں ہم زمین پر رہتے ہیں کیسے پتہ چلے گا کہ آپ ہم پر راضی ہیں یا ناراض ہیں۔ اللہ کریم فرماتے ہیں میرے نبی موسیٰ جب آپ کے حکمران اچھے ہوں گے تو میں راضی ہوں اور جب حکمران برے ہوں گے ظالم ہوں گے تو میں ناراض ہوں۔ دوسرا عذاب اللہ کے نبی فرماتے ہیں۔ اور جب ظالم حکمران ہو تو اناج سے برکتیں اُٹھ جاتی ہیں۔ ایک بادشاہ سیر کرتا کرتا ایک جگہ پر پہنچا ایک باغ اس نے دیکھا بڑا ہرا بھرا تھا۔ مالی کو کہتا ہے مجھے جوس پلاؤ۔ اس نے انار توڑا ہاتھ سے دبایا تو گلاس بھر گیا۔ بادشاہ نے پیا بڑا سرور آیا۔ بادشاہ کی نیت میں فوراً فتور آیا۔ دل میں کہتا ہے۔ یہ باغ میں اپنے قبضہ میں لوں گا۔ اپنی تحویل میں لوں گا۔ اتنا منافع اتنا ہرا بھرا باغ تھوڑی دیر بعد مالی کو کہتا ہے اور جوس پلاؤ مجھے پیاس پھر لگ گئی ہے۔ مالی نے دو تین انار نچوڑے لیکن آدھا گلاس نکلا۔ پیا اور کوئی سرور نہ آیا۔ لذت نہیں تھی۔ پتہ کیا ہوتا ہے۔ مولانا ابراہیم خادم

مرحوم رحمۃ اللہ نے لکھا ہے۔ فرماتے ہیں۔

اوتھے کدی وی رب نیں رحم کردا
جتھے نیتاں دے وچ کھوٹ ہووے
اوتھوں برکتاں رب اٹھا لیندا
جتھے وچ براواں ان جوٹ ہووے
جگا خیر نال کدی او وسیا نئیں
جتھے وسدانت دا جوٹ ہووے
اس واد وچ نفع نہیں کوئی ہوندا
گل گل اندر جتھے چوٹ ہووے

جہاں نیتوں میں کھوٹ آ جائے وہاں سے اللہ تعالیٰ برکتیں اُٹھا لیتے ہیں۔ وہاں اناج میں برکتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ قحط سالیاں پڑنے لگتی ہیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ وہ بادشاہ کہنے لگا مجھے پھر پیاس لگ گئی ہے مجھے اب جوس پلاؤ اس نے دو تین انار نچوڑے آدھا گلاس بھرا اور کوئی ذائقہ نہیں کہنے لگا کیا بات ہے؟ مالی کہنے لگا باغ بھی وہی ہے پودا بھی وہی ہے میں بھی وہی ہوں گلاس بھی وہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے ہمارے حکمران کی نیت میں فرق پڑ گیا ہے۔ جب حکمران بے ایمانی پر آ جائے تو پھر اس طرح ہی ہوتا ہے کہتا ہے اچھا یہ بات ہے وہاں بیٹھ گیا اور رب کے سامنے رو پڑا۔ کہتا ہے یا اللہ میں نے نیت درست کر لی ہے۔ بندے کو منانا مشکل ہے۔ اللہ تو بہت آسانی سے مان جاتا ہے۔ اللہ کو بندہ ایک مرتبہ ہونٹ ڈھیلے کر کے اور آنکھیں تر کر کے رَبِّ اغْفِرْلِیْ۔ کہہ دے رب کہتا ہے فرشتوں کو گواہ بنا کر کہتا ہے دیکھو میرا بندہ مجھ سے معافی مانگ رہا ہے۔ دیکھو چاہے مولوی تھا چاہے سردار تھا مجھ سے معافی مانگ رہا ہے فرشتو گواہ ہو جاؤ میں نے اس کو معاف کر دیا ہے۔ یہ حکمران کہنے لگا اللہ جی غلطی ہو گئی ہے۔ میری نیت میں خلل آ گیا تھا۔ میں نے اپنی نیت درست کر لی ہے۔ یا اللہ میری توبہ۔ کہتا ہے اب جوس پلاؤ۔ اس نے پھر جوس پلایا۔ آدھا انار توڑ کر نچوڑا تو گلاس

بھر گیا پیا تو سرور اس سے بھی زیادہ تھا۔ میرے بھائی نیتیں درست کرو۔ نیتوں میں خلل نہ ڈالو۔ حافظ صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو منور فرمائے۔

او خلل پڑے وچ نیت لوکاں
تے قہر الٰہی آوے
جنگے وقت نہ بارش ہووے
جو وقت دے حکمران ہو سن
تے ظالم ہو سن سارے

میں ترجمہ کر دوں کہ جب حکمران ظالم ہو جائیں گے تو اناج سے برکت اُٹھ جائے گی۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب آپ کے یہ کام ہوئے۔ تمہارے حکمران ظالم۔ دوسرا عذاب تمہارے اعلیٰ افسر راشی ہوں گے۔ حکمران ظالم ہوں گے افسر راشی ہوں گے۔ وہ وقت آیا یا نہیں۔ کسی غریب کی دوسو کی چوری ہو جائے چار سو پولیس کو دے تو وہ دوسو ملتا ہے کہتے ہیں ایک بندے کی بھینس چوری ہو گئی وہ پولیس والوں کے پاس گیا کہ میری بھینس چوری ہو گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر اور ہے تو ہمیں دے دو پہلی واپس کروا دیتے ہیں۔ اللہ پاک اس ملک کے حال پر رحم فرمائے۔ اللہ جانے کس نظریے پر اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا قائم کر دی ہے۔ ہر طرف ظلم اور بے ایمانی۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔ اب دیکھو رشوت کتنی ہے۔ چپڑاسی سے لگو، باہر دروازہ میں کھڑا ہو حوالات اور تھانوں کے دروازے میں سپاہی رائفل پکڑ کر کھڑا ہو۔ جب تک اُسے دس روپے کا نوٹ نہ دو تمہارے رشتہ دار کو کھانا نہیں ملے گا۔ بلکہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے لاہور گئے ہمیں ہسپتال میں داخل نہ ہونے دیں کسی نے سگریٹ کا پیکٹ لے کر اس کو پکڑایا تو کہنے لگا سارے گزر جاؤ۔ یہ ہمارے ملک کا حال ہے۔ اس نے سمجھا کہ نوٹ ہے جلدی سے جیب میں ڈال لیا۔ پتہ تو تب چلے گا جب دیکھے گا کہ لڑکے ہاتھ لگا گئے ہیں۔ میرے بھائیو اللہ سے دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کے حال پر رحم کرے۔ اصل میں سارے ہی بگڑے ہیں چھوٹوں سے لے کر بڑوں تک پر بیچارے سپاہی کا ہے کے ہیں ان کو

مونگ پھلیاں دینی پڑتی ہیں۔ پیسے اکھٹے کر کے۔ ٹرکوں کے پیچھے بھاگ کر چاہے کسی کو شہادت کا جامہ نوش ہو جائے۔ وہ کہتے ہیں ہمیں پھر تانگے موڑنے پر لگا دیتے ہیں اگر ہم اوپر والوں کو رشوت نہ پیش کریں۔ پٹواری بیچارا معمولی تنخواہ والا ہوتا ہے۔ وہ اتنے پیسے اکھٹے کرتا ہے۔ سب کی اوپر والی ونگار اس کے سر پر پڑتی ہے۔ یعنی کہ آقا کا فرمان ہے کہ تم پر افسر راشی ہو گے۔ میرے خیال میں ہزار میں سے ایک افسر ایسا ہوگا۔ سارے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ایسے افسر بھی ہیں جو رشوت نہیں لیتے وہ رشوت کو حرام سمجھتے ہیں۔ مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ فرماتے ہیں۔ ایک دن ہم آدھی رات کو ایک جگہ تقریر کر کے آئے۔ سردی کا موسم تھا پھاٹک بند تھا ہم نے ہارن دیا۔ اس نے اُٹھ کر پھاٹک کھول دیا مولانا کہتے ہیں مجھے بڑا ترس آیا کہ اتنی سردی میں اُٹھا ہے حالانکہ اس کی ڈیوٹی تھی۔ مولانا کہتے ہیں میں نے پانچ روپے دیئے اور کہا آپ نے تکلیف کی ہے پھاٹک کھولا ہے لیں وہ کہتا ہے۔ مولانا یہ پیسے آپ رکھ لیں اور کہتا ہے میں عیسائی ہوں۔ میں نے سود نہیں لینا۔ میں نے حرام نہیں لینا کئی ایسے لوگ بھی ہیں۔ اللہ ہمیں مسلمان بنا لے۔ ایمان والے بنا لے۔ میرے بھائیو جب بندے میں ایمان ہو تو دور سے روشنی ہونے لگتی ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں جب لوگ یہ کام کریں گے۔ حکمران ظالم اور بالا افسر راشی ہوں گے۔ تیسرا عذاب یہ آئے گا اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں چیزوں کے بھاؤ بڑھ جائیں گے چیزیں مہنگی ہو جائیں گی۔ غرباء ظلم کی چکی میں پس جائیں گے۔ ظلم ہی ظلم ہوگا غرباء کی کوئی سننے والا نہیں ہوگا۔ کوئی اصلاح مشورہ کرنے والا نہیں لیکن اللہ کے دربار میں کئی ایسے پیارے بندے ہوتے ہیں جوتیاں ٹوٹی اور لباس پھٹا ہوتا ہے سر میں گرد ہوتی ہے اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ آسمان کی طرف منہ کر کے کہہ دیں یا اللہ ساری جنت کی ضرورت ہے اللہ ساری جنت عطا کر دیتا ہے۔ اللہ ایمان نصیب فرمائے۔ ظالم حکمران بالا افسر راشی اور تیسرا چیزوں کے بھاؤ بڑھ جائیں گے۔ اب بھاؤ بڑھے ہیں یا نہیں؟ ابھی بے نظیر صاحبہ کہتی ہیں ابھی اور تیار رہو۔ میں نے تمہیں کڑوی گولی کھلا کر چھوڑنی ہے۔ یہ تمہیں

کھانی پڑنی ہے۔ ۱۰ جون آنے والا ہے۔ چوتھا عذاب یہ آئے گا کہ قحط سالی پڑ جائے گی بارشیں بند ہو جائیں گی۔ اور جب انصاف ہو جن لوگوں کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ڈر ہو۔ انہیں تخت مل بھی جائیں۔ حکومتیں مل بھی جائیں ان کے دلوں میں پھر بھی اللہ تعالیٰ کا ڈر ہی ہوتا ہے۔ دیکھو ایک ایسا حکمران ہے اللہ نے حکومت کس طرح دی ہے؟ حکومت ملی اور کیسے انصاف کیا ہے؟ اللہ کے حکموں کو کیسے نبھایا ہے؟ پہلے کنویں میں پھینکا۔ دیکھو حکومت ملنے لگی ہے۔ پھینکنے والے نے کنویں میں پھینکا ہے۔ بھائیوں نے کنویں میں پھینکا ہے۔ عرش والے نے اوپر سے تسلیاں دیں۔ فرمایا:

﴿فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۝﴾ (یوسف: 15)

آسمان والا کہتا ہے یوسف گھبرانا نہیں یہ کنواں نہیں بلکہ تخت مصر ہے انہوں نے کنویں میں پھینکا پھر پہنچا مصر کے بازار میں۔ پھر اس عورت کے گھر گئے۔ اس عورت نے برائی کی طرف مائل کیا۔ یوسف نے اپنا ایمان بچایا۔ اپنا نور بچایا عورت نے دھمکیاں دیں تمہیں جیل جانا پڑے گا خود ہی دعا کرتے ہیں۔

﴿رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ۝﴾ (یوسف:33)

یا اللہ جیل میں جانا منظور ہے ایمان بچنا چاہیے۔ اللہ چاہے جیل میں ہوں ایمان بچ جائے۔ جیل گئے۔ کئی سال متواتر جیل میں رہے۔ پھر وہ وقت بھی آیا اللہ تعالیٰ نے جیل سے نکال کر تخت مصر عطا کر دیا۔ کیسا نقشہ ہے؟ سامنے ماں اور باپ بیٹھے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ باپ بھی سامنے ماں بھی سامنے گیارہ بھائی بھی سامنے۔ یہ تعظیمی سجدہ کر رہے ہیں۔ یوسف علیہ السلام اپنے والد کو کہتے ہیں۔ "هٰذَا تَعْبِيْرُ رُؤْيَايَ ." ابا جی جو خواب مجھے آیا تھا۔ یہ میرے خواب کی تعبیر ہے۔ اب رب کے سامنے عاجزی کر رہے ہیں۔ دیکھو پورے مصر کے حکمران یوسف علیہ السلام کوئی پوچھنے والا نہیں جو مرضی کریں۔ عاجزی، اللہ کا ڈر، تقوی اور پرہیز

گاری کیسی ہے اللہ کے سامنے کیا کہتے ہیں؟ فرماتے ہیں۔

﴿رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِىْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِىْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ۝﴾ (یوسف: 101)

یا اللہ اتنی بڑی بادشاہی دی ہے۔ انصاف کیسا ہے؟ قحط سالی پڑی ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

یوسف نے رج نہ کھادا
برساں سات کدائیں
تھوڑے قدر کفایت کھاوے
جان بچاون تائیں
او کیا غلاماں یوسف میاں
آہ مال غلہ سب تیرا
کیوں نہ مڑ رج کھاویں یوسف
تے چلے دا کنیرا
یوسف کیا جے رج کھاداں
تے مڑ بھوکے یاد نہ آون
کی جواب دیاں گا اس دن
جس دن پکڑ مکاون

اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا؟ عاجزی انکساری سے کہتے ہیں یا اللہ جب دنیا سے لے کر جاؤ مسلمان بنا کر لے جانا۔ اللہ ایمان پر لے کر جانا۔ انصاف ایسا ہے۔ دوست جس نبی کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ انہوں نے ایسا انصاف کیا مثال قائم کر دی ہے۔ ابھی آقا نے نبوت کا اعلان نہیں کیا۔ بیت اللہ شریف بنا حجر اسود کی باری آئی تو سب کہنے لگے ہم نے نصب کرنا

ہے سب کہنے لگے یہ برکت والا پتھر ہم نے لگانا ہے۔ یہاں تک نوبت آئی کہ سب نے تلواریں پکڑلیں۔کوئی کہے میں نے رکھنا ہے کوئی کہے میں نے رکھنا ہے۔ایک بڑی عمر کا بابا تھا کہنے لگا میں فیصلہ کرتا ہوں تم مانو وہ کہتے ہیں کیا؟ کہتے ہیں جو صبح سب سے پہلے اس دروازہ سے آئے گا۔ وہ جو فیصلہ کر دے منظور ہے اور جہاں میرا محمد ﷺ! ہو وہاں کون آ سکتا ہے؟ جہاں آمنہ کالال ہو۔ جب صبح ہوئی میرے محمد ﷺ! سب سے پہلے تشریف لائے۔انہوں نے دیکھا تو آنکھیں کھل گئی کہتے ہیں۔ رَضِینَا۔ رَضِینَا۔ یہ جو فیصلہ کرے ہمیں وہ ہی منظور ہے۔ جو محمد ﷺ فیصلہ کرے ہمیں منظور ہے۔ کیوں نہ منظور ہو میرے مصطفیٰ ﷺ نے کرنا ہی انصاف تھا۔ یہاں ظلم وزیادتی والی بات نہیں۔ یہاں ایسا انصاف ہے اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ایک دوسری اماں کے گھر سے کھانا آیا میں نے دُکھ سے ہاتھ مارا۔ زمین پر پیالہ گرا اور پیالہ ٹوٹ گیا۔ تصور کرو یہاں پھر کیا بنتا۔لیکن میرے مصطفیٰ ﷺ مسکرا رہے ہیں ساتھ ٹکڑے اکھٹے کر رہے ہیں کہتے ہیں یہ پیالہ تمہیں رکھنا پڑے گا اور تمہارا پیالہ اُدھر جائے گا۔ یہ انصاف ہے۔ یہ کہتے ہیں محمد ﷺ جو فیصلہ کرو گے منظور ہے۔آپؐ نے فرمایا ایک چادر لاؤ میرے مصطفیٰ نے چادر بچھا کر اپنے مبارک ہاتھوں سے حجر اسود چادر میں رکھ دیا۔ اور جس جس کا دل کرتا ہے چادر کے پلوں کو ہاتھ ڈال لو۔جس جس کا دل چاہتا ہے چادر کو پکڑ لو۔ یہ چادر پکڑ کر پاس لے گئے میرے مصطفیٰ! نے پتھر پکڑا اور دیوار میں نصب کر دیا۔ سارے جھگڑے ختم ہو گئے اللہ کریم سے دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی انصاف نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



نزولِ وحی اور اعلانِ نبوت

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ o الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ o عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ o﴾ (العلق:1تا5)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ رب رحمٰن کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود وسلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ! کی ذات گرامی پر ہوں دوستو! بزرگو! قرآن کریم کا تیسواں پارہ سورۃ علق کی ابتدائی آیات تمہارے سامنے پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

دوستو! یہ وہ آیات ہیں جو اللہ پاک نے سب سے پہلے اپنے آخری نبی جناب محمد ﷺ! پر نازل فرمائی ہیں آمنہ کے لال ساری کائنات کے سردار کی عمر جب چالیس سال ہو گئی۔ چالیس سال سے چھ ماہ کم جب اللہ کے نبی کی عمر ہوئی تو آپ کو خواب آنے شروع ہو گئے رات کو جو خواب آئے صبح پورا ہو جائے اور نبی ﷺ اپنی قوم اور برادری کی طرف دیکھ کر کہ یہ لوگ کیسے ہیں خود ہی بت بناتے ہیں اور خود ہی پوجا کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ کے نبی ان سے الگ تھلگ مکہ مکرمہ سے دو میل دور ایک پہاڑی پر، غار ہے غار حراء مکہ مکرمہ سے تقریباً دو میل دور غار حراء ہے یہ غار چار گز لمبی تقریباً اور پونے دو یا دو گز چوڑی ہے۔ اللہ کے پاک نبی جناب محمد ﷺ اس غار میں چلے جاتے۔ کھانے پینے کا سامان لے جاتے اور کئی کئی دن میرے مصطفیٰ اس غار میں گزارتے اور خصوصاً ماہ رمضان میں آمنہ کے لال سارا سارا مہینہ اس غار میں گزارتے۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا میرے مصطفیٰ کی وفادار بیوی وہ بھی

آپ کے ساتھ جاتیں وہ باہر ٹھہر جاتیں۔ کچھ لوگ میرے نبی کے پاس آئے میرے نبی کے حجرہ کے پاس کھڑے ہو کر کہتے ہیں یا محمد ﷺ یا محمد ﷺ !"اُخْرُجْ عَلَيْنَا." اے محمد ﷺ ! باہر نکل کر ہماری بات سنیں۔ اللہ پاک نے آسمان سے قرآن نازل کر دیا فرمایا محبوب جی۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ﴾ (الحجرات: 4)

جو بندے حجرہ سے باہر کھڑے ہو کر آپ کو کہتے ہیں یا محمد ﷺ باہر آ کر ہماری بات سنو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ﴿اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ٥﴾ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو پیدا کیا اور پورے قرآن میں یا محمد! نہیں کہا بلکہ پیار اور محبت سے القابات سے بلایا ہے۔ فرمایا:

﴿يٰسٓ٥ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ٥﴾ (یس:1تا2) کہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا٥﴾

(الاحزاب: 45)

کہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ٥﴾ (المزمل: 1)

کہیں فرمایا ہے: ﴿يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ٥﴾ (المدثر: 1) اللہ نے پیار اور محبت سے اپنے محبوب سے بات کی ہے جبرائیل کہتے ہیں پڑھو۔ فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں۔ میرے نبی کا استاد کوئی نہیں ہے۔ اللہ نے کیوں استاد نہیں بنایا؟ کبھی استاد شاگرد کو ڈانٹ لیتا ہے۔ کیوں بھئی سبق کیوں نہیں یاد کیا؟ کبھی استاد شاگرد کو کہتا ہے تم لیٹ کیوں آئے ہو؟ کہاں رہے ہو؟ مرغ بن جاؤ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ سوہنے آپ ﷺ کا استاد کوئی نہیں ہے نہ جبرائیل آپ کا استاد ہے۔ میں اللہ براہ راست تمہیں خود قرآن پڑھانے والا ہوں۔

﴿اَلرَّحْمٰنُ٥ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ٥ خَلَقَ الْاِنْسَانَ٥ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ٥﴾

(الرحمن: 1۔4)

فرمایا: محبوب جی ہم خود تمہیں قرآن پڑھا رہے ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میرے نبی کو

جبرائیل کہتے ہیں۔

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَo﴾ (علق: 1)

محبوب جی ''اس رب کے نام سے پڑھو جس نے آپ کو پیدا کیا ہے۔''

﴿اِقْرَاْ﴾ پڑھو۔ ﴿بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَo﴾ اس رب کا نام لے کر پڑھو جس نے آپ کو پیدا کیا ہے۔

﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍo﴾ (علق: 2)

''پیدا کیا انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے۔''

﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍo اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُo﴾ (علق: 2،3)

''محبوب اپنے رب کے نام سے پڑھو۔

﴿الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِo﴾ (علق: 4)

''آپ کا رب بڑی عزتوں والا ہے۔''

﴿عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْo﴾ (علق: 5)

اللہ پاک فرماتے ہیں میں رب وہ ہوں جس نے انسان کو وہ چیز سکھائی ہے۔ جس کا پتہ نہیں تھا پانچ آیات میرے نبی پر نازل ہوئیں۔ غار حراء سے جبرائیل باہر نکلے حاجیوں نے وہ پہاڑی دیکھی ہے۔ غار سے میرے نبی باہر نکلے۔ جبرائیل نے پہاڑی پر اپنا پَر مارا۔ پانی کا چشمہ چل پڑا جبرائیل نے وضو کیا میرے نبی کو وضو کا طریقہ بتایا۔ وضو کرنے کا طریقہ آپ کو پتہ ہوگا۔ بسم اللّٰہ پڑھنی ہے اور شلوار ٹخنوں سے اونچی رکھنی ہے۔ ہاتھ دھو کر تین مرتبہ کلی کرنی ہے تین کلیاں کرنی ہیں۔ ناک کو پانی لگانا ہے۔ منہ دھونا ہے۔ داڑھی کا خلال کرنا ہے۔ کئی کہتے ہیں داڑھی اس لیے نہیں رکھی کہ کہیں خشک نہ رہ جائے۔ **استغفر اللّٰہ** بازو کہنیوں تک دھونے ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بازو اوپر تک دھو لیتے کسی نے پوچھا ابو ہریرہ اوپر تک کیوں دھوتے ہیں؟ کہتے ہیں نبی پاک نے فرمایا جہاں جہاں وضو کا پانی لگا یہ جسم چمکے گا میں چاہتا ہوں اوپر تک بازو چمکیں۔ سر کا مسح کرنا ہے۔ پاؤں دھونے ہیں اور آسمان کی طرف دیکھ

کر پڑھنا ہے۔"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَـهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُـحَمَّدًا عَبْدَهٗ وَرَسُوْلُهٗ ." اوپر سے آواز آتی ہے ابھی ایک رکعت بھی نہیں پڑھی۔ ابھی قیام نہیں کیا۔ ابھی سجدہ نہیں کیا ابھی اپنے جسم کی میل دور کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندے مجھے اتنے پیارے لگ رہے ہو میں نے جنت کے آٹھوں دروازے تمہارے لیے کھول دیئے ہیں۔ اور جبرائیل نے وہاں ایک اور بات بھی بتائی تھی کئی بندے اس سنت پر عمل کرتے ہیں جن کو پتہ ہے وہ کرتے ہیں۔ وضو کرنے کے بعد تھوڑا سا ہاتھ تر کرکے اپنی قمیض اُٹھا کر ایسے چھٹا لگانا ہے یہ بھی نبی پاک کی سنت ہے۔ اللّٰہ اکبر اللہ ۔ جبرائیل نے وضو کا طریقہ بتایا اور نمازیں کتنی بتائیں۔ ایک نماز صبح اور ایک نماز شام کو۔ دو رکعات صبح اور دو شام کو دو نمازیں بتائیں یہ نمازیں معراج سے پہلے نبی پاک ﷺ اور نبی پاک کے صحابہ دو نمازیں پڑھتے تھے۔ کئی بندے کہتے ہوں گے اتنی رہتی تو کتنا فائدہ تھا۔ اللّٰہ اکبر اللہ۔

اللہ کے نبی قرآن کی آیات لے کر پھر آ گئے۔ گھر آ کر سیدہ یہ کو کہتے ہیں۔ "زَمِّلُوْنِیْ . زَمِّلُوْنِیْ" خدیجہ مجھے ڈر لگ رہا ہے سردی لگ رہی ہے مجھ پر چادر ڈالیں۔ میرے اوپر چادر ڈال دیں۔ خدیجہ بڑی عقل مند عورت ہے کہتی ہے۔ "كَلَّا وَاللّٰـهِ لَا يُـخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا ." سیدہ خدیجہ کہتی ہیں۔ (كَلَّا) خبردار۔ (وَاللّٰهِ) اللہ کی قسم سوہنیا اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی ضائع نہیں کریں گے۔ کتنی وفادار بیوی ہے۔ میرے نبی کو کہتی ہے سوہنیا گھبراؤ نہ۔ اللہ آپ کو کبھی ضائع نہیں کریں گے "اِنَّكَ لَتَـصِلُ الرَّحِمَ ." محبوب جی آپ رشتہ داریاں جوڑتے ہیں غرباء کو کھلاتے ہیں مسافروں کی خدمتیں کرتے ہیں ہو جو بندے ایسے ہوں اللہ تعالیٰ ان کو ضائع نہیں کرتے۔ غرباء کو کھلانا میرے نبی کی سنت، رشتہ داریاں جوڑنا میرے نبی کی سنت، مساکین کا خیال رکھنا میرے نبی کی سنت ہے۔ بی بی خدیجہ نے چادر ڈال دی۔ سیدنا ورقہ بن نوفل عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ انجیل کو عربی زبان میں لکھتے تھے۔

بی بی خدیجہ کے چچا کا بیٹا ہے سیدہ خدیجہ میرے مصطفیٰ ﷺ کو ورقہ کے پاس لے گئیں جا کر کہتی ہیں ورقہ اپنے بھتیجے کی بات سنو۔ سیدنا ورقہ کہتے ہیں جی محبوب جی آپ کیا

کہتے ہیں؟ میرے نبی فرماتے ہیں۔ اس طرح مجھ پر ایک فرشتہ آیا ہے اس نے آ کر مجھے دبایا ہے۔ اور مجھے یہ آیات سکھائی ہیں۔ سیدنا ورقہ ہوشیار ہو گئے کہتے ہیں کاش کہ میں اس وقت تک زندہ ہوتا جب لوگ آپ کو پتھر ماریں گے اور آپ کو مکہ مکرمہ سے نکالیں گے۔ آپ فرماتے ہیں ورقہ اَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ. کیا یہ مکہ والے مجھے مکہ سے نکال دیں گے؟ سیدنا ورقہ کہتے ہیں حضرت جی جو بندہ بھی ایسا پیغام لے کر آیا ہے۔ قوم اس کے ساتھ یہی سلوک کرتی ہے۔ کچھ دن وحی بند ہوگئی۔ نبی پاک ﷺ پریشان ہو گئے۔ اللّٰہ اکبر اللہ۔ آپ فرماتے ہیں شعروں سے مجھے نفرت ہے۔ جادو سے مجھے نفرت ہے۔ گویوں سے مجھے نفرت ہے یا اللہ یہ کیا ماجرا ہے۔ نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں میرا دل کرے میں پہاڑی پر چڑھوں تو اوپر سے آواز آئے محمد ﷺ میں ادھر ہوں ادھر ہوں ادھر دیکھوں کچھ نظر نہ آئے اور جب میں نے اوپر دیکھا تو جبرائیل۔ جبرائیل کہیں اے محمد ﷺ آپ اللہ کے رسول محمد ﷺ ہیں اور میں جبرائیل ہوں۔ آپ ﷺ سچے نبی ہیں اور میں جبرائیل ہوں۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب کی تسلی کے لیے اپنے محبوب کو سکون پہنچانے کے لیے قرآن نازل کرنا شروع کر دیا۔ میرے نبی چادر لے کر سوئے ہیں آواز آتی ہے۔

﴿يَآأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ o﴾ (المدثر: 1)

چادر لے کر سونے والے ﴿قُمْ فَأَنذِرْ o المدثر: 2﴾ ''اٹھو اُٹھ کر وعظ کرو۔'' ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ o المدثر: 3﴾ ''اپنے رب کی بڑائی بیان کرو۔'' ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ o المدثر: 4﴾ ''کپڑوں کو صاف ستھرا رکھو۔'' اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿يَآأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ o﴾ (المزمل: 1)

میرے نبی کمبل لے کر سوئے ہیں۔ آواز آتی ہے کمبل لے کر سونے والے ﴿قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا o﴾ (المزمل 2) ''سویا نہ کرو رات کو جاگا کرو۔ کتنا؟'' ﴿نِصْفَهُ أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا o﴾ (المزمل 3) ''آدھی رات تک یا آدھی رات سے کم۔'' ﴿أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا o﴾ (المزمل: 4) محبوب بہر کیف رات کو جاگنا ہے کیوں؟

میں چاہتا ہوں جس نے مجھ سے باتیں کرنی ہوں۔ تب کرے جب لوگ سو رہے ہوں وہ بھی جاگے اور میں بھی جاگوں۔ آج وحی نازل ہوئی میرے مصطفیٰ ﷺ نے جاتے ہی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بتایا۔ گھر میں جو تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، سیدنا زید رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ۔ ان کو میرے مصطفیٰ ﷺ نے بتایا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پہلے ہی کلمہ پڑھ لیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھ لیا۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھ لیا۔ صدیق رضی اللہ عنہ سے میرے مصطفیٰ ﷺ کا پیار تھا۔ میرے نبی ﷺ نے صدیق رضی اللہ عنہ کو بتایا۔ میں اللہ کا رسول ہوں۔ صدیق رضی اللہ عنہ بھی کلمہ پڑھ کر مسلمان بن گیا۔ یہ چار ہستیاں جنہوں نے پہلے دن کلمہ پڑھا ان کو اللہ پاک نے سب سے پہلے کلمہ نصیب فرمایا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا تو بیوی تھی۔ اسنے تو کلمہ پڑھنا ہی تھا۔ لیکن کئی بیویاں نہیں بھی پڑھتی۔ کئی انبیاء کی بیویوں نے کلمہ نہیں پڑھا لوط علیہ السلام کی بیوی نے کلمہ نہیں پڑھا۔ نوح علیہ السلام کی بیوی نے کلمہ نہیں پڑھا قرآن کہتا ہے جہنم میں گری ہوئی ہیں۔ اور خدیجہ رضی اللہ عنہا، خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی تھی پہلے دن ہی کلمہ پڑھ لیا۔ علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے بھی اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے بھی پڑھ لیا اور زید کون تھا؟

قافلہ جا رہا تھا۔ راستہ میں ڈاکو پڑ گئے۔ انہوں نے لوٹ لیا۔ زید ماں سے چھین کر مکہ مکرمہ لا کر بیچ دیا بی بی خدیجہ کے رشتہ داروں نے خریدا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے لیا۔ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے میرے مصطفیٰ ﷺ نے لیا۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ میرے نبی ﷺ کا خادم ہے۔ یہ باپ بیٹے کی جدائی میں بڑا پریشان ہے، باپ زید رضی اللہ عنہ کی جدائی میں پریشان ہے۔ کسی نے بتایا تمہارا زید مکہ مکرمہ میں ایک آدمی محمد ﷺ کے پاس ہے۔ زید رضی اللہ عنہ کے باپ نے اپنے بھائی ساتھ لیے تحفے تحائف لیے اور مکہ مکرمہ آئے۔ میرے مصطفیٰ اور سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو ملے۔ میرے نبی ﷺ کو کہنے لگے، محمد زید میرا بیٹا ہے۔ یہ مال و دولت لے لو اور میرا بیٹا مجھے واپس دے دو۔ آپ فرماتے ہیں میں ایسا بندہ نہیں۔ اگر زید رضی اللہ عنہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں محمد ﷺ کچھ دے کر بھیجنے کو تیار ہوں۔ لیکن اگر جانا چاہے اور اگر نہ جانا چاہے تو میں محمد ﷺ زبردستی بھیجنے کو بھی تیار نہیں ہوں۔ یہ زید رضی اللہ عنہ پر ہے۔ باپ کہتا ہے بیٹا آپ

کی جدائی میں، میں پاگل ہو گیا ہوں۔ تمہارے چچا پریشان ہیں۔ زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابا جی ٹھیک ہے کہ آپ میرے باپ ہو۔ یہ میرے چچا ہیں۔ مگر بات سن لو۔ میں محمد ﷺ کی غلامی چھوڑ کر آپ کے ساتھ جانے کو تیار نہیں ہوں۔ مجھے تو نبی ﷺ کی غلامی ہی اچھی لگتی ہے۔ میں تو نبی ﷺ کی غلامی میں ہی رہنا چاہتا ہوں۔ پہلے تو میں صرف زید رضی اللہ عنہ ہی تھا۔ مگر اب محمد ﷺ کا منہ بولا بیٹا بن گیا ہوں۔ یہ وہی سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ جن سے میرے مصطفیٰ نے کہا تھا۔ کہ اے زید رضی اللہ عنہ زینب رضی اللہ عنہا کا میں نے تم سے نکاح کر دیا ہے آج کے بعد زینب تمہاری بیوی ہے۔ ہماری ماؤں کی بھی بحث ہو جاتی تو دو پارٹیاں تھیں میرے مصطفیٰ کی بیویوں کی۔ ایک سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اور دوسری سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی اگر بحث ہوتی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہنا میں تم سب سے کنواری وہ ہوں۔ اور ماں صفیہ نے کہنا سنو تم سب ٹھیک ہو۔ تمہارے نکاح زمین پر ہوئے لیکن میرا نکاح عرش عظیم پر ہوا ہے۔ لوگ کہیں گے پہلے بیٹا بنایا تھا۔ اور اب بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کر دیا۔ خبردار آج کے بعد کوئی بندہ کسی کے بیٹے کو حقیقی بیٹا نہیں بنا سکتا۔ کسی کو بلاؤ۔ ((اُدْعُــوْهُــمْ .)) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان کو بلاؤ تو ان کے باپ کے ناموں سے بلایا کرو۔ وہ کہنے سے باپ بیٹا نہیں بنتے۔

بہرکیف یہ دوسرا، تیسرا آدمی۔ پہلا کلمہ پڑھنے والی بی بی خدیجہ، دوسرا کلمہ پڑھنے والے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔ تیسرا کلمہ پڑھنے والے سیدنا زید رضی اللہ عنہ اور چوتھا کلمہ پڑھنے والے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ پاک ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ میرے نبی نے خفیہ تبلیغ شروع کر دی۔ آپ نے فرمایا: لوگو! میں اللہ کا نبی ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی وعظ کرنی شروع کر دی۔ ابوبکر کی تبلیغ پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ عبد الرحمٰن اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وعظ پر مسلمان ہوئے۔ میرے نبی چھپ چھپا کر گھاٹیوں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اللہ پاک نے آسمان سے قرآن نازل کر دیا اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۝﴾ (الشعراء: 214)

محبوب جی چھپ چھپ کر نمازیں پڑھنی چھوڑ دیں۔ چھپ کر وعظ کرنی چھوڑ دو اللہ جی اب کیا کروں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں محبوب جی اونچی وعظ کریں لوگوں کو حق کی بات بتائیں۔ لوگوں کو تبلیغ کریں۔ میرے نبی فرماتے ہیں یا اللہ کن کو پہلے وعظ کروں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ محبوب جی پہلے اپنوں کو پھر بیگانوں کو۔ حکم ہوا اپنوں کو وعظ کریں۔ میرے نبی صفا پہاڑی پر چڑھ گئے۔ آپ آواز دیتے ہیں۔ آپ نے اپنے قبائل کے نام لے لے کر بلایا۔ یہ سارے قبائل والے اکٹھے ہو گئے۔ آپ فرماتے ہیں:

((هَلْ وَجَدْ تُمُوْنِیْ صَادِقًا اَوْ كَذِبًا .))

مکہ والو! میری چالیس سال کی زندگی تم میں گزری ہے۔ میں نے چالیس سال گزارے ہیں بتاؤ میری زندگی تم میں کیسی ہے؟ میں سچا ہوں یا جھوٹا ہوں؟ **معاذ اللہ**۔ مجھے کیسا پایا ہے؟ کیوں بھئی کوئی اپنی زندگی پیش کر سکتا ہے۔ بے داغ ماضی۔ جہاں بندہ رہتا ہو یہ اعلان کر سکتا ہے کیوں کہ بچپن میں غلطیاں ہو جاتی ہیں اللہ اکبر اللہ کسی کی فصل کو نقصان پہنچا دیا تربوز توڑ لیے، پانی اُتار دیا۔ مویشی چوری کر لیا چھوٹے ہوتے بڑی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ کائنات کے سردار نبی فرماتے ہیں۔ مکہ والو۔ ایک ایک کر کے آ جاؤ، دس دس کر کے آ جاؤ۔ سو بندہ اکھٹا آ جائے۔ اور میری پوری زندگی میں نظر ڈالو۔ میرا بچپن آپ کے سامنے ہے۔ میری جوانی آپ کے سامنے ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں بتاؤ مجھ میں کوئی نقص ہے؟ میں نے کبھی جھوٹ بولا ہو؟ سارے کہتے ہیں نہیں۔ میں نے کسی کو دھوکہ دیا ہو؟ سارے کہتے ہیں نہیں فرماتے ہیں۔ ہیرا پھیری کی ہو؟ کہتے ہیں نہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں اونچی جگہ پر کھڑا ہوں اگر میں کہوں کہ ایک لشکر آیا ہے۔ اور آپ پر حملہ کرنے کو تیار ہے مانو گے۔ سارے کہتے ہیں سوہنیا آپ کا نام صادق اور امین ہے پھر آپ اونچی جگہ پر کھڑے ہیں۔ کیوں نہ مانیں گے؟ آپ فرماتے ہیں۔

((قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا تَمْلِكُ الْعَرَبَ وَ الْعَجَمَ .))

آپ فرماتے ہیں: مکہ والو! کلمہ پڑھ لو۔ میرے آقا فرماتے ہیں میں وعدہ کرتا ہوں۔

سارا عرب بھی آپ کا اور عجم بھی آپ کا۔ اور کوئی نہ بولا۔ سگا چچا ابولہب بولا۔ سگا چچا ویسے ہی ہمسایہ ہے۔ میرے نبی کا سگا چچا کہتا ہے " تَبًّا لَكَ يَا مُحَمَّدُ (ﷺ) . "محمد (ﷺ) تم ہلاک ہو جاؤ، معاذ اللہ۔ "اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا . " ہمیں اس کام کے لیے بلایا تھا؟ تم ہلاک ہو جاؤ۔ اللّٰــــہ اکبـــر اللّٰــــہ۔ اب چچا ہے۔ اور دروازے سے دروازہ ہے۔ اور میرے مصطفیٰ ﷺ سے کہتا ہے تم ہلاک ہو جاؤ۔ اللہ نے فرمایا۔ محبوب جی آپ نے گالی نہیں دینی۔ اس نے دے لی ہے تم نے نہیں دینی۔ اللہ پھر کیا کروں۔ فرمایا میں اس کی گالی کا جواب دوں گا۔ اللہ پاک نے پوری سورت نازل کر دی۔ فرمایا

﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّؕ﴾ (اللھب: 1)

''ہلاک ہو جائیں ابولہب اس کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّؕ﴾ (اللھب: 1)

''یہ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں ہلاک ہو جائیں۔''

﴿مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَؕ﴾ (اللھب:2)

''نہ اس کا مال کام آیا نہ اس کی عقل کام آئی۔''

میرے نبی کو اس نے بکواس کی اللہ پاک نے فرمایا ابولہب تم مر جاؤ۔ ٹوٹ کر ہلاک ہو جاؤ۔ یہ جا کر اپنے بیٹوں کو کہتا ہے۔ اس کے دو بیٹوں کے نام عتبہ اور عتیبہ ہیں۔ نبی پاک کی دو بیٹیوں کے نکاح ان سے ہوئے تھے۔ رخصتی نہیں ہوئی تھی کہتا ہے۔ عتبہ اور عتیبہ بات سنو۔ میں تم پر تب راضی ہوں جاؤ نبی کے منہ پر تھوکو بھی اور کہو ہماری طرف سے تمہاری بیٹیوں کو طلاق ہے۔ جاؤ جا کر کہو۔ عتبہ نہ گیا اور عتیبہ چلا گیا بڑا ظالم تھا۔ میرے نبی کی طرف تھوکا اور گریبان سے پکڑ لیا۔ اور کہتا ہے جاؤ ہماری طرف سے تمہاری بیٹیوں کو طلاق ہے۔ اب نبی بد دعا تو نہیں دیتے لیکن بیٹیوں کے معاملات بڑے مشکل ہیں۔ بھائی دعا کیا کرو اللہ تعالیٰ بیٹیاں دے تو ان کی قسمت بھی اچھی بنا دے۔ جو بیٹیوں والے دکھی ہوئے ہیں ان عورتوں کو

رات کو نیند نہیں آتی ۔ ان والدین کو رات کو نیند نہیں آتی ۔ ویسے ہی کسی کی بیٹی کو تنگ نہ کیا کرو تمہارے گھر بھی بیٹیاں ہیں۔

یہ کہتا ہے محمد ﷺ ہماری طرف سے تمہاری بیٹیوں کو طلاق ہے۔ میرے نبی کی نبوت والی زبان بولی۔ آسمان کی طرف منہ کر کے میرے نبی نے فرمادیا:

((اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبٌ مِنَ الْكِلَابِ))

اللہ اس نے مجھے دکھ دیا ہے اللہ ہے تو میرے چچا کا بیٹا۔ اللہ لیکن مجھے دکھ دیا ہے۔ اللہ میں تمہارا نبی دعا کرتا ہوں۔ اس پر جنگل کے کتوں سے ایک کتا مُسلط کر دو۔ گھر آیا تو باپ کو ساری بات سنائی۔ باپ کہتا ہے اب تمہیں گھر موت نہیں آنی تمہیں جنگل کے شیر ہی چیر کر کھائیں گے۔ یہ تجارت کی غرض سے جاتا ہے راستہ میں رات پڑ گئی۔ قافلہ والو سے کہتا ہے قافلہ والوں مجھے خطرہ ہے۔ محمد کریم ﷺ نے میرے بیٹے کو بد دعا دی ہے۔ کہیں اس کی بددعا پوری نہ ہو جائے ایسے کرو مجھ سے تعاون کرو قافلہ والے کہتے ہیں کیا کریں کہتا ہے سارا سامان اکٹھا کر کے اوپر میرے بیٹے کو سُلاؤ، چاروں طرف تم سو جاؤ اور پھر چاروں طرف اونٹوں کی باڑ لگواؤ۔ انہوں نے ایسے ہی کیا۔ اللہ پاک نے جنگل کے ایک شیر کو حکم دیا جو میرے محبوب کا گستاخ سویا ہے۔ اللہ جی آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کو گردن سے پکڑ لو اور چیر کر دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دو۔ شیر آیا اس نے چھلانگ لگا کر اونٹوں کی باڑ کر اس کی بندوں کے منہ سونگھے۔ اللہ جانے کتنا عقل مند جانور شیر تھا۔ چھلانگ لگا کر ڈھیر پر چڑھ گیا۔ گردن سے پکڑ لیا اب سارے دیکھ رہے ہیں لیکن شیر کو کون روکے۔ تھوڑا دور لے جا کر چیر کر اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور زبان حال سے کہا۔ جو نبی ﷺ کا گستاخ ہے اس کی سزا یہی ہوا کرتی ہے۔ اور جو نبی کا وفادار ہے۔

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ کو جنگل میں رات پڑ گئی سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ روم کے علاقہ میں جا رہے تھے۔ سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا کہ دو گھڑیاں رات گزار لوں سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ابھی درخت کے نیچے لیٹا ہی تھا کہ میری بو پا کر

جنگل سے شیر نکلا میری طرف دیکھ کر دھاڑ ماری اور مجھے کھانے کو آیا میں نے اپنی زبان میں اس سے بات کی میں نے کہا ؎

اوئے کانوں تو شیرا اینیاں بھڑکا پیا ماردا
خوف نئیں تینوں کوئی، رب جبار دا
میں خادم غلام مکی مدنی سردار دا
شان جس دا حد نائیں
ٹھہر جا او شیرا میرے نیڑے نئیں آؤناں
ایس وجود تائیں تو نئیں کھاؤناں
ایہہ میں نبی دیاں جوتیاں وچ خاک اُلاؤنا
تیسرا کوئی حق ایتھے نائیں
سنیاں جاں گلاں شیر گردن جھکاؤندا
پہرہ دتا اے اُس صبح تائیں

کہتا ہے اچھا تم نبی کے نوکر ہو۔ ہاں جی نبی کا نوکر ہوں اچھا پھر سو جاؤ۔ صحابی کہتا ہے میں لیٹ گیا۔ شیر نے دم ہلائی جیسے وفادار کتا ہلاتا ہے۔ زبان حال سے کہتا ہے تم سو جاؤ میں تمہاری رکھوالی کرتا ہوں۔ مولانا گرجاکھی رحمہ اللہ نے لکھا ہے۔ شیر ساری رات پہرہ دار بن کر کھڑا رہا۔ جنگل میں کوئی اور درندہ نکلا تو بھاگ کر جائے اور اپنی زبان میں کہے اِدھر نبی پاک کا غلام سو رہا ہے۔ اونچی نہ بولنا کہیں اس کی گستاخی نہ ہو جائے۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

نبی سے پیار کر کے دیکھو تو سہی۔ مولانا فرماتے ہیں دن چڑھا۔ صبح ہوئی تو دیکھا۔ شیر آگے آگے چل پڑا اور صحابی پیچھے پیچھے لشکر سے پیچھے رہ گئے تھے سامنے لشکر نظر آیا تو زبان حال سے کہتا ہے۔ وہ تمہارے ساتھی ہیں۔ سلام کیا اور چلا گیا۔ جو نبی کا خادم ہو اس کے شیر بھی نوکر ہیں۔ جو نبی کا گستاخ ہو اس کی ہر چیز دشمن ہے۔ اللہ نبی پاک سے سچا پیار نصیب

فرمائے اور باپ کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ ابولہب سے کیا سلوک ہوا؟ گستاخ بے ادب تھا۔ اللہ پاک نے اس کے جسم پر پھولے نکال دیئے۔ ابولہب بے ایمان کو ماتا نکل آئی۔ سارا جسم پھول گیا۔ یہ لیٹا ہے اس کا کوئی والی وارث نہیں۔ بیٹے چھوڑ گئے ہیں۔ رشتہ داروں نے بھی چھوڑ دیا اکیلا پڑا مر گیا۔ اللہ کے کام دیکھو سگا چچا مصطفیٰ کا ہے یہ قدرت کا نظام ہے۔ ایک باپ کے بیٹے ہیں۔ ایک مشرک اور دوسرا مواحد ہے۔ ایک باپ کی اولاد ہے ایک نیک اور دوسرا برا ہے۔ مولانا نے لکھا ہے۔

دو پُرا ماں پیو جائے
مشرک اک مواحد آ
اک من دا کئی خداواں نوں
اک آکھے اللہ واحد آ
اک بزدل تے ڈر پوک بڑا
اک نمازی تے مجاہد آ
اک زند پونے وچ غصہ اے
اک زاہد ہے وچ زاہد آ
اک بدعتاں تے مر جاندے نیں
اک سنتاں اتوں کٹے نیں
ہے اک او ای ول انگوراں دی
کجھ مٹھے نیں کجھ کھٹے نیں

ایک باپ کی اولاد ہے۔

ہتھ لایاں کئی میلے ہوندے
کئی توے توں ہوندے کالے نیں
کئی مارے ہوئے نصیباں دے

کئی بہتے ای کرماں والے نیں

ایک جارہا ہے اور سلام آ رہے ہیں۔ حاجی صاحب جی سلام کوئی بوتل پیش کر رہا ہے۔ کوئی چائے پیش کر رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے حضرت بیٹھو۔ اور ایک جا رہا ہے اُسے پانی کوئی نہیں پوچھتا۔ وہ مانگے بھی تو کوئی پانی نہیں دیتا۔

ہتھ لایاں کئی میلے ہوندے
کوئی توے توں ہوندے کالے نیں
کئی مارے ہوئے نصیباں دے
کئی بہتے ای کرماں والے نیں
کتے لسی پین نوں لبھدی نیں
کیناں کتے دُدھیں پالے نیں
کتے سونا ای سونا ای سونا اے
کتے کناں وچ ناں والے نیں
کیناں نال خوشی سنگ لا لے نیں
کیناں لا پرانے سٹے نیں
ہے اک او ای ول انگوراں دی
کجھ مٹھے نیں کجھ کھٹے نیں
کتے چہرے چوچو کر دے نیں
کتے رنگ ای رہندے اڈے نیں

کئی ہر وقت ہنستے ہیں کئی اللہ جانتا ہے ہر وقت ناراض ہی رہتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ۔

کتے رنگ ای رہندے اڈے نیں
کئی پیری وچ جوان دسن
کئی وچ جوانی بڈھے نیں

کتے حکم چلاندے پھر دے نیں
کتے کھاندے پھر دے ٹھڈے نیں
کتے تانگے جوگے پیسے نیں
کئی چڑھ جہازی اڈے نیں
کتے اگلے ڈنگ لئے ملدی نیں
کتے دیندے پھر دے چھٹے نیں
ہے اک او ای ول انگوراں دی
کجھ مٹھے نیں کجھ کھٹے نیں
کتے ویل نہیں ملدا بدیاں چوں
کتے نیکیاں کر دے تھکدے نیں

کئی ہر وقت سجدے میں پڑے رہتے ہیں تسبیح پکڑ کر سبحان اللہ پڑھتے رہتے ہیں۔ نوافل پڑھتے ہیں۔ اور کئی ہر وقت شراب پیتے ہیں۔ نشے میں مست۔ جوا کھیلتے ہیں چوریاں بدمعاشیاں کرتے ہیں۔

کتے ویل نہیں ملدا بدیاں چوں
کتے نیکیاں کر دے تھکدے نیں
کتے کجھ نہیں کر دے کمبدے نیں
کتے کر دے نیں پر جھکدے نیں
کتے شکر زبانی مشکل اے
کئی سجدے پے ہوئے اکدے نیں
کتے مال پرایا چھڈ دے نیں
کتے مال پرایا تکدے نیں
کتے سچے سرے نیں آؤندے نیں

کتے جھوٹے پاندے رئے نیں
ہے اک او ای ول انگوراں دی
کجھ مٹھے نیں کجھ کھٹے نیں

نبی پاک کا سچا چچا اور ہمسایہ بھی ہے۔ دروازہ سے دروازہ ہے۔ بد بخت اور بے ایمان اتنا ہے۔ یہ اکیلا نہیں اس کی بیوی بھی ساتھ ہے۔ دونوں اتنے ظالم ہیں یہ باہر جاتا ہے اور گندی اوجھری اُٹھا لاتا ہے۔ گھر آ کر میرے نبی ہانڈی پکانے لگتے ہیں یہ اندر اوجھری پھینک دیتا ہے۔ اس کی بیوی ام جمیل اتنی بد بخت بیوی ہے۔ یہ سارا دن باہر سے کانٹے اکھٹے کرتی ہے اور رات کے اندھیرے میں لا کر میرے نبی کے دروازہ میں پھینکتی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ یہاں سے نبی گزریں تو کانٹے چبھ جائیں۔ آج بھی کئی ایسا کرتے ہیں۔ آج کل دروازہ سے اُٹھا کر ہمسائے کے دروازہ پر پھینک دیا۔ وہ ابولہب کی رسم پر عمل کرتے ہیں۔ یہ عورتیں ام جمیل مائی کا ساتھ چاہتی ہیں۔ دوکاندار نے اپنا گند اگلے کے دروازہ میں پھینک دیا۔ اے ظالم سوچ ذرا۔ یہ عورت سارا دن لکڑیاں، کانٹے اکھٹے کرتی ہیں اور لا کر میرے نبی کے دروازہ کے آگے پھینک دیتی ہے اس کا خاوند گند اُٹھا کر لاتا ہے اور میرے نبی کی ہانڈی میں ڈالتا ہے۔ اور میرے نبی چھڑی پر یہ گند ڈال کر دروازہ سے باہر رکھ دیتے ہیں آپ فرماتے ہیں۔ یہ بھی کوئی ہمسایوں والا سلوک ہے۔ میرے نبی گالیاں نہیں دیتے تھے معاذ اللہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں محبوب جی دن کم ہیں۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ پاک نے سورۃ نازل کی۔

یہ عورت ابولہب کی بیوی ایسے پتھر لے کر جاتی ہے اور کہتی ہے نبی نے ہماری توہین کی ہے۔ میرے خاوند کی توہین کی ہے۔ اگر نبی مجھے نماز پڑھتا نظر آیا تو میں پتھر ماروں گی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ سوہنیا وہ آپ کی چچی پتھر لے کر کھڑی ہے میرے نبی فرماتے ہیں۔ ابوبکر گھبراؤ نہیں۔ یہ عورت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آ کر کہتی ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کا ساتھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہے؟ میں نے پتھر مارنے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں یہ دیکھ کر چلی گئی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا وہ پتھر مارنے آئی تھی اور آپ ﷺ نظر نہیں آئے کیا بات ہے؟ اللہ کے پاک نبی فرماتے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے اور اس کے درمیان اللہ تعالیٰ نے پردہ کر دیا تھا۔ وہ مجھے کیسے دیکھ سکتی تھی۔ یہ ایک دن باہر لکڑیاں اٹھانے گئی۔ اس نے گٹھڑی اُٹھائی رسی اس کی گردن میں اٹک گئی یہ الٹی گر گئی اور اس کی جان نکل گئی۔ دو گالیاں میرے مصطفیٰ ﷺ کو اور ابولہب بے ایمان کو چیچک ماتا نکلی۔ اپنے بھی چھوڑ گئے۔ اور پرائے بھی چھوڑ گئے۔ یہ چارپائی پر ایڑھیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔ گستاخ رسول بے ادب رسول پڑا ہے۔ اب نہ بیٹے نزدیک آتے ہیں۔ اور نہ کوئی قبیلے والا نزدیک آتا ہے۔ اس بے ایمان سے بُو آ رہی ہے۔ انہوں نے کرایہ دار بندے لا کر لمبے لمبے بانسوں سے ناک لپیٹ کر انہوں نے اس بے ایمان کو دیوار سے دوسری طرف پھینک کر دُور سے پتھر مارے۔ اس طرح اس بے ایمان کو دفع کیا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کا مقام سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



حقوق العباد

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○﴾

(آل عمران :103-102)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ رحیم وکریم کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود وسلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو اور بزرگو چوتھے پارے کا دوسرا رکوع سورۃ آل عمران کی دو آیات آپ کے سامنے تلاوت کیں ہیں۔ اللہ کریم سے درخواست ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ کو قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوستو! اس مقام ذیشان پر اللہ سبحانہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اے دنیا والو اللہ کریم سے ڈرو۔ اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم پکے سچے مسلمان ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رسی، قرآن مجید کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور فرقہ فرقہ، گروہ گروہ نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو۔ مدینہ والو! تم ایک دوسرے کو دیکھنا برداشت نہیں کرتے۔ اللہ کریم کی نعمت سے اللہ نے تمہیں ایک دوسرے کا خیر خواہ بنا دیا۔ تم آگ کے گڑھے کے کنارے کے قریب تھے اللہ نے تمہیں جہنم سے بچا کر جنتوں کے وارث بنا دیا۔ نبی ﷺ نے جب نبوت کا اعلان فرمایا آپ کی یہ عادت مبارکہ تھی۔ آپ میلوں میں جا کر بھی وعظ کرتے تھے۔ منڈیوں میں بھی وعظ کرتے

تھے۔ بازاروں میں بھی تبلیغ کرتے تھے۔اور جب حج کا موقع آتا اللہ کے نبی حج کے مقام پر بھی باہر دوسرے مقاموں سے آنے والے لوگوں کو بھی تبلیغ کرتے تھے۔ایک سال نبی ﷺ منیٰ کے مقام پر پہنچے اور آپ نے دیکھا کہ چھ آدمی مدینہ طیبہ سے حج کرنے آئے ہیں۔اللہ کے رسول ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور فرماتے ہیں کہ جی آپ اہل یہود ہو؟ کہتے ہیں جی ہاں فرمایا کہ آؤ مل بیٹھ کر کچھ باتیں کریں اگر آپ کہو تو میں آپ کو کچھ سناؤں وہ کہتے ہیں جی سناؤ۔اللہ کے نبی نے توحید سامنے رکھی۔ وہ اپنے علماء سے وعظ سنا کرتے تھے۔اپنے علماء کی تقاریر سنا کرتے تھے کہ آخری زمانہ میں ایک نبی آئے گا وہ سارے ادیان پر غالب آ جائے گا۔ اور اس نبی کا نام بھی محمد ﷺ ہو گا۔ ان کے ذہن میں فوراً یہ بات آئی کہ جو ہمارے مولانا وعظ کیا کرتے تھے۔شاید یہ نبی وہی ہوں۔جس نے ہمیں تبلیغ کی ہے۔اللہ کے نبی کی باتیں سن کر ان پر بڑا اثر ہوا اور آئندہ سال وہ بارہ افراد حج کرنے آئے اور بارہ کے بارہ میرے محمد ﷺ کے شیدائی بن کر گئے۔

نبی ﷺ نے پھر ان کے ساتھ سیدنا معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔سیدنا معصب رضی اللہ عنہ مکہ کے شہزادے بڑے ناز ونعمت میں پلنے والے ماں کے لاڈلے بیٹے اتنے اعلیٰ سے اعلیٰ لباس پہنے والے اعلیٰ سے اعلیٰ خوشبو استعمال کرتے کہ لوگ چوک میں کھڑے ہو جاتے۔کہ معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے گزرنا ہے ہم ان سے خوشبو حاصل کر لیں۔آپ ﷺ نے سیدنا معصب رضی اللہ عنہ کو مدینہ بھیجا۔سیدنا معصب رضی اللہ عنہ اتنے عظیم الشان تھے کہ جس محلّہ میں جاتے قرآن پڑھ کر سناتے اور سارے کا سارا محلّہ مسلمان بن جاتا تھا۔جس گلی میں گئے جس خاندان میں گئے قرآن پڑھ کر سنایا اور سمجھانے کا انداز فرمانا بھائی میری بات سنو اگر آپ کو اچھی لگے تو اسلام قبول کر لینا نہ اچھی لگے تو نہ کرنا۔ وہ لوگ جب اللہ کا قرآن سنتے تو اللہ کی کتاب ایسی ہے۔قرآن اللہ کی سچی کتاب ایسی کتاب ہے جو دل لگا کر سن لیتا ہے اس کی دنیا بھی بن جاتی ہے اور آخرت بھی بن جاتی ہے۔اللہ مجھے اور آپ کو قرآن سے دل لگانے کی توفیق عطا فرمائے غرض یہ کہ آئندہ سال ستر (۷۰) بندے بیت اللہ کا حج کرنے آئے۔اور

انہوں نے میرے اور آپ کے پیرومرشد ساری کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے یہ وعدہ کیا۔ آپ ﷺ سے یہ اقرار کیا کہ حضرت آپ کو مکہ والے برداشت نہیں کرتے تو آپ مدینہ آجاؤ۔ مدینہ کی جس مرضی گلی میں داخل ہوکر دیکھ لینا ہر طرف آپ کے چرچے ہو رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ٥ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ٥ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ٥ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ٥﴾ (انشراح: 4-1)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پیارے میں نے پوری دنیا پر آپ کا ذکر اور آپ کی شان بلند فرما دی ہے۔ پوری دنیا پر۔ مدینہ والے بڑے بے تاب ہیں۔ آپ نے وعدہ کیا۔ میں انشاء اللہ مدینہ آؤں گا۔ اور جب قریش کے لوگوں کو پتہ چلا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مدینہ جا رہے ہیں۔ مدینہ والے پروگرام بنا رہے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو اور زیادہ تکالیف پہنچانی شروع کر دیں۔ اللہ کے نبی نے اجازت دے دی فرمایا آپ مدینہ چلے جاؤ۔ صحابہ مدینہ چلے گئے۔ اور پھر وہ وقت آیا جب میرے اور آپ کے پیرومرشد بھی مکہ چھوڑ کر مدینہ گئے۔ آپ مدینہ پہنچے اور مدینہ پہنچ کر میرے اور آپ کے پیرومرشد نے سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان میں ڈیرہ لگایا۔

اور سب سے پہلے آمنہ کے بیٹے نے یہ پروگرام بنایا کہ اللہ کا گھر تعمیر ہونا چاہیے مسجد بنی چاہیے جس میں نمازی نماز پڑھیں۔ جس میں ہم مشورہ کریں۔ جس میں میرے لٹ پٹے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنا گزارہ کرلیں۔ اللہ کے نبی نے ۱۰۰ ہاتھ لمبی اور ۱۰۰ ہاتھ چوڑی اور تین ہاتھ گہری بنیاد بنا کر میرے مصطفیٰ نے کچی دیواریں کر کے کھجوروں کے ستون بنا کر اوپر پتے ڈال کر مسجد بنائی اور اس مسجد کی پہلی اینٹ میرے مصطفیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی۔ اور اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو یہاں ایک نماز ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے پچاس ہزار نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور پھر آپ نے مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ انصار اور مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ ایک دوسرے کے خیر خواہ بنا دیا۔ اصل میں

دین نام ہی خیر خواہی کا ہے۔ اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ جس انسان میں خیر خواہی نہیں وہ مسلمان ہی نہیں۔ اللہ پاک ہمیں ایک دوسرے کی خیر خواہی نصیب فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو پھر نبی پاک نے ایک دوسرے کے ساتھ جوڑا۔ ایک ایک انصار سے ایک ایک مہاجر کو جوڑا۔ کیوں کہ مہاجرین خالی ہاتھ آئے تھے۔ اپنا سامان پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نبی کی محبت میں ترک کر آئے تھے۔ اللہ کے نبی نے مہاجرین اور انصار کا آپس میں بھائی چارہ قائم کر دیا۔ اور ان کا ایسا بھائی چارہ قائم کیا کہ سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا بھائی چارہ اللہ کے نبی نے سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے ساتھ قائم کیا سیدنا سعد بن ربیع فرماتے ہیں۔ عبد الرحمٰن میں مدینہ کا امیر ترین آدمی ہوں۔ میرے پاس بہت مال و دولت ہے۔ میری بہت زمینیں اور باغات ہیں۔ عبد الرحمٰن میری آدھی دولت تم لے لو اور میری دو بیویاں ہیں ابھی پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ عبد الرحمٰن آپ تو سب کچھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربان کر آئے ہو آؤ ذرا میری بیویوں کو دیکھ لو جو آپ کو پسند آ جائے میں اسے طلاق دے دوں گا جب اس کی عدت پوری ہو جائے گی آپ اس سے نکاح کر لینا کیونکہ اللہ کے رسول نے آپ کو میرا بھائی بنا دیا ہے اتنی ہمدردی ہے ایک دوسرے سے۔ مزہ تو ہے ایمان لانے کا؟ دوستو ہماری خشک محبتیں۔ نبی کے دوستوں کی سچی محبتیں۔

ایسے ہی تو نہیں اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن میں اعلان فرمایا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں ان پر راضی ہو چکا ہوں یہ مجھ پر راضی ہیں۔ سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف کو سعد بن ربیع فرماتے ہیں۔ ایک بیوی کو میں طلاق دیتا ہوں۔ میرے مکان بھی دیکھ لو۔ ایک مکان بھی آپ پسند کر لینا۔ کیونکہ میرا اور آپ کا میرے مصطفیٰ نے بھائی چارہ بنا دیا ہے۔ نبی نے انہیں سبق ہی ایسا پڑھایا تھا۔ آمنہ کے بیٹے کی کوشش اور محنت اتنی تھی اور اس لیے تھی کہ کوئی بندہ جہنم میں نہ جائے۔ آپ نے ایک دن فرمایا تھا لوگو! میں نے تم کو کمر سے پکڑا ہوا ہے۔ کسی کو بچانا ہو اس نے کنویں میں چھلانگ لگائی ہو اسے لوگ کمر سے پکڑتے ہیں۔ وہ پھر بازو مارتا ہے۔ آپ

فرماتے ہیں میں نے آپ لوگوں کو کمر سے پکڑا ہے تم مجھ سے زبردستی چاہتے ہو کہ جہنم میں گر جاؤ لیکن میں اپنی طاقت سے تم کو جہنم میں نہیں گرنے دوں گا۔ کتنی محنت تھی میرے مصطفیٰ ﷺ کی۔ ابو سفیان کا بیٹا بیان کرتا ہے۔ کہ ایک دن میرے ابو کو نبی پاک وعظ کرنے لگے اور ابو سفیان کہتا ہے محمد ﷺ میرے کان نہ کھاؤ۔ تم نے روز روز وعظ کر کر کے ہمیں تنگ کر دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میری بات تو سنو کہتا ہے میں نے تمہاری بات نہیں سنتی۔ ماننا تو دور کی بات ہے کہتا ہے میں نے تمہاری بات ہی نہیں سُننی۔ آپ فرماتے ہیں ابو سفیان یہ میلہ چار دن کا ہے۔ میری بات سُن لو۔ آپ ﷺ قرآن پڑھ کر سناتے ہیں ابو سفیان کو اتنی نفرت ہے وہ اونٹنی پر بیٹھ کر اُسے دوڑا دیتا ہے کہتا ہے میں نے بات نہیں سنتی اور نبی کی محنت نبی کا امت سے پیار آپ اس کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ وہ اونٹنی بھگا رہا ہے۔ اور میرے محمد ﷺ پیچھے دوڑے جا رہے ہیں۔ وہ پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے۔ اونٹنی کھڑی کر کے کہتا ہے تمہاری محنت کی میں قدر کرتا ہوں میں تمہاری بات سن لیتا ہوں لیکن میں تم پر ایمان نہیں لاؤں گا۔ اتنی میرے محبوب نے محنت کی اور ایسے مقتدی تیار کیے۔ اللہ پاک نے یہ بات کہہ دی فرمایا:

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۝﴾

(البقرہ: 137)

اے نبی ان یہودیوں اور عیسائیوں میں اعلان کردو۔ انہوں نے اگر میرے نبی کے دوستوں جیسا ایمان لایا۔

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ﴾ (البقرہ: 137)

اے میرے مصطفیٰ اگر انہوں نے تمہارے دوستوں جیسا کلمہ پڑھا۔ ویسا ایمان لائے۔ ﴿فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پھر راہ راست پر آ جائیں گے اور اگر تمہارے دوستو! جیسا ایمان نہ لائے تو اللہ کریم فرماتے ہیں مجھے بھی ان کی پرواہ نہیں ہے اور آپ کو بھی ان کی

پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے اس کا ایمان لانا منظور ہے جو میرے نبی ﷺ کے دوستوں جیسا ایمان لائے گا۔ اللہ ویسا ایمان نصیب فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپس میں ایثار دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی تو نہیں فرمایا:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا﴾ (الفتح: 29)

''اے میرے نبی آپ کے دوستوں کی آپس میں بہت محبت ہے۔ اور اللہ نے اس مقام پر کیا فرمایا۔''

فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ (آل عمران: 102)

''ایمان والوں اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ۔''

﴿وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝﴾ (آل عمران: 102)

''اور فرمایا تمہیں اسلام پر موت آئے۔ اور دوسرا کیا حکم دیا۔''

فرمایا:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا﴾ (آل عمران: 103)

''اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔'' ﴿وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ اور گروہ نہ بنو بلکہ آپس میں ایک بن کر رہو۔ ایک ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ایک بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ کچھ نہ رہے ان مولویوں کا یہ مسلمانوں کو ایک نہیں ہونے دیں گے۔ کیوں کہ ان کا کھانا پینا ختم ہوتا ہے۔ دوکانداریاں بند ہوتی ہیں اگر مسلمانوں کو ایک ہونے دیں اگر مسلمانوں کو قرآن پر جمع ہونے دیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے قرآن میں اختلاف نہیں ہے۔ اگر کسی اور کی بات ہوتی تو اختلاف ہو سکتا تھا لیکن چونکہ رب العالمین کا کلام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس میں اختلاف نہیں ہے یہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں کیسے ایک تھے؟ یہ سن لو ذرا۔ اپنے دل کی تختیوں پر نوٹ کرلو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک دوسرے سے کیسے ایثار تھا۔ کیسے محبت تھی؟ کیسے ایک دوسرے پر

جان نچھاور کرتے تھے معلوم ہوتا تھا جیسے سب کا جسم ایک ہے۔ ایک کو تکلیف ہوتی تو سب تکلیف میں مبتلا ہو جاتے۔ ابوجہم بن حذیفہ فرماتے ہیں کہ جنگ یرموک میں میرے چچا کا بیٹا جہاد کرنے گیا سیدنا ابوجہم فرماتے ہیں میں نے جاتے ہوئے ایک مشکیزہ پانی کا ساتھ لے لیا۔ پانی لے لیا کہ کہیں انہیں پانی کی ضرورت نہ ہو۔ فرماتے ہیں میں اپنے چچا کے بیٹے کے پاس گیا تو وہ موت اور زندگی کی کشمکش میں زخموں سے چور تھا۔ میں نے پوچھا بھائی پانی پینا ہے۔ اس نے مجھے اشارہ کیا کہ ہاں۔ میں نے پانی پینا ہے۔ سیدنا ابوجہم فرماتے ہیں میں جب اُسے پانی پلانے لگا تو اس کے ساتھ ایک اور آدمی پڑا تھا جس کا نام ابن آس تھا اس نے آہ بھری اسے کوئی تکلیف تھی اس نے دکھ کا اظہار کیا اور میرے چچا کا بیٹا کہتا ہے حالانکہ جان اس کی نکل رہی ہے۔ اُسے بھی پانی کی سخت ضرورت ہے مجھے کہنے لگا۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اُسے پانی پلاؤ اس کی جان نکل رہی ہے شاید مجھ سے زیادہ پیاس لگی ہو۔ ابوجہم فرماتے ہیں میں پانی اس کے پاس لے گیا جب اُسے پلانے لگا تو اس کے ساتھ والے نے ہچکی لی۔ لمبا سانس لیا۔ ایسے معلوم ہوا جیسے اس کو بھی پانی کی سخت ضرورت ہے۔ مجھے ہشام بن آس کہنے لگے آپ جا کر اُسے پانی پلائیں اُسے مجھ سے زیادہ ضرورت ہے۔

اندازہ لگاؤ۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپس میں ایثار ہے۔ اور ہمارے مسلمان اللہ نہ کرے بس یا کسی چیز کا ایکسیڈنٹ ہو جائے تو لوگ پہلے دیکھتے ہیں کہ ہاتھوں میں گھڑیاں اور جیب میں پیسے کتنے ہیں۔ ہمارے مسلمانوں کا ایمان یہ ہے اللہ تعالیٰ ایمان نصیب فرمائے۔ میرے دوستو۔ سیدنا ابوجہم فرماتے ہیں میں نے ہشام بن آس کو بھی چھوڑا اور اُس تیسرے آدمی کے پاس پانی لے گیا۔ جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو چکا تھا۔ اس کی روح پرواز کر گئی تھی۔ فرماتے ہیں واپس لوٹ کر آیا اور ہشام بن آس کے پاس پہنچا تو وہ بھی اللہ کو پیارا ہو چکا تھا۔ اور جب میں واپس اپنے چچا کے بیٹے کے پاس لوٹ کر آیا تو وہ بھی اللہ کو پیارا ہو چکا تھا۔ یہ لوگ ہیں جن میں ایثار اور انسانی ہمدردی ہے۔ ایک دوسرے سے پیار ہے ہم تو کسی کی بات ماننے کو تیار نہیں ہمارے مسلمان تو راستہ بتانے سے مجبور ہیں دوست جس

ی کا تم کلمہ پڑھتے ہو وہ تو صرف خیر خواہی کے لیے دنیا پر آیا ہے۔ ایک تاجر آیا اس نے مکہ آکر اپنے اونٹ فروخت کیے۔ چوہدری ابوجہل اکیلے نے سارے اونٹ خرید لیے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اجنبی بندہ ہے اس نے میرا کیا کر لینا ہے۔ چوہدری کے دل میں ہوتا ہے کہ غریب ہمارا کیا کر سکتے ہیں۔ حالانکہ ان کو یہ نہیں پتہ کہ رب کی لاٹھی بے آواز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌo﴾ (البروج:12)

اے محمد ﷺ! اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے۔ اس تاجر سے اس نے سارے اونٹ خرید لیے اور کہتا ہے کل تمہیں پیسے مل جائیں گے۔ یہ تاجر کل ابوجہل کے دروازہ پر جاتا ہے یہ پھر کہتا ہے کل آنا۔ یہ تیسرے دن پھر جاتا ہے یہ کہتا ہے تم روز کیا میرا دروازہ توڑتے ہو جاؤ میں نے پیسے نہیں دینے۔ جیسے ہمارے مسلمان کرتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ اپنی نسبت ابوجہل سے جوڑنا چاہتے ہیں۔ جو مسلمان دوسرے مسلمانوں کو دھوکے میں رکھتے ہیں کہ کل آنا پرسوں آنا۔ ادھار لے کر کھا لیا دوکانداروں کو پریشان کیا۔ یہ کہتے ہیں کہ ہماری نسبت ابو جہل سے جڑ جائے تو ہم اچھے رہ جائیں گے۔ ظالم شرم کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے حقوق معاف نہیں کرنے۔ معلوم نہیں تم اپنے دل میں کیا سوچتے ہو؟ یہ کفار کے پاس گیا اور کہتا ہے آپ لوگوں کا چوہدری اچھا ہے۔ میرے پیسے نہیں دے رہا۔ اللہ جانے یہ سارے چوہدری سردار شروع سے ایسے چلے آرہے ہیں ان کے لیے رب نے شاید غرباء کا مال ہی رکھا ہے۔ اللہ پاک ہدایت نصیب فرمائے۔

دوستو! یہ جاکر کہتا ہے آپ کا چوہدری میری پیسے نہیں دیتا اور میرے مصطفیٰ بیت اللہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ ہم سب اس سے ڈرتے ہیں۔ اگر تمہیں پیسے لے کر دے سکتا ہے تو وہ محمد ﷺ بیٹھا ہے۔ وہ لے کر دے سکتا ہے۔ اس کا اس پر رعب ہو سکتا ہے ہمیں تو وہ بات نہیں کرنے دیتا یہ آدمی میرے مصطفیٰ کے پاس آجاتا ہے کہتا ہے محمد ﷺ ان سب نے تمہاری طرف بھیجا ہے ابوجہل

میرے پیسے نہیں دیتا اگر لے کر دے سکتے ہو تو تم دے سکتے ہو۔ اس بے چارے کو کیا پتہ تھا کہ یہ مذاق کر رہے ہیں ٹھٹھہ کر رہے ہیں لیکن میرے نبی کی شان دیکھو مولانا کہتے ہیں:

وہ نبیوں میں رحمت کا لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

میرے مصطفیٰ ﷺ نے یہ نہیں کہا کہ میری اس سے کوئی بات نہیں۔ اللہ کے نبی ساتھ چل پڑتے ہیں۔ آپ کو پتہ تھا جو کسی مسلمان کا کام کرنے جاتا ہے اور پھر کام ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو دس سال کے اعتکاف کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ مسلمان بھائی کا کام کرنے سے دس سال کے اعتکاف کا ثواب ملتا ہے تم لوگوں کے کام خراب کرتے ہو؟ نبی کریم تو کہتے ہیں کسی کا کام سنوارنے سے رب دس سال کے اعتکاف کا ثواب دیتے ہیں مسلمان کو تو رب نے شان ہی اتنی دی ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ جو بندہ کسی بیمار کی بیمار پرسی کرنے جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتے ہیں۔ اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں درج کرنی شروع کر دو۔ اللہ تعالیٰ ستر (۷۰) ہزار فرشتوں کی ڈیوٹی لگا دیتے ہیں اگر یہ صبح کو جائے تو صبح سے شام تک اور اگر شام کو جائے تو شام سے صبح تک ستر (۷۰) ہزار فرشتے اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کے لیے جنت میں ایک باغ تیار کر دو۔ جس میں پکے میوے تیار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کی شان، مقام اور عزت رکھی ہے۔

اللہ کے نبی فرماتے ہیں جو کسی جنازہ کے ساتھ جاتا ہے اللہ کریم اسے دو احد پہاڑ جتنی نیکیاں عطا فرما دیتا ہے۔ اور اگر اس کی قبر پر تھوڑی سی مٹی ڈال دیتا ہے حدیث پاک میں آتا ہے قیامت کا دن ہے ایک بندے کے پاس کوئی نیکی نہیں۔ اس کا نیکیوں والا پلڑا خالی ہے اور کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک مٹی کی مٹھی بھری آتی ہے اور پلڑے میں ڈل جاتی ہے۔ پلڑا بھاری

ہو جاتا ہے وہ سوچتا ہے یہ کون سی مٹی ہے؟ فرمایا یہ وہ مٹی ہے جو تم نے مسلمان کی قبر پر ڈالی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سنبھال کر رکھی تھی اور وہ تمہارے کام آ گئی ہے اللہ تعالیٰ نے جنت کا داخلہ عطا کر دیا ہے۔ ایک دوسرے کی خیر خواہی کیا کرو۔ اسلام خیر خواہی کا نام ہے۔ میرے بھائی ابو جہل پیسے نہیں دے رہا میرے محمد ﷺ ساتھ چل پڑتے ہیں، یہ آپ کے ساتھ چل رہا ہے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ میری بات نہیں سنتا نبی رحمت للعالمین تھے ساتھ چلتے جا رہے ہیں۔ ابو جہل کا دروازہ کھٹکھٹایا ابو جہل جلدی سے باہر آیا آپ فرماتے ہیں تم نے اس کے پیسے دینے ہیں کہتا ہے جی دینے ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر دیتے کیوں نہیں؟ کس وجہ سے رکھے ہیں۔ ابو جہل کہتا ہے ٹھہرو میں ابھی لے کر آتا ہوں۔ گھر گیا اور سارے پیسے لا کر میرے محمد ﷺ کی ہتھیلی پر رکھ دیئے کہتا ہے محمد ﷺ یہ لو پیسے وہ بندہ کہتا ہے ان بڑے پیٹ والوں سے محمد ﷺ بہت اچھا ہے جب پیسے لے کر واپس لوٹا تو کہتے ہیں سناؤ۔ کہتا ہے یہ دیکھو مجھے اُسی نے پیسے لے دیئے جس کے پاس تم لوگوں نے بھیجا تھا۔ یہ جلدی جلدی ابو جہل کے پاس آئے کہتے ہیں چوہدری ہم نے تو مذاق بنایا تھا تم نے سچ مچ پیسے دے دیئے ہیں۔ کہتا ہے جب محمد ﷺ میرے دروازہ پر آئے تھے تو میں انکار کرتا تو نبی کے سر پر ایک ایسی آفت کھڑی تھی۔ مجھے معلوم ہوتا تھا مجھے ہلاک کر جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ایک دوسرے کی خیر خواہی نصیب فرمائے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے واقعات پڑھ کر دیکھو۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کتنے لاکھ مربع میل پر حکومت ہے۔ جب قیصر و کسریٰ کے محلوں میں عمر کا نام پڑ جاتا ہے تو قیصر و کسریٰ کے دل کانپ جاتے ہیں۔ اور رات کو چکر لگا رہے ہیں مسلمان کی خیر خواہی دیکھو کیسے خیمہ لگا ہے؟ پاس گئے پتہ کرنے کہ خیمہ کس کا ہے؟ اس کے باہر ایک اعرابی بیٹھا ہے۔ اسے پوچھتے ہیں۔ بھائی تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ پریشان کیوں بیٹھے ہو؟ وہ کہتا ہے میری بیوی کے بچے کی ولادت کا وقت ہے۔ درد میں ہے بچے کی پیدائش کا وقت ہے اور میرے پاس اتنی رقم نہیں کہ میں کوئی دائی لے آؤں یا میں کوئی انتظام کرلوں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فوراً گھر گئے۔ اپنی بیوی کو جا کر بیدار کیا سن لو۔ بیوی کون سی

ہے؟ جناب محمد ﷺ کی نواسی ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے جگر کا ٹکڑا ام کلثوم رضی اللہ عنہا اپنی بیوی کو کہتے ہیں آج جنت کمانے کا وقت ہے۔ اور بیوی نے بھی نہیں کہا۔ اُٹھ جاتی ہے میرے محمد ﷺ کی نواسی اُٹھ جاتی ہے یہ نہیں کہا کہ آپ ساری رات چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ اسے معلوم نہیں کیا ہوا ہے؟ ہمارے مسلمانوں کا تو یہ حال ہے کسی کے گھر لیٹ مہمان آ جائے تو بیوی لڑنے لگ جاتی ہے کہ تمہیں کس نے کہا تھا کہ لوگوں سے راہ و رسم بڑھاؤ؟ آدھی رات کو تنگ کرنے لگے ہیں۔ لیکن دیکھو لو۔ یہ امیر المومنین ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں نبی کی مراد ہے جس گلی میں جاتے ہیں اللہ کے نبی فرماتے ہیں شیطان وہ گلی چھوڑ دیتا ہے اللہ کے نبی یہ بشارتیں دیتے ہیں اپنی بیوی کو اٹھا لیتے ہیں خود ساتھ ہانڈی اٹھا لیتے ہیں تھوڑا سا سامان لے لیتے ہیں اپنی بیوی کو کہتے ہیں تم بھی ضروری سامان لے لو چلے جاتے ہیں اس اعرابی کو کہتے ہیں اگر تم اجازت دو تو میری بیوی تمہاری بیوی کی کچھ خدمت کر سکے۔ یہ اعرابی کہتا ہے کہ میں تو پہلے ہی چاہتا ہوں کہ یہاں انجان علاقوں میں میرا کوئی ہمدرد بنے میرا کوئی واقف بنے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی اندر چلی جاتی ہے۔ آپ وہاں اینٹوں کا چولہا بنا کر ہانڈی پکانے لگتے ہیں۔ روٹیاں کا انتظام کرنے لگتے ہیں۔ تھوڑی دیر گزرتی ہے تو اندر سے آواز آتی ہے۔ یہ اعرابی بھی پاس ہے۔

یہ عمر سے کہتا ہے عمر سنا ہے مدینہ والوں نے عمر کو حکمران بنا دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ہاں جی عمر رضی اللہ عنہ ہی حکمران ہے۔ یہ اعرابی کہتا ہے سنا ہے عمر بڑا سخت ہے۔ آپ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے سخت ہی ہو کہتا ہے کہ سیدنا عمر تو پھر بڑے اعلیٰ، لذیذ اور عمدہ کھانے کھاتا ہوگا یہ عمر سنتے جا رہے ہیں۔ خیمے سے آواز آتی ہے امیر المومنین اپنے بھائی کو بیٹے کی مبارک باد پیش کرو۔ بیٹے کی خوشخبری دو۔ یہ اعرابی اُٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ ہاتھ جوڑنے لگتا ہے حضرت میں نے آپ کے منہ پر ہی آپ کی گستاخیاں کر دیں ہیں۔ دوست تمہیں ایسے لوگ کہاں ملیں گے؟ ایثار پیدا کرو خود میں مرصد بن ابی مرصد غنوی رضی اللہ عنہ جامع ترمذی میں موجود ہے میرے نبی کو کہتے ہیں پیارے مجھے چوریوں کی عادت ہے آپ فرماتے ہیں تمہیں پھر میں ایسے کام پر

ہی مقرر کر دیتا ہوں۔ جاؤ مکہ میں جو غریب اور مظلوم لوگ مکہ والوں کی جیلوں میں ہیں انہیں جا کر رہا کرواؤ مرصد بن ابی مرصد غنوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پھر مکہ جانا ایک دن ایسا موقع بنا اللہ اکبر اللہ۔ کہتے ہیں چاندنی رات تھی۔ اور میں ایک محلّہ کے پاس سے گزرا اور مجھے وہ پرانا وقت یاد آ گیا میری ایک محبوبہ جاہلیت کے دور میں اس محلّہ میں رہتی تھی اور وہ اوپر چوبارہ میں بیٹھی تھی۔ اس نے مجھے دیکھ کر پہچان لیا۔ اور کہتی ہے مرصد ہے؟ اس کا نام عناق ہے۔ یہ عورت کہنے لگی مرصد ہے؟ آپ فرماتے ہیں میں مرصد ہی ہوں عورت کہتی ہے۔ اس عورت کو بڑی خوشی ہوئی کہتی ہے مرصد آج پھر رات میرے پاس گزارو گے۔ آج بڑی عیش و عشرت کی رات گزرے گی آج تو بڑی بہار کی رات گزرے گی۔ مرصد آج تو بڑی دیر بعد ملے ہو۔ سیدنا مرصد بن ابی مرصد غنوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عناق سن لو۔ اللہ اور اللہ کے نبی نے بے حیائی کے کاموں سے منع فرما دیا ہے۔ یہ کہتی ہے آ جاؤ ورنہ شور مچا دوں گی۔ ابو مرصد کہتے ہیں۔ مجھے اس چیز کی پرواہ نہیں ہے۔ جب ایمان آ جائے پھر دنیا کی ملامتوں کے ڈر نہیں رہ جاتے۔

اسماعیل نامی ایک بندہ تھا اُسے سب مسکی مسکی کہتے تھے۔ مسکی کا مطلب خوشبو آتی تھی اس کے جسم سے۔ کسی نے اس سے پوچھا بھائی اسماعیل تمہارے جسم سے بڑی خوشبو آتی ہے۔ کیا بات ہے؟ وہ کہتا ہے بات مجھ سے سنّی ہے پھر کیا ہے؟ کہتا ہے سنا دو۔ فرماتے ہیں۔ میں بازار میں چوڑیاں بیچا کرتا تھا۔ ایک منزل کے پاس میں بازار سے گزرا۔ اس منزل پر ایک عورت رہتی تھی اس نے اپنی لونڈی بھیجی کہ جاؤ اس چوڑیوں والے آدمی کو بلا کر لاؤ۔ انہوں نے چوڑیاں پہنوانی ہیں مجھے مکان کے اوپر لے گئے اور جب میں اوپر گیا تو وہ عورت مجھے کہتی ہے مجھ سے برائی کر لو۔ انہوں نے دروازے بند کر لیے اور یہ اسماعیل نامی فرماتے ہیں میں نے کہا یا اللہ اب تو وہی وقت آ گیا ہے جو یوسف علیہ السلام پر آیا تھا۔ یہ اللہ کا بندہ کہتا ہے۔ میں نے اس عورت سے کہا۔ جب مجبور ہو گیا۔ یہ عورت کہتی ہے اگر میری بات نہ مانی تو میں شور ڈال دوں گی۔ یہ اللہ کا ولی کہتا ہے۔ میں نے اس عورت کو کہا مجھے پیشاب کی

حاجت ہے یہ عورت کہتی ہے ہمارے مکان پر باتھ روم ہے جاؤ اپنی حاجت پوری کرلو۔ یہ اسماعیل اللہ کا ولی کہتا ہے میں اس مقام پر گیا۔ جناب گندگی پڑی تھی میں نے اپنے جسم پر لگا لی۔ یہ عورت جب دیکھتی ہے تو اس نے دروازہ کھول دیا اور میں جنگل میں بھاگ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرشتے بھیج دیئے انہوں نے مجھے غسل دیا۔ انہوں نے میرے کپڑے دھوئے۔ اٹھارہ سال گزر گئے ہیں اور مسلسل میرے جسم سے خوشبو آتی ہے۔ میرا نام لوگوں نے مسکی اسی لیے رکھا ہے کہ میرے جسم سے خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی ایمان نصیب فرمائے۔ سیّدنا مرصد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ عناق کون سا وقت یاد کر رہی ہو؟ عناق کہتی ہے مرصد نہ آیا تو میں شور ڈال دوں گی۔ سیدنا مرصد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے کوئی پرواہ نہیں مجھے کوئی ڈر نہیں۔ یہ عورت شور ڈال دیتی ہے لوگو! چور آ گیا ہے یہ جو آپ کے قیدیوں کو لے کر جاتا ہے وہی چور ہے سیدنا مرصد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے پیچھے آٹھ بندے دوڑے فرماتے ہیں میں بھاگ اٹھا ایک سوراخ کے اندر بھاگا اور ایک مقام پر جا کر بیٹھ گیا اور یہ آٹھ آدمی بھی میرے پیچھے ہیں اور یہ اس مقام پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اور مجھے ان کی آنکھوں سے اوجھل کر دیا۔ فرماتے ہیں وہ ڈھونڈ کر پیچھے لوٹ گئے۔ جب میں نے سمجھا کہ خاموشی ہوگئی ہے وہ سو گئے ہوں گے۔ میں جہاں مسلمان قیدی تھے اس مکان کے اوپر سے گزرا اور ایک مسلمان قیدی کو اپنے کندھوں پر اُٹھایا۔ فرماتے ہیں وہ کچھ جسم کا وزنی تھا۔ میں تھوڑی دور لے کر گیا اور تھک گیا پھر میں نے اس کے ہاتھ پاؤں کھولے اُسے مدینہ کا راستہ بتا دیا اور خود میں نے مدینہ آ کر اللہ کے رسول کو ساری بات سنائی۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول وہ عناق مجھے بہت پیاری لگتی ہے میری اس سے بہت محبت ہے۔ میں مسلمان ہو گیا ہوں پیارے اگر مجھے اجازت دو تو میں اس سے نکاح کرلوں۔ اللہ کے نبی خاموش ہو جاتے ہیں۔ سیدنا مرصد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پھر رب کے رسول سے گزارش کی۔ آپ پھر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے یہ آیت نازل فرما دیتے ہیں۔ اللہ کے نبی پھر مجھے یہ آیت پڑھ کر سناتے ہیں۔

﴿اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (النور :3)

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اپنی خواہش چھوڑ دو پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں۔ اور زانی مرد زانی عورتوں کے لیے ہیں اور مشرک مرد مشرک عورتوں کے لیے ہیں۔

﴿وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (النور :3)

''اللہ نے مومن بندوں پر یہ چیز حرام کردی ہیں۔''

سیدنا مرصد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں لوگوں کی یہی خدمت کرتا رہا۔ جتنے مکہ میں کمزور لوگ تھے جنہیں مشرک ذلیل کرتے تھے میں نے انہیں راتوں رات مکہ کی جیل سے نکال کر مدینہ پہنچایا۔تم کتنی لوگوں کی خیر خواہی کرتے ہو؟ رات کو ڈاکے مارتے ہو؟ مسافروں کو لوٹتے ہو؟ لوگوں کے گھر لوٹ لیتے ہو؟ سن لو میرے اور آپ کے پیر و مرشد فرماتے ہیں۔ بخاری شریف میں موجود ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں دنیا والو! سن لو جو کسی کا اونٹ چرائے گا قیامت والے دن اس کی گردن پر ہوگا۔ جو کسی کی بھینس چرائے گا وہ بھی اس کی گردن پر ہوگی۔ اگر کسی کی زمین دبائے گا تو وہ بھی اس کی گردن پر ہوگی۔ بھیڑیں بکریاں بھی اپنی گردن پر اُٹھائی ہوں گی اور ان کی عجب سی آواز ہوگی حافظ صاحب اس حدیث کو لکھتے ہیں فرماتے ہیں۔

گھوڑا ہنکے، اونٹ اڑاوے
تے بکری بھیڑ مکاوے
تے مالک تائیں پھرنے بیندا
لے لے نام بلاوے

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں پھر یہ چور میرے پاس آئیں گے سوہنیا اللہ تعالیٰ سے سفارش کردو۔ یہاں سفارش چل جاتی ہے۔ یہ دیکھو کئی چوروں کے سفارشی اور کئی

ڈاکوؤں کے سفارشی ہوتے ہیں۔ یہ سفارش والا مسئلہ ختم ہو جائے تو امن ہو سکتا ہے۔ اور پولیس والو کا تمہیں پتہ ہے پہلے ہی انتظار میں ہوتے ہیں کہ کوئی اور سفارشی آئے اور ساتھ جیب گرم کرنے والے آئیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔ اب تو یہ حال ہو گیا کہ لوگ کہتے ہیں ناں گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے یعنی کہ ہمارے محافظ ہی قوم کو کھا رہے ہیں۔ وہ ہی لوٹ رہے ہیں کوئی غریب تھانے جا کر دیکھے کسی نے بات ہی نہیں سنی۔ دوستو! یہ سفارش اور رشوت والے یہ یاد رکھ لیں کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ نے پائی پائی کا حساب کر کے رائی رائی کا حساب کر کے مظلوموں کے عوض میں جہنم کا داخلہ نصیب کر دینا ہے۔ اللہ پاک اس ملک میں امن قائم فرما دے۔ دوستو! یہ ملک اس لیے بنا تھا کہ یہاں چوریاں چلیں ڈاکے چلیں؟ یہاں رشوتیں لی جائیں۔ کیا اس لیے ملک بنا تھا؟ دعا کرو جس مقصد کے لیے یہ ملک بنا تھا اللہ تعالیٰ وہ مقصد پورا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ ایک دوسرے کے خیر خواہ بنا دے مسلمانو تم کہاں کے مسلمان ہو؟ تمہاری نمازیں کیا کہتی ہیں؟ تمہارے روزے کیا کہتے ہیں؟ جاؤ بخاری کی حدیث دیکھ لو میرے نبی کے سامنے ایک عورت کا ذکر ہوا اے اللہ کے رسول فلاں عورت بہت نمازیں پڑھتی ہے تہجدیں پڑھتی ہے نفلی روزے بھی بہت رکھتی ہے اور اگر اس کے دروازہ پر کوئی سوالی آ جائے روٹی نہ ہو تو اس سوالی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتی بلکہ کہتی ہے تم دو منٹ رک جاؤ اور آٹا گوندھ کر تازی روٹی بنا کر پیش کرتی ہے۔ اے اللہ کے رسول وہ عورت حاجن بھی ہے۔ آپ میں بھی حاجن ہوں گی عورت وہ بھی حاجن ہے لیکن اس کے ہمسائے کہتے ہیں یا اللہ یہ کب دفع ہو گی؟ ہمیں تو اس نے تنگ کر دیا ہے۔ ناک میں دم کر دیا ہے۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں ((هِیَ فِی النَّارِ)) بخاری کی حدیث ہے آپ فرماتے ہیں اللہ کو اس کی نمازوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے روزوں کی پرواہ نہیں ہے اس نے جہنم میں جانا ہے دوست خیر خواہی کیا کرو۔

ایک بے حیا عورت جا رہی تھی اس نے دیکھا کتا پیاسا مر رہا ہے۔ کنویں کے ارد گرد چکر لگا رہا ہے۔ زبان باہر نکلی ہے اس نے سوچا اسے پیاس لگی ہو گی۔ اس نے اپنا دوپٹہ اتار کر

اپنے جوتے کا ڈول بنا کر کنویں سے پانی نکال کر اس کے منہ میں ڈالا۔ کتا ٹھیک ہو گیا۔ عرش سے آواز آئی اے عورت اگر تم مخلوق ہو کر مخلوق پر رحم کر سکتی ہو میں تو ساری مخلوق کا خالق ہوں جاؤ تم پر رحم کر کے تمہیں بھی معاف فرما دیا ہے تم دنیا والوں پر رحم کرو عرش والا تم پر رحم کرے گا۔ تم ان سے مہربانی کرو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمہیں بھی میری ضرورت پڑنی ہے اللہ پاک ہمیں ایک دوسرے کا خیر خواہ بنا دے۔

دوستو! دین خیر خواہی کا نام ہے میرے بھائیو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ قیامت والے دن اللہ پاک نے مخلوق کے حقوق معاف نہیں کرنے۔ اس لیے ہمیں ضرور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایثار دیکھ لو۔ مسجد نبوی میں مہمان آ گیا آپ نے فرمایا کون اسے کھانا کھلائے گا ایک صحابی کہتا ہے اے اللہ کے رسول میں حاضر ہوں۔ غالباً اس کا نام طلحہ رضی اللہ عنہ ہے۔ گھر لے گیا اور بیوی کو کہتا ہے مہمان آیا ہے اسے کھانا کھلا دو۔ بیوی بڑی سمجھ دار تھی کہنے لگی کھانا تو میرے اور آپ کے لیے ہے اور ایک بندے کا کھانا ہے۔ تم نے بھی کھانی ہے میں نے بھی اور بچوں نے بھی کھانی ہے۔ کہنے لگا آج تم بھی بھوکی سو جاؤ میں بھی بھوکا رہوں گا اور بچوں کو بھی لالچ دے کر سُلا دو یہ ان لوگوں کا ایمان ہے کہنے لگے دستور ہے مہمان نواز اور مہمان مل کر کھانا کھائیں۔ کہتے ہیں میں جب ان کے ساتھ کھانا کھانے لگوں تو تم چراغ ٹھیک کرنے لگ جانا۔ اور پھونک مار کر چراغ بجھا دینا کتنی نیک عورت تھی؟ اس نے ایسے ہی کیا۔ اپنے خاوند کے حکم پر عمل کیا۔ اگر ہماری عورت ہوتی تو مہمان سے پہلے ہی سب کچھ اندر جا کر کھا جاتی۔ اس نے کہنا تھا پھر دیکھا جائے گا پہلے پیٹ پوجا پھر کام دوجا۔ لیکن ان میں ایمان تھا۔ وہ مہمان اور مہمان نواز کھانا کھانے لگے تو اس ہماری اماں جی نے چراغ سنوارنے کے بہانے بجھا دیا۔ جو صحابی تھا وہ منہ ہلائے جاتا ہے مہمان کھانا کھا رہا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ کیا ہوا؟ مہمان کا پیٹ بھر گیا اور صحابی بھوکا ہی رہا۔ بیوی بھی بھوکی اور بچے بھی بھوکے سوئے۔ صبح مسجد نبوی میں گئے تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی قرآن اُتار دیا۔

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر: 9)

میرے مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں اے میرے صحابی کیا کام کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو تمہاری شان میں آسمان سے قرآن نازل فرما دیا ہے۔ یہ ایثار ہے ہمدردی ہے۔ قیامت والے دن جب جہنمی جہنم میں جائیں گے۔ چار قسم کے لوگ ایسے ہوں گے او گوسن لو۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ ان سے جہنمی بھی تنگ ہو جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول وہ کونسے لوگ ہوں گے؟ ان کے کام بھی دیکھ لو اور اپنے گریبان میں بھی جھانک کر دیکھ لو۔ وہ جو کام ان جہنمیوں کے ہیں کہیں تم میں تو نہیں آ گئے؟ اللہ کے نبی فرماتے ہیں۔ ایک ان میں سے ایسا ہو گا جس نے اپنے سر پر انگاروں سے بھرا ہوا صندوق اٹھایا ہو گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ جہنمی کہیں گے اس سے پوچھیں تو سہی اس نے ہمیں کیوں مصیبت میں ڈالا ہے۔ یہ دنیا پر کیا کرتا رہا ہے؟ اور یہ کہے گا بھائی میں تمہیں کیا بتاؤں میں لوگوں سے لے کر کھا جاتا تھا اور پھر دیتا نہیں تھا۔ میرے ذمہ لوگوں کے حقوق بہت ہیں۔ میں نے حق والو کے حق مارے ہیں۔ اس لیے مجھے آج جہنم کے صندوق اُٹھانے پڑ گئے ہیں۔ اللہ پاک یہ معاملہ صاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دوسرا بندہ جو ہو گا۔ اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکلی ہوں گی اور اپنی آنتوں کے ارد گرد چکر لگا رہا ہو گا اور بڑی مصیبت میں ہو گا۔ لوگ کہیں گے اس نے ہمیں بھی پریشان کر دیا ہے۔ وہ کہیں گے پہلے بہت دکھی ہیں اور یہ ہمیں اور دکھ پہنچا رہے ہیں اس سے پتہ کرنے لگے آواز آئے گی یہ وہ بندہ ہے اس نے کبھی پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہیں کیا تھا۔ اس نے کبھی خیال نہیں کیا تھا۔ اللہ پاک ہم سب کو تقویٰ نصیب فرمائے۔ اور تیسرے بندے کے منہ سے پیپ اور خون جاری ہو گا۔ اور بہت بد بو آئے گی۔ لوگ پوچھیں گے اس نے ہمیں مصیبت میں ڈالا ہے۔ پتہ نہیں کیا کام کرتا رہا ہے؟ آواز آئے گی یہ وہ بندہ ہے۔ جو لوگوں کی بری باتیں سن کر اپنے کانوں کو سرور پہنچایا کرتا تھا اور چوتھا آدمی جو ہو گا اسے انسان کا گوشت کھانے کو دیا ہو گا وہ انسان کا گوشت کھا رہا ہو گا لوگ پوچھیں گے یہ کون ہے؟ آواز آئے گی یہ چغل خور بندہ ہے۔ غیبت کرنے والا ہے۔ اللہ

تعالیٰ نے اس کو سزا دی ہے۔ اس لیے میرے بھائیو ایک ہو جاؤ ایک دوسرے کے خیر خواہ بن جاؤ۔ ایک جسم کی طرح۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہہ رہا ہے فرمایا:

﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا﴾ (آل عمران: 103)

''لوگو! اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔''

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے قرآن کو زور سے پکڑ لو پھر فرمایا: ﴿وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ اور فرقہ وغیرہ نہ بناؤ اللہ جل جلالہ کی ذات تاکید فرما رہے ہیں ایک ہو جاؤ۔ آگے فرمایا:

﴿وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ﴾ (آل عمران: 103)

اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد کرو جب تم ایک دوسرے کو دیکھنا برداشت نہیں کرتے تھے تو اللہ کریم کی ذات نے تم پر اپنی مہربانیاں کیں اور بھائی بھائی بنا دیا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں

((اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِفْتَرَقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً .))

اللہ کے نبی فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سن لو۔ بنی اسرائیل کے بہتر (۷۲) فرقے بن گئے۔

((وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً .))

اللہ کے نبی فرماتے ہیں۔ وہ بہتر (۷۲) فرقے بنے تھے اور میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے بنیں گے۔ آپ فرماتے ہیں:

((کُلُّهُمْ فِی النَّارِ .))

سارے جہنمی ہوں گے۔ ''اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً .'' یہ سارے دوزخی ہوں گے لیکن ان میں ایک جماعت ایسی ہوگی جو جنتی ہوگی اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اب سب کہتے ہیں ہم وہی ہیں۔ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتا ہے وہ بھی کہتا ہے میں وہ ہوں۔ جو قرآن کا منکر ہے وہ بھی کہتا ہے میں وہ ہوں۔ جو نبی کے فرمان کا منکر ہے وہ بھی کہتا ہے میں وہ ہوں جو قبروں کی چادریں اُتار اُتار کر کھا جاتا ہے وہ کہتا ہے میں وہ ہوں۔ جو چالیسویں اور قل کرتا ہے وہ کہتا ہے میں وہ ہوں صدقے جاؤں صحابہ رضی اللہ عنہم سے اللہ تعالیٰ ان کی قبریں نور سے منور فرمائے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں۔ اے اللہ کے رسول وہ کونسی جماعت ہوگی جو حق پر ہوگی۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتوں میں سب جھگڑے ختم کردیئے آپ فرماتے ہیں

((مَاأَنَا عَلَيْهِ وَ اَصْحَابِیْ .))

وہ وہ جماعت ہوگی جس پر میں اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں گے۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں وہ لوگ جنتی ہیں اب یہ دیکھنا ہے کہ وہ جماعت کونسی ہے جو نبی کے نقش قدم پر چلنے والی ہے؟ اسی طرح میرے اور آپ کے پیر و مرشد ایک دن سیدھی لکیر کھینچتے ہیں۔ دو لکیریں ادھر اور ادھر کھینچتے ہیں اور فرماتے ہیں یہ جو سیدھی سڑک ہے یہ میری سڑک ہے ((وَھٰـذِهِ سُبُلُ الشَّيْطَانِ .)) اور یہ شیطانی سڑک ہے۔ وہ بھی شیطانی سڑک ہے۔ یہ جو سیدھی سڑک ہے یہ میری سڑک ہے اس سڑک پر چلتے جانا یہ مدینہ سے ہوتی ہوئی میرے حوض پر پہنچ جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے سن لو اور اپنے دل کی تختیوں پر نوٹ کرلو وہ کونسی سڑک ہے جو میرے مصطفیٰ اور اس کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی سڑک ہے جاؤ۔ میرے مصطفیٰ اور اس کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی پر نظر ڈال کر دیکھو کبھی کسی نے ایک ذرہ بھی چالیسواں اور قل کئے ہوں؟ کبھی کسی نے چھوٹی بڑی گیارہویں کی ہو؟ جاؤ میرے نبی کے دوستوں کی زندگی پر نظر ڈالو۔ وہ کونسی سڑک ہے؟ فرماتے ہیں:

شرح محمدی کھنڈی سمجھئے
تے آپ پھدو بن جایئے
تے جدھر جدھر ٹولا ای لاوَے
آگے ای ایڈھ دے جایئے
حنفی مالکی اے تے وہابی
اے سارے ای توڑ عقیدے
تے کے سڑک مدینے والی

اوئے آؤ دربار نبیؐ دے
چنگا پر چنگے سی چنگا
راہ محمدؐ والا
مندا ہر مندے سی مندا
بدعت والا ڈالا

اللہ تعالیٰ میرا اور آپ کا بھلا فرمائے اور میرا اور آپ کا خاتمہ ایمان پر کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا﴾ (آل عمران: 103)

اللہ تعالیٰ کے قرآن پر سب جمع ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



سفرِ طائف

﴿قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝﴾ (الاحقاف:31-30)

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سیدالکونین رسول الثقلین امام القبلتین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے لیے ہوں دوستو اور بزرگو! قرآن کریم کا چھبیسواں پارہ سورۃ احقاف کی دو آیات میں نے تمہارے سامنے پیش کیں ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور تم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

دوستو! نبی ﷺ کی زندگی کے حالات تم سن رہے ہو۔ مکہ والے بار بار سردار ابو طالب کے پاس آئے اور انہوں نے مطالبہ پیش کیا۔ یا تو محمد ﷺ کو ہمارے حوالے کردو اس کی تبلیغ بند کرو۔ یہ جو تبلیغ کرتا ہے قرآن سناتا ہے یا یہ بند کرو یا اسے ہمارے حوالے کرو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چچا تم نے میرا ساتھ دینا ہے تو دو نہیں دینا تو نہ دو میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ کیوں کہ میری ڈیوٹی لگی ہے میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ہر حالت میں پہنچانا ہے اور نتیجہ یہ نکلا مکہ والوں نے وادی محصر میں بیٹھ کر جہاں ابرہہ کافر نے اپنی فوج بٹھائی تھی اس مقام پر بیٹھ کر پروگرام بنایا میٹنگ کی یہ بل پاس کیا کہ ان ہاشمیوں سے نہ رشتہ لینا ہے اور نہ دینا ہے ان کی دوکان سے نہ سودا لینا ہے نہ انہیں سودا دینا ہے۔ ہر قسم کا بائیکاٹ کرنا ہے اور ان بے ایمانوں نے ایک صحیفہ لکھ کر سارے مکہ کے چوہدریوں کے دستخط کروا کر انہوں نے

بیت اللہ کی چھت سے لٹکا دیا کہ آج کے بعد ان ہاشمیوں کے ساتھ، جن جن کا تعلق محمد رسول ﷺ کے ساتھ ہے۔ ان کے ساتھ مکمل بائیکاٹ ہے۔ جب تک محمد ﷺ کو ہمارے حوالے نہیں کریں گے۔ نہ رشتہ لینا ہے نہ دینا ہے۔ نہ سودا لینا نہ دینا ہے۔ نتیجہ کیا نکلا۔ جہانوں کے پیر اپنے ساتھیوں سمیت کچھ لوگ ایسے تھے۔ جن کو کلمہ نصیب نہیں ہوا تھا لیکن میرے مصطفیٰ ﷺ کے وفا دار تھے۔ ان ہاشمیوں کو شعب ابی طالب میں بند ہونا پڑا اور کتنی دیر بند رہے تین سال مسلسل ان مکہ والوں نے بائیکاٹ کیا۔ پوری کوشش کی کہ ان تک کوئی چیز نہ پہنچے نتیجہ یہ نکلا کہ عورتیں اور بچے چمڑا بھگو بھگو کر کھانے پر مجبور ہو گئے۔ کھجوروں کی ہڈیاں پیس پیس کر کھانے پر مجبور تھے۔ اب بچے رونے کی آواز گھاٹی سے باہر تک سنائی دیتی تھی۔

تین سال میرے مصطفیٰ ﷺ نے ایسی تنگی سے گزارے۔ اور چچا کا پیار کتنا ہے؟ رات کو جب سونے کا وقت ہوتا تو سردار ابو طالب نے کہنا اپنے اپنے مقام پر سو جاؤ میرے مصطفیٰ کو کہتا محمد ﷺ تم بھی سو جاؤ۔ چچا کا مطلب یہ تھا کہ اگر کوئی موذی کافر بے ایمان میرے بھتیجے کو دیکھ رہا ہے کہ فلاں جگہ پر سویا ہے اگر اس نے کوئی تکلیف پہنچانی ہے تو دیکھ لے۔ جب دیکھ لیا کہ سارا جہان سو گیا تو کہنا سو بیٹے تم اپنا بستر چھوڑ دو۔ اپنے بستر پر بیٹے یا بھتیجے کو سلا دینا۔

اور میرے مصطفیٰ ﷺ کو کسی محفوظ جگہ پر سلانا۔ تین سال ایسے ہی گزر گئے۔ آخر وہ دن آیا قبیلہ بنو عامر کا ایک آدمی ہشام بن عامر ایک آدمی ظہیر بن امیہ کو کہتا ہے ظہیر تمہیں شرم نہیں آتی تم دل بھر کر کھاؤ اور پیئو۔ رنگ رنگ کے لباس پہنو جناب محمد رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھی قیدیوں جیسی زندگی بسر کریں۔ اور ہشام کو ظہیر بن امیہ کہنے لگا۔ ہشام میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں؟ ہشام کہتے ہیں ظہیر تم اکیلے نہیں تمہارے ساتھ ایک بندہ اور بھی ہے۔ ہشام کہتا ہے وہ کون سا؟ ظہیر کہتا وہ کون سا؟ ہشام کہتا ہے وہ میں ہوں۔ کہتا ہے ایسے کرتے ہیں کوئی تیسرا آدمی تلاش کرتے ہیں۔ ہشام معظم بن ابی کے پاس گیا اور جا کر کہنے لگا۔ تمہارے

ہاشمیوں سے بڑے تعلقات ہیں وہ بھوک پیاس برداشت کر رہے ہیں۔ تم عیش کر رہے ہو۔ تمہیں شرم نہیں آتی تو معظم کہنے لگا۔ ہشام میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں؟ کہتا ہے تمہارے ساتھ دو بندے اور بھی ہیں۔ معظم ایک ہشام بن عامر میں خود اور ظہیر بن ابی امیہ مخذومی نبی ﷺ کی پھوپھی کا بیٹا کہتا ایسے کرو پھر چوتھا بندہ تلاش کرو۔ ہشام ایک ابوالبختری انسان تھا اس کے پاس گیا۔ اس کو بھی سمجھایا کہتا ہے۔ میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں؟ کہتا ہے تمہارے ساتھ تین آدمی اور بھی ہیں یہ کہتا ہے پانچواں آدمی تلاش کرو۔ پانچواں آدمی تھا۔

زمعہ بن اسود بن عبدالمطلب اس کے پاس گئے۔ غرض یہ کہ ان پانچوں کی رائے ایک ہوگئی۔ اور ہشام کہنے لگا سب سے پہلے وہ صحیفہ جس پر مصطفیٰ ﷺ سے بائیکاٹ لکھا ہے وہ میں خود چاک کروں گا صبح ہوئی ہشام بیت اللہ میں گیا اس کے ساتھ ظہیر بن ابی امیہ بھی گیا۔ پیارا سا لباس پہن کر ٹہلتا ٹہلتا بیت اللہ میں گیا اور جا کر بیت اللہ کے سات چکر لگائے طواف کیا۔ اور ہشام کہنے لگا۔ وہ صحیفہ جس میں ہاشمیوں سے بائیکاٹ کیا ہے آج میں چاک کر دوں گا۔ ابوجہل کہنے لگا اسے کوئی چاک نہیں کر سکتا۔ یہ بائیکاٹ جو لکھا ہے اسے کوئی نہیں اتار سکتا۔ ظہیر بول کر کہتا ہے تم جھوٹے ہو ہم تو تب بھی راضی نہیں تھے۔ تم جی بھر کر کھاؤ اور محمد ﷺ کے ساتھی بھوکے رہیں۔ آہستہ آہستہ پانچوں نے تائید کر دی۔

ابوجہل کہنے لگا یہ پروگرام کسی اور مقام پر بنا ہے۔ اور دوسری سائیڈ پر سردار ابو طالب تھے کہنے لگے مکہ والو! سنو ابوجہل سن۔ آج مجھے میرے بھتیجے نے خبر دی ہے کہ جو کچھ انہوں نے اس صحیفے میں لکھا ہے۔ بائیکاٹ لکھا ہے اُسے دیمک کھا گئی ہے۔ صرف اس میں اللہ تعالیٰ کا نام بچا ہے۔ اور جاؤ دیکھ لو۔ صحیفہ کھول کر اگر میرا بھتیجا سچا ہوا تو تمہارا بائیکاٹ ختم ہونا چاہیے۔ اور اگر جھوٹا ہوا تو میں اسے تمہارے حوالے کروں گا جو مرضی کر لینا۔ اور انہوں نے جب صحیفہ کھولا تو اس میں یہی لکھا تھا۔ بِسْمِكَ اللّٰهُمَّ۔ یا جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کا نام تھا صرف وہ ہی بچا۔ باقی سارے کاغذ کو دیمک کھا چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ ﷺ کو آزادی نصیب فرمائی۔ میرے نبی آزاد ہو گئے۔ کھلے عام تبلیغ پھر شروع ہوگئی۔ شعب ابی

طالب میں سن سات نبوت والے بند ہوئے دسویں سال نبوت کے آزادی ملی۔ چھ ماہ بعد رجب کا مہینہ ہے۔ وہ شفیق چچا جس نے میرے مصطفیٰ ﷺ کے لیے بڑی لڑائیاں لڑی ہیں۔ بڑے دکھ سہے تھے اس کی تیاری ہوگئی۔۸۰ سال کی عمر ہے۔ سردار ابو طالب بوڑھا اور مرنے کے قریب ہے سیدنا علی میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس دوڑ کر گئے جا کر کہتے ہیں جہانوں کے پیر آپ کا چچا فوت ہو رہا ہے آؤ ذرا محنت اور کوشش کریں ہوسکتا ہے میرے باپ کو اللہ تعالیٰ مرتے وقت ہی کلمہ نصیب کر دیں۔

میرے مصطفیٰ ﷺ دوڑ کر آئے آ کر دیکھتے ہیں ابو جہل بے ایمان بڑے بڑے کافر سردار ابو طالب کے پاس بیٹھے ہیں میرے مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں میرے چچا ابو طالب بات سنو آخری وقت اونچی نہیں پڑھنا تو میرے کان میں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ ۔ پڑھ لو۔ میں قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں گواہی دوں گا۔ میں رب سے جھگڑ کر تمہیں جنت لے دوں گا۔ ابو جہل کہتا ہے۔ ابو طالب بوڑھے ہو گئے ہو۔ کہیں ہار نہ جانا۔ بوڑھے ہارنا نہیں ابو طالب کہنے لگا ابو جہل فکر نہ کرو۔ میرے مصطفیٰ کو کہتا ہے محمد ﷺ! مجھے پتہ ہے۔ ((اِنَّكَ صَادِقٌ .)) تم سچے ہو۔ تمہارا قرآن تمہارا دین سچا ہے۔ مجھے اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے۔ مرتے وقت بوڑھا ہار گیا ہے تو میں ضرور کلمہ پڑھ لیتا میں اپنے باپ کے دین پر جا رہا ہوں۔ جہانوں کے پیر فرماتے ہیں میرے چچا جی بات سن لیں۔ جب تک مجھے اللہ تعالیٰ نے نہ روکا میں تمہارے لیے معافیاں ضرور مانگوں گا۔ یہ ابو طالب اپنے دین پر فوت ہو گیا۔ میرے نبی بڑے پریشان ہوئے آپ نے معافی مانگنی شروع کر دی۔ اللہ میرے چچا ابو طالب کو معاف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن نازل فرما دیتے ہیں فرماتے ہیں۔

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ۝﴾

(التوبہ:113)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پیارے نہ کسی نبی کے لیے جائز ہے نہ کسی مومن کے لیے جائز

ہے کہ اس کے لیے معافی کی دعائیں کیں جائیں چاہے تمہارے چچا ہی تھا تم مجھے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یا اللہ مشرک کو معاف کر دو۔ کیوں کہ رب کے دربار میں مشرک کی معافی نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تسلیاں فرما دیں۔ لوگوں کے ذہن صاف کر دیئے۔ لوگو مشکلات حل کر سکتا ہوں تو میں اللہ ہی کر سکتا ہوں۔ ایمان سے بتاؤ اگر علی مشکل کشا ہوتا تو باپ کو کلمہ نصیب کیوں نہ ہوتا؟ کلمہ ملنا چاہیے تھا باپ کو معلوم ہوا نہ علی مشکل کشا ہے نہ میرا مصطفیٰ مشکل کشا ہے۔ مشکل کشا کون ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ۝﴾ (القصص: 56)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جسے میں چاہوں ہدایت مل سکتی ہے۔ اصل میں اللہ تعالیٰ بتانا چاہتے ہیں۔ اگر نبی کی ذات سے پیار ہے اور بات سے پیار نہیں تو بات پھر بھی نہیں بنی ہے بات سمجھو اگر نبی کی ذات سے پیار ہے اور بات سے پیار نہیں تو بات نہیں بنی ہے اور اگر بات سے پیار ہے اور ذات سے نہیں تو بات پھر بھی نہیں بنی ہے۔ بات تب بنے گی جب نبی کی ذات اور بات دونوں سے پیار ہو۔ ذہن میں یہ بات ہو جیسے جہانوں کے پیر کی بات سچی ہے ایسے سوہنے کی ذات بھی اونچی ہے۔ نبی کے خون کا لحاظ نہیں نبی کے قانون کا لحاظ ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میرے مصطفیٰ حبیب کبریا جہانوں کے پیر منتیں کرتے رہ گئے۔ چچا کان میں کلمہ پڑھ لیں پیار بہت ہے لیکن کلمہ نصیب نہیں ہوا۔ باباجی نے کہا ہے:

او لے گئے نیں جنت کوثر نہراں
تے دوروں آون والے
سگے چچا پاک نبی دے
تے رب نے دور نکالے
روم و شام تے حبش عراقوں
چانن گیا آ گھیرے

باہجھ نصیب نبی دے چاچے
تے رہ گئے نیں وچ ہنیرے

بلال رضی اللہ عنہ حبش سے آیا اور جنتی۔ خبیب رضی اللہ عنہ روم سے آیا اور جنتی۔ اور چاچے خدمت کر کے پھر بھی جنتی نہیں ہیں۔ کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول آپ کے چچا نے آپ کی بڑی خدمت کی ہے۔ وفاداریاں اور محبتیں بہت کیں ہیں۔ آپ فرماتے ہیں سارے جہنمیوں سے میرے چچا کو کم عذاب ہے۔ اے اللہ کے رسول کتنا ہے؟

میری سفارش کی وجہ سے میری دعا کی وجہ سے میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے چچا کو صرف آگ کا جوتا جہنم میں پہنایا ہے اُس سے دماغ ایسے اُبلے گا جیسے ہنڈیا اُبلتی ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے جیسا مجھے عذاب ہو رہا ہے کسی کو نہیں ہو رہا۔ وفادار چچا بھی فوت ہو گیا تین دن گزرے وفادار بیوی غم خوار بیوی میرے مصطفیٰ کی سیدہ خدیجۃ الکبریٰ جو بہت قیمتی بیوی تھی جس کے بارہ میں جبرائیل نے مجھے آ کر بتایا۔ سوہنیا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آ رہی ہیں اس نے برتن میں سالن ڈالا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کا سلام بھیج دو۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو کہہ دیں آپ کو اللہ تعالیٰ سلام بھیج رہے ہیں۔ میرا بھی سلام دے دینا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو پیغام دے دینا۔ اللہ تعالیٰ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے جنت میں موتیوں کا محل تیار کیا ہے۔ اماں جی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا آخری وقت ہے تین دن پہلے چچا فوت ہوئے اب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا روئے جا رہی ہیں۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالوں کی زندگی آپ کے ساتھ گزاری ہے۔ پچیس سال کی زندگی آپ کے ساتھ گزاری ہے جب میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی ہوئی۔ یہ چالیس سال کی ہیں۔ آج جب دنیا سے جا رہی ہیں۔ ۶۵ سال کی عمر ہے سیدہ خدیجہ کہتی ہیں پیارے اتنے سال آپ کے ساتھ گزارے ہیں اور اللہ کے سامنے اس لیے رو رہی ہوں۔ اللّٰہ اکبر اللہ مجھ سے کہتی ہیں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری بچیاں ہیں زینب ہے۔ ام کلثوم اور رقیہ ہے میری فاطمہ ہے پہلے تو میں ان سے پیار کرتی تھی۔ خدیجہ کہتی ہیں۔ جہانوں کے پیر اب ان کو ماں کا

پیار بھی آپ نے کرنا ہے اور باپ کا پیار بھی آپ نے کرنا ہے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی فوت ہو گئیں اور چچا ابو طالب بھی فوت ہو گئے۔ اس سال کا نام میرے مصطفیٰ ﷺ نے ((عَـامُ الْحُزْن۔)) غم کا سال رکھا۔ بڑے پریشان ہیں میرے نبی ﷺ مکہ والوں نے تکالیف کی انتہا کر دی۔ پہلے تو ابو طالب رکاوٹ تھا۔ جہانوں کے پیر نے سوچا کہ مکہ والوں نے بہت مارا ہے۔ اور میں نے بہت وعظ کی ہے چلو اب طائف والوں کو وعظ کر دوں۔ ہو سکتا ہے قسمت جاگ جائے اور کوئی میرا بازو بن جائے۔

سیدنا زیدؓ بن حارثہ رضی اللہ عنہ میرے مصطفیٰ ﷺ کا منہ بولا بیٹا ہے۔ فرماتے ہیں بیٹا زید آ ؤ طائف کو چلیں چل کر ان کو قرآن سنائیں۔ ہو سکتا ہے طائف والوں کی قسمت جاگ جائے۔ ٦٠ میل سفر میرے محمد ﷺ نے پیدل طے کیا۔ ٦٠ میل وہ کتنے خوش نصیب پاؤں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے پیدل تبلیغ کے لیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت قبول فرمالے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ مجھے یہاں ایک جماعت نظر آ رہی ہے یہاں جتنے دوست اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے آئے ہیں اللہ تعالیٰ سب کا آنا قبول فرمائے۔ میرے بھائی رب کے دین کے لیے نکلنا آسان نہیں ہے۔ ہر بندہ کیوں نہیں نکلتا؟ وہی جاتا ہے جسے مالک پسند فرمالے۔

میرے نبی پیدل چل کر جا رہے ہیں۔ ہم تو کار پر جاتے ہیں اور تھک جاتے ہیں۔ کئی مولوی غصہ نکالتے ہیں۔ کئی وعدہ کر کے نہیں پہنچتے۔ اور میرے نبی کو کسی نے بلایا نہیں پیغام نہیں بھیجا یہ نہیں فرمایا پیارے آپ کی مرغوں کی دعوت ہے۔ میرا نبی پیدل چل کر گیا۔ اور جاتے ظلم کیا ہوا انہوں نے استقبال پتھروں سے کیا۔

اندازہ لگاؤ۔ تین طائف کے منبر ہیں تینوں کو میرے مصطفیٰ علیحدگی میں ملے عبدیہ سے، مسعود اور حبیب تینوں بھائی۔ اور تینوں مالک ہیں۔ میرا نبی ایک کے پاس گیا جا کر کہتا ہے چوہدری طائف کے چوہدری میں تمہیں قرآن سنانے آیا ہوں۔ آگے سے یہ کیا کہتا ہے؟ تم ہی تو ملے ہو رب کو نبی بنانے کے لیے۔ رب نے نبی بنانا تھا تو مجھے بناتا۔ مکہ کے چوہدری

ابوجہل کو بنا دیتا کہتا ہے۔

﴿لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ۝﴾

(الزخرف:31)

یہ قرآن کسی بڑے انسان پر کیوں نازل نہیں ہوا؟ دوسرے چوہدری کے پاس نبی گئے۔ آپ فرماتے ہیں۔ چوہدری جی میں آپ کو قرآن سنانے آیا ہوں یہ چوہدری کہتا ہے۔ اگر تم نبی ہو تو میرا دل چاہتا ہے میں جا کر بیت اللہ کا غلاف پھاڑ دوں تمہیں اللہ نے نبی کیوں بنایا ہے؟ تیسرے کے پاس میرے نبی گئے یہ بھی کہتا ہے نہ میں نے تمہاری بات سننی ہے اور نہ کرنی ہے۔ اگر تم نبی ہو تو بھی بات نہیں کرنی اور اگر نبی نہیں ہو تو بھی بات نہیں کرنی اور نبی فرماتے ہیں چوہدریوں بات اپنے تک رکھنا۔ ذرا مجھے قرآن بستی والوں کو سنا لینے دو لیکن ان کو کون سمجھائے؟ انہوں نے اپنے گاؤں کے غنڈے اور شرارتی لڑکے میرے مصطفیٰ ﷺ کے پیچھے لگا دیئے۔ ان اوباش لڑکوں کو کہتے ہیں اللہ کا نبی لوگوں کو قرآن سنائے اور تم جھولیوں میں پتھر ڈال لو۔ ان کے پاؤں پر مارنا۔

سیدنا زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دس دن طائف میں رہے دس دن میرے نبی نے قرآن سنایا۔ بازاروں میں میرے نبی قرآن سناتے ہیں۔ چوک میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ یہ بے ایمان پتھر مار رہے ہیں۔ سیّدنا زید کہتے ہیں۔ ایک دن اتنے اوباش لڑکے جمع ہو گئے کہ میں جدھر دیکھتا تھا۔ لائنیں لگی نظر آتی تھیں۔ انہوں نے میرے مصطفیٰ ﷺ کو اتنے پتھر مارے میرے محمد ﷺ کی جوتی خون سے بھر گئی۔

تم تو حلوہ کھا کر راضی ہو جاتے ہو۔ تمہاری تبلیغ بس یہ ہے آج فلاں کے قل کا ختم ہے۔ آج گیارھویں کا ختم ہے۔ تم اسے تبلیغ سمجھتے ہو گھر بیٹھے ہی کافی سمجھتے ہو۔ نہیں میرے بھائی جہانوں کے پیر کو آ کر دیکھو میرے مصطفیٰ ﷺ نے کتنی محنتیں کیں ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ الاصابہ میں لکھتے ہیں۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ البدایہ میں لکھتے ہیں ایک دن میرے نبی ایک بازار یا میلے میں وعظ کر رہے ہیں۔ قرآن پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ میرے نبی کے سامنے ایک

پہلوان آیا۔ آپ نے فرمایا۔ ارے پہلوان رب سے ڈر جاؤ۔ یہاں ہر وقت نہیں رہنا۔ یہ زندگی چار دن کی ہے۔ یہ پہلوان کہتا ہے کیا کروں؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں مسلمان بن جاؤ۔

یہ پہلوان جہانوں کے پیر کو کہتا ہے۔ اے محمد ﷺ مجھ سے کشتیاں لڑلو۔ آپ فرماتے ہیں۔ ابن رکانہ اگر تمہاری قسمت میں ایسے ہی اسلام ہے تو میں لڑنے کو بھی تیار ہوں۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ یہ جہنم کی جیل سے بچ جائے۔ اتنا پیارا چہرہ اتنا پیارا وجود۔ یہ جہنم سے بچ جائے۔ ایک طرف مانا ہوا پہلوان ہے اور دوسری طرف آمنہ کا لال ہے۔ جس نے کبھی کشتیاں نہیں کیں تھیں۔ لیکن میرے نبی کی خواہش یہ تھی اللہ اگر لڑ کر جنت میں جانا چاہتا ہے تو اللہ اس کو ہدایت نصیب فرما دے۔

یہ میرے نبی کو کہتا ہے پیارے لنگوٹی ڈال لو آپ فرماتے ہیں میں نے لنگوٹی نہیں ڈالنی۔ تم سے ایسے ہی لڑوں گا۔ ایک طرف میرا نبی کھڑا ہے۔ ایک طرف مانا ہوا پہلوان کھڑا ہے۔ عرش والا رب بھی دیکھ کر خوش ہو رہا ہوگا جب میرے نبی نے اپنا نبوت والا قیمتی ہاتھ اس پہلوان کو لگایا۔ پہلوان کمر کے بل زمین پر گر گیا۔ دوستو کون کشتی کر سکتا تھا میرے محمد ﷺ سے جو سیرت میں بھی اعلی اور صورت میں بھی اعلیٰ تھے۔ جس جیسا بہادر اور دلیر آج تک اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کیا۔ مدینہ میں ایک دن شور برپا ہو گیا صحابہ ابھی سوئے تھے میرے مصطفیٰ ﷺ دور سے چکر لگا کر واپس آئے۔ آپ فرماتے ہیں بے فکر ہو کر سو جاؤ میں سارا چکر لگا آیا ہوں۔ جنگ حنین والے دن عباس بن مطلب فرماتے ہیں میں نے جناب محمد ﷺ کے سفید خچر کی مہار پکڑی تھی آپ آگے آگے جا رہے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوڑ گئے جب تیر اندازوں نے بارش کی اللہ کے نبی کی سواری سب سے آگے جا رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے۔

((اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبَ اَنَا بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔))

''میں جھوٹا نبی نہیں ہوں میں عبد المطلب کا پوتا ہوں۔''

عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کے خچر کی مہار زور سے پکڑے رکھی سب سے

بہادر میرا محمد ﷺ ہے اور پھر ہاتھ بھی تو نبوت والا تھا۔ قیمتی ہاتھ پہلوان کو لگا دور جا گرا۔ فرمایا: تسلی ہوگئی؟ کہتا ہے نہیں سرکار ایک مرتبہ اور۔ دوبارہ پھر ہاتھ لگایا دوبارہ پہلوان گر گیا۔ فرمایا: اب؟ کہتا ہے ایک مرتبہ اور تیسری مرتبہ میرے محمد ﷺ نے ہاتھ لگایا پہلوان دور جا پڑا اور پڑھے جائے۔ ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ.'' اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے لیے محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بھائیو ان بھائیوں کا فکر کیا کرو۔ ان کو جہنم میں نہ گرنے دو بلکہ جنت کے بادشاہ بننے دو۔ اللہ کے نبی کا جوتا خون سے بھر گیا۔ اللہ کے نبی چل پڑے زید کہتے ہیں میں عتبہ شیبہ کے باغ میں لے گیا انگوروں کی بیل کے نیچے لٹا دیا۔ ٹھنڈے پانی کے چھینٹے لگائے۔ زخم دھوئے۔ کہتے ہیں۔ میں جوتا اتارتا تھا لیکن مصطفیٰ ﷺ کا جوتا اترتا نہیں تھا۔ میں نے کہا پیارے ان طائف والوں نے آپ کو بہت مارا ہے ان کے لیے بددعائیں کیوں نہیں کرتے۔ جہانوں کے پیر فرماتے ہیں۔ میرے زید بددعائیں اگر کرنی ہیں تو دعائیں کیوں نہ کروں؟ اللہ کے نبی آسمانوں کی طرف منہ کرکے فرماتے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّتَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ .))

اللہ میرے پاس کوئی حفاظتی دستہ نہیں اللہ میں نے ان طائف والوں کو قرآن سنایا ہے اللہ ان لوگوں نے مجھے پتھر مارے ہیں اللہ میرے جسم سے نکلا خون دیکھ کر میرا جوتا خون سے بھرا دیکھ کر۔ عرش والے کہیں ناراض نہ ہو جانا میں نے انہیں معاف کر دیا ہے اللہ تم بھی معاف فرما دینا۔ یا اللہ انہیں معاف کر دینا۔ آپ فرماتے ہیں بیٹا زید بات سنو۔ ابھی یہ مسلمان ہوں گے اور اگر یہ نہ ہوئے تو ان کی اولادیں ضرور مسلمان ہوں گی دیکھو میرے مصطفیٰ ﷺ کی نظریں کہاں لگیں ابھی خود کلمہ پڑھیں گے دعا کر رہا ہے میرا نبی۔ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ .)) اللہ ان طائف والوں کو ہدایت دے دے۔ حالانکہ بات کیسی ہے؟ آپ فرماتے ہیں میں نے اوپر دیکھا تو جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے

پیارے یہ جو میرے ساتھ فرشتہ ہے اسے اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں پر مقرر کیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت لے کر آیا ہے اگر آپ کہو تو ان دو پہاڑوں کو ٹکرا کر طائف والوں کا آٹا ہی پیس دوں۔ اور یہ جو فرشتہ ہے اسے رب نے ہوا پر مقرر کیا ہے۔ یہ تیسرا پانی کا فرشتہ ہے۔ آپ اجازت دو آپ فرماتے ہیں اللہ طائف کو ضرور ہدایت دے گا۔ یہ ضرور راہ راست پر آئیں گے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

کتنا حوصلہ ہے میرے مصطفیٰ ﷺ کا؟ عتبہ شیبہ کے باغ میں میرا نبی لیٹا ہے انہوں نے دیکھا کہ نبی زخموں سے چور ہے اپنے اس عطاس نامی غلام نصرانی مذہب سے تعلق رکھنے والے سے کہنے لگے کہ ایسے کرو۔ انگور پلیٹ میں ڈال لو اور اس بندے کو دے آؤ۔ کہتا ہے میں نے انگور پلیٹ میں ڈالے اور مصطفیٰ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ نے جب انگور دیکھے آپ نے بسم اللّٰہ پڑھی اور کھانے لگے۔ کیوں کہ کھاتے وقت شرط بسم اللّٰہ کی ہے۔ یہ کہتا ہے سوہنے یہاں کے لوگ تو بسم اللّٰہ نہیں پڑھتے۔ ان لوگوں کو بسم اللہ آتی ہی نہیں۔ آپ فرماتے ہیں تم کس علاقہ کے ہو؟ کہتا ہے میں نینوا البستی کا رہنے والا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ وہ نینوا البستی جہاں میرے بھائی یونس بن متی اگزرے ہیں۔ کہتا ہے وہ آپ کا بھائی کیسے تھا؟ آپ اسے کیسے جانتے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں عطاس یونس علیہ السلام بھی نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں۔ عطاس نے میرے محمد ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں چومنا شروع کر دیئے بوسے لینا شروع ہو گیا۔ عتبہ شیبہ نے دیکھا تو کہتا ہے غلام بھی خراب کر لیا ہے۔ ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔ واپس آیا کہنے لگے عطاس تم اس کے ہاتھ پاؤں چوم رہے تھے۔ کیا بات ہے؟ کہتا ہے چوہدریو! سنو پوری زمین پر اس ہستی جیسی ہستی نہیں ہے۔

میرے نبی دعائیں کر رہے ہیں۔ ((اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ .)) اللہ ان کو ہدایت دے دیں۔ آج میرے نبی نے دعا کی۔ میرے محمد ﷺ کی دعا آج آسمانوں پر گئی اور قبول کب ہوئی؟ ٹھیک دس سال بعد میرے محمد ﷺ کی دعا قبول ہوئی۔ میرے بھائی تم بہت جلد گھبرا جاتے ہو۔ کہ مولوی جی دعاؤں میں اثر نہیں رہ گئے۔ دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟ اوپر

سے آواز آتی ہے۔ میرے بندے جب تک اپنی روٹی حلال کی نہیں کرو گے میں تمہاری دعا قبول نہیں کروں گا۔ اوپر سے آواز آتی ہے جب تم ((اَمْـرَ بِـالْـمَـعْـرُوْفِ وَنَهْيَ عَنِ الْـمُنْكَرِ .)) کے قائل نہ رہو گئے۔ برائی کو نہ روکا اور نیکی کا حکم نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کی سزا میں یہ دوں گا تم دعائیں کرو گے اور میں قبول نہیں کروں گا۔ اب سارا جہان کہہ رہا ہے یا اللہ اس حکومت کو دفع کر دیں۔ کہتے ہیں یا نہیں؟ کہا بائیس روپے کلو چینی اور چوبیس روپے کلو گڑ ابھی اللہ جانے کیا بننا ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ روز بروز کام بڑھتا جا رہا ہے۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے اور اپنے غیبی خزانے سے ہماری مدد فرمائے۔ ویسے ہمارے گناہ بھی ایسے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

دیکھو میرے نبی نے دعائیں کیں آج میرے مصطفیٰ ﷺ کی ٹھیک دس سال بعد دعا قبول ہونے لگی ہے۔ دو سال بعد مہاجر ہوئے۔ آٹھ سال بعد مکہ فتح ہوا۔ فتح مکہ کے بعد جہانوں کے پیر جا رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم حنین کی چھ سات ہزار کی آبادی ہے اسے بھی کور کر لیں اللہ کے پاک نبی اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر قبیلہ بنی حوازن ان طائف والوں پر حملہ کرتے ہیں نتیجہ یہ نکلتا ہے اللہ اپنے مصطفیٰ کو فتح عطا کر دیتے ہیں۔ نبی کو فتح ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ مال غنیمت بھی دیتے ہیں۔ چھ ہزار مرد اور عورتیں قیدی بن کر آتی ہیں۔ چوبیس ہزار اونٹ ملتا ہے۔ چالیس ہزار بکریاں آ رہی ہیں۔ کہیں سونے اور چاندی کے ڈھیر لگ جاتے ہیں کہیں ریشم کے ٹکڑوں کے ڈھیر ہیں۔ جہانوں کے پیر فتح کو دیکھتے ہیں خوشخبریاں مل رہی ہیں۔ سونے اور چاندی کے ڈھیر ہیں۔ میرے محمد ﷺ اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ چھ ہزار مرد اور عورتیں قیدی ہو کر آئے ہیں۔ ان قیدیوں میں ایک عورت ایسی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس عورت کو گرفتار کیا اور دیکھتے ہیں یہ ایسی عورت ہے۔ اس کے پاؤں میں جوتا نہیں ہے سر پر پھٹی پرانی چادر ہے۔ اس عورت کو صحابہ رضی اللہ عنہم نے گرفتار کیا ہے۔ یہ میرے محمد ﷺ کے ساتھیوں کو کہتی ہیں۔ میرے بھائی کے نوکرو تمہارے بادشاہ کہاں ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں اے عورت ہمارا بادشاہ نہیں ہے۔ آسمانوں والا بادشاہ

ہے یہ عورت کہتی ہے تم اپنے بڑے کو کیا کہتے ہو؟

صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں اے عورت ہمارے بڑے کا نام محمد ﷺ ہے یہ عورت کہتی ہے وہ ہی تو میرا بھائی ہے جو تمہارا پیر ہے وہ شیماں کا بھائی ہے۔ ذرا مجھے ان کے پاس لے چلو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بڑے تعجب کے ساتھ انہیں جہانوں کے پیر کے پاس لے گئے یہ عورت میرے مصطفیٰ کے پاس جا کر کھڑی ہو جاتی ہے اور میرے نبی کو کہتی ہے میرے بھائی محمد ﷺ ذرا اوپر دیکھو تو سہی آپ فرماتے ہیں تم کون ہو؟ یہ عورت کہتی ہے۔ بھائی تم نے مجھے پہچانا نہیں میں تمہاری ماں حلیمہ کی بیٹی شیماں ہوں۔ میں شیماں بنت حلیمہ ہوں۔ یہ میرے نبی کو کہتی ہے اے محمد ﷺ! جب تم ہمارے گھر گئے تھے تمہاری عمر 1 سال اور میری عمر 10 سال تھی۔ آج میری عمر اکہتر سال اور تمہاری عمر اکسٹھ سال ہے کیسے تعارف کروا رہی ہے؟ کہتی ہے۔

میں شیماں میری ماں حلیمہ
تے اسی آں تیریاں دائیاں
تو گھر ساڈے وچ پرورش پائی
تے گلاں یاد کرائیاں
ماں میری تینوں ددھ پلاندی
میں سی تینوں چاندی
تو گود میری وچ لیٹا رہندا
میں سو سو لاڈ لڈاندی

اوراب کیا کہتی ہے:

ہون توں بن گیا ایں پیر جگاں دا
تے ملیا ای شان اچیرا
صحابہ تیریاں پکڑ لیاندا ای
سب قوم قبیلہ میرا

اَج میں بھی ویرا قیدی ہو کے
آئی تیرے وچ دوارے
ایہہ گل سن کے چھم چھم رنے
پاک رسولؐ سہارے

میرے نبی کو کہتی ہے سرکار میں آپ کے دودھ کی بہن ہوں اور کیا سلوک کیا میرے مصطفیٰ ﷺ نے؟ اللہ اکبر اللہ۔ اس طرح کر کے جو مہر نبوت والی چادر تھی۔ وہ آپ نے بچھا دی اور فرمایا شیماں اب تم نیچے نہ بیٹھو بلکہ محمد ﷺ کی پاک چادر پر بیٹھو۔ کیسا ہے میرا محمد ﷺ؟ شیماں میرے مصطفیٰ کی چادر پر بیٹھی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں اے اللہ کے رسول یہ تو غیر مذہب کی عورت ہے۔ یہ غیر مسلم ہے اور آپ کی چادر پاک ہے۔ آپ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کچھ نہ کہو یہ میری دودھ کی بہن ہے۔ یہ مجھے لوریاں دیا کرتی تھی۔ یہ شیماں بنت حلیمہ ہے میں نے ان کے گھر پرورش پائی تھی۔ آپ فرماتے ہیں۔ شیماں تم کیا چاہتی ہو؟ دیکھنا بہن کا مُل پڑنے لگا ہے ہمارے مسلمان تو وکلاء سے مشورہ کرتے ہیں بابا جی جائیداد میں سے بہن کا حصہ کیسے رکھیں؟ بے دخل کیسے کریں؟ جعلی انگوٹھے لگوا کر بہنوں کو محروم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔

میرے بھائیو جہانوں کے پیر فرماتے ہیں۔ شیماں تم کیا چاہتی ہو؟ شیماں کہتی ہے۔ سوہنیا قیدیوں نے کیا چاہنا ہوتا ہے؟ آپ فرماتے ہیں۔ شیماں تم بات تو کرو۔ شیماں کہتی ہے پیارے یہ میرے رشتہ دار اور تمہارے پاس قیدی ہو کر آ گئے ہیں۔ جہانوں کے پیر فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم جتنے شیماں کے رشتہ دار ہیں سب رہا کر دو۔ یہ قیدی جب رہا ہوئے تو اس عورت شیماں کو کہتے ہیں شیماں اتنے پیارے پیر کو چھوڑ کر کہاں جانا ہے؟ یہ قیدی سارے میرے محمد ﷺ کے مرید ہو گئے۔ اور وہ چوہدری جو کہتے تھے ہم نے بات نہیں سننی وہ آ گئے۔

جب میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آئے تو آپ فرماتے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ بات سنو۔

سوہنیا کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ چوہدری دیکھ رہے ہو؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا جب میں ان کے پاس گیا تھا۔ انہوں نے میرا استقبال پتھروں سے کیا تھا۔ پتھر مار کر اتنی تکلیف دی کہ میدان احد میں آپ کے دانت مبارک شہید ہو گئے۔ سر زخمی ہو گیا۔ زخموں سے چور ہو گئے ایک بندہ کہتا ہے پیارے کیا آپ کو اس سے زیادہ تکلیف والا دن کوئی آیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ہاں طائف والوں نے مجھے جو پتھر مارے تھے وہ زندگی بھر نہیں بھول سکتے۔ لیکن دیکھو اخلاق کیسا ہے؟ آپ فرماتے ہیں۔ ابو بکر جب میں گیا تھا انہوں نے میرا استقبال پتھروں سے کیا تھا۔

ابو بکر کہتے ہیں پیارے اب کیا کریں؟ آپ فرماتے ہیں۔ آپ ان کے لیے بکرے اور چھترے بھون دو۔ ان کو گوشت بھون کر کھلاؤ۔ اللہ کے نبی نے ان چوہدریوں کو اچھا کھلایا نتیجہ یہ نکلا یہ چوہدری بھی میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بن گئے۔ اللہ کے نبی اس رات پتھر کھا کر مکہ مکرمہ واپس آئے وادی میں پہنچے اللہ کے نبی نے کچھ دن اس وادی میں قیام فرمایا۔ آدھی رات یا صبح کی نماز کا وقت ہے جہانوں کے پیر قرآن پڑھ رہے ہیں۔ دیکھو میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کیسی سچی اور پاک ہے۔ آپ نے کھانا بھی پاک رہنا بھی پاک اللہ تعالیٰ کا قرآن پڑھا جا رہا ہے۔ جن اُڑ رہے ہیں۔ نصیبین کے جن اُڑ رہے ہیں۔ یہ ڈھونڈ رہے ہیں ہمارا آسمان پر جانا کیوں بند ہے؟ جب مکہ کی وادی میں پہنچے دیکھتے ہیں اللہ کا نبی قرآن پڑھ رہا ہے اور لوگ سن رہے ہیں۔ جماعت ہو رہی ہے۔ ان جنوں نے بھی آ کر میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سننا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بتا دیا فرمایا:

﴿وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ﴾

(الاحقاف: 29)

اے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرانا نہیں مکہ والے نہیں سنتے تو نہ سنیں طائف والے نہیں سنتے تو نہ سنیں میں نے جنوں کی جماعت بھیج دی ہے وہ قرآن سن رہے ہیں۔ پھر ادب کیسا ہے؟

﴿يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ﴾ (الاحقاف: 29)

جب میرے نبی کے پاس آئے۔ ﴿قَالُوْا اَنْصِتُوْا﴾ آپس میں کہنے لگے اپنی باتیں چھوڑ دو۔ اور جناب محمد ﷺ کا قرآن سنو۔ ﴿فَلَمَّا قُضِيَ﴾ جب قرآن ختم ہوا تو جہانوں کے پیر کے سامنے آ کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے میرے مصطفی ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا۔ پھر یہ سکون سے نہیں بیٹھے رب کا قرآن کہتا ہے۔

﴿وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ٥﴾ (الاحقاف:29)

یہ سارے جن جتنے مسلمان ہوئے تھے دین کے داعی بن کر اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ انہوں نے جا کر اپنے علاقہ میں سارے جنات اکھٹے کر لیے ایک جلسہ رکھ دیا۔ یہ جنوں کو اکھٹا کر کے کہنے لگے۔

﴿يٰقَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى﴾

(الاحقاف 30)

یہ کہتے ہیں ہمارے بھائی بات سنو۔ ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے۔

﴿يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ٥﴾ (الاحقاف:30)

اے ہماری قوم ہم قرآن سن کر مسلمان ہو گئے ہیں تم بھی مسلمان بن جاؤ۔ جن تبلیغ کر رہے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ۔ قرآن پڑھ کر جن سنا رہے ہیں۔ اے جنوں۔ ہم قرآن سن کر آئے ہیں آؤ سنو اور دیکھو جن بھی قرآن سنا رہے ہیں اور سن رہے ہیں۔ اور کیا کہتے ہیں؟ جناب کہتے ہیں ہمارے بھائی آپ قرآن سن کر آئے ہو اور مسلمان ہو گئے ہو۔ اور اگر ہم بھی مسلمان ہو گئے تو کیا ملے گا؟ اللہ اکبر اللہ۔ جن کہتے ہیں۔

﴿يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ﴾ (الاحقاف:31)

اے ہماری قوم اللہ تعالیٰ کے داعی کی دعوت قبول کر لو۔ اللہ پاک ﴿يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ﴾ (الاحقاف: 31) جب مسلمان ہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دیں گے۔

﴿وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝﴾ (الاحقاف: 31)

اور جس نے قرآن کو سینے سے لگا لیا میں نے اسے جہنم کی جیل سے بچا لیا۔ وہ بھی دین کے داعی اور سپاہی بن گئے۔ اللہ پاک ہمیں بھی دین کی تبلیغ کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے بھائیو ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو۔ دیکھو میرے مصطفیٰ ﷺ نے اپنی کتنی پیاری صورت اسی کام میں لگا دی کہ اللہ سارے بندے جہنم کی جیل سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



مقامِ محمود

﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًاo وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاo﴾ (الاسراء: 79-78)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ سورۃ بنی اسرائیل پندرہواں پارہ میں سے قرآن کریم کی دو آیات آپ کے سامنے پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

دوستو! اللہ تعالیٰ نے ایک درجہ تیار کیا ہے۔ جس کا نام مقام محمود ہے مقام محمود ایک درجہ ہے اور جسے نصیب ہونا ہے وہ ہستی بھی ایک ہی ہے۔ جگہ بھی ایک ہے اور جسے اللہ نے وہ مقام محمود عطا فرمانا ہے وہ ہستی بھی ایک ہے جیسے وہ مقام اونچا ہے ویسے وہ ہستی بھی اونچی ہے وہ ہستی کونسی ہے اس کا نام ہے آمنہ کا لال ساری کائنات کا سردار جناب محمد ﷺ آپ فرماتے ہیں تم میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کیا کرو۔ جو بندہ یہ دعا کرے گا۔ کائنات کے سردار نبی فرماتے ہیں میں اس کے حق میں قیامت والے دن سفارش کروں گا۔ وہ دعا کونسی ہے؟ توجہ سے سننا شاید بات سمجھ میں آجائے حدیث پاک میں آتا ہے۔ آمنہ کے لال ساری کائنات کے سردار نے فرمایا: ((قُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ .))

اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم تم بھی ایسے کہا کرو جیسے موذن کہتا ہے مؤذن کی اذان سن کر تم بھی ویسے ہی کہا کرو۔ مؤذن کیا کہتا ہے؟ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت

بڑا ہے۔ مؤذن کہہ رہا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں جیسے مؤذن کہتا ہے تم بھی ویسے کہا کرو۔ اذان سنو۔ یہ مسئلہ نہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں سر پر وزن اٹھایا ہو اور اذان کھڑے ہو کر سنو۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ آپ نے فرمایا اذان سنو۔ چاہے چلتے پھرتے سن لو۔ چاہے بیٹھ کر سن لو ہاں اگر تم باتھ روم میں ہو تو اذان کا جواب نہیں دینا نبی کریم فرماتے ہیں ویسے کہو جیسے اذان کہنے والا کہتا ہے۔ اور مؤذن جیسے کہتا ہے تم کہتے جاؤ وہ کہتا ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تم بھی کہو۔ وہ کہتا ہے "اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ." تم بھی کہو۔ مؤذن "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَسُوْلُ اللّٰہ." کہتا ہے تم بھی کہو۔ مؤذن کہتا ہے "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ." آؤ نماز کی طرف۔ تم بھی کہو۔ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ." "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ." "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ." ان کا معنی ملتا جلتا ہے۔ آؤ نماز کی طرف۔ کامیابی کی طرف۔ اس وقت کیا پڑھنا ہے؟ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ." مطلب کیا ہے؟ کہ مؤذن ہمیں بلا رہا ہے اللہ کے گھر آ جاؤ نماز پڑھو تا کہ کامیاب ہو جاؤ اور شیطان بے ایمان نے دھوکہ دینا ہے توفیق اللہ تعالیٰ نے دینی ہے تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ یا اللہ مجھے اپنے گھر جانے کی توفیق عطا فرما۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ یہ دونوں کلمے سن کر "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ." پڑھتا ہے پھر جیسے مؤذن کہتا ہے ویسے کہتا ہے پھر کہتا ہے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ."

پھر آپ نے فرمایا ((ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ.)) میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پھر مجھ پر درود پڑھو۔ درود ابراہیمی۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ." یعنی کہ درود ابراہیمی پڑھو اور پھر کیا دعا پڑھنی ہے؟ وہ دعا جو تقریباً ہر مسلمان کو یاد ہو گی اگر نہیں یاد تو یاد کرے ہر مرد عورت یہ دعا یاد کریں فائدہ کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں۔ درود پاک پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

((اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ.))

یہ دعا پڑھنی ہے۔ اللہ پیارے محبوب کو وہ مقام عطا فرما جس کا تو نے وعدہ کیا ہے۔ یہ

دعا پڑھنی ہے۔ یہ یاد کرو۔ پیارے رسول کی پیاری دعائیں سے یاد کرو یا پھر کیسٹوں والوں سے کیسٹ لے کر یاد کرو۔

((اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ .))

یہ دعا نبی کریم دو جہانوں کے سردار نے فرمایا ہے جو بندہ ہر اذان کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے۔ "حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ." آمنہ کے لال فرماتے ہیں میں قیامت والے دن اس کی ضرور سفارش کروں گا وہ میری سفارش کا حق دار ہے جو یہ دعا پڑھتا ہے۔ یہ مقام محمود۔ ایک مقام ہے۔ یہ ملنا کس کو ہے؟ سبحان اللہ۔ سن لو اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اللہ پاک نے ہر نبی کو فرمایا اے میرے نبی ایک دعا کرلو جو دعا کرو گے میں قبول فرماؤں گا۔ کسی نبی نے کوئی دعا کی کسی نے کوئی کسی نے امت کے لیے بد دعا کر لی۔ اللہ پاک فرماتے ہیں پیارے تم بھی دعا کرلو۔ میں تمہاری دعا بھی قبول کرلوں گا۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں یا اللہ میں نے جو دعا دنیا پر کرنی ہیں وہ دعا تمہارے عرش کے نیچے کروں گا۔ عرش کا پایا پکڑ کر دعا کروں گا۔ وہ دعا کونسی ہے۔ جو نبی پاک نے کرنی ہے۔ وہ دعا یہ ہے کہ یا اللہ میری امت کو معاف فرما دے قیامت کا دن بہت سخت ہے ماں بیٹی کی نہیں اور بیٹی ماں کی نہیں۔

﴿یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِo وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِo وَصَاحِبَتِہٖ وَبَنِیْہِo﴾

(عبس:34تا36)

باپ بیٹے سے بھاگ رہا ہے۔ اور بیٹا باپ سے۔ بھائی بھائی کا دشمن ہے۔ پسینہ بڑا ہے جو سورج آج نو کروڑ میل دور ہے ایک میل کے فاصلہ پر آ جائے گا لوگ اپنے پسینوں میں ڈوبے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ بڑے غصہ میں ہوں گے۔ جن بندوں کو قبروں میں سانپ کھا رہے ہیں حدیث پاک میں آتا ہے بے ایمان بندے پر ایک کم سو سانپ قبر میں مقرر کیا جاتا ہے ایک سانپ کے ایک ڈنگ کا زہر چالیس چالیس سال ختم نہیں ہوتا۔ سانپ قبروں میں کھا رہے ہیں بچھو کھا رہے ہیں۔ لیکن قرآن کہتا ہے جب مجرم قبروں سے نکلیں گے۔ یہ بے

ایمان اللہ اور نبی کے باغی، اپنی مرضیاں کرنے والے قرآن کو نہ ماننے والے جب قبروں سے نکلیں گے کہیں گے۔

﴿قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا﴾ (یٰسین :52)

دوست بڑے آرام سے سوئے تھے۔ کس نے بیدار کر دیا ہے۔ جس کو سانپ کاٹے وہ آرام سے سوتا ہے۔ بچھو نے ڈنگ مارا ہو۔ قبر شکنجے دے رہی ہو کیا اسے سکون ہے؟ لیکن قرآن کہتا ہے۔ اسے قیامت کے عذاب کی نسبت قبر کا عذاب کئی درجے کم ہے۔ کتنا سخت ہے قیامت کا دن؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ قیامت کی سختی سے بچائے۔ مومن اللہ والے اکھٹے ہو جائیں گے۔ چلو یار مصیبت میں ہیں کوئی سفارشی ڈھونڈیں خیال آئے گا۔ کہ بابا جی آدم علیہ السلام کے پاس جاتے ہیں۔ بابا جی کے پاس جائیں گے بابا جی اولاد کی طرف دیکھیں کتنی مصیبت میں پڑی ہے؟ بابا جی فرمائیں گے کیا کروں؟ آپ سفارش کریں آپ ہمارے باپ ہیں۔ بابا جی کہیں گے۔ "لَيْسَتُ هُنَاكُمْ ." میں اس کے لائق نہیں تمہاری سفارش کے لائق میں نہیں ہوں بابا جی آپ کیوں نہیں ہیں؟ فرمایا ایک دانہ کھایا تھا بابا جی پھر کہاں جائیں فرمایا نوح علیہ السلام کے پاس جائیں۔

نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے حضرت آپ سفارش کریں نوح علیہ السلام فرمائیں گے۔ میں اپنے مشرک بیٹے کے حق میں سفارش کر بیٹھا تھا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ بری اولاد سے بچائے تم ابراہیم نبی کے پاس جاؤ۔ لوگ خلیل اللہ کے پاس جائیں گے۔ جد الانبیاء جس کی ساری زندگی قربانیوں میں گزری ہوگی۔ ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے مجھ سے تین باتیں ایسی ہوئی ہیں۔ جن کی جھوٹ سے تشبیہ ہے میں رب کے سامنے پیش نہیں ہو سکتا۔ تم موسیٰ نبی کے پاس جاؤ۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میں ایک بندہ قتل کر بیٹھا تھا تم عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے مجھے اور میری ماں کو لوگوں نے رب بنا لیا تھا۔ مجھے کہتے تھے یہ رب کا بیٹا ہے۔ میری ماں کو اللہ کی بیوی کہتے تھے۔ لہٰذا میں نہیں جا سکتا۔ حضرت ہم پھر کس کے پاس جائیں؟ فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ مومن اللہ

کے نبی کے پاس جائیں گے۔ سوہنیا آج کوئی وارث نہیں بنا۔ دنیا پر بڑے بڑے کہتے تھے کوئی کہتا تھا مجھے بکرا کھلا دو میں تمہیں جنت میں داخل کروا دوں گا۔ کوئی کہتا تھا مجھ سے پردہ کرتی ہو قیامت والے دن میں تمہیں کیسے پہچانوں گا؟ کوئی سفارشی نہیں بنا۔ آمنہ کے لال فرمائیں گے میں تمہاری سفارش کروں گا۔ کیسا پیارا موسم ہوگا؟ اللہ کے نبی براق پر بیٹھ جائیں گے، سارا جہان دیکھ رہا ہوگا کہ محمد رسول اللہ ﷺ جا رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں میں اللہ کے عرش کے نیچے اللہ تعالیٰ کے دربار میں سات راتیں اور آٹھ دن سجدہ میں پڑا رہوں گا۔ آمنہ کے لال سجدہ میں پڑ جائیں گے یہاں سجدہ نہ کرنے والو۔ نمازیں نہ پڑھنے والو۔ سنو کائنات کا سردار نبی ہے اور بات سجدہ سے بن رہی ہے۔ فرماتے ہیں میں سجدہ میں ہوں گا اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے۔ ”اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُوْتَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ.“ سوہنیا سر سجدہ سے اُٹھالو۔ ”اِرْفَعْ رَاْسَكَ.“ میرے نبی سر اٹھالو۔ ”سَلْ تُوْتَهُ.“ مانگو جو مانگو گے آج میں عنایت فرماؤں گا۔ اور مانگنا پڑے گا۔ سوہنیا آپ مانگتے نہ تھکیں گے اور میں دیتا نہیں تھکتا۔ ”وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ.“ سفارش کرو، جس کی سفارش کرو گے اس کو میں معاف کر دوں گا۔ سبحان اللہ۔ دعا کرو اللہ پاک اپنے محبوب کی سفارش نصیب فرمائے۔ آپ کی شفاعت نصیب فرمائے۔

سبحان اللہ! میرے نبی نے جس جس کی سفارش کر دی بیڑے پار ہو جائیں گے۔ سفارش ہونے کے بعد کچھ بندے ایسے ہوں گے کہ جن سے حساب ہوگا۔ اور کچھ ایسے ہوں گے جن سے حساب نہیں ہوگا۔ کن بندوں کا حساب نہیں ہونا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ان میں شامل فرمائیں بے حسابوں میں جانا کام بہت مشکل ہے۔ ایک بندہ لاہور جا رہا ہے۔ اسے جگہ جگہ پر پولیس والے روک کر پوچھتے ہیں گاڑی کے کاغذ دکھاؤ جگہ جگہ پر ناکے اور بے عزتی۔ کہاں ایک بندہ جا رہا ہے؟ اس کو دور سے سلام ہو رہے ہیں چوہدری جی آ جاؤ آپ کے لیے سارے گیٹ کھلے ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اللہ پاک نے مجھے امتیں دکھائیں اور نبی بھی دیکھے کسی نبی کے ساتھ ایک اُمتی کسی کے ساتھ دو اُمتی اور کسی کے ساتھ دس

اُمتی کسی کے ساتھ کے ساتھ بیس اور پچاس آدمی نبی میدان محشر میں اکیلے کھڑے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں پھر مجھے بہت بڑی جماعت نظر آئی۔ میں نے کہا یا اللہ یہ میری امت ہے؟ فرمایا گیا نہیں یہ موسیٰ علیہ السلام کی اُمت ہے۔ یا اللہ میری امت کہاں گئی؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اب دیکھو پھر میں نے دیکھا آپ فرماتے ہیں میں ادھر دیکھتا ہوں میرے اُمتی، اُدھر دیکھتا ہوں میرے امتی، چاروں طرف میرے امتی نظر آئے۔ آواز آئی پیارے یہ تمہاری امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بندہ ہے جس کو میں نے قیامت والے دن پوچھنا ہی نہیں کیا کرکے آئے ہو؟ جنت میں داخل کردوں گا۔ کتنا قیمتی نبی ہے اُسی وقت فرماتے ہیں یا اللہ امت بڑی ہے اور بندے تھوڑے ہیں۔ امت بہت بڑی ہے۔ آقائے دو جہاں سے قیامت تک پیارے کی امت ہے۔ سارے امتی بیٹھے ہو اللہ کی توفیق سے۔ یہ ساری محبوب کی اُمت ہے۔ یا اللہ اتنی بڑی امت اور بندے تھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پیارے تمہیں راضی کرنا ہے جیسے تم راضی ہو ویسے کر لیتے ہیں ایک ایک بندے کے ساتھ ستر ستر ہزار بندہ۔ ستر ضرب ستر۔ ستر ضرب ستر۔ ستر ضرب ستر۔ چار ارب نوے کروڑ بندے میں تمہاری امت سے بغیر حساب کے جنت میں داخل فرما دوں گا۔ نوے کروڑ اور چار ارب۔ حساب کا پتہ ہے سو کروڑ ہو تو ایک ارب بنتا ہے۔ اور چار ارب نوے کروڑ بندے اللہ تعالیٰ نے پوچھنا نہیں کیا کرکے آئے ہو؟ کیسے زندگی گزاری ہے؟ کیا کرکے آئے ہو؟ جاؤ جنت کے ٹکٹ لو۔

سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے تھے۔ کہنے لگے سرکار دعا کردیں اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کردے۔ آپ فرماتے ہیں عکاشہ رضی اللہ عنہ تم ان میں سے ہی ہو۔ ایک صحابی اور کھڑا ہو گیا۔ آقا دعا فرماؤ مجھے بھی رب ان میں سے کردے آپ فرماتے ہیں۔۔ سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ عکاشہ سبقت لے جا چکا ہے۔ اب سن لو وہ کون ہیں؟ اللہ کے نبی فرماتے ہیں ایک جماعت ایسی ہوگی۔ منہ ماتھے بہت پیارے ہوں گے۔ ابھی حساب کتاب نہیں ہوا یہ فرشتوں سے کہیں گے۔ جنت کے گیٹ کس طرف ہیں؟ فرشتے کہیں گے جنت پوچھ رہے ہو ابھی تو حساب نہیں ہوا یہ کہیں گے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بغیر حساب کے جنت دے دی ہے۔

فرشتے کہیں گے کیا کام کرتے تھے؟ تمہاری کمائیاں اور محنتیں کیا تھیں اللّٰـہ اکبر اللّٰہ ۔ یہ بندے کہیں گے یہ وہ جماعت ہے لوگ رات کو سو جاتے تھے۔ یہ تہجد پڑھنے والی جماعت ہے۔ یہ تہجد گزار ہیں۔ اللہ اپنے محبوب کو بھی فرماتے ہیں سوہنیا ﴿وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ﴾ (بنی اسرائیل:79) سوہنیا فرض تو تم نے پڑھنے ہی ہیں۔ وہ تو پڑھتے ہی ہو لیکن ٹائم نکال کر ﴿فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ﴾ (بنی اسرائیل:79) درمیان میں دوہری کمائی کر لیا کرو یا اللہ وہ کیا؟ فرمایا:

﴿يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝﴾ (المزمل:2-1)

اگر گرمی کی رات ہو تو تھوڑا جاگ لیا کرو اگر سردی کی رات ہو تو بہت جاگ لیا کرو۔

﴿نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝﴾

(المزمل:4- 3)

اللہ پاک فرماتے ہیں پیارے آدھی رات یا اس سے کم کر لو تیسرا حصہ کر لو یا اس سے بھی کم کر لو۔

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝﴾ (المزمل: 4)

سوہنیا آدھی رات کا وقت ہو تم قرآن پڑھتے ہو اور میں قرآن سنتا ہوں۔ ﴿فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ﴾ (بنی اسرائیل:79) سوہنیا تہجد تم پڑھا کرو یہ فرض سے بڑھ کر ہے۔ یہ آپ کے لیے زیادہ ہی زیادہ ہے یا اللہ میں تہجد پڑھوں گا تو کیا ملے گا؟ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ ﴿اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:79) سوہنیا تہجد تم پڑھا کرو اور مقام محمود میں دے دوں گا۔ بعض نے لکھا ہے کہ اللہ اپنے محبوب کو قیامت والے دن عرش پر بٹھا لیں گے۔ سبحان اللہ۔ کرسی بچھا دیں گے پیارے سج کر بیٹھو ادھر بات کب بنی ہے؟ بات بنی ہے تہجد پڑھنے سے۔ جنہوں نے کبھی فرض نہیں پڑھی اللہ جانے ان کا مسئلہ کیسے حل ہوگا؟ دعا کرو اللہ تعالیٰ تہجد پڑھنے کی توفیق دے۔ اللہ کے بندوں کی نشانیاں یہی ہیں۔ قرآن کہہ رہا ہے۔

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًاo وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًاo﴾

(الفرقان: 64-63)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندوں کی راتیں ایسے گزرتی ہیں کبھی رکوع میں کبھی قیام میں کبھی سجدہ میں۔ رو رو کر معافی مانگتے ہیں کیا کہتے ہیں؟

﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَo﴾ (السجدہ: 16)

آدھی رات کے بعد ان کی کمر بستر پر نہیں لگتی نیند نہیں آتی بستر اچھا نہیں لگتا۔ اور ہمیں بستر چھوڑتا ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندوں کو آدھی رات کے بعد نیند نہیں آتی۔

﴿وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَo﴾ (الذاریات: 18)

سحری کے وقت رو رو کر رب سے معافی مانگتے ہیں۔ وہ اللہ کے بندے ﴿قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ﴾ (الذاریات: 17) رات کو بہت کم سوتے ہیں رو رو کر مجھ سے باتیں کرتے ہیں وہ مجھ سے باتیں کرتے ہیں وہ مجھ سے معافیاں مانگتے ہیں۔ یہ سودے قسمت کے ہیں میرے بھائیو ہر بندے کو تہجد پڑھنی نصیب نہیں ہوتی قسمت والوں کو نصیب ہوتی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ خلیفہ ہارون الرشید رحمہ اللہ کی کالے رنگ کی ایک لونڈی ہے۔ آدھی رات کا وقت ہے یہ عورت اپنا بستر چھوڑ کر مصلی پر بیٹی ہے۔ روئے جا رہی ہے۔ نفل پڑھ رہی ہے رو رو کر رب سے دعائیں کر رہی ہے معافی مانگ رہی ہے کہتی ہے اللہ تمہیں اس پیار کا واسطہ جو تمہیں مجھ سے ہے۔ اللہ مجھے معاف کر دے۔ یہ لونڈی رب سے باتیں کر رہی ہے۔ تم بھی کبھی رب سے باتیں کر لیا کرو۔ لیکن تمہیں ٹی۔ وی۔ اور وی سی آر کی بیماری چمٹ گئی ہے۔ سید امیر نے بڑی پیاری بات لکھی ہے۔ فرماتے ہیں۔

ربا کی ہنیری گھل گئی اے
تیری خلقت تینوں بھل گئی اے

تیرے نبی دی امت رُل گئی اے
ایہدے حال تے رحم کما دے توں
سائیں وحدت ناد بجادے توں
دل قدسیاں دے تڑپا دے توں
کتے دیندا سوگ روحانی نئیں
سچی تڑپ تے حُب رحمانی نئیں
ہاں دیندا دور ربانی نئیں
خود رو کے لوگ روا دے توں
سائیں وحدت ناد بجا دے توں
دل قدسیاں دے تڑپا دے توں
ربا کر دے معاف اپناں نوں
نہ پھول پھدو دیاں لیراں نوں
پراں کر دے معاف تکشیراں نوں
اِک معاف دی کرتی لادے توں
سائیں وحدت ناد بجا دے توں
دل قدسیاں دے تڑپاں دے توں

اللہ مجھے معاف کر دے۔ ہارون الرشید رحمہ اللہ کے کانوں میں یہ کلمات پڑ گئے اس کی آنکھ کھل گئی کہتا ہے پاگل پتہ نہیں اللہ تعالیٰ کو تجھ سے پیار بھی ہے یا نہیں۔ تم خشک واسطے دے رہی ہو۔ پتہ نہیں اُسے تم سے پیار ہے یا نہیں کہتی ہے۔ ہارون الرشید رحمہ اللہ بات سنو تم مجھے پاگل اور جھلی کہہ رہے ہو میں پاگل نہیں اگر اللہ تعالیٰ کو مجھ سے پیار نہ ہوتا تو تم حکمران ہو کر سوئے ہو، مجھے بھی سویا رہنے دیتا۔ معلوم ہوتا ہے اُسے مجھ سے پیار ہے تمہیں اس نے سونا نصیب فرما دیا ہے اور مجھے مصلیٰ نصیب فرما دیا ہے میرے اور آپ کے پیرو مرشد فرماتے ہیں۔

((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَغُرْفَةٌ ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا۔ وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا .))

آپ فرماتے ہیں جنت میں ایک کوٹھی ہے۔ اندر کھڑے ہوتو باہر نظر آتا ہے باہر کھڑے ہوتو اندر نظر آتا ہے۔ اللہ کی کوٹھیوں سے صدقے جاؤں سبحان اللہ۔ یہاں بڑے بڑے لوگ بڑی قیمتی کوٹھیاں بناتے ہیں۔ بڑے بڑے اعلیٰ محل بناتے ہیں پیرس لندن جا کر دیکھو لوگ کہتے ہیں ہم نے لاہور پیرس بنا دیا ہے اللہ کو جو منظور ہو اللہ پاک فرماتے ہیں۔ میں نے جنت کے اندر ایسی کوٹھیاں تیار کیں ہیں تم اندر کھڑے ہو باہر نظر آئے گا۔ باہر کھڑے ہو تو اندر نظر آئے گا۔ کوٹھی لینی ہے ناں؟ نبی ﷺ فرماتے ہیں ایسی پیاری کوٹھی اندر سے باہر اور باہر سے اندر نظر آئے۔ سبحان اللہ۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پوچھتے ہیں سوہنیا یہ کوٹھیاں رب نے کس کو دینی ہیں؟ آپ فرماتے ہیں۔

((اَعَدَّ اللّٰهُ لِمَنْ اَحْلَى الْكَلَامَ وَ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِااللَّيْلِ وَالنَّاسُ نَيَامٌ .))

اللہ کے نبی فرماتے ہیں یہ کوٹھیاں رب نے اُنہیں دینی ہیں جن کی زبان میٹھی ہوگی۔ اور خلق اچھا ہوگا۔ اچھے اخلاق کے مالک ہوں گے۔ سبحان اللہ۔ معمولی سی بات ہے بندہ اچھا بول لے۔ فرمایا:

((اَعَدَّ اللّٰهُ لِمَنْ اَحْلَى الْكَلَامَ .))

جس کی زبان نرم ہوگی اللہ توفیق عطا فرمائے میٹھی زبان کے بہت فائدے ہیں دعا اللہ تعالیٰ میٹھا بولنے کی توفیق عطا فرمائے ہمارے کئی بھائی بہت شوق سے میٹھا کھاتے ہیں۔ اور بولتے کڑوا ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جیسے میٹھا کھاتے ہو ویسے میٹھا بولا کرو۔ فرمایا میٹھی زبان والا۔ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ میٹھا بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پہلی بات۔ فرمایا:

((وَ اَطْعَمَ الطَّعَامَ .))

غرباء کو کھانا کھلاؤ۔ دوسری بات۔ اور تیسری بات۔ ((وَتَابَعَ الصِّيَامَ .)) جو نفلی

روزے متواتر رکھتے ہیں۔ چوتھی بات ((وَصَلّٰی بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ .)) لوگ سورہے ہیں اور یہ تہجد پڑھ رہے ہیں اللہ سے باتیں کر رہے ہیں۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں جس میں یہ چار صفات ہوئیں اللہ تعالیٰ نے وہ کوٹھی دینی ہے جس کے اندر سے باہر اور باہر سے اندر نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ یہ صفات عطا فرمائے۔ اللہ کے نبی مدینہ گئے اور سب سے پہلی بات کیا کی غور کرنا۔ آپ فرماتے ہیں:

((اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوْا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ .))

مدینہ میں پہلی آواز میرے نبی کی ہے۔ ((اَفْشُوا السَّلَامَ .)) سلام پھیلا دو۔ سلام کو عام کردو۔ اُدھر سے آؤ السلام علیکم گھر جاؤ۔ السلام علیکم باہر جاؤ۔ السلام علیکم۔ نبی پاک فرماتے ہیں سلام پھیلا دو اپنی بیوی کو جا کر کہا کرو السلام علیکم۔ بچوں کو کہا کرو۔ کئی کہتے ہیں مولوی جی کتنی نچلی بات ہے کونسی؟ بیوی کو کہیں السلام علیکم۔ سلام کا معنی تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنی کرم نوازیاں کرے۔ بیوی کو بھی کہیں السلام علیکم کہ تم پر رحمت ہو؟ میں نے کہا کہ اگر تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ تمہاری بیوی پر رحمت ہو تو دروازہ پر آکر پہلے پانچ سات گالیاں نکال دیا کرو۔ شیطان نے اتنا برا حال کیا ہوا ہے نبی ﷺ گھر جاتے اور جا کر سلام بلاتے اور اگر عشاء کے بعد جاتے تو آہستہ سے کہتے السلام علیکم۔ مطلب کیا ہے؟ اگر تو ہماری مائیں جاگ رہی ہیں تو سن لیں اگر سوئی ہیں تو نیند خراب نہ ہو۔ کیسا پیارا نبی ہے؟ کیسی حکمتوں والا نبی ہے۔ فرمایا: ((اَفْشُوا السَّلَامَ .)) سلام عام کردو۔ ((وَاَطْعِمُوْا الطَّعَامَ)) غرباء اور مساکین کو کھانا کھلایا کرو۔ ((وَصِلُوا الْاَرْحَامَ .)) لوگ رشتہ داریاں توڑا کریں تو تم جوڑا کرو۔ ((وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) لوگ سورہے ہوں تو تم تہجد پڑھ رہے ہو۔ اور اللہ کے بندے جن کی کبھی تہجد قضا نہیں ہوئی۔ ایک دن تہجد قضا ہوگئی اللہ کے سامنے بہت روئے اللہ کے سامنے دوسرے دن تہجد کا وقت ہے امیر معاویہ سوئے ہیں غیبی آواز آتی ہے۔

معاویہ اُٹھ جاؤ تہجد پڑھ لو وقت گزرا جا رہا ہے۔ سیدنا امیر معاویہ جلدی سے اُٹھے ادھر ادھر دیکھا کوئی نظر نہ آیا آپ فرماتے ہیں کون ہے تہجد کے لیے مجھے بیدار کرنے والا؟ یہ بول کر کہتا ہے میں شیطان ہوں جس نے آپ کو تہجد کے لیے بیدار کیا ہے۔ فرمایا شیطان؟ شیطان تو سلاتا ہے؟ کہتا ہے میں نے آپ کو خوشی سے نہیں بیدار کیا۔ کل آپ کی تہجد رہ گئی آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے اتنا روئے اللہ نے آپ کو 500 تہجد کا اجر دے دیا ہے۔ میں نے کہا کہ اگر آج بھی رہ گئی تو کہیں کل والا درجہ نہ مل جائے۔ اٹھ کر اپنی ہی پڑھ لے۔ یہ اللہ کے بندے ہیں۔ ایک پیر فوت ہونے لگا یہ پیر کون ہے؟ آج بھی بڑے بڑے پیر ہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو لوٹنے والے۔ یہ کون ہے؟ یہ پیر سخی فرید ہیں۔ سگے دولے ساتھ ہیں۔ غوث پاک ہیں۔ یہ لوگوں کے کتے بنے پھرتے ہیں۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں جس گھر میں رب کا کتا ہو ادھر رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ جدھر بندوں کے کتے ہوں ادھر رحمت کہاں سے آنی ہے؟ یہ کتا کیسے بنایا ہے رب نے؟ جو گلیوں میں کتے ہیں وہ اللہ نے بنائے ہیں اس کی مخلوق ہے یہ رب کے کتے ہیں۔ آمنہ کے لال فرماتے ہیں جس کے گھر رب کے کتے ہوں ادھر رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ جدھر فرید یا غوث پاک کا کتا ہو ادھر کیا رحمت آئے گی؟ دعا کرو اللہ بندے بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ شیطان نے اتنا برا حال کیا ہے؟ رحمان کہتا ہے میں نے تمہیں بندہ بنایا ہے۔ یہ کہتا ہے میں نے کتا بننا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بندے بندہ بن انسان بن۔ بندے کا بیٹا بن اور یہ کہتا ہے میں نے کتا بننا ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ بندے بننے کی توفیق دے۔ بندوں سے کتے۔ کئی سرکاریں ہی کتے کھاتے تھے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ میرے بھائی سنو! ہمارا پیر ہی نرالا ہے کمال ہے جو اللہ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ کونسا پیر ہے۔

ایہہ تے عام داناواں دی گل اے
پے راضی اوہ ہوندے سن سن کے
پانی پیے پن کے، تے مرشد پھڑیئے چن کے

اُساں چن کے مرشد پھڑیا

جہندا سب توں اُچا ستارا جے

اک جگ وچ کامل مرشد

جیدا نام محمدؐ پیارا جے

جیہڑا لڑ اوندے لگ جاندا

اونوں ملنا عجب نظارہ جے

لوکاں نے مرشد پھڑے چھوٹے

ساڈا چھوٹیاں نال تے جوڑ نئیں

چھوٹے چھوٹے کالے کلوٹے مرشد پکڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ ایک ہی مرشد کافی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے چودھویں رات کے چاند سے پیارا بنا دیا ہے۔ایک یہ بھی پیر ہے فوت ہونے لگا ہے۔ دنیا چھوڑ کر جانے لگا ہے غور کرنا۔ فوت ہونے لگا ہے اور وصیت نامہ لکھ رہا ہے۔ دھیان کرنا۔ اس کا نام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ ہے یہ بابا اللہ تعالیٰ کا ولی فوت ہونے لگا ہے وصیت نامہ لکھ رہا ہے۔ اس کی وصیت کیا ہے؟ کہتا ہے لوگو! میری نماز جنازہ وہ پڑھے جس کی کبھی تہجد قضا نہ ہوئی ہو پہلے جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہوتے تھے نمازی ہوتے تھے تہجد گزار ہوتے تھے اب پچھلے درجے کے بے نماز ہیں۔ یہ کہتا ہے میرا نماز جنازہ وہ پڑھائے جس کی کبھی تہجد نہ قضا ہوئی ہو دوسری وصیت یہ لکھتا ہے۔ میری نماز جنازہ وہ پڑھائے جس کی عصر کی نماز سے پہلے چار رکعات نہ رہیں ہوں۔ تیسری وصیت یہ لکھتے ہیں میری نمازہ جنازہ وہ پڑھائے جس کی کبھی تکبیر اولی نہ رہی ہو۔ چوتھی وصیت یہ لکھتے ہیں۔ میری نماز جنازہ وہ پڑھائے جس نے ہوش سنبھالنے کے بعد کسی کی بہن یا بیٹی کی طرف بری نظر سے نہ دیکھا ہو۔ بات کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہے۔ ادھر صاحب کا جنازہ پڑا ہے۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا جنازہ پڑا ہے۔ لوگ بہت ہیں۔ بڑا ہجوم ہے۔ وصیت نامہ سنایا جا رہا ہے۔ لوگو یہ خواجہ صاحب کی وصیت ہے۔ تہجد قضا نہ ہوئی ہو۔ تکبیر اولی نہ رہی ہو عصر کی

نماز سے پہلے چار رکعات نہ رہیں ہوں اور کسی کی بیٹی بہن کی طرف بری نظر سے نہ دیکھا ہو۔ میرے خیال میں تم اتنے بیٹھے ہو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔ یہ بھی منزل بھری ہے۔ دو کانیں بھی بھری ہیں اوپر والی چھت بھی اوپر والی چھت بھی میرے سمیت کوئی بندہ نہیں کہہ سکتا جس میں چاروں خاصیتیں ہوں کہہ سکتے ہو؟ نہیں فرضی رہ جاتی ہیں۔ نظریں پڑ جاتی ہیں۔ لیکن خواجہ صاحب کو پتہ تھا لوگ اولیاء سے دعائیں کروانے جاتے ہیں۔ لوگ اللہ والوں سے دعائیں کروانے جاتے ہیں میرے مصطفیٰ ﷺ نے 14 سو سال پہلے دعا فرما دی ہے۔ نبی کی دعا لینی ہے؟ کانوں کی کھڑکیاں کھولو میں نبی کی دعا سناؤں۔ اللہ کے نبی نے کس کے لیے دعا کی؟ آپ فرماتے ہیں۔ رَحِمَ اللّٰہُ عَبْدًا میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ اللہ میں تمہارا نبی دعا کر رہا ہوں یا اللہ اس بندے پر رحمت نازل فرما۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پیارے کونسا بندہ؟ آپ فرماتے ہیں جو بندہ آدھی رات کو خود اُٹھا ہے اور اپنی بیوی کو کہتا ہے اٹھ جاؤ اللہ والی اٹھو اٹھ کر تہجد پڑھ لو۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں اس کی بیوی نہیں اٹھتی تو پانی کے چھینٹے مار کر بیدار کرتا ہے نبی کی دعا اس کے حق میں ہوگی آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم فرمائے۔ کوئی ایسا بندہ ہے جو خود بھی کھڑا ہو اور ساتھ مصلیٰ پر بیوی بھی کھڑی ہو؟ اور فرمایا اللہ اس جوڑے پر رحمت نازل فرمائے اور اگر بیوی اٹھ گئی۔ کئی عورتیں بڑی نیک ہوتی ہیں اللہ توفیق عطا فرمائے۔ اس کی بیوی اٹھی اس نے اپنے خاوند کو اُٹھایا۔ اٹھو اللہ والے اُٹھ کر تہجد پڑھو آپ فرماتے ہیں اگر بندہ نہیں اٹھا تو ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے۔ آقا ﷺ فرماتے ہیں اللہ اس جوڑے پر رحمت نازل فرمائے۔ لیکن اب کوئی عورت چھینٹے مار کر دیکھے اگر ڈنڈے کھانے ہیں تو۔ پھر سنو۔

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ یا اللہ اس بندے پر رحمت نازل فرما۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کونسا بندہ؟ جس کے لیے دعائیں مانگ رہے ہو۔ آپ فرماتے ہیں جو بندہ عصر کی نماز سے پہلے چار رکعات پڑھتا ہے فرضوں سے پہلے چار رکعات پڑھے۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں اللہ میں تمہارا نبی دعا کرتا ہوں اس پر رحمت نازل فرماؤ۔ اور دیکھ لو خواجہ قطب

الدین رحمۃ اللہ کی وصیت سنائی گئی کوئی مولوی، کوئی پیر، کوئی گدی نشین کوئی نماز پڑھانے کو تیار نہیں۔ خواجہ کا جنازہ پڑھانے کو کوئی تیار نہیں۔ وقت کا حکمران شمس الدین التمش تھا۔ اللہ ہمیں بھی نیک حکمران نصیب فرمائے لیکن ہمارے حکمران کیسے ہیں؟ مجھے تو خطرہ رہتا ہے۔ ہمارے حکمران ہر چیز پر ٹیکس لگا رہے ہیں۔ کہیں بچے پیدا کرنے پر نہ لگا دیں مجھے تو افسوس رہتا ہے اس کی جو بیوی کہے لو روٹی کھالو یہ کہے پہلے ٹیکس ادا کرلوں۔ آپ نے اخبار میں پڑھا ہوگا کہ ڈسکہ میں ایک تاجر کی شادی تھی۔ نکاح سے پہلے اس کی بیوی بننے والی تھی کہتی ہے پہلے میرے خاوند سے کہو ٹیکس والے فارم فل کر دے پھر نکاح کروں گی۔ پتا ہے اس نے کیوں کہا؟ اسے پتہ تھا فارم نہ فل کیے تو میرا دولہا اندر ہوگا میں اکیلی وہاں جا کر کیا کروں گی۔ دعا کرو اللہ نیک حکمران نصیب فرمائے۔ نبی پاک ؐ نے ٹیکس کا نظام نافذ نہیں کیا۔ میرے نبی نے زکوٰۃ نافذ کی تھی۔ آج بھی زکوۃ نافذ ہو جائے تو ٹیکس کی کوئی ضرورت نہیں وقت کا حکمران شمس الدین التمش خواجہ صاحب رحمۃ اللہ کا مرید تھا۔ باہر نکلا اور رو پڑا آنکھوں میں آنسو آ گئے کہنے لگے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ جاتے ہوئے مجھے ننگا کر گئے ہیں۔ مجھے ظاہر کر گئے ہیں۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ میری صفات ظاہر ہوں۔ پہلے اللہ والے نیکیاں کرتے تھے اور کنویں میں ڈالتے تھے۔ اب نیکی بھی دکھا کر کی جا رہی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ شمس الدین فرماتے ہیں۔ خواجہ صاحب کو پتہ تھا اللہ تعالیٰ نے یہ صفات مجھ میں پیدا فرمائی ہیں۔ پیر کی نماز جنازہ مرید نے پڑھائی تھی۔ پیر کا جنازہ مرید نے پڑھایا میرے بھائیو کوشش کرو اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی تہجد پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کی قسم رات کی تہجد میں بڑا سکون ہے کبھی پڑھ کر دیکھو زیادہ نہیں دو رکعات ہی پڑھ لو۔ چار رکعات نصیب ہوں دو ہوں۔ کبھی پڑھ کر دیکھو۔ سید میر نے بڑی پیاری بات لکھی ہے فرماتے ہیں۔

واوا لذت اِی رات ے قیام اندر
واوا گھوٹ نئیں پاک کلام اندر
نشے دا وانیں اس جام اندر

ساقی دیکھ پیاس بجھانے نوں
ربا دے دیدار دیوانے نوں
کر خیر ملنگ مستانے نوں
اس جوگی نے نت نت آنا نئیں
تیری گلی وچ ناد وجانا نئیں
کجھ سننا ای اساں سنانا نئیں
اتے سندا جائیں سنادے توں

اللہ پاک فرماتے ہیں میرے محبوب ﴿فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ﴾ سوہنیا لوگ سو رہے ہوں آپ اٹھ کر مصلیٰ پر مجھ سے باتیں کیا کرو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تو اپنا قیمتی عرش چھوڑ کر آسمان دنیا پر آ کر اعلان کرتا ہوں۔ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ کسی گنہگار نے معافی لینی ہے اپنا بستر چھوڑ دے اولاد لینی ہے بستر چھوڑ دے۔ رزق لینا ہے لے لے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے اپنا قیمتی عرش چھوڑ دیا ہے تم چارپائی نہیں چھوڑ سکتے میں تو دینے کے لیے آیا ہوں میری رحمت ٹھاٹھیں مار رہی ہے۔ دریا جوش میں ہے۔ غوطے لگانے والے لگا رہے ہیں۔ تم سوتے رہے ہو۔ فرمایا: ﴿وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ﴾ سوہنیا تہجد تم پڑھا کرو مقام محمود میں عطا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



ہجرتِ نبوی ﷺ

﴿وَ اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ﴾ (الانفال: 30)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل شانہ کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود وسلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں دوستو! بزرگو! آج کے خطبہ جمعہ میں سورۃ الانفال کی ایک آیت کریمہ پڑھی ہے اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

دوستو! مکہ مکرمہ سے ساڑھے پانچ سو میل دور ایک بستی تھی۔ جس کا نام یثرب بستی تھا۔ جس کا مطلب غموں کی آبادی ہوتا ہے۔ جو آج مدینۃ النبی ﷺ کے نام سے موسوم ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ مکہ اور مدینہ کی زیارت نصیب فرمائے۔ آمنہ کے لال ساری کائنات کے سردار نے گیارہ سال تک مکہ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا پرچار کیا۔ حج کے موسم میں مدینہ سے لوگ حج کرنے آئے۔ چھ آدمیوں نے میرے مصطفیٰ ﷺ سے وقت لیا اور میرے آقا نے ان کے سامنے توحید پیش کی۔ اللہ سبحانہ نے مدینہ کے ان چھ آدمیوں کو کلمہ نصیب فرمایا۔ اگلے سال گیارہ آدمی آئے اللہ کے نبی نے وعظ کی اللہ تعالیٰ نے ان کو کلمہ نصیب فرمایا اس سے اگلے سال یعنی 13 نبوت والے سال یا بارہویں سال حج کے دنوں میں 75 بندے دو عورتیں مشرک لوگوں کے ساتھ کعبۃ اللہ کی حج کرنے آئے اور میرے مصطفیٰ ﷺ سے ٹائم لے کر اسی جگہ بیعت کی جسے بیعت عقبہ کہا جاتا ہے۔ اللّٰــــہ اکبــــر اللّٰــــہ۔ اور میرے مصطفیٰ ﷺ سے وعدہ کیا۔ مکہ والے آپ کو پریشان کرتے ہیں آپ مدینہ تشریف لائیں۔ آمنہ کے لال ساری کائنات کے سردار نے ان کے ساتھ وعدہ کیا آپ فرماتے ہیں میں انشاء

اللہ مدینہ آؤں گا۔ مدینہ رہوں گا۔ اور مدینہ والوں کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ نبوت کے چودہویں سال میرے مصطفیٰ ﷺ کو نبوت ملے چودہ سال گزر گئے جمعرات کا دن ہے۔ اور بارہ ستمبر ہے۔ 12 ستمبر 622 عیسوی اللہ اکبر اللہ ۔ان مکہ کے کافروں نے دارالندوہ میں بیٹھ کر میرے مصطفیٰ کے بڑوں میں سے ایک کا نام قصی بن کلاب اس کو دارالندوہ اسمبلی ہال جہاں بیٹھ کر مشورے کرتے تھے۔ انہوں نے جمعرات کے دن گیارہ بجے کے قریب بیٹھ کر مشورہ کیا۔ ہر قبیلے کے بندے جمع ہوئے یہ کون لوگ تھے؟ ان میں ابو جہل ان میں زبیر بن مطعن ہے۔ عتبہ بن ربیعہ، نظر بن حارث، ابوالبحتری عتبہ ہے۔ ابوسفیان بن حرب ہے۔ زمہ بن اسود، حکیم بن حسام ہے۔ ربیعہ بن حجاد ہے۔ منبہ بن حجاد، امیہ بن خلف ان میں طائمہ بن ابی اور حارث بن حارث ہے۔ ان چودہ بندوں نے بیٹھ کر یہ میٹنگ کی کہ اللہ کے پاک نبی کے بارہ میں کچھ سوچودن بدن مسلمان بڑھ رہے ہیں ان کا کچھ حل سوچو۔ اور مسلمانوں کو مدینہ الرسول یثرب میں جگہ مل گئی ہے اس کا حل سوچو اللہ اکبر اللہ ۔اور جب یہ دارلندوہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا بڑی بڑی داڑھی والا، ہاتھ میں ٹوپی والا چولا پہن کر دروازہ پر کھڑا ہے۔ یہ پوچھتے ہیں تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے میں نجد میں سے آیا ہوں۔ جس محمد ﷺ سے تم تنگ ہو اس سے میں بھی بڑا تنگ ہوں۔ مشورہ کرو میں بھی تمہیں مشورہ دوں گا۔ انہوں نے بیٹھ کر مشورہ کیا۔ زمہ بن اسود کہنے لگا۔ اللہ کے نبی کو کسی اونٹنی پر بٹھا دو اور ساتھ پیچھے ہانکنے کے لیے نوجوان لگا دو۔ تیز طرار اونٹنی پر بٹھا کر پیچھے نوجوان لگا دو۔ وہ اونٹنی کی ٹانگوں پر ماریں۔ اونٹنی آمنہ کے لال کو جنگلوں میں لے جائے گی۔ محمد (ﷺ) یا تو گر جائیں گے یا پھر کسی دوسرے ملک میں پہنچ جائیں گے یہ نجدی شیطان پیر کی شکل میں بزرگ کی شکل مین بیٹھا تھا۔ یہ کہتا ہے۔ تمہاری بات درست نہیں ہے۔ ابوالبحتری بولا کہتا ہے میرا مشورہ یہ ہے کہ اللہ کے پاک نبی کو ہتھکڑیاں پہنا کر کسی کمرہ میں بند کر دو اس کی تبلیغ وعظ رک جائے گی۔ شیطان کہتا ہے یہ بات بھی منظور نہیں ہے۔ ابو جہل کہتا ہے میں آخری اور فیصلہ کن بات کرتا ہوں۔ کہتا ہے ہر گھر سے ایک فرد لے کر تیز تلواریں لے کر سوئے ہوئے

نبی پر حملہ کر و پتہ نہیں چلے گا کہ کس کی تلوار سے اللہ کا نبی شہید ہوگا۔ اور یہ ہاشمی کس کس سے لڑائیاں کریں گے۔ جو صوفی قسم کا شیطان بن کر بیٹھا تھا وہ کہتا ہے بات تو ہوئی نہ۔ چوہدری کی بات تو ٹھیک ہے۔ مولانا نے ترجمہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

بڑھا اک صوفی وچ
تسبیح سی رولدا
سن کے گل ڈاڈھا
خوشی نال بول دا
بات میں تیری مردا
ایہہ آن ہاں تولدا
مینوں تکلیف ڈاڈھی
ایس نذیرؔ دی
جوک وسیندی ڈھٹی
جگاں دے پیر دی

کہتا ہے اگر اونٹنی پر بٹھا دیں گے تو بچ جائے گا کیونکہ اونٹنیاں بھی نبی پاک کا احترام کرتی تھیں۔ ایک دن شور مچ گیا لوگو ادھر ادھر ہو جاؤ ایک اونٹ پاگل ہو گیا ہے میرے مصطفیٰ کو کہتے ہیں پیارے آپ ﷺ بھی ایک طرف ہو جائیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کیا بات ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پیارے ایک اونٹ پاگل ہو گیا ہے کہیں آپ کو نقصان نہ پہنچا دے آمنہ کے لال وہیں بیٹھے رہے یہ اونٹ میرے نبی کے پاس آیا اور آ کر میرے مصطفیٰ ﷺ کو سلام کر رہا ہے۔ اپنی زبان میں میرے نبی سے باتیں کر رہا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم یہ اونٹ کس کا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں یہ فلاں انصاری کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں یہ اونٹ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ میرا مالک کام زیادہ لیتا ہے اور چارہ کم ڈالتا ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے جو ابو جہل نے کی ہے سارے عش عش کر اُٹھے

اس بات پر کہ محمد ﷺ کو قتل کر دیں۔ اللہ اکبر اللہ۔ یہ ابھی مشورہ کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام جلدی چلے جاؤ۔ یا اللہ کیا کہوں؟ فرمایا: ﴿وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا﴾ (الانفال: 30) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے جبرائیل علیہ السلام میرے محبوب کو جا کر بتادو یہ مکہ والے فریب اور مکر کر رہے ہیں۔ حیلہ سازی کر رہے ہیں۔ "لِیُثْبِتُوْکَ" یہ کہتے ہیں۔ اللہ کے نبی کو کسی مکان میں بند کر دو۔ اور "اَوْیَقْتُلُوْکَ ." یا پیارے آپ ﷺ کے قتل کے پروگرام بنا رہے ہیں۔ "اَوْیُخْرِجُوْکَ ." یا پھر تمہیں مکہ سے نکالیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ﴾ (الانفال:30)

محبوب جی ان کی حیلہ سازیاں مکر اور فریب مجھے ان سے زیادہ طریقہ ہے ایسے سمجھو یہ مارنے والے ہیں میں بچانے والا ہوں میں ان سے طاقت ور ہوں۔ ﴿وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ﴾ (الانفال: 30) محبوب جی مجھے بچانے کے بہت طریقے ہیں۔ یہ مارنے کے پروگرام بنا رہے ہیں اور میں بچانے کے پروگرام بنا چکا ہوں۔ جبرائیل علیہ السلام کہتا ہے پیارے آج رات مکہ میں نہیں گزارنی۔ بخاری میں لکھا ہے۔ میرے نبی دوپہر کو چادر لپیٹ کر، سر پر چادر باندھ کر۔ اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کے نبی دوپہر کے وقت ہمارے گھر میں آ رہے ہیں۔ حالانکہ میرا نبی کبھی دوپہر کے وقت کسی کے گھر نہیں گیا تھا۔ آج میرے نبی دوپہر کے وقت آ رہے ہیں۔ ابوبکر کو بتایا پیارے ابوبکر نبی پاک دوپہر کے وقت آ رہے ہیں ابوبکر فرماتے ہیں میرے نبی کبھی دوپہر کے وقت نہیں آئے پتہ نہیں کیا بات ہے؟ سیدنا ابوبکر دروازہ تک آ گئے۔ اور میرے نبی پہنچ گئے۔ اونچی آواز میں فرماتے ہیں السلام علیکم۔ نبی پاک کا گھر صفا پہاڑی کی پچھلی جانب تھا۔ آج بھی موجود ہے۔ اور سیدنا ابوبکر صدیق کا گھر باب عبدالعزیز سے نکلیں تو تھوڑا دائیں جانب سبز پلی کے ساتھ ہے۔ ادھر سے میرے نبی ﷺ آئے۔ اور دروازہ پر آمنہ کے لال کھڑے ہیں اور دروزاہ کس کا ہے؟ سیدنا ابوبکر صدیق کا۔ صدیق کون ہے؟ میرے محمد ﷺ کا سسر ہے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ دروازے

پرآ کر کہتے ہیں السلام علیکم۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پیارے آگے آ جاؤ۔ میرے مصطفیٰ ﷺ نے کیا طریقہ بتایا ہے؟ چاہے سسرال ہو، بھائی کا گھر ہو یا بہن کا کسی کے گھر جا کر پہلے السلام علیکم کہا کرو۔ میرے آقا فرماتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ بات علیحدگی میں کرنی ہے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پیارے عائشہ ہے آپ کی بیوی ایک اسماء ہے اور گھر میں تیسرا بندہ نہیں ہے۔ ابوبکر کو میرے نبی کہتے ہیں آج اللہ پاک نے حکم دیا ہے کہ پیارے نبی ﷺ مکہ میں نہیں رہنا آج یہاں سے چلے جانا ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پیارے میں نے آپ کو اکیلے نہیں جانے دینا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ابوبکر اکیلے نہیں جانا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے تمہارا نام لے کر کہا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر جانا ہے۔ اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے دیکھا میرے ابو کی آنکھوں سے آنسوں نکل آئے کہ عرش والے رب نے فرمایا ہے میرا نام لے کر فرمایا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر جاؤ اور پروگرام رات کا ہے۔ جمعرات کا دن بارہ ستمبر اور رات کا پروگرام ہے۔ ان کافروں نے تلواریں لے لیں اور میرے نبی کے مکان کا جا کر محاصرہ کر لیا۔ اور ابوجہل خوشی، فخر اور اکڑ سے باتیں کر رہا ہے کہتا ہے یہ محمد ﷺ کہتا تھا میری بات مانو عرب وعجم کے مالک بن جاؤ گے۔ آج نبی ﷺ کی زندگی کی آخری رات ہے معاذ اللہ، تھوڑا سا اندھیرا ہوا۔ میرے نبی کہتے ہیں یا اللہ یہ تلواریں لے کر کھڑے ہیں۔ کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ محبوب جی جو قرآن آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے آپ ﷺ پڑھنا شروع کر دیں۔ میں ان کو اندھا کرنا شروع کر دوں گا۔ اللہ کے نبی نے کہاں سے قرآن پڑھنا شروع کیا ہے؟ سنو میرے بھائیو۔ اللہ کے نبی پڑھتے ہیں:

﴿يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝﴾ (یٰسٓ: 1-6)

پڑھتے پڑھتے میرے نبی یہاں پہنچ جاتے ہیں۔

﴿وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ﴾ (یٰسٓ: 9)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پیارے ہم نے آگے اور پیچھے پردے کر دیئے ہیں گزر جاؤ یہ تمہیں نہیں دیکھ سکتے۔ ان کی آنکھوں کے آگے پردے کر دیئے ہیں۔ میرے مصطفیٰ ﷺ نے یہ آیت پڑھ کر مٹی کی مٹھی بھر لی اور مٹھی والی مٹی ان پر پھینک دی۔ سب کی آنکھوں اور سر میں ڈل گئی اور آمنہ کے لال پاس سے گزر گئے اور میرے نبی ﷺ نے سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ شیر خدا کو فرمایا، کہ علی یہ جو میری سبز رنگ کی چادر ہے یہ میں لے کر سوتا ہوں اور آج تم نے لے کر سونا ہے اور آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اے میرے علی! بے فکر ہو کر سونا ہے۔ یہ مکہ کے مشرک تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ علی کو یہ سب کیوں فرمایا: کیوں کہ میرے نبی کے پاس مکہ والوں کی امانتیں تھیں لوگ امانتیں رکھواتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے مکہ سے چلے جانا ہے۔ کوئی بندہ یہ بات نہ کرے کہ محمد ﷺ ہماری امانات لے کر بھاگ گیا ہے۔ معاذ اللّٰہ۔ صبح لوگوں کی امانات واپس کر آنا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک کی چادر میں بڑے سکھ اور سکون کی نیند آئی۔ بڑے آرام کی نیند آئی۔ ویسی نیند دوبارہ نہیں آئی۔ کیونکہ چارپائی میرے مصطفیٰ ﷺ کی اور چادر بھی میرے مصطفیٰ ﷺ کی تھی۔ ایک تہائی رات گزری تو ایک بندہ اچانک پاس سے گزرا اور کہتا ہے چوہدریو! تلواریں پکڑ کر کیوں کھڑے ہو؟ کہتے ہیں آج پچھلی رات محمد ﷺ کو نہیں بچنے دینا اور وہ کہتا ہے۔ وہ تو تمہارے پاس سے ابھی گزر گیا ہے اور تمہارے سر میں مٹی بھی ڈال گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کیسے گزر گیا ہے؟ کہتا ہے سر پر ہاتھ مار کر دیکھو۔ سر پر ہاتھ مارا تو مٹی پڑی تھی۔ انہوں نے دروازہ سے دیکھا تو علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سوئے تھے کہتے ہیں۔ وہ دیکھو نبی ﷺ سو رہا ہے۔ انہوں نے علیٰ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سمجھ لیا۔

میرے نبی ﷺ اپنے گھر سے نکلے سامنے بیت اللہ نظر آیا۔ میرے نبی ﷺ نے بیت اللہ پر نظریں جما دیں۔ 53 سال زندگی میرے مصطفیٰ ﷺ نے کعبۃ اللہ کے سامنے

گزاری تھی میرے نبی ﷺ کو وہ پرانے مواقع یاد آ رہے تھے۔ بیت اللہ کے سامنے میں نمازیں پڑھنی یاد آ رہی تھیں۔ آدھی رات کو اُٹھ کر قرآن پڑھنا یاد آ رہا تھا۔ اللہ کے نبی ساتھ کعبۃ اللہ کی طرف دیکھتے ہیں اور ساتھ روتے ہیں۔ بابا جی کہتے ہیں۔

مڑ مڑ پے ویندے نال
ہنجوں نے کیریاں
چک لیاں اللہ ایتھوں
اج رزق دیاں ٹیریاں
کرساں نہ کرساں پھر
زیارتاں میں تیریاں
اللہ نوں معلوم ساری
بات تقدیر دی
جوک وسیندی ڈھی
جگاں دے پیر دی
چاؤنداں سی دل ایتھے
پڑھ دا نمازاں میں
اللہ دے اگے کردا
عجز نیازاں میں
لوکاں دے کنیں پاندا
نیک آوازاں میں
پر چنگی اولاد نئیں اوں
تیرے خمیر دی
جوک وسیندی ڈھی

جگاں دے پیر دی
رو رو کے داغ ہویا
نبی حقانی جے
مڑ مڑ صدیق چمدا
سوہنی پیشانی جے
صدقے میں جاواں کیوں
لائی شیرانی جے
ہوندا اِک ویلا نئیں جے
ساتھ تاخیر دی

ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پیارے رات بہت ہو رہی ہے چلو ٹھکانہ ڈھونڈیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر داخل ہو کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مکان کی پچھلی الماری سے نکل کر میرے مصطفیٰ ﷺ نے سیدھا یمن کا راستہ اختیار کیا۔ پتہ ہے کیوں؟ آپ کو پتہ تھا ان مکہ والوں نے مدینہ کے راستہ سے تلاش کرنا ہے میں کیوں نہ دوسرے راستہ سے جاؤں! اللہ کے نبی نے یمن کا راستہ اختیار کیا۔ مکہ سے تین میل دور ایک پہاڑی جس کا نام ثور ہے اس پہاڑی پر ایک غار، غار ثور میں آپ ﷺ گئے اور صدقے جاؤں۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کبھی میرے نبی کے آگے چلتے ہیں اور کبھی پیچھے۔ اندھیری رات ہے۔ صفر کا مہینہ ہے۔ 27,26 کی رات ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ابو بکر یہ کیا چال پکڑی ہے کبھی آگے آتے ہو اور کبھی پیچھے آتے ہو۔ ابو بکر فرماتے ہیں: سوہنیا جب آگے آتا ہوں تو خطرہ محسوس ہوتا ہے کوئی پیچھے سے حملہ نہ کر دے اور جب پیچھے ہوتا ہوں تو خطرہ ہوتا ہے کہ کوئی آگے سے حملہ نہ کر دے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ کہتے ہیں پیارے اگر کوئی حملہ کرے تو مجھ پر کرے اگر مجھے کچھ ہوا تو صرف ابو بکر ہوگا اور اگر آپ ﷺ کو کچھ ہوا تو پوری امت کو ہوگا۔ پیار ہو تو ایسا۔ اور نبی کو ابو بکر رضی اللہ عنہ پر اعتماد تھا۔ بااعتماد دوست۔ اب تو دوست بھی پیسے لے کر بک جاتے ہیں۔ لیکن میرے نبی کو ابو بکر رضی اللہ عنہ

پر اعتماد تھا۔ بعض نے لکھا ہے کہ نبی ﷺ اپنے پنجوں پر چل رہے ہیں تاکہ کسی کو پیروی کرنے کے لیے راستہ یا نشان نہ مل جائے۔

ایہہ سب ابو بکر دی مولا
تے عظمت شان وداوے
نیں تے اوہ جوڑا پاک نبی نوں
کیوں کر دکھ پہنچاوے
ابو بکر نوں اتنی قوت
تے کھیتوں حاصل ہوئی
بار نبی دا چک لیا اس نے
تے چھڈی حد نہ کوئی

وزن کتنا تھا؟

بارشاں آسمان جنیا
جے اک دریائے جاون
تاں وی بار نبی دا بھارا
ایہہ راوی خبر لیاون

نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ میں ایک دن سو رہا تھا۔ اور فرشتے آئے کہتے ہیں نبی پاک کا وزن کر کے دیکھتے ہیں کہتے ہیں انہوں نے ترازو لگا دیا۔ اور مجھے ایک طرف بٹھا دیا۔ ایک طرف ایک مرد بٹھا دیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے والی سائیڈ زمین پر اور اس کی طرف سے اوپر انہوں نے پھر دس مرد بٹھا دیے۔ پھر بیس (20) پھر (30) پھر (40) پھر (50) پھر (100)۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے والی طرف سے نیچے اور (100) مردوں والی طرف سے اوپر، مجھے ایسے لگے جیسے میرے اوپر گریں گے۔ پھر انہوں نے کہا اگر سات آسمان اور ساتوں زمینیں۔ ایک طرف ڈال دو اور دوسری طرف صرف محمد ﷺ ہو تو

نبی ﷺ کے وزن کا مقابلہ نہیں ہوسکتا نبی کا وزن ہی اتنا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ پہاڑی پر چڑھ گئے۔ تین دن اور تین راتیں میرے مصطفیٰ ﷺ نے وہاں گزاریں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بڑے عقل مند ہیں۔ اس امت کا اتنا سمجھدار کہتا ہے پیارے پرانی غار ہے آپ ﷺ دو منٹ باہر رکیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ ابو بکر ٹھیک ہے۔ ابو بکر نے اپنی چادر اُتار کر اس سے ساری غار میں جھاڑو دیا اور رات کا موسم اندھیرا تھا۔ ہاتھ لگا لگا کر دیکھ رہے ہیں کہ کوئی سوراخ تو نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ کچھ سوراخ ہیں اس قیمتی چادر کو پھاڑ پھاڑ کر سوراخوں میں دے دی۔ چادر ختم ہوگئی دو سوراخ بچ گئے۔ میرے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایڑھیاں ان سوراخوں پر رکھ دیں اور میرے مصطفیٰ ﷺ کو کہتے ہیں پیارے اندر تشریف لے آؤ۔ میرے آقا ﷺ نے اپنا سر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی گود میں رکھ لیا اور میرے آقا ﷺ کو تھکاوٹ کی وجہ سے نیند آ گئی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ صدیق کی گود ہے۔ اور سر میرے مصطفیٰ ﷺ کا ہے۔ مکہ کی آخری رات ہے۔ مکہ کی آخری رات گود صدیق کی اور میرے مصطفیٰ ﷺ کا سر ہے۔ کیسا مقام ہے؟ اور سیدنا ابو بکر صدیق کی ایڑھی پر سانپ نے ڈنگ مارا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ سانپ بار بار ڈنگ مارتا ہے۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ایڑھی نہیں ہلاتے ہیں کہ کہیں نبی پاک کی نیند خراب نہ ہو جائے۔ یہ ڈنگ مار رہا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے درد سے آنسو گرنے لگے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کے چہرہ پر آنسو گرے۔

میرے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی کتنی شان ہے۔ عمر روئے تو آنسو کربلا کے میدان میں گریں۔ میرے علی روئیں تو آنسو کوفہ کی مسجد میں گریں۔ میرا عثمان روئے تو آنسو اللہ تعالیٰ کے قرآن پر گریں۔ میرا ابو بکر روئے تو آنسو آقا کے چہرہ پر گرے آقا ﷺ کی آنکھیں کھل گئیں۔ دیکھتے ہیں ابو بکر رو رہے ہیں میرے آقا پوچھتے ہیں ابو بکر کیا بات ہے؟ ابو بکر کہتے ہیں پیارے اس سوراخ سے سانپ نے بار بار ڈسا ہے۔ آمنہ کے لال فرماتے ہیں آؤ تمہارا علاج کر دوں۔ جہانوں کے پیر نے اپنا لعاب دہن لے کر ابو بکر کی ایڑھی پر لگا دیا میرے اللہ نے دردیں ختم فرما دیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اب کافر دیکھ رہے ہیں۔ علی سو رہے ہیں۔ نبی

پاک کی چادر لے کر علی سو رہے ہیں۔ صبح ہوگئی، ڈر رہے ہیں۔ علی اُٹھے تو ان کافروں کے طوطے اڑ گئے۔ علی کو کہتے ہیں محمد ﷺ کہاں ہے؟ علی کہتے ہیں مجھے نہیں پتہ۔ یہ میرے علی کو لے کر کعبۃ اللہ لے گئے۔ اور وہاں بند کر دیا بتاؤ گے نبی کہاں ہے تو چھوڑیں گے۔ علی فرماتے ہیں مجھے نہیں پتہ۔ ابوجہل کہتا ہے اگر نبی کا پتہ کرنا ہے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر سے پتہ چلے گا۔ وہ میرے صدیق کے گھر چلے گئے جا کر دروازہ کھٹکھٹایا تو اسماء رضی اللہ عنہا کون سی اسماء رضی اللہ عنہا جس کے سو (100) سال تک دانت نہیں ٹوٹے تھے۔ کان بہرے اور نظر کمزور نہیں ہوئی تھی۔ یہ اسماء رضی اللہ عنہ کون ہے؟ سیدہ عائشہ کی ماں اور ہے اور اسماء کی ماں اور ہے مہاجر ہو کر آئیں تو ماں آٹھ سال بعد ملنے آئی اور کیسے آئی؟ سامان کا اونٹ لاد کر آئی۔ دروازہ کھٹکھٹایا سیدہ اسماء دیکھتی ہیں ماں دروازہ پر آئی ہے۔ کیوں آئی ہے؟ ملنے آئی ہے۔ اسماء رضی اللہ عنہا کا ایمان کتنا مضبوط ہے۔ کہتی ہیں۔ تم ابھی شرک پر ہو یہاں رکو مجھے نبی ﷺ سے پوچھ لینے دو تمہیں ملنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ سیدنا اسماء کے ایمان کے کیا کہنے؟ دوڑ کر میرے آقا ﷺ کے پاس گئیں پیارے میری ماں آٹھ سال بعد آئی ہے شرک پر ہے ملوں یا نہ ملوں؟

آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ ملو سیدہ اسماء باہر آئیں۔ ابوجہل کہتا ہے تمہارا بابا کہاں ہے؟ کہتی ہیں۔ ہمیں کوئی پتہ نہیں اور حقیقت ہے۔ اسماء کہتی ہیں ہمیں پتہ بھی نہ چلا کہ ابو جی اور محمد ﷺ کس طرف گئے ہیں۔ اور ہمیں کیسے پتہ چلا؟ سیدہ اسماء کہتی ہیں۔ نبی پاک مدینہ چلے گئے ایک جن آیا۔ آ کر مکہ میں آواز دی کہ محمد ﷺ اور ابوبکر صدیق مدینہ پہنچ گئے ہیں۔ اُمّ معبد کی بکری کا دودھ پی کر گئے ہیں۔

وہ اتنی شانوں والا محمد ﷺ اگر آپ اس اماں جی سے اس کی شان پوچھیں۔ تو اماں بھی بتائے گی۔ یہ جن بول کر کہتا ہے۔ اماں نے تو بتانا ہے اگر بکری سے پوچھو تو اللہ کی قسم وہ بکری بھی بول کر بتا دے گی۔ اماں جی اسماء کہتی ہیں۔ جن آگے آگے اعلان کرے کہ محمد ﷺ مدینہ گیا ہے۔ اور لوگ پیچھے پیچھے چلیں پھر پتہ چلا کہ آمنہ کے لال مدینہ پہنچ گئے

ہیں۔ باہر آئیں تو ابوجہل کہتا ہے ابوبکر کہاں ہے؟ اماں جی فرماتی ہیں۔ ہمیں نہیں پتہ۔ اس بے ایمان نے طمانچہ مارا۔ اتنی زور سے مارا کہ اماں جی اسماء کی کانوں کی بالی ٹوٹ کر زمین پر گر گئی۔ ماں جی نے صبر کرلیا۔ کتنا حوصلہ ہے اس گھرانے کا۔ میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ سارے پیسے لے گئے اور اماں جی اسماء فرماتی ہیں۔ ہمارا دادا ابوکہاں ہے کہنے لگا اگر ابوبکر نے جانا تھا تو پیسے تو نہ لے کر جاتا۔ ہمارے کام آتے۔ اماں جی فرماتی ہیں۔ میں نے یہ ترکیب سوچی کہ ہمارا بوڑھا کہیں غم سے مر نہ جائے۔ اماں جی فرماتی ہیں۔ میں نے چھوٹے چھوٹے پتھر وہاں جوڑ دیئے جہاں ہمارا باپ پیسے رکھتا تھا۔ اور اوپر کپڑا ڈال دیا۔ اپنے دادا کا بازو پکڑ کر اس غلہ کے پاس لے گئی اور کہا بابا جی گھبرانا نہیں یہ دیکھیں ہمارا باپ ہماری لیے کتنا مال چھوڑ کر گیا ہے۔ دادا جی کو سکون ہو گیا۔ کتنا پیار ہے مصطفیٰ سے؟ ان مکہ والوں نے ڈھول بجا کر اعلان کیا کہ جو ابوبکر یا محمد ﷺ کو زندہ یا فوت شدہ لائے اسے سو سو اونٹ انعام کا دیا جائے گا۔ ہر بندے نے گھوڑا دوڑایا کہ سو اونٹ مجھے مل جائے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ کچھ لوگوں نے کھوجی منگوائے اور پیروی کرتے ہوئے غارِ ثور تک پہنچ گئے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پیارے وہ آگئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾

(التوبہ:40)

اللہ کے نبی یار غار کو کہتے ہیں۔ میرے ابوبکر گھبراؤ نہ۔ غم نہ کرو۔ میں اور تم اکیلے نہیں، ہمارے ساتھ ہمارا اللہ بھی ہے۔ یا اللہ اب تم غار ثور میں کیسے بچاؤ گے؟ کونسی فوجیں لاؤ گے؟ کیا بہانہ بناؤ گے؟ آؤ سیرت ابن ہشام پڑھ کر دیکھو۔ اللہ پاک نے کیا انتظام کیا۔

اللہ بچاون دا ہون
ڈھنگ بنایا اے
غار دے بوہے کیکر

چھاڑ اُگایا اے
کبوتراں دے جوڑے تائیں
آرڈر فرمایا اے
آلہنا بناؤ خاطر
میرے بشیر دی
جوک وسیندی ڈھی
جگاں دے پیر دی
مکڑی نوں حکم دتا
تان دیویں جالا توں
تین دن آپ تائیں
فوجی بنالے توں
نبی میرے دا اندر رہنا رکھوالا توں
جھاک نہ اندر جاوے
کسے وی شریر دی
جوک وسیندی ڈھی
جگاں دے پیر دی

کبوتروں نے انڈے دیے۔ مکڑی نے جالا بن دیا کیکر نے جھاڑیاں اُگا دیں۔ وہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہاں پہنچے تو ایک کافر کہنے لگا۔ یہاں کھوجی رک گئے ہیں۔ یہاں نبی ﷺ ہوں گے۔ اور ابو بکر بھی یہیں ہوگا۔ دوسرا کہتا ہے۔ بے وقوف ہو تم۔ یہ کبوتر بیٹ ہیں۔ جالا لگا ہے۔ نبی گزرتا تو کبوتروں نے اڑ جانا تھا۔ انڈے نہیں ہونے تھے۔ اور جالا بھی نہیں ہونا تھا۔ اللّٰہ اکبر اللہ۔ وہ واپس آ گئے۔ یہ اللہ کے کام ہیں۔ جسے اللہ بچائے اسے کون مار سکتا ہے؟ جسے اللہ مارے کون بچا سکتا ہے؟ اور جسے اللہ ذلیل کرے کوئی عزت نہیں دے

سکتا۔ یہ اس کے اختیار میں ہے۔ اب سارے گھرانے کی ڈیوٹی لگی۔ سیدنا ابو بکر کا بیٹا تھا۔ عبد اللہ۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ اسے کہتے ہیں بیٹا تم نے سارا دن مکہ رہنا ہے۔ جو خبر ہو وہ پہنچانی ہے۔ ایک غلام عامر تھا۔ سیدنا عبد اللہ سحری تک غار ثور پر نبی ﷺ کے پاس رہتے اور پھر چلے جاتے اور غلام کو حکم تھا۔ جب یہ چلا جائے تو تم بکریوں کا ریوڑ نیچے لے جانا۔ تا کہ عبد اللہ کے قدموں کے نشان مٹ جائیں۔ اور تم بکریاں لاؤ گے۔ ہم دودھ پئیں گے۔ تین دن ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئے۔ تین دن بعد عبد اللہ بن عرقب ایک با اعتماد کافر تھا۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے دو اونٹنیاں لے کر دی تھیں اور فرمایا فلاں تاریخ کو لے کر غار تور پر پہنچ جانا۔ یہ عبد اللہ دو اونٹنیاں لے کر پہنچے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پیارے ایک اونٹنی آپ کی اور دوسری میری۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے ایسے نہیں لینی۔ میں پیسوں سے لوں گا۔

تین دن بعد نبی ﷺ
غار نوں چھوڑیا
کانے والا جالا نال
ہتھاں دے توڑیا
کبوتراں نوں آرڈر دتا
اڑ جا جوڑیا
حرم وچ حمد کرو
رب قدیر دی
جوک وسیندی ڈٹھی
جگاں دے پیر دی

سیرت ابن ہشام رحمہ اللہ میں ہے یہ کبوتر اڑ رہے ہیں اور زبان حال سے کہتے ہیں۔

حال دی بولی اوناں عرضاں سنائیاں نیں

پاک نبی نے ساتھوں خدمتاں کرائیاں نیں
کرنا معاف جے کر ہویاں کوتاہیاں نیں
قسمت ساڈی گئی جے خلق نوں چیر دی
جوک وسیندی ڈٹھی جگاں دے پیر دی
صدقے میں جاؤں وڈھیاں حکمتاں والیا
کے اچا محل کے قلعہ بنا لیا
تو جالے دے قلعے اندر نبی بچا لیا
سمجھ نہیں آندی کوئی تیری تدبیر دی
جوک وسیندی ڈٹھی جگاں دے پیر دی

سیرت ابن ہشام والے نے لکھا ہے آج جو کبوتر حرم میں ہیں۔ وہ اس جوڑے کی لڑی سے ہیں۔ جنھوں نے میرے نبی کی تھوڑی سی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی ﷺ سے پیار نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



جادو کا علاج

﴿وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ وَ مَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ وَ مَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى یَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ یَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّهُمْ وَ لَا یَنْفَعُهُمْ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۝﴾

(البقرہ:102)

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سیدالاولین و الآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو! بزرگو! پہلا پارہ سورۃ البقرہ کی ایک آیت مبارکہ آپ کے سامنے پڑھی ہے۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

دوستو! میں آج انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ آپ کے سامنے وہ بات رکھوں اگر اس کی سمجھ آجائے تو کئی لوگ فتنہ، لڑائی جھگڑا سے بچ جائیں گے۔ اللہ اکبر اللہ۔ نبی ﷺ نے جناب سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ کیا کہ سلیمان علیہ السلام اللہ کے نبی تھے۔ مدینہ کے یہودی کہنے لگے۔ یہ بھی کوئی نبی ہے جو سلیمان علیہ السلام کو نبی کہتا ہے۔ یہودیوں کا ذہن یہ تھا کہ سلیمان علیہ السلام ایک جادوگر تھا۔ معاذ اللہ ۔ وہ سلیمان علیہ السلام کو نبی نہیں جادوگر تسلیم کرتے تھے۔ اصل میں

بات یہ تھی کہ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ جنات علم غیب جانتے ہیں۔اور جنات کے پاس جادو، ٹونے اور منتر وغیرہ ہیں۔جس کے ساتھ یہ لوگوں کا نقصان کرتے اور فائدہ پہنچاتے ہیں۔ جناب سلیمان علیہ السلام نے سارا کچھ اکٹھا کر کے جادو، ٹونے، منتر وغیرہ، غیب کی باتیں۔سلیمان علیہ السلام نے وہ سب جمع کر کے اپنی کرسی کے نیچے دبا دیں اور حکم دیا کہ کوئی بندہ اس کرسی کے پاس نہ جائے۔ حالانکہ وہ جنوں کی کہانیاں تھیں۔ان کے منتر تھے۔ سلیمان علیہ السلام فوت ہوگئے تو یہ جنات یہودیوں سے کہنے لگے کہ ہم آپ کو بتائیں سلیمان علیہ السلام کس چیز پر حکومت کرتا تھا۔ اس کے پاس کیا علم تھا؟ یہودی کہتے ہیں بتاؤ کہتے ہیں سلیمان علیہ السلام کے پاس جادو تھا اور جادو کے سر پر سلیمان علیہ السلام حکومت کرتا تھا۔ معاذ اللہ۔ ان شیطانوں اور جنوں نے بات بنائی وہ یہودی کہنے لگے اگر یہ بات ہے تو ہمیں وہ کتب نکال کر دکھاؤ جنات کہنے لگے اگر ہم قریب گئے تو جل جائیں گے اور آپ کو ہم ایمان سے یہ بات کہتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے نیچے سے زمین کھودو گے تو ضرور تمہیں کچھ نہ کچھ حاصل ہوگا۔انہوں نے کرسی والی جگہ سے زمین کھودی اور جو کتابیں سلیمان علیہ السلام نے جنوں کے جنتر منتر دفن کیے تھے۔ وہ نکل آئے یہودیوں نے کہنا شروع کر دیا کہ واقعی سلیمان علیہ السلام جادو کے سر پر حکومت کرتا تھا۔اللہ پاک نے ان کے رد میں قرآن نازل کیا۔فرمایا:

﴿وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ﴾ (البقرہ:102)

اے میرے محبوب نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہوں نے تمہاری بات نہیں مانی تمہارا قرآن یہودیوں نے نہیں مانا۔انہوں نے اس چیز کی پیروی کرنی ہے جو چیز سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی میں جنات پڑھتے تھے:﴿وَ مَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا﴾ جناب سلیمان نے کفر نہیں کیا ہے۔ بلکہ شیطانوں نے کفر کیا تھا۔یہ کیا کرتے تھے۔ ﴿یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ یہ جن لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ ﴿وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَیْنِ﴾ اور جو دو فرشتوں پر چیز نازل ہوئی تھی۔ بابل شہر میں۔ ہاروت اور ماروت پر۔اور یہ کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے۔﴿حَتّٰی یَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾

جو بندہ ان کے پاس جادو سیکھنے آتا یہ ہاروت اور ماروت ان کو پہلے کہہ دیتے کہ ہم آزمائش بنا کر نازل کئے گئے ہیں۔ وہ سیکھتے تھے جن سے ایمان خارج ہو جاتا ہے وہ سیکھ لیتے۔ اور قرآن کہتا ہے جادو کے ذریعہ میاں بیوی کے درمیان فرقہ ڈالتے تھے۔ اور اللہ کا قرآن یہ بھی اعلان کر رہا ہے کہ یہ جادو کے ذریعہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے مگر اللہ کے حکم سے۔ جادو اگر نقصان کرتا ہے تو اللہ کے حکم سے یہ بات ذہن میں رکھنا کہ جادو چل جاتا ہے نظر بد لگ جاتی ہے۔ لوگوں کا مقولہ بنا ہے کہ جادو حق برحق ہے اور کرنے والا کافر ہے۔ آج میں نے آپ کو بتانا ہے کہ جادو کیا چیز ہے اور کیسے چلتا ہے؟ اور جادو کرنے والے اور کروانے والے کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ جادو ٹونے سے محفوظ فرمائے۔ آج کل یہ عام ہے کہ عورتیں ایک دوسرے پر جادو کروا دیتی ہیں۔ اس طرح ہی کہتی ہیں فلاں عورت کچھ کھا پی کر آئی تھی۔ بچے کی جان لے کر چل گئی ہے۔ جادو کرنے والے بھی اس طرح ہی کہتے ہیں۔ جادو کوئی چیز نہیں ایسے ہی اوٹ پٹانگ غلط ملط الفاظ کا جادو بنایا ہے اور اللہ پاک بھی بندوں کو آزمانا چاہتے ہیں۔

حافظ لکھوی رحمہ اللہ تفسیر محمدی میں لکھتے ہیں۔ جناب آدم علیہ السلام زمین پر آئے آدم کی اولاد بڑھتی گئی چلتے چلتے جناب ادریس دنیا پر آ گئے لوگوں نے نافرمانیاں کرنی شروع کر دیں۔ اللہ کی بغاوتیں کرنی شروع کیں۔ فرشتے کہتے ہیں اللہ جی یہ وہ بندے ہیں جن کے بارہ میں آپ نے ہمیں فرما دیا تھا۔ اس کو سجدہ کرو اس کی اولاد کو دیکھو آج کیا کر رہی ہے؟ کہیں لڑائیاں جھگڑے کہیں چوریاں ڈاکے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! جو چیز میں نے بندوں میں ڈالی ہے اگر تم میں آ جائے تو تم بھی نہیں بچ سکتے فرشتے کہتے ہیں۔ یا اللہ یہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دو فرشتے چن لو۔ انہوں نے ایک ہاروت اور ایک ماروت چن لیا۔ ہاروت اور ماروت اللہ نے ان میں انسانی خواہشات کوٹ کوٹ کر بھر دیں اور فرمایا بندوں کو میں نے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ روکا ہے شرک نہیں کرنا۔ زنا نہیں کرنا، چوری نہیں کرنی، شراب نہیں پینی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمہیں میں براہ راست روک رہا ہوں۔ قتل

نہیں کرنا، شرک نہیں کرنا۔ زنا نہیں کرنا اور شراب نہیں پینی۔ ان فرشتوں کو زمین پر بھیج دیا۔ یہ فرشتے فیصلہ کرتے رہے اب ان پر آزمائش آ گئی۔ بہت بڑی آزمائش۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ آزمائش نہ آئے اور اگر آئے تو اللہ تعالیٰ پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان پر آزمائش آ گئی ان کے پاس ایک عورت آئی بڑی خوبصورت عورت ہے۔ یہ مقدمہ لے کر آئی کہتی ہے میرا میرے خاوند سے جھگڑا رہتا ہے۔ ہاروت اور ماروت نے برائی کی دعوت دی۔ یہ عورت کہتی ہے تمہاری بات میں تب مانوں گی پہلے اللہ سے شرک کرو یہ کہتے ہیں۔ شرک بہت بڑا گناہ ہے ہم نہیں کر سکتے۔ اس کے پاس بچہ تھا کہتی ہے اس بچے کو قتل کرو۔ کہتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ یہ کہتی ہے۔ یہ شراب پی لو۔ انہوں نے سمجھا شراب پینا چھوٹا گناہ ہے تو یہ کر لیں گے۔ شراب پی کر نشہ آ گیا۔ قتل بھی کر لیا اور زنا بھی کر لیا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ آزمائش آ گئی۔

جناب ادریس کے پاس گئے کہتے ہیں جناب غلطی ہوگئی ہے۔ ادریس علیہ السلام کہنے لگے اللہ نے فرمایا ہے یا دنیا کا عذاب پسند کر لو یا آخرت کا عذاب انہوں نے دنیا کا عذاب پسند کر لیا یہ جکڑے ہوئے ہیں۔ عذاب ہو رہا ہے اللہ پاک نے اس ہاروت اور ماروت کا تذکرہ کیا ہے اور آزمائش بنا کر بھیجا ہے وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ اور جو جادو سیکھنے جاتا اُسے کہتے کفر نہ کرو۔ جادو سیکھنے کو قرآن اللہ سے کفر کرنا کہتا ہے۔ جادو کرنے والا اور کروانے والا کفر یہ کام ہے وہ آدمی دین سے خارج ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ابن جریر کا قول نقل کیا ہے۔ ایک عجیب وغریب اثر نقل کیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ابھی فوت ہوئے کچھ عرصہ گزرا تھا۔ ایک عورت اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر کہتی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ اماں جی فرماتی ہیں میں نے کہا اللہ کے نبی فوت ہو گئے ہیں۔ یہ عورت رونا شروع کر دیتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے پوچھا اے عورت تم کیوں روتی ہو؟ کہتی ہے میں نبی پاک سے ایک مسئلہ پوچھنے آئی تھی۔ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کیا مسئلہ؟ کہتی ہے میرا اور میرے

خاوند کا اکثر جھگڑا رہتا تھا۔ اکثر میاں بیوی کا جھگڑا رہتا ہے اور اس کا علاج بھی ہے۔ کائنات کے سردار نبی ﷺ کا بیان ہے کہ جن میاں بیوی کا جھگڑا رہتا ہے وہ بندہ گھر جا کر السلام علیکم کہے اللہ تعالیٰ میاں بیوی کے جھگڑے ختم کر دیں گے۔ لیکن کئی مرد کہتے ہیں اب بیوی کو السلام علیکم کہیں؟ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک عورت اپنے خاوند سے لڑ پڑی۔ عورتیں لڑ ہی پڑتی ہیں۔ ہماری مائیں پاک باز عورتوں میں سے تھیں نبی پاک سے کہنے لگیں۔ جیسے عام عورتوں کے لیے دنیا کا سامان ہے ہمارے لیے بھی تیار کرو۔ اللہ اکبر اللہ۔ ہمیں بھی اچھے گھر اور خرچ زیادہ دو۔ آپ ﷺ نے قسم کھا لی کہ میں نے مہینہ گھر نہیں جانا یعنی کہ ایک ماہ نبی پاک ﷺ نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بہت پریشان ہوئے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے مسجد میں آئے کہتے ہیں۔ سنا ہے نبی پاک نے اپنی بیویوں کو طلاقیں دے دیں ہیں۔ کہتے ہیں سنا ہے علیحدگی اختیار کی ہے۔ 29 دن ہوئے نبی پاک گھر چلے گئے آپ کی ایک بیوی کہتی ہے۔ ابھی 29 دن ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا 29 کا بھی تو مہینہ ہوا کرتا ہے۔ یعنی کہ مسئلہ ہو جاتا ہے۔ مولانا خادم رحمہ اللہ نے لکھا ہے۔ فرماتے ہیں۔

عورت اوہ جو خاوند نوں رکھے راضی
منیں اس دے کل اشاریاں نوں
جگی خاوند دی نوں بہشت سمجھے
ویکھے کسے دے ناں محل چوباریاں نوں

اور جو اچھی عورتیں ہوں وہ بیٹیوں کو یہی عقل دے کر بھیجتی ہیں۔

گھر ول ٹردیاں ماں نے ایہہ مت دتی
میری گل دا دھیے خیال رکھیں
سارے جگ دے نال نہ بنے تیری
پر اک صلح تو خاوند دے نال رکھیں

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور ہے ایک عورت اپنے خاوند سے لڑ پڑی۔ اس کا خاوند کہتا ہے میں امیر المومنین کو تمہاری شکایت کرتا ہوں۔ میری بیوی لڑتی جھگڑتی ہے۔ یہ بندہ امیر المومنین کے پاس گیا۔ اور دیکھا کہ عمر کی بیوی اس کے ساتھ جھگڑ رہی تھی۔ دیکھ کر واپس جانے لگا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بھائی واپس جا رہے ہو کیا بات ہے؟ کیوں آئے تھے؟ کہتا ہے حضرت آپ کی بیوی آپ سے لڑ رہی تھی میں نے کہا واپس ہی جاتا ہوں۔ سیدنا عمر نے فرمایا تمہاری بیوی تمہاری فرمانبرداری کرتی ہے؟ کہتا ہے ہاں جی۔ تمہارے بچوں کو سنبھالتی ہے کہتا ہے جی۔ فرمایا تمہارا نقصان کرتی ہے؟ کہتا ہے نہیں فرمایا تمہاری اتنی باتیں وہ مانتی ہے برداشت کرتی ہے تو تم بھی اس کی دو باتیں برداشت کرلیا کرو۔ ان کا بھی حق ہے اور اگر آج کل میاں بیوی لڑ پڑیں تو بیویاں بھاگ اٹھتی ہیں۔ جادوگروں کی طرف اور جا کر کہتی ہیں۔ کوئی ایسا تعویذ دو۔ جو مجھے داماد ملا ہے وہ میری بیٹی کو کچھ سمجھتا ہی نہیں۔ وہ بھی پھر لکیریں مار دیتا ہے جاؤ۔ کام تو قدرتی ہوتا ہے قاری خالد مجاہد صاحب ایک حکایت سناتے ہیں۔ ایک عورت کا خاوند لڑ پڑا اس نے دو چار تھپڑ مار دیئے۔ ایک ملنگ کو جا کر کہتی ہے میرے خاوند نے مجھے مارا ہے کوئی ایسا تعویذ دو کہ یہ دفع ہو جائے۔ اس نے لکیریں مار دیں اور کہتا ہے جا کر انار کے پودے سے باندھ دو۔ اس کا خاوند فوت ہو گیا وہ روئے اور کہے۔

وے میں آودے پیراں تے آپ کلہاڑیاں مار بیٹھی

میں ایک دن اپنے استاد کے پاس بیٹھا۔ مولانا عبدالحکیم صاحب بات تعویذ دھاگوں کی شروع ہوگئی میں نے کہا استاد جی آپ نے بھی کبھی کوئی تعویذ لکھا ہے کہتے ہیں۔ میرے پاس ایک آدمی آیا کہ میری بھینس دودھ نہیں دیتی تعویذ دو کہتے ہیں میں نے لکھ دیا۔ دو مرتبہ دودھ دیا کرو۔ میں نے کہا جاؤ۔ جا کر اس کے گلے میں ڈال دو۔ اس کے بعد اس کی بھینس نے دودھ دینا شروع کر دیا۔ اللہ اکبر اللہ۔ بھائیو! جادو ٹونے کی طرف نہ جایا کرو۔ قرآن کہتا ہے جس نے جادو سیکھایا جادو لیا۔ ﴿مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾ اس کے لیے آخرت میں کچھ نہیں ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے جادوگر ذلیل ہو کر مرتا ہے۔ گندی زندگی گزارنے

والا ذلیل ہو کر مرتا ہے میں نے ایک بندہ دیکھا۔ وہ جادوگر تعویذ کرتا تھا۔ ایک عورت کو تعویذ دے کر کہنے لگا کسی بھینس کے منہ میں دے دینا۔ وہ عورت اتنی سمجھ دار تھی اس نے اپنی بھینس کے منہ میں دے دیا۔ اس کی بھینس مر گئی۔ یعنی کہ جادوگر یہاں بھی ذلیل اور اگلے جہاں میں بھی قرآن نے کہا ہے۔ ﴿وَ لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى﴾ (طٰهٰ: 69) جہاں بھی کوئی جادوگر آیا ذلیل ہوا۔ اور جادو چل جاتا ہے۔ اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ایک یہودی لڑکا نبی پاک کی خدمت کرتا تھا۔ آپ کی نوکری کرتا۔ بنو زنیرہ قبیلہ کے یہودی اسے کہنے لگے۔ اے یہودی تم ہمارے مذہب کے ہو۔ ان کی خدمت کرتے ہو کسی طرح نبی پاک کے بال ہمیں لا دو۔ اللہ اکبر اللہ ۔ یہ یہودی لڑکا ان کی باتوں میں آ گیا امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں میں کنگھی کی اور کچھ بال کنگھی میں آ گئے۔ اور کنگھی کے کچھ دانے ٹوٹ گئے۔ اس یہودی لڑکے نے یہ بال لبید بن اعصم یہودی کو دے دیئے۔ اس نے یہودیوں کو اکٹھا کر لیا۔ اور وہ جادو جانتے تھے۔ انہوں نے جادو کر کے ان بالوں کو گیارہ گرہ لگا دیں۔ جنتر منتر پڑھ کر گیارہ گرہیں لگا دیں۔ جادو ٹونے اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک آدمی جادوگر آیا۔ میں نے اُسے کہا کہ سناؤ کیا پڑھتے ہو۔ کہتا ہے کالی کیڑی کالے روڑ۔ اس طرح کا جادو ہے۔ یہ جادو کوئی قرآن و حدیث نہیں ہے۔ نہ کوئی آیات ہیں۔ یہ بس ٹوٹکے جوڑے ہوتے ہیں۔ مثلاً:

کرکلی کرکالی دشمن نوں منجے پالی

یہ وظیفے ہیں۔ جو جادوگروں نے جوڑے ہوتے ہیں۔

یہودیوں نے گیارہ گرہیں لگا دیں۔ اور بئر معونہ ایک کنواں تھا۔ یہودیوں نے وہ تعویذ اُس میں پھینک دیا۔ اماں جی فرماتی ہیں ان بے ایمانوں نے نبی پاک پر جادو کر دیا۔ نبی پاک کو نیچا دکھانے کی ظالموں نے کوششیں تو بہت کیں۔ لیکن جسے اللہ رکھے اسے کوئی مار نہیں سکتا۔

ڈگ پین آسمان توں نئیں مردے
بوٹا جدے رزق دا ہریا ہووے

او نوں دریا وی کدی نئیں ڈوبدے نیں

ہتھ قدرت نے جس دا پھڑیا ہووے

قلعہ خیبر فتح ہوا تو ایک یہودن عورت نے نبی پاک ﷺ کے بارہ میں پوچھا۔ نبی پاک ﷺ کو کس گوشت سے پیار ہے؟ کونسا گوشت شوق سے کھاتے ہیں؟ کسی نے بتایا۔ نبی پاک ﷺ دستی کا گوشت پسند کرتے ہیں اس نے دستی کے گوشت میں زہر ملا کر میرے نبی ﷺ کو اس یہودن نے تحفہ بھیج دیا۔ اور نبی پاک نے دیکھا کہ دستی بھنی ہے اور آپ کو بھوک لگی تھی۔ میرے نبی نے وہ دستی کا گوشت منہ میں ڈالا صحیح بخاری میں یہ روایت موجود ہے۔ میرے نبی ﷺ نے یہ گوشت کا ٹکڑا منہ سے باہر پھینکا اور فرمایا میرے صحابہ! رک جاؤ نہ کھاؤ۔ پیارے کیا بات ہے؟ آپ فرماتے ہیں۔ یہ دستی مجھے بول کر بتا رہی ہے کہ مجھ میں زہر ملائی گئی ہے۔ یہ گوشت بول کر بتا رہا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم رک گئے۔ بشیر نامی صحابی گوشت کا کچھ ٹکڑا کھا بیٹھا۔ آپ نے یہودن کو بلایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا ہے؟ ہمیں زہر کیوں دیا ہے؟ کہتی ہے میں نے اس لیے زہر دی ہے کہ اگر نبی ہوا تو بچ جائے گا اور اگر بادشاہ ہوا تو ہماری جان چھوٹ جائے گی۔ آپ نے پہلے اُسے کچھ نہ کہا اور جب وہ صحابی جس نے ٹکڑا کھایا تھا۔ جب زہر کے اثر سے شہید ہوا۔ پھر نبی پاک ﷺ نے اس کے عوض میں اُسے مروا دیا۔

یعنی کہ یہودیوں نے بہت کوشش کی۔ یہ جو نبی پاک ﷺ کا روضہ بنا ہے یہ نبی کے وقت میں نہیں تھا۔ یہ صدیق کے وقت میں بھی نہیں تھا۔ فاروق وعثمان کے وقت میں بھی نہیں تھا۔ یہ کب بنا؟ تاریخ دانوں سے پوچھو۔ یہ یہودی بے ایمان سرنگ لگا کر نبی پاک کی لاش مبارک کو نکال کر بے حرمتی کرنا چاہتے تھے۔ وقت کے حکمران کو خواب آیا اس نے نبی ﷺ کی قبر تک لوہے کے تختے ڈال کر مضبوط روضہ مبارک بنایا تا کہ نبی پاک ﷺ کی لاش کی بے حرمتی نہ کی جائے۔ قبر تو ابھی بھی کچی ہے۔ فاروق وصدیق کی قبر بھی کچی ہے۔ یہ جو پکی قبریں بناتے ہیں انہیں مرنے کے بعد پتہ چلے گا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا پکی قبریں نہ

بناؤ یہ بناتے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ ۔ میرے بھائیو۔ اماں جی فرماتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ پر جادو کا اثر ہو گیا۔ کئی لوگ جادو کے منکر ہیں۔ کہتے ہیں جادو نہیں ہے۔ حالانکہ قرآن نے بیان کیا ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام جب آئے تو فرعون نے جادو گر منگوائے اور موسیٰ علیہ السلام اور ان جادو گروں کا مقابلہ ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نبی میدان میں آئے اور جادو گر بھی آئے۔ فرمایا۔ دکھاؤ جو دکھانا ہے۔ جادو چیز کو بدل نہیں سکتا۔ قرآن کہتا ہے صرف لوگوں کی آنکھوں پر جادو ہوتا ہے۔ ایک صحابی سیدنا جندب رضی اللہ عنہ ولید بن عقبہ ایک آدمی کے پاس گئے۔ ان کے پاس ایک جادوگر آتا تھا جو دسے پر چل لیتا تھا۔ گدھے کے پیچھے سے داخل ہو کر منہ سے نکل جانا۔ ایک بندے کی گردن اُتار کر پھر اُسے کہنا زندہ ہو جاؤ۔ سیدنا جندب دوسرے دن تلوار لے کر آئے۔ اس نے اپنا جادو کیا ایک بندے کی گردن اُتار کر کہا ٹھیک ہو جاؤ۔ سیدنا جندب نے تلوار سے جادوگر کا سر اتار دیا اور فرمایا اگر سچے ہو تو تم زندہ ہو کر دکھاؤ۔ یعنی کہ یہ شوق بازیاں ہے۔ موسیٰ نبی کہتے ہیں دکھاؤ کیا دکھاتے ہو؟ قرآن کہتا ہے۔ ﴿فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ﴾ انہوں نے اپنے رسے پھینکے۔ قرآن کہتا ہے لوگوں کی آنکھوں پر جادو ہو گیا۔ ایسے لگتا تھا جیسے سانپ پھر رہے ہیں۔ جادو سے موسیٰ علیہ السلام گھبرا گئے۔ کہتے ہیں۔ یا اللہ انہوں نے رسے پھینکے اور سانپ بن گئے میں بھی چھڑی پھینکوں وہ سانپ بن جائے پھر کس چیز کا کمال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ موسیٰ نبی جی وہ جادو ہے یہ تمہارا معجزہ ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔ موسیٰ علیہ السلام نے چھڑی پھینکی۔ قرآن کہتا ہے۔ بہت بڑا سانپ بن گیا۔ جو ستر ہزار جادوگروں کی چھڑیاں اور رسیاں موسیٰ علیہ السلام کا سانپ سب نگل گیا۔ پتہ چل گیا جادو اور ہے۔ معجزہ اور ہے۔ اماں جی فرماتی ہیں۔ نبی پاک پر جادو ہو گیا۔ اور کیوں ہوا؟ اگر اللہ چاہتے تو اپنے محبوب کو بچا لیتے۔ کیوں اثر ہوا؟ حافظ لکھوی رحمہ اللہ تفسیر محمدی میں لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس ارادہ سے جادو کروایا کہ لوگ کہتے تھے۔ محمد ﷺ جادوگر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بتانا تھا کہ اگر جادوگر ہے تو اس پر جادو کا اثر کیوں ہوا؟ اماں جی فرماتی ہیں چھ ماہ جادو کا اثر رہا۔ بعض نے لکھا ہے پورا ایک سال جادو کا اثر رہا۔ اور تین دن بہت مشکل سے

گزرے۔ اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ اتنا اثر تھا کہ آپ کھانا کھا کر فرماتے میں نے نہیں کھایا تھا تو آپ نے کھانا نہیں کھایا ہوتا تھا آپ فرماتے میں نے کھانا کھایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بہت ناساز تھی۔ جادو چل جاتا ہے نظر بھی چل جاتی ہے۔ نبی پاک نے فرمایا اگر تقدیر پر کچھ غالب آ سکتا تو نظر غالب آ سکتی تھی۔ نظر بد کا علاج کیا ہے جس کی نظر لگی ہے اس کو وضو کروا کر اس پانی سے نہا لو نظر دور ہو جائے گی۔ اب جادو کا علاج سنو۔ میری بہنوں اپنا ایمان نہ گنواؤ۔ میرے بھائیو اپنا ایمان نہ گنواؤ۔ دولت نہ لٹائیں۔ دنیا کی دولت بھی جاتی ہے۔ آؤ جو نسخہ رب رحمٰن نے قرآن میں بتایا ہے۔ وہ سن لو۔ اس پر عمل کرو اللہ تعالیٰ جادو، ٹونے دور کر دیں گے۔ جاؤ بخاری پڑھ کر دیکھ لو۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے تھے۔ سو رہے تھے اور انبیاء علیہم السلام کی نیند ایسی ہوتی ہے آنکھیں سو جاتی ہیں۔ دل جاگتا رہتا ہے جب نبی پر جادو کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے بھیجے ایک پاؤں کی طرف اور دوسرا سر کی طرف بیٹھ گیا۔ سر کی طرف والا پوچھتا ہے اسے کیا ہوا ہے؟ پاؤں کی طرف والا کہتا ہے۔

"اِنَّہٗ مَسْحُوْرٌ."

اس پر جادو کیا گیا ہے۔ وہ کہتا ہے کس نے کیا ہے؟ یہ کہتا ہے لبید بن اعصم یہودی نے کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کیوں کیا ہے؟ یہ کہتا ہے نبی پاک کے بالوں میں گرہیں لگا کر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہاں ہے؟ یہ کہتا ہے زوروان نامی کنویں میں ہے۔ اللہ اکبر اللہ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے سیدنا علی کو ساتھ لیا۔ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ اور ایک اور صحابی کو ساتھ لے کر زروان نامی کنویں پر گئے۔ میرے نبی نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم وہ جادو نکالو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پانی نکالنا شروع کر دیا پانی ایسا ہے جیسے مہندی ہوتی ہے۔ پانی کے نیچے کھجوروں کے چھلکے میں نبی پاک کے بال لے کر ان بے ایمان لوگوں نے گیارہ وہ گرہیں لگا کر پتھر کے نیچے دبا دی تھیں۔ وہ بال نکالے۔ اور اب جادو کا توڑ آنے لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے گیارہ آیات نازل کیں سنو لو گو وہ کون سی آیات ہیں:

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ o مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ o وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

وَقَبَo﴾ (الفلق: 1-3)

میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب سے۔ جو چیز اس نے پیدا کی ہے۔ اور ڈھانپے والے کی برائی سے جب وہ ڈھانپتی ہے۔ ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِo﴾ (الفلق: 4) حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرتا ہے۔ ﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَo﴾ (الفلق:5) حاسد جو پڑھ پڑھ کر پھونکیں مارتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ محبوب جی کہہ دو۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس سورت کی پانچ آیات ہیں۔ کائنات کے سردار نبی ﷺ نے جب یہ پانچ آیات پڑھیں تو پانچ گرہیں کھل گئیں۔ اگلی سورت۔ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِo﴾ (الناس) میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب سے۔ ﴿مَلِكِ النَّاسِo﴾ (الناس: 2) لوگوں کے مالک سے۔ ﴿إِلٰهِ النَّاسِo﴾ (الناس: 3) لوگوں کے معبود سے۔ ﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِo﴾ (الناس: 4) شیطان بے ایمان کے وسوسوں سے۔

﴿الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِo مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾

(الناس: 5-6)

جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں پڑھیں اللہ نے گیارہ گرہیں کھول دیں اور اپنے مصطفیٰ ﷺ کو شفا عطا فرما دی۔ ساتھ جبرائیل نے آ کر دم کیا۔ "بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ."

جبرائیل نے یہ دعا پڑھ کر دم کیا۔ یا اللہ میں آپ کا نام لے کر یہ دعا پڑھتا ہوں اللہ اپنے محبوب کو شفا عطا فرما دیں۔ دم کرنا منع نہیں۔ نبی پاک یہ سورتیں پڑھ کر حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے اور اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا میرے مصطفیٰ ﷺ کو دم کیا کرتیں تھیں۔ دم جائز ہے۔ جاؤ بخاری مسلم پڑھ کر دیکھ لو۔ ایک بات تمہیں اور بتا دوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کسی گاؤں گئے اور کہا ہم نے رات گزارنی ہے رکھ لو۔ انہوں نے کہا ہمارے گاؤں کا رواج نہیں ہے۔ ہم نے نہیں رکھنا۔ باہر ڈیرہ لگا لیا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہوئی کہ گاؤں کے نمبردار کو سانپ

کاٹ گیا۔ وہ مرنے لگا۔ انہوں نے بہت دم کروائے لیکن فرق نہ پڑا۔ سردار کہتا ہے پتہ کرو قافلہ والوں سے کوئی دم کر لیتا ہے۔ تو دم کر دے واپس جا کر پوچھتے ہیں تو ایک صحابی کہتا ہے ہاں میں دم کر لیتا ہوں۔ کہتا ہے آؤ دم کرو۔ صحابی کہتا ہے۔ مفت میں دم کروں۔ وہ کہتا ہے دم کرو جیسے کہو گے کر لیں گے۔ اس نے دم کیا میرے مالک نے شفا دے دی۔ وہ پوچھتے ہیں کیا لینا ہے؟ صحابی کہتا ہے۔ چالیس بکریاں لینی ہیں۔ ساتھ چرواہا بھی۔ پھر سوچتا ہے کہ پتہ نہیں حلال بھی ہے یا نہیں۔ کہتا ہے کھانا نہ پہلے کائنات کے سردار نبی سے فتویٰ لے لیں۔ مدینہ منورہ جا کر ساری بات سنائی۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کو فکر لگ گئی کہتے ہیں کیا پڑھا تھا؟ صحابی کہتا ہے پیارے اکیلی فاتحہ پڑھی تھی۔ حافظ لکھوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے۔

فاتحہ کل بیماراں دارو
تے ٹالے کل بلائیں
پڑھ پھوکے یا دم کر دیوے
تے دے فر رب شفائیں

فرمایا تمہیں کس نے بتایا تھا کہ یہ دم ہے؟ کہتا ہے دل سے اُٹھا تھا کہ پڑھ دو۔ آپ نے فرمایا واقعی رب نے فاتحہ میں شفا رکھی ہے۔ باقی مسئلہ بکریوں والا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ اگر ان کے حلال ہونے میں آپ کو شک لگتا ہے تو میرا حصہ بھی رکھ لو۔ مطلب دو چار بکریاں مجھے بھی دے دو۔ کائنات کے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ جو بندہ چارپائی پر بیٹھ کر سونے سے پہلے آخری تین سورتیں صبح شام کی نماز کے بعد بھی پڑھے۔ اور سر کے بالوں سے پاؤں تک ہاتھ پھیر لے۔ اللہ جادو، ٹونے اور جن بھوتوں سے محفوظ فرماتا ہے اور نبی پاک ﷺ کا یہ آزمودہ علاج ہے۔ ایک اور علاج مشکوٰۃ شریف میں ہے میرے اور آپ کے نبی ﷺ نے فرمایا۔ کلونجی میں اللہ نے موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء رکھی ہے۔ یہ بخاری کی حدیث ہے کہ میرے نبی نے فرمایا کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔ سنن ابی داؤد میں یہ روایت ہے میرے نبی نے فرمایا اللہ نے سناء مکی میں بھی شفا رکھی ہے۔ سناء مکی کو بھگو

کر پلانے سے اللہ شفاء عطا کرتا ہے۔ میرا تجربہ ہے۔ سناء مکی کا قہوہ پینے سے اللہ شفاء عطا فرماتا ہے۔ میرے نبی فرماتے ہیں جو بندہ تین دن مسلسل شہد پیتا ہے۔ جو بندہ ایک ماہ میں تین دن شہد کھاتا ہے وہ پورا مہینہ دکھوں اور بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔ جو بندہ صبح اٹھ کر عجوہ کھجور کھاتا ہے۔ تین، پانچ یا سات کھاتا ہے۔ مدینہ والی سرکار نے فرمایا۔ جس دن یہ عجوہ کھجوریں کھاتا ہے اس دن نہ زہر اثر کرے گی۔ نہ جادو اثر کرے گا۔ قرآن وسنت سے علاج کرو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر بیماری سے شفا عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



قیامت کی نشانیاں

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ٥ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ٥﴾ (الحج: 2)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ درود و سلام سید الاولین و الآخرین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو! بزرگو! سورۃ الحج کی ابتدائی دو آیات پڑھی ہیں اللہ کریم سے دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اس مقام پر اللہ ذوالجلال والاکرام نے سارے جہان کو مخاطب کر کے بتایا ہے۔ ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ﴾ اے دنیا والو! ﴿اتَّقُوْا رَبَّكُمْ﴾ اپنے رب سے ڈر جاؤ۔ ﴿اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ٥﴾ جو قیامت کا زلزلہ، بھونچال اور ہولناکیاں ہیں وہ بڑی سخت ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تم دیکھو گے قیامت کو کیا بنتا ہے۔ ہر دودھ پلانے والی اپنے بچے کو بھول جائے گی حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے۔ لوگ اس طرح معلوم ہوں گے جیسے نشہ کی حالت میں ہیں۔ جیسے نشہ پیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے۔ ﴿وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى﴾ حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے۔ ﴿وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ٥﴾ اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ دعا کرو اللہ قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ فرمائے۔ قیامت تو آنی ہے لیکن قیامت کی کچھ نشانیاں کائنات کے سردار نبی نے بیان فرمائی ہیں کہ وہ وقت آئے گا۔ اس طرح ہو گا۔ قیامت کی نشانیوں سے کائنات کے سردار نے کون کون سی نشانیاں

بیان کی ہیں؟ حدیث پاک کا مطالعہ کرنے کے بعد ایسے لگتا ہے۔ جیسے وہ نشانیاں بالکل قریب آرہی ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں۔ اَتَی النَّبِیُّ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ﴿وَنَحْنُ نَذْکُرُ﴾ ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَا تَذْکُرُوْنَ اے میرے صحابہ کیا باتیں کر رہے تھے؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا ہم قیامت کی باتیں کر رہے ہیں۔ قیامت آنی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے صحابہ! تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔ جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ وہ نشانیاں کون کون سی ہیں؟ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ایک وقت آئے گا۔ دھواں ہی دھواں ہو جائے گا۔ دوسری نشانی کائنات کے سردار نبی نے فرمایا۔ دجال آئے گا۔ تیسری نشانی فرمایا زمین سے ایک چوپایا نکلے گا۔ جس کو "دَابَّۃُ الْاَرْضَ." کہا جاتا ہے۔ چوتھی نشانی میرے آقا فرماتے ہیں سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع گا پانچویں نشانی جناب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ چھٹی نشانی "یَاجُوْجُ مَاجُوْجُ." کی قوم آئے گی۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں ساتویں نشانی مشرق کی طرف سے لوگ زمین میں نگل جائیں گے۔ آٹھویں نشانی اللہ کے نبی فرماتے ہیں کچھ بندے مغرب کی طرف بھی زمین میں دھنس جائیں گے۔ نویں نشانی اللہ کے نبی فرماتے ہیں۔ کچھ بندے جزیرہ عرب میں زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ اور دسویں نشانی کائنات کے سردار نبی فرماتے ہیں۔ مشرق یا مغرب کی طرف سے آگ آئے گی جو لوگوں کو محشر کے میدان کی طرف لے جائے گی۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں جب یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی پھر قیامت قائم ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اور نشانیاں بیان فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم! قیامت تب آئے گی جب سال ایک مہینہ کے برابر ہو جائیں گا۔ زمانہ قریب آجائے گا۔ مہینے ہفتوں کے برابر اور ہفتے دنوں کے برابر۔ دن گھنٹوں کے برابر اور گھنٹے یوں ہوں گے جیسے آگ کا بھبھوکہ بن کر بجھ گیا ہے۔ یعنی کہ دن اتنے چھوٹے ہو جائیں گے اور

دیکھ لو وہ دن آ گئے ہیں۔ سال ایسے گزرتا ہے۔ جیسے مہینہ گزر گیا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ راتیں گزر رہی ہیں دن گزر رہے ہیں سال مہینوں کے برابر اور مہینے ہفتوں کے برابر۔ ہفتے دنوں کے برابر۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا دن گھنٹوں کے برابر۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

دعا کرو اللہ تعالیٰ قیامت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ میں نے اللہ کے نبی ﷺ سے اپنے کانوں سے سنا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ وہ ہیں جنہوں نے دس سال نبی پاک ﷺ کی خدمت کی تھی اور ان دس سالوں میں نبی پاک ﷺ نے انہیں کبھی ڈانٹا نہیں تھا۔ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جناب محمد ﷺ کے ہاتھ ایسے تھے جیسے ریشم سے بھی نرم۔ انس رضی اللہ عنہ چھوٹے سے تھے جب ماں نے لا کر پیش کر دیا۔ اے اللہ کے رسول یہ انس رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت کرے گا۔ اور آپ انہیں کسی کام بھیجتے تو چونکہ بچہ تھا لالچ لگ جاتا تو نبی ﷺ انتظار کر کر کے پیچھے تشریف لے جاتے اور جا کر ان کے سر پر ہاتھ رکھتے اور کچھ بھی نہ کہتے۔ یہ انس فرماتے ہیں۔ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ میں نے اللہ کے نبی سے سنا ہے۔ "اَنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ" فرماتے ہیں قیامت کی نشانیوں سے یہ بھی نشانیاں ہیں۔ علم جہان سے اُٹھ جائے گا۔ جاہل ہی جاہل ہوں گے۔ زنا عام ہو جائے گا۔ شراب عام پی جائے گی۔ فرمایا: مرد کم اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔ حتیٰ کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایک بندہ پچاس پچاس عورتوں کی رکھوالی کرنے والا ہوگا یہ حال ہوگا۔ اور قیامت کی نشانیوں پر غور کرنا۔ بخاری مسلم کی روایت ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ ہم اللہ کے نبی کے پاس بیٹھے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ "اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ وَشَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ." سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی پاک ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ اچانک ایک مرد آ گیا کیسا مرد؟ جس کے سفید کپڑے اور سر کے بال کالے سیاہ تھے۔ فرماتے ہیں "وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ وَلَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ" کہتے ہیں اس پر کوئی

مٹی، گرد نہیں ہے۔ اس کے کپڑوں اور بالوں میں مٹی نہیں تھی۔ اور ہم میں سے کوئی بھی اُسے نہیں جانتا تھا۔ یہ بھی نہیں معلوم ہوتا تھا کہ کہیں دور سے آیا ہے۔ اس پر سفر کے کوئی نشان نہیں تھے۔ ہمارے ہاں تو ہوتا ہے کہ اگر بارش آ جائے تو سڑک پر کیچڑ ہی کیچڑ اور اگر نہ آئے تو مٹی ہی مٹی اللہ ہم پر کرم کرے۔ انسان کیا چیز ہے نہ گرمی برداشت کرتا ہے اور نہ سردی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ نہ اس پر مٹی تھی اور نہ ہم میں سے کوئی اُسے جانتا تھا۔ بخاری کی حدیث ہے۔ ایک لاکھ اور کئی ہزار صحابہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ یعنی کہ یہ تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قیمتی صحابی تھے۔ عثمان غنی، حیدر کرار، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم۔ لیکن عمر کہتے ہیں ہم میں سے اُسے کوئی نہیں جانتا تھا۔ "حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ." یہ اجنبی بندہ اللہ کے نبی کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ "فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰی رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰی فَخِذَيْهِ." اور میرے نبی کے سامنے کے دو زانو ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ جیسے بندہ تشہد کی شکل میں بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھ نبی پاک کے زانو پر رکھ دیتا ہے یا اپنے زانو پر اور سوال کرتا ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم "اَخْبِرْنِی عَنِ الْاِسْلَامِ." اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ یہ کہنے لگا مجھے یہ بتاؤ۔ اسلام کیا چیز ہے؟ یہ پوچھتا ہے اسلام کیا ہے؟ ہمیں تو ایسا سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ بندہ کیسے مسلمان ہوتا ہے؟ یا بندہ جنت میں کیسے جا سکتا ہے؟ سوہنیا یہ بتاؤ۔ نجات کیسے ہونی ہے؟ یہ اجنبی بندہ کہتا ہے سرکار اسلام کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.)) تم گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اللہ نہیں اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے بغیر رہنما کوئی نہیں ہے۔

فرمایا اسلام کے پانچ ارکان ہیں پہلا رکن کلمہ دوسرا۔ "وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ." نماز پڑھو تیسرا۔ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ اور زکوۃ ادا کرو۔ اور چوتھا۔ "وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ." اور رمضان کے روزے رکھو۔ اور پانچواں۔ "وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ سْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا." اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے مالی طاقت دی ہے تو بیت اللہ کا حج کرو۔ یہ اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ امیروں کے لیے پانچ اور غریبوں کے لیے صرف تین۔ کلمہ، نماز اور روزہ۔ زکوۃ اور حج ان پر

فرض ہے جن کو رب نے مال دیا ہے۔ یہ کہنے لگا۔ "صَدَقْتَ ." آپ نے سچ فرمایا ہے۔ سوال کر کے خود ہی تصدیق کرتا ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "فَعَجِبْنَا لَهٗ ." ہمیں بہت تعجب ہوا۔ "يَسْئَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ ." سوال بھی کیا ہے اور تصدیق بھی کی ہے۔ خود ہی سوال اور خود ہی سچ کہتا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر یہ کہتا ہے "اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِيْمَانِ ." پیارے مجھے یہ بتاؤ۔ ایمان کیا چیز ہے؟ پہلے اسلام اور پھر ایمان پوچھتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "اَنْ تُوْمِنَ بِاللّٰهِ ." اللہ پر ایمان، اس کے انبیاء پر ایمان اس کے فرشتوں پر ایمان، اس کی کتابوں پر ایمان، قیامت کے دن پر ایمان اور بُری بھلی تقدیر پر ایمان لانا۔

یہ ایمان ہے۔ کہتا ہے صَدَقْتَ۔ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر کہتا ہے۔ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ رضی اللہ عنہ سوہنیا یہ بتاؤ احسان کیا چیز ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ ." اے پوچھنے والے اللہ کی بندگی ایسے کرو جیسے اللہ کو تم دیکھ رہے ہو۔ اور اگر یہ نقشہ نہ بن سکے تو پھر فرمایا۔ یہ تو کم از کم ضرور ہو کہ تمہارا رب تمہیں دیکھ رہا ہے۔ نماز ایسے پڑھو جیسے اللہ کو تم دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نہ پیدا ہو تو پھر ایسے کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے جب بندے کو یہ یقین ہو جائے تو پھر بندہ گناہ نہیں کرے گا۔ چوری کرتے ہوئے، برائی کرتے ہوئے رب دیکھ رہا ہے۔ اب بندوں کا یقین نہیں رہ گیا کہ رب دیکھ رہا ہے۔ حالانکہ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں اللہ نہیں دیکھ رہا ہر جگہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

ایک استاد اپنے شاگردوں میں سے ایک کو بہت پیار کرتا تھا۔ بڑی محبت دوسرے شاگردوں نے اعتراض کیا۔ تو حضرت نے کہا مجھے اس میں کچھ نظر آتا ہے اس لیے اسے پیار کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ استاد صاحب نے کہا ایک ایک جانور اور چھری لے جاؤ جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھے وہاں جا کر ذبح کر کے لے آؤ۔ وہ سارے گئے۔ کوئی کسی دیوار کے پیچھے ذبح کر لایا۔ کوئی کہیں۔ کوئی کہیں۔ سارے جانور ذبح کر لائے اور اس شاگرد نے چھری بھی ویسے ہی پکڑی اور جانور بھی۔ ویسے ہی آ گیا حضرت صاحب کہتے ہیں۔ سارے ذبح کر

لائے ہیں۔ اور تم ویسے ہی آ گئے ہو کیا بات ہے؟ کہتا ہے حضرت جی آپ کا حکم تھا۔ جہاں کوئی نہ دیکھے۔ اور میں جہاں جاتا تھا میرا رب وہیں مجھے دیکھتا تھا۔ کیوں بھی رب دیکھتا ہے ناں؟ اور کچھ کہتے ہیں ہم بندوں سے چھپ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ سے بھی چھپ جائیں گے۔ نہیں میرے بھائیو۔ قیامت والے دن یہ زمین تمہارے خلاف ہو جائے گی یہ اس طرح باتیں ریکارڈ کر رہی ہے جیسے ٹیپ ریکارڈ کرتی ہے۔ ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا٥﴾ (الزلزال: 4) اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیں گے۔ زمین باتیں کرے گی۔ انسان کہے گا۔ "مَا لَهَا" اس مٹی کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ کیسے بول رہی ہے؟ اور کئی گنہگار کہیں گے۔ یا اللہ ہم نے زمین کی گواہی نہیں ماننی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

﴿اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ٥﴾ (یٰس :65)

منہ پر تالا لگ جائے گا۔ ہاتھ پاؤں بولیں گے۔ پاؤں اور ہاتھ گواہیاں دیں گے۔ پھر یہ خود کو ملامت کرے گا۔ اور بول کر کہے گا۔ "اَنْطَقَ اللّٰهُ الَّذِيْ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ." میرے بس کی بات نہیں وہ بلانے والا بلا رہا ہے۔ وہاں گناہ کرو جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ میرے بھائیو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ جیسے اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ یا اللہ کو تم دیکھ رہے ہو۔ اس نے پھر ایک اور بات پوچھی۔ دوستو! غور کرنا یہ کہتا ہے۔ "اَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ." پیارے مجھے بتاؤ قیامت کب آنی ہے؟۔ کائنات کے سردار نبی، جہانوں کے پیر، انبیاء کے امام نبی جواب دیتے ہیں "مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ." سوال کرنے والے جتنا تمہیں قیامت کا پتہ ہے اتنا ہی مجھے پتہ ہے۔ قیامت کا نہ مجھے پتہ ہے کب آنی ہے اور نہ تمہیں۔ اس بات کا علم صرف اور صرف اللہ تعالی کے پاس ہے۔ یہ کہتا ہے۔ "اَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا." توجہ کرنا۔ یہ کتنی قیمتی باتیں پوچھ رہا ہے۔ کتنی اعلیٰ باتیں پوچھ رہا ہے۔ کہتا ہے اے اللہ کے نبی ﷺ مجھے قیامت کی نشانیاں تو بتا دیں۔ قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ ((اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا.))

لونڈی اپنے مالک کو جنے گی۔اس کا کیا مطلب ہے؟ فرماتے ہیں یعنی:

سیٹے بیٹیاں ادب ماواں دا
حرمت مول نہ کرسن
لونڈی وانگ ذلیل کریسن
مندے جالیں مرسن

بیٹا باپ کی عزت نہیں کرے گا اور بیٹی ماں کی عزت نہیں کرے گی۔ یہ قیامت کی نشانیاں ہیں۔ دوستوں کے ساتھ بڑا پیار ہے۔ باپ کے ساتھ نہیں۔ ماں سے پیار نہیں۔ بھائیوں سے بول چال نہیں اللہ کے نبی فرماتے ہیں یہ قیامت کی نشانیاں ہیں۔اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ماں باپ کی کوئی عزت نہیں باپ مزدوری کر رہا ہے اور بیٹا چوہدری بن کر بیٹھا ہے۔ ماں لوگوں کے کام کرتی ہے اور اس کی بیگم پلنگ پر بیٹھی ہے۔ یہ قیامت کی نشانیاں ہیں۔اب وہ دور آ رہا ہے۔کئی ماں باپ کو نوکر سمجھتے ہیں۔لیکن اللہ ذوالجلال کی قسم جہان میں جو اللہ تعالیٰ نے ماں اور باپ کی قدر بنائی ہے کسی کی نہیں بنائی۔ فرمایا جاؤ ولیوں کو دیکھو۔ حاجیوں کو دیکھو۔نمازیوں کو دیکھو لیکن تمہارا عمرہ بھی نہیں بننا بوڑھی ماں کو دیکھو تمہاری حج بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ماؤں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ماں اللہ کی عجیب نعمت ہے۔ عجیب تحفہ ہے اللہ تعالیٰ کا ماں باپ۔

دنیا اندر ماں پیو ورگی
نعمت ہور نہ کوئی
دنیا توں ٹر گئے تے فر پچھتاویں
پر ویلا لنگ گیوای

آج ماں کی عزت کرلو۔ باپ کی عزت کرلو ماں باپ سے دعا کروالو۔ایک طرف 70 اولیاء دعا کریں اور دوسری طرف صرف ماں دعا کرے۔ آواز آتی ہے۔ ستر (70) اولیاء سے پہلے میں تمہاری ماں کی دعا قبول کرلوں گا۔ میرے استاد مولانا عبد الرشید صاحب

مجاہد آبادی اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ ایک دن بیان کرنے لگے کہتے ہیں میں نے جمعہ میں بیان کیا کہ تمہاری دعا قبول نہ ہو تو ماں کا جوتا اُٹھا کر سر پر رکھ کر دعا کرو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ ماں اتنی قیمتی ہے۔ تم کیا سمجھتے ہو ماں کیا چیز ہے؟ مولانا فرماتے ہیں ہمارے محلّہ میں ایک نذیر نامی حلوائی رہتا تھا۔ اور کوڑھ کی بیماری اس کے جسم میں تھی۔ اللہ تعالیٰ اس بیماری سے محفوظ فرمائے۔ بڑے علاج کروائے۔ ڈاکٹروں، حکیموں نے جواب دے دیا۔ شفا نہیں ملی تھی۔ مولانا فرمانے لگے کہ میرے منہ سے نکل گیا۔ وہ حلوائی آدھی رات کو اُٹھا اور اپنی ماں کی جوتی سر پر رکھ لی اور رو رو کر دعا کی کہ یا اللہ مجھے شفاء عطا کردو۔ اور کچھ دن گزرے اللہ پاک نے جسم صحیح فرما دیا۔ اللہ پاک ماں کی دعا لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ کہتا ہے پیارے قیامت کی نشانیاں بتا دیں؟ فرماتے ہیں۔

عورت دی گھر خاطر کرسن
مانواں نال لڑائی
یاراں نال ملاپ کریسن
چھوڑن بہناں بھائی
وچ فقیراں دے صبر نہ رہ سیں
تے غنی نہ کرن سخاوت
وچ زنا دے شرم نہ رہ سیں
کرن نہ پیش سخاوت

فقیر بے صبرے ہو جائیں گے گھر میں ٹی وی رکھا ہے اور سارا دن مانگتا ہے۔ اس کی بیگم بھی مانگتی ہے۔ اس کی بچیاں بچے بھی مانگتے ہیں۔ بندے بھی اور عورتیں بھی مانگیں اور جھوٹ بول بول کر مانگتے ہیں۔ سنو نبی پاک ﷺ کی بات کہ قیامت کب آنی ہے؟۔ فرمایا:

وچ فقیراں دے صبر نہ رہ سیں
تے غنی نہ کرن سخاوت

وچ زنا دے شرم نہ رہ سیں
کرن نہ پیش سخاوت

اتنی بے حیائی ہو جائے گی عورتیں کمپنیوں کے ساتھ نکل جائیں گی۔ شرم وحیا نہیں رہ جائے گی۔ آگے سنو۔ فرمایا:

وچ اناج نہ برکت رہ سیں
تے نہ وچ ددھ حیواناں
قاضی حاکم ظلم کریسن
عدل ونجے سلطاناں

اناج بڑا ہوگا لیکن برکت نہیں ہوگی۔ کیوں جی سردار جی کتنی گندم ہوئی اس مرتبہ؟ لیکن برکت نہیں۔ دودھ میں برکت نہیں ہے۔ یہ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ سب کچھ ہوگا اور لوگ بھوکے ہوں گے۔ آگے فرماتے ہیں۔

کھان حرام سیاہ دل ہوسن
طلب حلال نہ کوئی
سچ نہ رہ سی خلقت اندر
بولے جھوٹ لگائی
کرن امانت وچ خیانت
تے اک امین نہ لبھے
اک شہر فلانے وچ فلانا
کہنا امین اس سب سدے

اور جا کر دیکھیں گے تو اس میں بھی کوئی ایمان داروں والی باتیں نہیں ہوں گی۔ آگے سنو۔

رب دے کارن مول نہ دیون
تے کارن نام لٹاون

نام نہ موسیٰ پچھے احمد

اجڑ پوجڑ جاون

تے خلل پوے وچ نیت لوکاں

تے قہر الٰہی آوے

چنگے وقت نہ بارش ہووے

کھیتی کم پھل پاوے

یہ قیامت کی نشانیاں ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سن کر بڑے پریشان ہوئے پیارے حالات کیسے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس سے بھی بُرے حالات ہو جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں۔ وہ کیا؟ فرمایا: مساجد میں لوگوں کے جھگڑے ہوں گے۔ سیاست مساجد میں ہوگی۔ اور سنو کیا ہوگا؟ عورتیں عورتوں سے برائی کریں گی اور مرد مردوں کے ساتھ برائی کریں گے اور کیا ہوگا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں راستوں میں جیسے جانور کرتے ہیں۔ اس طرح انسان برائی کریں گے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔ اور چوہدری اور نواب کی عزت ان سے ڈر کر کی جائے گی۔ اس کی شرارت سے ڈر کر ان کی عزت اور سلام کیے جائیں گے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایسے حالات ہوں گے۔ شرارتی اور بدمعاش بندے کی شرارتوں سے بچنے کے لیے اسے سلام کیا جائے گا۔ کائنات کے سردار نبی نے فرمایا۔ ماں باپ کی قدر نہیں ہوگی۔ بکریوں کے چرواہے پاؤں اور سر سے ننگے ہوں گے۔ گھر کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ اگر روٹی ہے تو سالن نہیں ہے۔ اور اگر کپڑے ہیں تو جوتا نہیں۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں ان کی بھی یہ خواہشیں ہوں گی کہ ہمارے گھر بھی اچھے بنے ہوں۔ میں بھی چوہدری ہوں۔ یہ پوچھنے والا پوچھ رہا ہے اور کائنات کے سردار نبی بتا رہے ہیں۔ ساری باتیں پوچھ کر کہتا ہے۔ صَدَقْتَ۔ حضرت جی وہ بلڈنگیں بنانے میں فخر محسوس کریں گیآپ نے سچ فرمایا ہے۔ اتنا کہہ کر چلا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: عمر تمہیں پتہ ہے یہ کون تھا؟ اے اللہ کے رسول ہمیں نہیں پتہ ہم تو دیکھتے رہ گئے کہ سوال بھی کر رہا ہے

اور کہہ رہا ہے سچ کہا ہے۔ ہم اس کو نہیں جانتے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ دیکھو باہر کہیں ہے؟ دیکھا تو نہیں تھا۔ سنو۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ "هٰـذَا جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ دِيْـنُـكَمْ." یہ جبرائیل تھا تمہیں تمہارا دین سکھانے آیا تھا۔ کہ یہ دین اسلام ہے۔ یہ ایمان ہے اور یہ قیامت کی نشانیاں ہیں۔ یہ آپ کا دین ہے۔ اللہ تعالیٰ دین کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے میرے بھائیو۔ دین اور کچھ نہیں سوائے اس کے جو رسول اللہ نے سکھایا ہے۔ جو صحابہ نے سمجھا ہے۔ اللہ پاک دین کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ غور کیا کرو۔ فکر کرو۔ قیامت آنے والی ہے۔ اور قیامت کی ہولناکیاں قبروں میں سانپ لڑ رہے ہیں۔ بچھو ڈنگ مار رہے ہیں۔ جن کے ڈنگوں کی زہر کئی کئی سال ختم نہیں ہوئی لیکن جب قبر سے نکلے گا۔ تو قیامت کی ہولناکیاں اتنی سخت ہیں کہ کافر دیکھ کر کہے گا یار بڑے سکون سے سوئے تھے پتہ نہیں کس نے کھڑا کر لیا ہے؟ اب پتہ چل جائے کسی دوست کو معلوم ہو جائے کہ تمہارے بستر میں بھڑ تھا۔ یہ جھاڑے گا۔ دیکھے گا۔ یہ شک کی بنا پر ہے۔ اور اگر نبی پاک فرمائیں کہ ایک کافر کو 70 سانپ کھا رہے ہیں۔ اور قیامت کے دن نکل کر کیا کہتا ہے۔ ﴿مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا﴾ (یٰس :52) کس نے جگایا ہے ہم تو آرام سے سو رہے تھے؟ پھر خود ہی کہتے ہیں۔ جو سچے ہو گئے ہیں۔۔ نبیوں کی باتیں سچ ہو گئی ہیں۔

دعا کرو اللہ تعالیٰ قیامت کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



دنیا کا لالچ کرنے والوں کا انجام

﴿وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ o وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ o﴾ (الاعراف: 76،75)

ہر قسم کی حمد وثنا اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود وسلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔

دوستو! اور بزرگو آج خطبہ جمعہ اس کے اندر سورۃ اعراف کی نو پارہ میں سے دو آیات پڑھی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! مجھے اور تمہیں سب کو مولا کریم عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ایک ایسے آدمی کا تذکرہ کیا ہے جو اس طرح جب آسمان کی طرف دیکھتا تھا، تو سات آسمان چیر کر اس کی نگاہ عرش پر پہنچ جاتی تھی اللہ پاک نے اپنی آیات اپنی نشانیاں اس کو دی تھیں لیکن وہ انسان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی آیات کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے پڑ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے محبوب دنیا دار کو دیکھ لو۔ کسی کتے کو دیکھ لو اس کی مثال اس طرح ہی ہے جس طرح کتے کی مثال ہے۔ اللہ پاک دین دار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

دوستو! اس کا معنی یہ نہیں ہے کہ دنیا کمانا منع ہے ہرگز نہیں دنیا بھی کماؤ ساتھ دین کی فکر کرو بلکہ کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا ہے صحیح مسلم کی روایت ہے آپ ﷺ

فرماتے ہیں۔

((مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلالًا اِكْتِفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ.))

جو آدمی دنیا اس لیے کماتا ہے کہ میں رزقِ حلال کھاؤں۔ لوگوں سے مانگنے سے بچ جاؤں اپنے بیوی بچوں کو حلال کھلاؤں۔

آمنہ کے لال ساری کائنات کے سردار فرماتے ہیں۔

((لَقِيَ اللّٰهَ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ))

یہ قیامت والے دن جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اس کا چہرہ اس طرح چمکے گا جس طرح چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے رزقِ حلال کما کر کھانے والا ہے اپنے بیوی بچوں کو حلال کھلانے والا اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے بھی زیادہ چمکے گا اور جو آدمی دنیا اس لیے کماتا ہے کہ میں دولت والا بن جاؤں۔ مالدار بن جاؤں۔ فخر اور تکبر کرتا ہے آمنہ کے لال ﷺ فرماتے ہیں اللہ پاک نے قیامت والے دن اس کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھنا ہی نہیں ہے دنیا کماؤ ساتھ ساتھ دین کی بھی فکر رکھو۔ دوستو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں کئی چیزوں کا ذکر کر کے سورۃ آل عمران کے اندر بتایا ہے کہ انسان کی گمراہی کا سبب کون کون سی چیزیں بنتی ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں۔

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ۝﴾

(آل عمران :14)

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے لوگوں کے لیے دنیا مزین کر دی ہے کون کون سی چیزوں کے ساتھ ''حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ'' عورتوں کے ساتھ ''وَالْبَنِيْنَ'' اور بیٹوں کے ساتھ ''وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ'' اور جمع کیے ہوئے خزانوں کے ساتھ '' مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ'' سونے اور چاندی کے ساتھ

"وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ" اور گھوڑوں کے ساتھ "وَ الْاَنْعَامِ" اور جانوروں کے ساتھ "والحرث" اور کھیتوں کے ساتھ " ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ" محبوب لوگوں کو بتا دو یہ سب کچھ دنیا کی زندگی کے لیے ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے پاس بہتر ٹھکانہ ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے پاس کیا ہے:

﴿قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ﴾ (آل عمران :15)

فرمایا ان کو بتا دو کہ جو رب کے پاس چیز ہے وہ کیا ہے جنت ہے بہاریں ہیں ،نہریں ہیں، باغات اور بیویاں ہیں بڑی خوبصورت جگہ ہے ہمیشہ رہیں گے اور وہاں کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں کبھی تم پر ناراض بھی نہیں ہوں گا۔

اور دنیا کیا چیز ہے اللہ کے پاک نبی ﷺ جا رہے ہیں۔صحیح مسلم کی روایت ہے ایک بکری کا مردہ بچہ پڑا ہے حدیث پاک کے الفاظ ہیں اس کے چھوٹے چھوٹے کان ہیں مردہ پڑا ہے چھوٹے چھوٹے کانوں والا بچہ ہے اور نبی کو خوشبو کے ساتھ بہت پیار تھا، بدبو سے بہت نفرت تھی، آمنہ کے لعل ﷺ کے پسینے میں سے بھی خوشبوئیں آتی تھیں۔نبی پاک ﷺ ناک لپیٹ کر اس بکری کے مردہ بچے کے پاس چلے گئے۔اور اس کے پاس کھڑے ہو کر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہیں۔

((اَيُّكُمْ يَشْتَرِيْ بِدِرْهَمٍ .))

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین یہ مردہ لیلہ مجھ سے چوانی میں کون خریدے گا؟ ایک چوانی مجھے دے دو اور مردہ لیلہ اُٹھا کر لے جاؤ۔صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے ہیں سوہنیا اس میں سے بدبو آرہی ہے ہم تو مفت میں بھی لے جانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے بھی تو تمہیں یہی بات سمجھائی تھی جس طرح تمہیں اس مردہ بچے سے بدبو آرہی ہے اللہ پاک

کو اس طرح دنیا دار کمینے سے بدبو آتی ہے۔ اتنی اچھی دنیا ہوتی تو اللہ اپنے نبی ﷺ کو دیتے۔

نبی پاک کی حالت کیا ہے۔ اور تقویٰ کیا ہے۔ ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمارے چولہوں میں کبھی چالیس چالیس دن آگ نہیں جلتی تھی۔

آؤ میں تمہیں ایک عجیب بات سنا دوں علامہ منذری رحمہ اللہ نے الترغیب میں لکھا ہے ایک دن دوپہر کا وقت ہے میرے نبی ﷺ کبھی دوپہر کو کسی کے گھر میں نہیں گئے تھے مگر اللہ کے نبی ﷺ کو بھوک لگی ہوئی ہے میرے نبی ﷺ گھر سے نکلے پروگرام کیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے ہیں اور روٹی کھائیں گے۔

نبی پاک ﷺ کو بھوک لگی ہوئی ہے میرے نبی ﷺ مدینہ کی گلیوں میں ہیں اور مدینہ کی گرمی بھی بہت سخت ہے۔ شدت کی گرمی میں باہر نکلے آگے سے ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے آرہے ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے بھوک لگی تھی اور میں تو تمہاری طرف جارہا ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا مجھے بھوک لگی تھی اور میں آپ ﷺ کی طرف آرہا تھا، نبی پاک فرماتے ہیں کہ مجھے بھوک لگی تھی میں ابوبکر کی طرف جارہا تھا، آمنہ کے لال کو یار غار کہتے ہیں سوہنیا مجھے بھوک لگی تھی اور میں آپ کی طرف آرہا تھا آپ ﷺ فرماتے ہیں اچھا چلو پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلتے ہیں میرے نبی ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑتے ہیں اور کیا دیکھتے ہیں شدید دوپہر کو عمر رضی اللہ عنہ میرے نبی ﷺ کی طرف آرہے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اے عمر رضی اللہ عنہ ہم تو تمہاری طرف جارہے تھے ہمیں بھوک لگی ہے عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا مجھے بھی بھوک لگی ہے اور میں آپ کی طرف جارہا تھا۔

کیسا پیار ہے تینوں کو ہی بھوک لگی ہوئی ہے یہ کون ہے یہ سب انبیاء کا سردار ہے ان کو بھوک لگی ہے وہ اولیاء کے سردار ہیں۔ اُن کو بھی بھوک لگی ہے وہ نبی ﷺ کی طرف آرہے ہیں وہ پیر کی طرف آرہے ہیں مرید پیر کی طرف آرہے ہیں پیر مریدوں کی طرف جارہا ہے

کہا اچھا آؤ پھر سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس چلتے ہیں۔ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صبح کا ناشتہ تیار کر کے رکھ دیتے تھے، کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آئیں گے اور ناشتہ کھالیں گے آقا لیٹ ہو گئے آقا کا ناشتہ بچے کھا گئے گھر گئے تو سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں پہنچ چکے تھے بیوی نے دیکھا کہ کائنات کے سردار آئے ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے ہیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے ہیں تو ابوایوب رضی اللہ عنہ کو آواز دی۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں سے دوڑتے ہوئے آئے کہتے ہیں سوہنیا آج لیٹ ہو گئے ہو اور جو ناشتہ آپ کے لیے رکھا تھا وہ بچے کھا گئے ہیں اور بھاگتے گئے کھجوروں کا گچھا توڑ کر لا کر میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ پتہ ہے کیا کہتے ہیں کہتے ہیں سوہنیا آپ کھجوروں کا گوشہ کھائیں آپ کھجوریں کھائیں میں بکری ذبح کرتا ہوں اور آپ کو کھانا کھلا کر بھیجوں گا۔

یارو پیار ہوتو ایسا پیار ہو یہ نہیں کہ چکر وغیرہ دے کر خاموش کر دیا ہے ہمارا تو پیار اس طرح کا ہے سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر گئے تو نبی پاک کے آگے درخواست آئی کہ سوہنیا ہمارا ڈبل مکان ہے۔ ڈبل سٹوری ہے آپ اوپر تشریف لے جائیں ہم نیچے رہیں گے آپ نیچے رہو گے ہم اوپر رہیں گے تو بے ادبی ہو گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابوایوب رضی اللہ عنہ لوگوں نے مجھے ملنے آنا ہے دیکھنے آنا ہے تو وہ کیسے سیڑھیاں چڑھتے پھریں گے اوپر تم چلے جاؤ نیچے میں رہتا ہوں کائنات کے سردار نیچے لیٹے ہوئے ہیں ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اُوپر ہیں۔ سبحان اللّٰہ اور ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمارا پانی والا مٹکا یعنی گھڑا ٹوٹ گیا تو نیچے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے تھے میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ پانی نیچے جائے گا آقا کے چہرہ پر گرے گا تو جتنے کپڑے تھے وہ جلدی جلدی پانی میں بھگو دیئے پانی چوس لیا اکٹھا کر لیا۔

کہتے ہیں میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ چھت پر چلنا نہیں۔ دیوار کے ساتھ کھڑے ہی ساری رات گزار دی کہ کہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر مٹی کا ایک ٹکڑا نہ گر جائے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا پیار نصیب فرمائے آمین!

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بکری ذبح کی آدھی بکری کا جلدی جلدی سالن تیار کیا آدھی بکری کا سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کباب تیار کیا۔ بھائیو بات سننے والی ہے میرے نبی کے سامنے لاکر سیّدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کھانا رکھ دیا۔ اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی سی روٹی لی تھوڑی سی بوٹیاں لیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابو ایوب یہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دے آؤ چھ دن ہو گئے ہیں وہ بھی بھوکی بیٹھی ہے چھ دن گزر گئے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی بھوکی بیٹھی ہے غور کرو دوستو! اللہ تعالیٰ دین کے ساتھ پیار نصیب فرمائے آمین!

بات دور نہ چلی جائے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ سو ہنیا یہ ایک میرے بندے کی بات ان کو سناؤ ان مدینہ کے یہودیوں کو اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو سناؤ کون سی بات اللہ پاک فرماتے ہیں۔

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ﴾

محبوب ان کو اس آدمی کی بات سناؤ جس کو ہم نے اپنی آیات دی تھیں اسم اعظم دیا تھا جو وہ دعا کرتا تھا اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دعا کرتا اور جو دعا کرتا وہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالینی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

دعائیں قبول ہو جاتی ہیں ہماری کیوں نہیں قبول ہو رہی ہیں۔ آخر اس کی کوئی وجہ ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں بھی قبول فرمالے آمین! بادل آتا ہے چکر لگا کر چلا جاتا ہے پتہ نہیں کہ دیکھ کر جاتا ہے کہ لوگ کیا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں تو نہیں کر رہے ہیں۔ دعائیں قبول کیوں نہیں ہو رہی ہیں اللہ رزقِ حلال کھانے کی توفیق دے آمین! اللہ پاک فرماتے ہیں اس کو ہم نے اپنی آیات دی تھیں۔ "فَانْسَلَخَ مِنْهَا" اس نے میری آیات کو چھوڑ دیا اور دنیا کے پیچھے پڑ گیا۔ دنیا کی دولت کے پیچھے پڑ گیا۔ کس طرح پڑا جناب موسیٰ علیہ السلام نے جبارین ایک قوم تھی ان پر حملہ کر دیا، ان لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام بڑا جذباتی آدمی ہے ہمارے آدمی قیدی کر لے گا عورتیں قیدی کر لے گا یہ بلعم بن بعورہ کے پاس آئے آ کر کہتے ہیں تم مستجاب الدعوات ہو دعا کرو اللہ تعالیٰ موسیٰ نبی کو شکست دے اور

ہمیں رب فتح دے دے۔

یہ کہتا ہے جاہلو وہ نبی ہے اُدھر اولیاء اللہ بھی موجود ہیں۔ مسلمان بھی موجود ہیں میں کیسے بددعا کرسکتا ہوں۔ یہ کہنے لگے اے اللہ والے دعا کر دو۔ یہ کہتا ہے میں نے دعا نہیں کرنی ہے انہوں نے دولت کا لالچ پیش کر دیا۔ تحفے تحائف پیش کیے دنیا پیش کی دولت پیش کی وہ لالچ میں آ گیا اور لالچ بری بلا ہے۔ کہتے ہیں قرآن کہتا ہے۔

﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُo حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَo﴾ (التکاثر :1-2)

تمہیں دنیا کی حرص نے تباہ کر کے رکھ دیا ہے اور شیطان بے ایمان بھی اس کے پیچھے پڑتا ہے جس کے پاس کوئی چیز ہو عام آدمی کو تو وہ کچھ کہتا ہی نہیں ہے قرآن کہتا ہے۔

﴿فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ﴾

اس کے پیچھے شیطان پڑ گیا۔ کئی علماء کے پیچھے شیطان ہاتھ دھو کر پڑ جاتا ہے حالانکہ مولوی کی کتنی شان ہے کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم عالم کی اتنی شان ہے۔ جس طرح میری تم پر شان ہے یہ کوئی کم شان ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا ہے۔

﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ (الفاطر :28)

زمین پر مجھ سے ڈرنے والے ہیں تو میرے عالم بندے ڈرنے والے ہیں ایک عالم ہو اور ہزار صوفی ایک طرف ہوں تو شیطان کو ہزار صوفی کو پھسلانا آسان ہے اور عالم کو پھسلانا مشکل ہے۔ اس کے پاس بہت فریب ہیں بہت طریقے ہیں بڑی بڑی شعبدہ بازیاں ہیں یہ بہت چالیں چلتا ہے اللہ تعالیٰ شیطان کے مکر و فریب سے محفوظ فرما لے۔ آمین!

یہ کئی مولویوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہے کئی مولوی حافظ قرآن حفظ کر کے قرآن یاد کیا قرآن پڑھا، علم پڑھا اور لوگوں کی زکوٰۃ کھائی۔ درس کی روٹیاں کھائیں۔ گھر آ کر کیا کیا ہے۔ داڑھی کٹوالی ہے یہ سگریٹ پیتا ہے یہ بدمعاش بنا ہوا ہے اے ظالم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دو گے۔ جس قوم کی روٹیاں تم نے کھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دو گے۔ آؤ میں تمہیں

بخاری کی حدیث سنا دوں۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ یہ کون کہہ رہے ہیں جہانوں کے پیر کہہ رہے ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک آدمی لیٹا ہوا تھا اور اس کے سر پر فرشتے مار رہے تھے، اس طرح پتھر مار مار کر اس کا سر کچل رہے تھے آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا جبرائیل علیہ السلام اس کے سر پر کیوں مارا جا رہا ہے یہ کون آدمی ہے۔ جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں سوہنیا یہ آپ کی امت کا وہ آدمی ہے۔

جس نے قرآن پڑھ کر بھلا دیا تھا۔ والدین نے چھوٹی عمر میں درس میں چھوڑ دیا اس نے قرآن پڑھا اور بھلا دیا۔ اے بھائیو دھیان سے سن لو جس قوم کی تم نے روٹیاں کھائی ہیں۔ ان کو قیامت کے دن کیا جواب دو گے آج تم دوکان بنا کر بیٹھے ہو کاروبار کر رہے ہو قرآن پڑھا ہے ترجمہ سیکھا ہے حدیث پڑھی ہے لیکن کسی کو پڑھایا ہی کوئی نہیں ہے کسی کو جمعہ پڑھایا ہے خطبہ دیا ہی کوئی نہیں ہے وعظ کی ہی نہیں ہے بچوں کو تعلیم دی ہی نہیں ہے جس قوم کی روٹیاں تم نے کھائی ہیں ان کو کیا جواب دو گے۔ یہ کئی مولوی پڑھ کر اور دوکانوں پر بیٹھ کر گلے شکوے کرتے ہیں اتنے خبیث ہیں کہ گلہ ہی کیے جاتے ہیں۔ کہ تم نے پڑھا اس لیے ہے تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ تم نے علم پڑھا ہے قرآن پڑھا ہے تم نے قرآن یاد کیا ہے کسی کو پڑھاؤ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کی مار سے بچ جاؤ اللہ نے تمہیں قرآن دیا تھا تم نے اس کو چھوڑ دیا۔ یہ دیکھو قرآن کہہ رہا ہے ہم نے اس کو اپنی آیات دیں۔ "فَانْسَلَخَ مِنْهَا" میری آیات چھوڑ کر دنیا کے پیچھے پڑ گیا۔ قوم کہنے لگی کہ موسیٰ علیہ السلام کے لیے بددعا کرو کہتا ہے میں نے بددعا نہیں کرنی ہے تم مجھے مارنے لگے ہو میں نے بددعا نہیں کرنی ہے۔

انہوں نے لا کر سونے، چاندی کا ڈھیر لگا دیا۔ روپے پیسوں کا ڈھیر لگا دیا۔ کہتا ہے اچھا پھر اس طرح کرو۔ مجھے استخارہ کر لینے دو مجھے اپنے رب سے پوچھ لینے دو۔ کہ میں اُن کے لیے بددعا کروں یا نہ کروں۔ استخارہ کیا۔ اللہ کریم نے فرمایا کیوں مرتے ہو۔ استخارے میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ کیوں مرتے ہو کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے روک دیا ہے میں نے

موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے لیے کوئی بددعا نہیں کرنی ہے انہوں نے مال کا اور ڈھیر لگا دیا کہ دیکھو یہ کتنی دنیا ہے کتنی دولت ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

حالانکہ دنیا بے وفا ہے ایک آدمی امریکہ چلا جائے۔ لندن چلا جائے، جاپان چلا جائے، کروڑوں روپے کما کر لائے۔ ابھی جہاز سے اتر ہی رہا ہو اور آگے سے کلاشنکوف والا مل جائے۔ کہے نکال دو جو کچھ ہے نکال دو نہیں تو فائر مار دوں گا یہ دنیا اتنی گندی دنیا ہے یہ نہیں دیکھتی کہ اس نے کمانے کے لیے مجھے پانچ سال لگائے ہیں۔ لیکن یہ بھاگ کر دوسرے کی جھولی میں چلی جاتی ہے بے وفا ہے حافظ صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے فرماتے ہیں۔

دنیا نال محبت گوڑی
تے دنیا چار دیہاڑے
اے نال کسے دے رہی نہ رہسی
دنیا دین وگاڑے
تے سب برائیوں کر ہن توبہ
اللہ ای بخشن ہارا
تے توبہ کیتیاں مول نہ مارے
بہ جاسی چھٹکارا
تے ہن کر دنیا حرصاں چھوڑ میاں
کر اطاعت ذکرالٰہی فیر اے ویلا ہتھ نہ آسی
اَج کل ہوسیں راہی

اور مثال کیا ہے یہ مثال سن لو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے میرے اللہ تم پر قربان جاؤں۔

اک دن کڑی وچھا کر ستا
تے نازک بدن سہارا

تے نقش کڑی دے جھسے اُتے

سب ہوئے اشکارا

اللہ کے نبی ﷺ کا جسم اللہ کی قسم ہے ریشم سے بھی زیادہ نرم تھا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سرکار کے ہاتھوں کو کبھی اپنے ہاتھوں میں لے لیتا تھا، تو اللہ کے نبی ﷺ کی ہتھیلیاں رب کی قسم ہے۔ ریشم سے بھی زیادہ نرم تھیں ریشم سے بھی زیادہ نرم تھیں کڑی یہ گاؤں والے لوگ سمجھتے ہیں جو بارڈر کے قریب رہتے ہیں آگے لوگ سر کی کڑی بناتے تھے اس کے اوپر سو جاتے تھے یا موٹے موٹے وان والی چارپائی اس پر سو جانا۔ اور کائنات کے سردار نبی ﷺ کڑی پر ہی سو گئے۔ سبحان اللّٰہ ۔اُٹھے تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دیکھا۔ کہ آپ کے جسم پر نشان ہیں کڑی کے نشان ہیں اور پتہ ہے کیا کہتے ہیں۔ کہتے ہیں۔

عرض کیتی عبداللہ حضرت

کہو فراش بنائیے

حکم کرو تے وقت سون دے

بیٹھ فراش وچھائیے

اور آپ ﷺ نے کیا فرمایا۔

میں تے اے دنیا سیر نہ کوئی

حضرت آکھ سنایا

دنیا رہن مثال ایویں

جیویں مسافر راہیاں

آپ ﷺ فرماتے ہیں مجھے نرم و نازک بستروں کی کیا ضرورت ہے یہ دنیا مسافر خانہ ہے اس طرح جس طرح کوئی آدمی چلتا جائے اور جاتے جاتے کسی درخت کے نیچے بیٹھ جائے اور پھر چل پڑے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جس طرح گزرنے والا مسافر درخت کے

نیچے مکان نہیں بنا تا ہے۔اس طرح میں محمد ﷺ کو بھی ضرورت ہی نہیں ہے۔

ہماری ماں جی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی میرے پاک نبی ﷺ کی بیوی آقا کے لیے چادر سنگل بچھاتی تھیں چار پائی پر جہاں آقا لیٹتے تھے وہاں سنگل چادر بچھاتی تھیں۔ایک دن ماں جی نے ڈبل کر کے بچھا دی پہلے سنگل بچھاتی تھیں ایک دن ماں جی نے ڈبل بچھا دی آپ ﷺ کافی دیر تک سوئے رہ گئے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں حفصہ رضی اللہ عنہا آج کیا بات ہے۔

کوئی نرم بستر میرے نیچے بچھا دیا ہے۔پوری رات ہی گزر گئی ہے۔آنکھ ہی نہیں کھلی ماں جی فرماتی ہیں سوہنیا چادر وہی ہے۔پہلے سنگل ہوتی تھی آج ڈبل کر کے بچھا دی ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ !اللہ آخرت کی فکر نصیب فرمائے۔آمین!میرے بھائیو غافل نہ ہو جاؤ۔نرم بستروں پر سو سو کر غافل نہ ہو جاؤ۔

کہتے ہیں ایک بادشاہ کی لونڈی اپنے بادشاہ کی سیج بچھا کر کہنے لگی کہ ذرا لیٹ کر دیکھوں کہ کیسی ہے وہ بیچاری تھکی ہوگی لیٹ گئی۔جیسے ہی لیٹی نیند آ گئی بستر نرم تھا لیٹ گئی۔بادشاہ نے آ کر دیکھا کہ میری لونڈی بستر پر سوئی ہوئی ہے۔کہتا ہے اس کو جوتے مارو۔اس بیچاری کو جوتے پڑ رہے ہیں وہ رو رہی ہے۔روتی روتی ہنس پڑی۔بادشاہ کہتا ہے اس سے پوچھو روتی روتی ہنس کیوں پڑی ہے۔کہتی ہے میں گھنٹہ سوئی ہوں گی۔تو مجھے اتنے جوتے پڑے ہیں۔ جو روزانہ ساری رات سوتے ہیں پتہ نہیں کہ ان کو کتنے جوتے پڑیں گے۔پتہ نہیں کہ ان کے ساتھ کیا بیتے گی۔اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

یہ جناب لوگوں نے لا کر سونے ، چاندی کا ڈھیر لگا دیا۔کہتے ہیں پھر استخارہ کر لو پھر استخارہ کیا تو جواب کوئی نہ آیا۔کہتا ہے جواب تو کوئی نہیں آیا قوم کہنے لگی اگر اللہ تعالیٰ کو منظور نہ ہوتا تو اب بھی رب نے منع کر دینا تھا۔تم بددعا کرو اچھا کرتا ہوں اپنی گدھی پر بیٹھ گیا۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ابن کثیر میں لکھتے ہیں اپنی گدھی پر بیٹھ کر حافظ صاحب تفسیر محمدی میں لکھتے ہیں جا رہا ہے گدھی بیٹھ گئی۔تو اس کو مارتا ہے وہ بیچاری اُٹھتی نہیں ہے۔پھر مارتا ہے

اُٹھی تو آ گے جا کر پھر بیٹھ گئی وہ زبانِ حال سے کہتی ہے اے ظالم اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ مگر یہ تو دنیا کا لالچ تھا پہاڑی پر چڑھ گیا اور اب بدعا کرنے لگا تھا کن کے لیے انبیاء علیہم السلام کے لیے بددعا کرنے لگا ہے کن کے لیے انبیاء کے صحابہ کے لیے کرنے لگا ہے۔ دنیا کے پیچھے لگ کر اولیاء رحمہم اللہ کے لیے بددعا کرنے لگا ہے۔

قوم بھی ساتھ اکٹھی ہوئی ہے۔ یہ بلعم بن بعورہ پہاڑی پر چڑھا ہے اس بان نامی پہاڑی پر اور کہتا ہے یا اللہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو شکست دے دے۔ اور زبان پر کنٹرول اللہ تعالیٰ کا ہے۔ کہتا ہے یا اللہ موسیٰ کی قوم کو شکست دے دے اور یہ کلمات منہ سے یہ نکلتے ہیں یا اللہ موسیٰ کی قوم کو فتح دے دے۔ زبانوں پر کنٹرول اللہ تعالیٰ کے ہیں کسی کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف ہے۔ کسی کی زبان گالیوں کی طرف ہے کسی کی زبان گلوں کی طرف ہے۔ کسی کی زبان چغلیوں کی طرف ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں "مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ" جو آدمی مجھے اپنی زبان کی ضمانت دے دیتا ہے اپنی شرم گاہ کی ضمانت دے دیتا ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جنت کی ضمانت دے دیتا ہوں۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی صبح کو اُٹھ کر اپنی زبان کو کہتا ہے اے زبان مجھے کہیں سے جوتے مت لگوانا، مجھے ذلیل نہ کرنا۔ پریشان نہ کرنا اللہ تعالیٰ کے آگے دعا کیا کرو۔ دیکھو نہ اللہ پاک نے اس کو کتنی پابندیوں میں رکھا ہے۔ اوپر پردے ڈال دیئے ہیں اگر زبان سے بھائیو بولنا ہو تو اللہ تعالیٰ کا قرآن بولا کرو۔ زبان سے بولنا ہو تو سبحان اللّٰہ پڑھا کرو۔ زبان سے بولنا ہو تو الحمد للہ پڑھا کرو چغلیاں نہ کیا کرو گلے نہ کیا کرو۔ غیبتیں نہ کیا کرو۔ یہ زبان قیامت والے دن تمہیں جوتے مروائے گی اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

یہ کہتا ہے یا اللہ موسیٰ کی قوم کو فتح دے دے۔ یہ کہتا ہے یا اللہ جبارین کی قوم کو فتح دے دے زبان سے نکلتا ہے یا اللہ ان کو ذلیل کر دے انہوں نے کہا پیسے ہم سے لیے ہیں اور بددعا بھی ہمارے لیے کرتے ہو۔ دولت بھی تمہیں ہم نے دی ہے۔ اور بددعا بھی ہمارے

لیے کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے پھر معلوم ہے کیا کہا ہے۔ اس قرآن میں ہے، پارہ نو سورۃ الاعراف ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ" کلب عربی میں کتے کو کہتے ہیں۔ "فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ" اس کی زبان جو تھی وہ باہر آ گئی اندر حلق میں سے نکل کر اس کی زبان باہر آ گئی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ" اس کی مثال اس طرح ہی ہے جس طرح کتے کی مثال ہے۔

کتے پر وزن ڈال دو تو اس کی زبان تب بھی باہر رہتی ہے۔ وزن نہ بھی ڈالو تو زبان پھر بھی باہر رہتی ہے۔ سردی ہو پھر بھی کتے کی زبان باہر ہی رہتی ہے گرمی ہو پھر بھی اس کی زبان باہر ہی رہتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ہے تو میرا ولی تھا مگر دنیا کے پیچھے پڑ گیا تھا، اس طرح ہو گیا کہ جس طرح کتا ہی ہو گیا ہے کتے جیسی مثال ہے قرآن کہتا ہے۔

﴿وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ﴾

"اگر ہم چاہتے تو اسے بہت مرتبہ دیتے۔"

﴿وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ﴾

مگر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور دنیا کے پیچھے پڑ گیا۔ اس نے کہا کہ میں اب ہمیشہ ہی زمین پر رہوں گا مگر یہاں ہمیشہ رہنا تو نہیں ہے۔ یہاں کوئی آدمی رہنے کے لیے آیا ہے۔ نہ کوئی رہ سکتا ہے نہ کوئی رہنے کے لیے آیا ہے۔ کیوں جی کوئی رہ سکتا ہے دھیان کرو بابا جی نے کتنی پیاری بات کی ہے۔

اُو سنجے محل تے ماڑیاں چھڈ نے نیں
جھنڈے وچ اُجاڑاں جا گڈ نے نیں

سوئے ہوئے ہیں اور قبرستان بھرے پڑے ہیں۔ وہ قبر کوئی تمہارے باپ کی ہے کوئی تمہارے دادا کی ہے۔ کوئی پردادا کی ہے۔

اُو سنجے محل تے ماریاں چھڈ نے نیں
جھنڈے وچ اُجاڑاں جا گڈ نے نیں

ددھ مکھنی پلیو بلوانا

یہ مکھن کھانے والا ہے یہ دودھ پی جاتا ہے یہ پانچ پانچ کلو دودھ پی جاتا ہے یہ مکھن کے پیڑے کھانے والا ہے۔ اس کو ہوا کیا پڑا ہے۔ آؤ ذرا قرآن سناؤں تمہارے سینے میں ٹھنڈ پڑ جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ ۝ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ۝ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۝ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝﴾ (الواقعہ:87-83)

میاں صاحب کی چارپائی درمیان میں پڑی ہوئی ہے یہ چودھری صاحب کی یہ سردار صاحب کی یہ پیر صاحب کی چارپائی درمیان میں پڑی ہے اس کے سر کے پاس کون بیٹھا ہے اس کا بوڑھا باپ بیٹھا ہے اس کے پاؤں کے پاس کون بیٹھا ہے۔ اس کی بوڑھی ماں بیٹھی ہے اس کے دائیں اس کی بیوی بیٹھی ہے بائیں طرف اس کے بیٹے بیٹھے ہیں کہیں بھائی بیٹھے ہیں کہیں دوست یار بیٹھے ہوئے ہیں۔ قرآن کہتا ہے یہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی پاس بیٹھے ہیں یہ ماں کہتی ہے بیٹا ایک مرتبہ بولو تو سہی باپ کہتا ہے بچے بولو بولتے کیوں نہیں ہو۔

بیوی کہتی ہے میرے سرتاج کیوں نہیں بولتے ہو۔ چھوٹے چھوٹے بچے رو رہے ہیں کہتے ہیں ابو جی بولتے کیوں نہیں ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بلا کر تو دکھاؤ میں نے بولنے دینا ہی کوئی نہیں ہے کیوں جی بولتا ہے نہیں بولتا ہے ساری زندگی بیوی کے ساتھ گزر گئی مگر جاتے وقت بتا نہیں سکا اللہ حافظ لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر منور فرما دے آمین! اس کا معنی اس طرح کیا ہے۔

چھوٹے وڈے ایانے سیانے
رو رو مارن ٹائیں
آکھن بول ابو اک واری
کیو گل کردا نائیں
تے عورت پیاری رو کر آکھے

وے بول ذرا اک واری
بھائی کھلے بلاون نالے
نالے رُو کر بہن پیاری
ہن ماں پیاری تے باپ پیارا
اے کر کر پیار بلاوے
آکھن بول بچہ اک واری
بولن تیرا بھاوے

ادھر کیا ہے۔

جند نمانی کیوں کر بولے
آیو سنو صد الٰہی
تے پن مروڑ کے لے کر چلے
ڈاڈھے نے سخت سپاہی

وہ بولنے دیتے ہی نہیں ہیں۔ اس نے نہیں بولنا، قیامت کی دیواروں تک نہیں بولنا ہے۔تم بلا کر دکھاؤ تو سہی رب فرماتے ہیں میں جان نکال رہا ہوں روک کر تو دکھاؤ۔

فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ٥ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ٥﴾

(الواقعہ:87-83)

رب فرماتے ہیں روک کر دکھاؤ کیوں جی کوئی روکتا ہے نہیں روکتا ہے دعا کرو اللہ نیک موت دے آمین! موت تو آنی ہے۔ یہ میں اور تم موت کا مال ہی تو بیٹھے ہیں۔ یہ موت کا مال ہے۔مگر پتہ نہیں آنی کب ہے۔ یہ تو رب نے کسی کو بتایا ہی نہیں۔ یہ بلعم بن بعورا مفسرین نے اس کا نام ذکر کیا ہے یہ کہنے لگا میں تو تباہ ہو ہی گیا ہوں میرا تو خانہ خراب ہو گیا ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قول نقل کیا ہے۔اللہ جانتا ہے کہ سچا ہے یا جھوٹا ہے۔بنی اسرائیلی روایت ہے لوگ فتویٰ بھی جلدی لگا دیتے ہیں اس لیے میں بتا رہا ہوں اللہ تعالیٰ نے

فرمایا ابھی بھی تمہارے لیے تین دعائیں ہیں کرلو۔قسمت اچھی ہوتی تو یہ ہی کہہ دیتا کہ اللہ مجھے معاف کردے۔

اللہ تو معاف کر دیتا ہے آدمی نہیں معاف کرتا اللہ معاف کر دیتا ہے۔کئی بندوں کی سور کی ضد ہوتی ہے وہ نہیں معاف کرتے۔اللہ تو بڑا غفور رحیم ہے۔اس کی بیوی کہنے لگی حضرت صاحب ہمیں پتہ چلا ہے تمہیں تین دعاؤں کا اختیار مل گیا ہے۔کہنے لگا ہاں کہتی ہے ایک تو پھر میرے لیے خاص کر دو۔کہتا ہے بیگم تم کیا چاہتی ہو کہتی ہے یہ دعا کرو کہ اس وقت جو بنی اسرائیلی ہیں۔ان سب میں سب سے زیادہ حسین میں ہی بن جاؤں۔خوبصورت میں بن جاؤں۔دعا کی حضرت صاحب کی بیوی خوبصورت بن گئی۔اب جب دیکھا کہ میرا تو ہم شکل ہی کوئی نہیں ہے۔اس بوڑھے مولوی کو کوئی پوچھے ہی نہ۔اس کو غصہ آیا کہ میری بیوی اب مجھ سے کچھ پوچھتی نہیں ہے۔کہتا ہے یا اللہ اس کو کتی بنا دو۔وہ کتیا بن گئی۔لڑکوں نے ڈنڈے کس لیے۔کہ ہمیں لوگ کہتے ہیں تمہاری ماں کتیا بن گئی ہے یہ کہتا ہے یا اللہ اس طرح کی کر دو۔جس طرح کی یہ پہلے تھی دعا کرو اللہ تعالیٰ آزمائشوں سے محفوظ فرمائے۔آمین!

کہتا ہے میرا تو خانہ خراب ہو ہی گیا ہے آؤ اب میں تمہیں طریقہ بتاؤں جبارین کی قوم کہتی ہے کیا طریقہ ہے۔

کہتا ہے اپنی جوان لڑکیاں اُن سے کہو کہ بناؤ سنگھار کر کے میک اپ کر کے موسیٰ کی فوج میں بھیجو اللہ جانتا ہے کہ رونا آتا ہے ہماری قوم کی لڑکیوں کی طرف دیکھ کر رونا آتا ہے لباس کیسا ہے یہ جی کیا ہے، کہتے ہیں یہ جی چست پاجامہ پہنا ہے۔کئی عورتیں درس میں سے فارغ علماء کی بیٹیاں، حاجیوں نمازیوں کی بیٹیاں ان کے بازو کہاں تک ہیں یہاں کندھوں تک ہیں۔یہ کون جا رہی ہیں۔حاجیوں نمازیوں کی بیٹیاں اُن کے بازو کہاں تک ہیں یہاں کندھوں تک ہیں یہ کون جا رہی ہے یہ جی فلاں حاجی کی بیٹی جا رہی ہے یہ فلاں مولوی کی بیٹی جا رہی ہے یہ درس کی فارغ شدہ جا رہی ہے اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔آمین!

رب بندوں سے کہتا ہے کہ تم کپڑا ٹخنوں سے اُوپر کرو مردوں کو رب کہتا ہے کہ تم اپنی

شلواریں اونچی کرو مردوں نے نیچے چھوڑ دی ہیں عورتوں نے شلواریں ٹخنوں سے اوپر کر لی ہیں یہ ہے کوئی زمانہ پھر کہتے ہیں دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتی ہیں۔ بہت دعائیں ہوئی ہیں لیکن قبول نہیں ہوئی یہ اپنی قوم سے کہنے لگا اپنی جوان بیٹیوں کو سنگھار کر کے اور میک اپ کروا کر موسیٰ علیہ السلام کی فوج میں بھیجو اُن کو چالیس سال گھر سے نکلے ہوئے ہو گئے ہیں۔

تم اپنی بیٹیاں بھیجو گے اپنے سردار سے بھی کہو کہ وہ بھی اپنی بیٹی بھیجے۔ امیر بھی بھیجیں اور غریب بھی بھیجیں ان کو چھابریاں دے کر بھیجو اس طرح سمجھو بھائیو کہ کسی کو کہو کہ کیلے فروخت کر کے آؤ۔ کوئی سبزی فروخت کرنے چلی جائے۔ کوئی سیب فروخت کرنے چلی جائے۔ اور سامان کم فروخت کریں یعنی کہ کم پیسوں میں دینے کی کوشش کریں بلکہ مفت دینے کی کوشش کریں اُن کو برائی کی طرف مائل کرنے کی زیادہ کوشش کریں۔

اُن کو زنا کی طرف لے آئیں اگر موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے کسی ایک نے بھی برائی کر لی وہ مدتوں کے گھروں سے آئے ہوئے ہیں تو ان پر عذاب الٰہی آ جائے گا۔ ان کو شکست ہو جائے گی۔ اور تمہیں فتح ہو جائے گی ان بدمعاشوں نے اس طرح ہی کیا۔ یہ بلعم بن بعورہ کی نصیحت پر اپنی جوان بیٹیاں حتی کہ بادشاہ نے بھی اپنی بیٹی کو بھیج دیا۔ اللہ اکبر اللہ!

یہ جو قوم تھی مدتوں کی گھروں سے باہر آئی تھی، یہ زنا میں مبتلا ہو گئی جو سردار کی بیٹی تھی اس کو انہوں نے گھر سے جاتے وقت یہ وصیت کر کے بھیجا تھا تم نے جا کر برائی کرنی ہے ورغلانا ہے تو موسیٰ علیہ السلام کو ورغلانا ہے اور کسی کو کچھ نہیں کہنا ہے۔

جو بنی اسرائیلیوں کا سردار تھا، وہ اس کو کہتا ہے برائی کی دعوت دیتا ہے یہ کہتی ہے مجھے گھر سے نصیحت ہوئی ہے کہ تم نے برائی کرنی ہے تو موسیٰ علیہ السلام سے کرنی ہے میں گھر سے اجازت لے لوں۔ اس نے گھر سے اجازت مانگی اجازت مل گئی یہ کہنے لگی کہ ٹھیک ہے اس طرح کر کے اس سردار نے بنی اسرائیلیوں کے سردار نے اس طرح کر کے اس نوجوان لڑکی کو بازو سے پکڑا ہے جناب موسیٰ علیہ السلام کے پاس لے جاتا ہے۔

کہتا ہے حضرت جی یہی کہو گے کہ یہ تمہارے لیے حرام ہے۔ اللہ کے نبی

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام فرماتے ہیں۔ ہاں یہ تم پر حرام ہے میں نے تو یہ بات کہنی ہی کہنی ہے یہ کہتا ہے اب تم چاہو حلال کہو چاہے حرام کہو جب میں نے حرام کھانا ہی کھانا ہے کئی بندے اتنے بیوقوف اور لعنتی ہوتے ہیں اتنے پاگل ہوتے ہیں وہ حرام کھانے پر آئیں تو اپنی بہنوں سے بھی باز نہیں آتے ہیں۔ اپنی بیٹیوں سے بھی باز نہیں آتے ہیں۔ اتنی اُن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوئی ہوتی ہے۔ یہ کہتا ہے میں نے تو زنا کرنے سے باز نہیں آنا ہے۔ اپنے خیمے میں لے جاتا ہے۔ اس عورت سے برائی کرتا ہے **اللّٰہ اکبر اللّٰہ!**

جناب ہارون عَلَیْہِ السَّلام کا بیٹا بڑا اونچا لمبا نوجوان تھا۔ اس کو پتہ چلا کہ یہ طاعون کی بیماری کیوں آ گئی ہے اللہ تعالیٰ نے طاعون ہم پر کیوں ڈال دی ہے۔ ان بنی اسرائیلیوں کو جو آئے تو جہاد کرنے کے لیے ہیں ان پر طاعون کیوں پڑ گئی ہے وہ اس کے خیمے میں جاتا ہے جا کر دیکھتا ہے کہ دونوں لیٹے ہوئے ہیں۔ زنا میں مبتلا ہیں اس طرح ان کو نیزہ مارتا ہے اتنا زور سے نیزہ مارتا ہے دونوں کو نیزے سے پار کر کے اٹھا لیتا ہے آسمانوں کی طرف منہ کرتا ہے کہتا ہے اللہ جو تمہاری زمین پر بغاوتیں کرے گا ہم اسے اس طرح ہی سزا دیا کریں گے اللہ تعالیٰ نے عذاب تو روک لیا مگر اتنے وقت میں ستر ہزار اسرائیلی ہلاک ہو گئے۔ ایک آدمی نے برائی کی اور کتنے لوگ تباہ ہوئے۔ جہاں سب برائیوں والے ہی ہوں نیکیوں والا ہو ہی کوئی نہ جناب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام بارش کی دعا کرنے کے لیے گئے دعا کرو اللہ تعالیٰ رحمت کی بارش برسا دے آمین! میں بھی دعا کرتا ہوں تم بھی کرو کہ اللہ تعالیٰ رحمت کی بارش برسا دے آمین!

دعا کرنے کے لیے گئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے نبی موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام تمہاری قوم میں ایک ایسا آدمی ہے جس کو برائیاں کرتے کرتے چالیس سال ہو گئے ہیں۔ جب تک وہ مجلس میں سے اٹھ کر نہ جائے گا میں بارش نہیں برساؤں گا۔

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا ظالم نکل جاؤ نکل جاؤ اب جو اس طرح کا ہو اُسے پتہ تو چل ہی جاتا ہے۔ کہتا ہے یا اللہ اب میں جاؤں گا تو کس کو منہ دکھاؤں گا۔ درمیان میں بیٹھے بیٹھے ہی آنکھیں تر کر لیں کہتا ہے یا اللہ پچھلے معاف کر دو۔ آگے سے میری توبہ ہے۔ اسی وقت ہی

بارش شروع ہوگئی آج تم بھی دعا کرو، توبہ کرو، سچی توبہ کرو، سومرتبہ ہر آدمی "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ" پڑھے۔ انشاء اللہ اللہ رحمت کی بارش برسائے گا۔ موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں۔ یا اللہ آدمی تو گیا کوئی نہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو میرا دشمن تھا وہ میرا دوست بن گیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں یا اللہ بڑی جلدی کی ہے کہتے ہیں یا اللہ وہ کونسا آدمی ہے۔

یہ اتنے بندے بیٹھے ہیں کونسا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ آگے میرا دشمن تھا، تو میں نے پردہ ظاہر نہیں کیا۔ اب تو دوست بن گیا ہے اور دوست کے کون پردے ظاہر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سچی توبہ کی ہمت نصیب فرمائے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ دنیا کے علاوہ دین سے بھی پیار نصیب فرمائے۔ آمین!

دنیا تو رب نے دینی ہی دینی ہے۔ ساتھ دین کے پیار کرو گے۔ تو انشاء اللہ دونوں جہان بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ میرا تمہارا بھلا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ



اصحابِ کہف

﴿وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا ۝ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰی اَنْ یَّھْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ ھٰذَا رَشَدًا ۝﴾ (الکہف: 23 – 24)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہٗ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود وسلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔

بھائیو، دوستو، بزرگو! آج کے خطبہ جمعہ میں سورۃ الکہف کی دو آیات تمہارے سامنے پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

سارا قرآن ہی بڑی شان اور عظمت والا ہے کائنات کے سردار نے فرمایا ہے جو آدمی سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات اور آخری دس آیات زبانی یاد کر لیتا ہے اور روز پڑھتا ہے اللہ پاک اس بندے کو دجال بے ایمان کے فتنہ سے محفوظ فرمالیتا ہے اور جو بندہ جمعہ والے دن اس سورۃ کی تلاوت کرتا ہے اللہ پاک قیامت والے دن پاؤں سے لگ کر آسمانوں تک اس بندے کو نور ہی نور عطا فرمائیں گے۔ اور جو بندہ جمعہ والے دن سورۃ الکہف پڑھتا ہے اللہ پاک کی حفاظت میں ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ یہ سورۃ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس سورۃ کا شان نزول غور سے سننا۔ آمنہ کے لال ساری کائنات کے سردار جناب محمد کریم ﷺ نے مکہ میں جب نبوت کا اعلان فرمایا مکہ والوں نے ایک وفد مدینہ میں بھیجا چند بندے مدینہ منورہ بھیجے اور مدینہ کے یہودیوں کو جا کر کہتے ہیں ہمیں کوئی ایسی بات بتاؤ جو ہم

اپنے نبی کے سامنے رکھیں ایسی باتیں بتاؤ جو ہم اللہ کے نبی کے پاس رکھیں وہ کہتے ہیں میں اللہ کا نبی ہوں ہم اس ئسے سوال کریں اور اللہ کے نبی لا جواب ہو جائیں۔

یہ میرے نبی کو پریشان کرنا چاہتے تھے یہ میرے نبی کو لا جواب کرنا چاہتے تھے کہتے ہیں۔ ہم کہنے والے ہوں گے کہ اللہ کے نبی سے باتیں پوچھیں ہیں اور نبی کو ان باتوں کا جواب نہیں آیا۔ کئی بندوں کی کوشش ہوتی ہے ایسے ہی کسی مولوی سے پوچھ لیا کہ بابا جی آدم کا نکاح کس نے پڑھایا تھا؟ یا جناب ابراہیم کی والدہ کا کیا نام تھا؟ جن کا سوال ہی نہیں ہونا ہے جس سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھنا ہے جس سے بے چارہ مولوی لا جواب ہو جائے اور گھبرا جائے اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

دوستو! نبی پاک کو لا جواب کرنے کے لیے ابوجہل نے اپنے بندے یہودیوں کے پاس مدینہ بھیجے کہ ان سے پوچھ کہ آیا وہ پڑھے لکھے ہیں ہم محمد ﷺ سے سوال کریں۔ وہ لا جواب ہو جائیں یہودی کہنے لگے تم نبی پاک سے پوچھو وہ بندے کون تھے جو گم ہو گئے تھے، جو اپنا ایمان بچا کر بھاگ اٹھے تھے نبی پاک سے پوچھو روح کیا چیز ہے؟ اللہ کے نبی سے پوچھو وہ بندہ کون تھا جو مشرق بھی گیا اور مغرب بھی گیا؟ ابوجہل بہت خوش ہوا میرے نبی ﷺ کو جا کر کہتا ہے محمد ﷺ آپ کے پاس وحی آتی ہے آپ کہتے ہو کہ میرا اللہ میرے اوپر وحی نازل کرتا ہے۔ ان سوالوں کے جواب دو۔ آپ فرماتے ہیں آج نہیں کل جواب دوں گا۔ نبی کو انشاء اللہ کہنا یاد نہیں رہا۔ آپ نے یہ نہ فرمایا کہ میں انشاء اللہ کل جواب دوں گا۔ فرمایا: میں آپ کی باتوں کا کل جواب دوں گا میرے نبی ﷺ کو انشاء اللہ کہنا یاد نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب سے پیار تو بہت ہے لیکن نبی بھی انشاء اللہ نہ کہے تو اللہ پاک نے پندرہ دن کے لیے وحی بند کر دی۔ پندرہ دن تک جبریل علیہ السلام کا آسمان سے آنا بند ہو گیا۔ فرمایا میرے محبوب نے انشاء اللہ نہیں کہی جبریل علیہ السلام آپ نے سوالوں کے جواب لے کر نہیں جانا معلوم ہوا نبی بھی اللہ کا نام لینا بھول جائے اللہ پاک وحی بند کر دیتے ہیں۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے سلیمان نبی علیہ السلام کو ایک دن مجاہدین کی ضرورت پڑ گئی۔

آپ فرماتے ہیں آج رات میں اپنی ہر بیوی کے پاس جاؤں گا سو بیوی سے اللہ سو مجاہد دے دیں گے۔ فوج گھر سے تیار ہو جائے گی۔ جناب سلیمان نبی علیہ السلام کو انشاء اللہ کہنی یاد نہیں رہی سو بیوی کے پاس گئے اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کسی بیوی سے بچہ پیدا نہ ہوا صرف ایک بیوی سے بچہ پیدا ہوا وہ بھی ادھورا۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں کہ سلیمان نبی انشاء اللہ کہہ دیتے تو اللہ تعالیٰ نے سو مجاہد ہی دے دینے تھے۔

لفظ اللہ میں بڑی طاقت ہے۔ سارے جہان کے ایٹم بموں میں اتنی طاقت نہیں جتنی لفظ اللہ میں طاقت ہے۔ نبی ایک سفر سے واپس آ رہے ہیں آپ نے تلوار درخت سے لٹکائی صحابہ رضی اللہ عنہم نے موقع دیا کہ آقا آرام کرلیں آپ ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے ایک کافر نے آ کر آپ کی تلوار پکڑ لی۔ موقع پا کر تلوار پکڑ لی۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کر کے تلوار سیدھی کر کے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتا ہے "مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ يَا مُحَمَّدُ ﷺ" محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بتاؤ تمہیں میری تلوار سے کون بچائے گا؟ میرے نبی آسمانوں کی طرف منہ کر کے فرماتے ہیں اللہ۔ اس کا بازو لٹک گیا اور تلوار زمین پر گر گئی آپ نے تلوار پکڑی اور فرماتے ہیں اب تم بتاؤ تمہیں کون بچائے گا؟ ہاتھ باندھ کر کہتا ہے پیارے آپ جیسا سخی میں نے کوئی نہیں دیکھا۔

لفظ اللہ میں بڑی طاقت ہے ابوجہل نے دوسرے دن کنڈی کھٹکھٹائی کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سوالوں کا جواب دو آپ نے فرمایا ابوجہل وحی نہیں آئی کل بتاؤں گا اچھا دوسرے دن پھر آیا کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے کیوں نہیں آپ فرماتے ہیں وحی نہیں آئی جب آئے گی بتا دوں گا تین چار دن گزر گئے۔ ابوجہل نے مذاق کیا میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتا ہے وہ جو شیطان مَعَاذَ اللّٰهِ تمہارے پاس آتا ہے وہ تم سے ناراض ہو گیا ہے پندرہ دن گزر گئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے پریشان ہیں۔ نبی نبا سے نکلا ہے نبی کا معنی خبریں دینے والا ہے۔ اور نبی کو پتہ کچھ نہیں چلتا جب تک اللہ نہ بتائے۔ پندرہ دن گزر گئے اللہ کے نبی پریشان ہیں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے سورۃ الکہف نازل کر دی۔ اے میرے پاک نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن

لو انہوں نے پوچھا ہے میں بتا دیتا ہوں۔

﴿نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ نَبَأَهُمۡ بِالۡحَقِّ إِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ اٰمَنُوا بِرَبِّهِمۡ وَزِدۡنَاهُمۡ هُدًىo﴾ (الکھف:13)

ان کی خبر حق میں بتاتا ہوں وہ کوئی بوڑھے اور کمزور نہیں تھے، وہ بہت جوان تھے، انہوں نے جوانی میں ہی مجھ پر ایمان لایا مجھ سے پیار کرنے لگے اللہ پاک فرماتے ہیں پیارے میں نے انہیں جوانی میں ہی ولی بنالیا، "زِدۡنَاهُمۡ هُدًى" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے انہیں اور ہدایت دے دی۔

﴿وَرَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ إِذۡ قَامُوۡا فَقَالُوۡا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالۡأَرۡضِ لَنۡ نَدۡعُوَ مِنۡ دُونِهٖ إِلٰهًا لَّقَدۡ قُلۡنَا إِذًا شَطَطًا o هٰؤُلَاءِ قَوۡمُنَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُونِهٖ اٰلِهَةً لَوۡلَا يَأۡتُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِسُلۡطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنۡ أَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا o﴾ (الکھف:14-15)

ان کا میلہ عرس آ گیا، یہ میلہ معلوم ہوتا ہے شروع سے لگتا تھا ابراہیم کے دور میں بھی ان کا میلہ ہی آیا تھا، قوم کا میلہ آ گیا روم ملک ہے دقیانوس ظالم حکمران ہے اس نے قبضہ کیا ہے اور بتوں کی پوجا کرواتا ہے اپنے آپ کو سجدہ کرواتا ہے قوم کا میلہ آ گیا ساری قوم میلے پر چلی گئی یہ نوجوان بھی چلے گئے ان نوجوانوں نے دیکھا لوگ لڈھیاں ڈال رہے ہیں بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہوئے بیٹھے ہیں۔

دقیانوس بادشاہ کو پوج رہے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللہ! لوگ میلہ کے شوقین میلہ دیکھ رہے ہیں ان نوجوانوں میں سے ایک نوجوان میلہ چھوڑ کر درخت کے نیچے بیٹھ گیا تھوڑی دیر گزری ایک اور چلا گیا تھوڑی دیر گزری ایک اور چلا گیا کرتے کرتے سات نوجوان ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے ایک ادھر منہ کر کے بیٹھا ہے دوسرا ادھر اور تیسرا ادھر بیٹھا ہے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کرتے اس ڈر سے کہ کہیں ہمارا راز ظاہر نہ ہو جائے ہمارے ایمان کی باتیں پتہ نہ چل جائیں آخر ان میں ایک ہمت کر کے کہتا ہے نوجوانو سارا جہان میلہ دیکھ رہا ہے کوئی

کبڈی کھیل رہا ہے اور کوئی دیکھ رہا ہے کوئی سامان خرید رہا ہے کوئی بیچ رہا ہے کوئی بتوں کو سجدہ کر رہے ہیں۔ دھمال پڑ رہی ہے چادریں چڑھائی جا رہی ہیں تم سارے یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ ان میں سے ایک کہنے لگا سچ پوچھو تو نہ یہ میلے اچھے لگتے ہیں اور نہ بتوں کی پرستش اچھی لگتی ہے بڑا حوصلہ کیا کہتا ہے ایمانی بات پوچھو تو مجھے یہ سب اچھا نہیں لگتا۔ اچھا دوسرا کہتا ہے میں بھی اسی لیے آیا ہوں تیسرا کہتا ہے میں بھی اسی لیے آیا ہوں اس طرح ساتوں اللہ کے ولی کہنے لگے ہم سب کو اس چیز سے نفرت ہے یہ کون تھے؟ واہ اللہ ان کے باپ وزیر، حکمران ان کے باپ بہت بڑے بڑے عہدوں پر فائز تھے، کہنے لگے یہاں بیٹھ کر مشورہ کر لو اکٹھے مرنا اور جینا ہے۔ بتوں کی پوجا نہیں کرنی میلے نہیں دیکھنے دقیانوس کو سجدہ نہیں کرنا۔ جان جاتی ہے چلی جائے لیکن اللہ سے شرک نہیں کرنا، شام کو حاضری لگی کہ آ ؤ سجدہ کرو یہ نوجوان نہ گئے کسی نے شکایت کر دی آپ کے وزیروں کے لڑکوں نے مشورہ کیا ہے کہ ہم نے بادشاہ کو سجدہ نہیں کرنا بادشاہ کہنے لگا انہیں بلا کر لاؤ۔ ان نوجوانوں کو بلا کر لایا گیا حکمران پوچھتا ہے رعایا اکٹھی ہے تمہارا رب کون ہے؟ ان میں سے ایک تھوڑا سا جو زیادہ عمر کا تھا کہتا ہے:

﴿رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَ مِنْ دُوْنِهٖ إِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا o﴾ (الکھف:14)

''اے بادشاہ سن لے ہمارا رب وہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائی ہے ہم مر تو جائیں گے لیکن شرک نہیں کریں گے۔''

افسوس کی بات ہے کہ پیدا رب کرے اور ہم پوجا کسی غیر کی کریں کسی نے کہا ہے۔

او کیوں رب نالوں بندیا توں ناطہ توڑیا
جس نے تیرا اک اک جوڑ جوڑیا
اکھاں وچ موتی جڑے گول گول نے
سارے اختیار میرے اللہ کول نیں
اوئے رب دا توں کھاویں تے ہنڈاویں بندیا

اودے بنا سر کیوں جھکاویں بندیا

او چھڈ دے توں شرک والے بول بول نے

سارے اختیار میرے اللہ کول نے

کہتے ہیں ہمارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے ہم مر سکتے ہیں لیکن شرک نہیں کر سکتے۔ یہ بادشاہ کہتا ہے تمہیں تھوڑی دیر کی مہلت ہے اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ چھوڑی تو تمہیں سولی پر چڑھا دیا جائے گا۔ تمہیں جیلوں میں بند کر دیا جائے گا۔ اللہ کے ولی کہتے ہیں کوئی پرواہ نہیں۔ آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔

﴿وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مِرْفَقًا﴾

(الکهف: 16)

آپس میں بیٹھ کر کہتے ہیں اگر باپ کی جائیداد چھوڑنی پڑے تو چھوڑ دیں گے مارکیٹ، دوکانیں اور گھر چھوڑ کر کسی غار میں جا کر چھپ کر اپنا ایمان بچا لیں گے۔ لیکن شرک نہیں کریں گے یہ پروگرام بن گیا کہ ایمان بچانا ہے گھر نہیں رہنا مشورہ کر کے اپنے گھر سے پیسوں کی جیبیں بھر لیں کافی سارے پیسے لے لیے وہاں جا کر کھائیں گے گھر چھوڑ دیں گے اللہ تعالیٰ کی توحید پر آنچ نہیں آنے دیں گے اللہ کے ولی بھاگے جا رہے ہیں گھر بار چھوڑ کر راستہ سے گزرے تو بعض کہتے ہیں ان کا جو باورچی تھا اس نے کتا رکھا تھا وہ بھی ساتھ چل پڑا۔ بعض نے لکھا ہے ان میں سے ایک چرواہا تھا عموماً چرواہوں کے پاس کتے ہوتے ہیں وہ بھی چلا تو کتا بھی چل پڑا یہ اسے ماریں کہ کتا واپس چلا جائے۔ کہتے ہیں تمہاری برادری اچھی نہیں جہاں جائیں گے راز کھل جائیں گے۔ کتے بھونکیں گے اور ہمارا راز کھل جائے گا۔ تم واپس چلے جاؤ۔ یہ زبان حال سے کہتا ہے واپس نہ بھیجو میں چاہتا ہوں میرا ساتھ بھی اللہ کے ولیوں کے ساتھ ہو جائے۔ اللہ کے ولیوں کے ساتھ میں بھی چلا جاؤں۔ **سبحان اللہ** نیک لوگوں کا ساتھ بڑی چیز ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی گہری بات لکھی ہے کہتے ہیں اصحاب کہف کے کتے کا نام قطیر تھا جو سلیمان نبی کا ہد ہد تھا اس کا نام عنفز تھا کہتے ہیں جو اسماعیل کی جگہ پر دنبہ ذبح ہوا اس کا نام جریر تھا، جس بچھڑے کی بنی اسرائیل نے پوجا کی تھی اس کا نام مہموت تھا، بابا جی آدم جس شہر میں نازل ہوئے ہندوستان کے شہر سری لنکا میں نازل ہوئے۔ اماں جی حواء کو جدے نازل کیا گیا شیطان کو دشت بیسان میں نازل کیا گیا ان کے ساتھ ایک سانپ تھا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کو اصفہان میں نازل کیا گیا تھا، بہر کیف یہ جو کتا تھا اصحاب کہف کے ساتھ چل پڑا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ساتھ چھوڑ کر نہیں جانا۔ یہ شہر سے باہر نکلے ایک غار ہے یہ غار کیسی ہے اس کا شمال اور جنوب کی طرف منہ ہے۔ مشرق کی طرف سے سورج نکلتا ہے مغرب کی طرف غروب ہوتا ہے اس غار کا منہ شمالاً جنوباً ہے اللہ پاک فرماتے ہیں۔ یہ میرے ولی اس غار میں جا کر لیٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں محبوب جی یہ میرے نوجوان ولی تھے اور مجھے اتنے پیارے لگتے تھے۔

﴿فَضَرَبْنَا عَلٰی اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا﴾ (الکہف:11)

جیسے ماں بیٹے کو گودی لے کر لوریاں دیتی ہے تھپکیاں دیتی ہے ساتھ کہتی ہے میرے بیٹے سو جاؤ۔ اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے نبی جی ہم نے بھی ان ولیوں کو رحمت کی گود میں لے لیا۔

﴿فَضَرَبْنَا عَلٰی اٰذَانِهِمْ﴾

میں نے بھی اپنی قدرت کے ہاتھوں سے ان کے کانوں پر تھپکیاں دینی شروع کر دیں ایسے سمجھو بھائیو ان کو لوریاں دینی شروع کر دیں۔ میرے ولیو سو جاؤ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے محبوب میری تھپکیوں کی ان کو ایسی نیندیں آئیں ان لوگوں نے تین سو نو سال سوئے ہوئے گزار دیئے یہ قرآن ہے کسی مولوی کا کلام نہیں تین سو نو سال سوئے رہے۔ آخر بندہ سوئے تو کروٹ تو بدلنی پڑتی ہے ناں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ﴾

اے میرے محبوب یہ میرے ولی سو رہے ہیں جب سوئے سوئے ان کی دائیں کروٹیں تھک جاتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَنُقَلِّبُهُمْ " ان کی بائیں کروٹیں میں خود کر دیتا ہوں جب بائیں تھک جائیں دائیں میں خود بدل دیتا ہوں۔ دوست عقیدہ درست کر لو جو ان اولیاء کی ولایت میں شک کرے گا پکا بے ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے میرے اولیاء جتنے بھی قیمتی ہوں جب سو جائیں تو خود وہ (سائیڈ) کروٹ بھی نہیں بدل سکتے ان کی کروٹیں مجھے بدلنی پڑتی ہیں سوئے ہوئے اولیاء کی کروٹیں کون بدلے؟ اللہ یہ فوت نہیں ہوئے سو رہے ہیں۔ اللہ کی قسم ان کا سونا بھی عجیب ہے قرآن پڑھتے جاؤ اور دیکھتے جاؤ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ﴾

محبوب جی اگر آپ کی نظر پڑ جائے آپ کو لگے گا جاگ رہے ہیں ان اولیاء کی آنکھیں کھلی ہیں لیکن سو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اللہ تعالیٰ درست عقیدہ نصیب فرمائے۔

غور کرو سوچو ذرا اس لیے تمہیں ماننا پڑے گا۔

اللہ باجوں کوئی مار دا نیں
کوئی ڈبیاں بیڑیاں تار دا نیں
کوئی بگڑے کم سنوار دا نیں
سب نبی ولی لاچار نیں
اک دن مر جانا
اللہ باج نہ غیر پکار نی
اک دن مر جانا
جے دیوے تے دیندا ای اللہ نی
چھڈ غیراں دا توں پلا نی
بس اس تے رکھ تسلی نی
تیرا ہو جائے بیڑہ پار نی

اک دن مر جانا

مولانا ابراہیم خادم مرحوم کے بارہ میں میں نے ایک جگہ پڑھا تھا انہوں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک قبر پر مرغا لے کر کہہ رہی تھی لے لے ٹکڑ تے دے دے پتر قبر والے کو کیا ضرورت ہے مرغ کی مولانا گزرے تو پتہ ہے کیا فرمایا فرماتے ہیں۔

نی اماں لاش نوں ٹکراں مارنی ایں
دھیاں پت تاں دیندا ای آسمان والا
توں نئیں ویکھیا ڈھوراں ڈنگراں نوں
کون اوناں نوں بچے دیوان والا
مجاں گاواں دے پے نیں وگ پھر دے
تے جیہڑاں بکریاں کون ودھان والا
پیدا کر کے پھکواں دیاں کئی قسماں
کون ڈھاراں دے ڈھار اُڑان والا

کل اخبار میں لکھا تھا ایک جگہ پر ایک گائے نے پہلے بچھڑا دیا ہے اور دو دن کے بعد (ایک گائے کی بچی) بچھڑی بھی دے دی۔ یہ قدرت کا نظام ہے وہ جیسے چاہے کر سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء قرآن کہتا ہے تین سونو سال سوئے ہیں اور کبھی ہم نے ان کی کروٹیں دائیں بدلی کبھی بائیں سورج کو کہا تم نے چڑھنا ہی ہے لیکن جب چڑھو میرے اولیاء سے کنی کترا لیا کرو کہیں دھوپ نہ لگ جائے۔ سبحان اللّٰہ۔

یہ اللہ کے اولیاء ہیں اللہ تعالیٰ نے جسم کے بالوں کو آرڈر دے دیا کہ تم نے بڑھنا نہیں ناخنوں کو بھی حکم دیا کہ بڑھنا نہیں جناب کیڑوں مکوڑوں کو بھی کہہ دیا میرے اولیاء کے قریب نہیں آنا بھوک کو کہا میرے اولیاء کو نہیں لگنا بھوک بھی نہیں لگتی تم تین دن بھوکے رہ کر دکھاؤ۔ یہ تین سونو سال سوئے ہیں بھوک نہیں لگی۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

سوئے ہیں پیچھے سے دقیانوس آیا اس نے پتہ کیا وہ نوجوان کہاں ہیں؟ گھر والے کہنے

لگے وہ ہمارے پیسے لے کر بھاگ گئے ہیں ان وزراء میں سے دو وزیر اچھے تھے، انہوں نے ڈھونڈا نہ ملے بادشاہ کہنے لگا میں نے انہیں کیا کہنا تھا؟ وہ اگر بتوں کی پوجا کر لیتے تو میں نے معاف کر دینا تھا جو دو نیک مسلمان وزیر تھے، انہوں نے ایک تختی لے کر ساری داستان لکھی کہ اس طرح سات نوجوان توحید پرست ہیں اور اپنا ایمان بچا کر کہیں بھاگ گئے ہیں انہوں نے وہ تختی ایک صندوقچے میں بند کر کے شاہی خزانے میں رکھ دی کہ بعد میں آنے والے لوگ پڑھ لیں گے۔ اس رقیم کا معنی یہ ہے۔

﴿أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ﴾

رقیم کا مطلب ہے انہوں نے تختی لکھ کر رکھ دی تاکہ آنے والوں کو پتہ چل جائے کہ ایسے نوجوان غائب ہو گئے ہیں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

تین صدیاں گزر گئیں کئی حکمران گزر گئے ایک اسلامی حکمران آیا مسلمان آیا اللّٰہ اکبر اللّٰہ قوم پھر بگڑتی جا رہی ہے 68 سال اُسے حکمرانی کرتے ہوئے گزر گئے 68 سال ہمارے حکمرانوں کو 68 مہینے نہیں ملتے کتنے افسوس کی بات ہے 68 سال ہو گئے حکومت کرتے اور حکمران کا عقیدہ ہے مرنا ہے اور دوبارہ زندہ ہونا ہے حکمران لوگوں کو سمجھاتا ہے لوگو! مرنا ہے دوبارہ پھر زندہ ہونا ہے۔ عوام بگڑ گئی تھی وزیر بگڑ گئے تھے کہتے ہیں حکمران اگر مر کر زندہ ہونا ہے تو دلیل پیش کرو ورنہ کرسی سے اتار دیں گے یہ حکمران بڑا پریشان ہوا اپنے کمرہ میں گیا، شاہانہ لباس اتار کر فقیروں جیسا پہن لیا زمین پر نماز پڑھنے لگا سجدہ میں پڑ گیا۔ روتا ہے عرش والے کوئی نشانی دکھا دے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے یہ علیحدہ کمرہ میں بند ہے نبی پاک ﷺ نے فرمایا جب حکمران نیک ہو اور اکیلا دعا کر دے اللہ تعالیٰ اس کی دعا رد نہیں کرتا۔ اب تو ہم بھی دعا کرتے ہیں تو قبول نہیں ہوتی۔ حکمران جو نیک ہے یہ دعا کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اولیاء کو فرمایا بہت سو لیا ہے اب بیدار ہو جاؤ میرے ایک بندے کو مشکل پیش آئی ہے بیدار ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ" ان سوئے اولیاء کو ہم نے فرمایا بیدار ہو جاؤ یہ اُٹھ کر بیٹھ گئے۔

﴿وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ﴾

یہ اُٹھ کر بیٹھ گئے۔

﴿قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ﴾

ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کا ولی بول کر کہتا ہے اولیاء اللہ کی جماعت ہمیں سوئے ہوئے کتنی دیر گزر گئی ہے یہ جب غار میں داخل ہوئے تھے صبح کا وقت تھا، اب جب بیدار ہوئے ہیں عصر کا وقت ہے یہ سارے کہنے لگے۔

﴿قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ﴾

یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے؟ صبح سوئے تھے اور پچھلے وقت اُٹھ گئے ہیں کیوں جی کتنی دیر سوئے تھے؟ 309 سال کہتے ہیں صبح سوئے تھے اور عصر کے وقت اُٹھ گئے ہیں۔ کیا خیال ہے؟ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کے اولیاء جھوٹ بولتے ہیں؟ میں نہیں مانتا کہ اللہ کا ولی ہو اور جھوٹا ہو؟ یہ تو فال والے طوطے سے پوچھ کر بتا رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء تین سو نو سال سوئے اور کہتے ہیں صبح سوئے اور پچھلے ٹائم اٹھ گئے ہیں جب سوئے تھے بھوک نہیں لگی اب اٹھے ہیں تو بھوک لگ گئی ہے کسی نے کہا آدھا دن سوئے ہیں۔ کسی نے کہا پورا دن سوئے ہیں بہرکیف پہلے سے زیادہ سوئے ہیں یہ کہنے لگے ہیں چھوڑو یار جھگڑا چھوڑو۔ بھوک لگ گئی۔ یہ قرآن ہے قرآن۔

﴿فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ﴾

ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے ولی کا نام یملیہ تھا یہ بڑے حوصلے والا تھا، لوگوں کی باتیں برداشت کر لیتا تھا ان اللہ تعالیٰ کے اولیاء نے سارے پیسے اس کے سپرد کیے تھے کہ سنبھال کر رکھ۔

﴿فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ﴾

اسے کہنے لگے جاؤ پیسے لے جاؤ بازار چلے جاؤ کسی اچھے ہوٹل سے کھانا لے آؤ۔ کسی

مشرک کے پاس نہ جانا جس کے پاس صاف ستھرا کھانا ہو۔ وَلْيَتَلَطَّفْ " وہ باتیں کرے تم نے باتیں نہیں کرنی وہ گالیاں دے تم نہ بولنا اور پیسے دے کر کھانا خرید لانا۔ لیکن زیادہ لانا بھوک زیادہ لگی ہے کیوں جی ہم میں ولی وہ ہے جو زیادہ مانگے گھنگرو گلے میں ڈال کر مانگے یہ ولی اللہ جا رہا ہے کیا کہتے ہیں۔

نہ چھیڑ ملنگاں نوں

مانگنے والے کو زیادہ ولی سمجھتے ہیں۔ یہ اولیاء اللہ کہتے ہیں۔

﴿فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ﴾

اور کھانا لاؤ اور اچھے ہوٹل سے لانا۔ اور نرم بولنا یہاں قرآن لفظی حساب سے آدھا آدھا ہے اللہ اصل میں بتانا چاہتے ہیں ان نوجوانوں نے درمیان والی عمر مجھے دی ہے اور جو قرآن میں نے اپنے محبوب پر نازل فرمانا ہے اس کے درمیان میں تذکرہ فرماؤں گا قرآن کے درمیان میں تذکرہ ہے جاؤ بھائی کھانا لاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا ولی جاتا ہے باہر نکل کر دیکھتا ہے نقشہ بدلا ہوا ہے کہتا ہے یہاں فلاں دوکان تھی وہ بھی نہیں ہے۔ یہاں فلاں تھا وہ بھی نہیں ہے۔ یہاں فلاں ہوٹل تھا وہ بھی نہیں ہے اپنے آپ کو جھنجھوڑ کر کہتا ہے اللہ کے ولی کہیں تم سوئے تو نہیں ہو؟ پتہ نہیں میں خواب میں ہوں۔ راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ سے کہتا ہے ادھر سے پتہ کرتا ہوں شاید نقشہ وہی ہو، وہاں گیا تو تبدیلیاں آئیں تھیں جہاں مارکیٹ تھی وہاں اور کچھ تھا، بڑا پریشان ہوا کہتا ہے پتہ نہیں کیا بات ہے؟ آخر سوچ سوچ کر ایک ہوٹل پر چلا گیا۔ اور درہم نکال کر اس کو کہتا ہے بھائی یہ درہم لے لو اور مجھے کھانا دے دو۔ اس نے درہم دیکھا اوپر دقیانوس بادشاہ کی تصویر ہے 300 سال پرانی مہر ہے وہ دکاندار کہتا ہے بھولے بادشاہ کوئی خزانہ ملا ہے تجھے؟ کہتا ہے نہیں بھائی جان کوئی خزانہ نہیں ملا آپ مجھے روٹی دو مجھے جانا ہے سارے دوکانداروں کو اس نے آواز دے لی۔ ادھر آؤ یہ بھولا بندہ ہے 300 سال پرانا سکہ لیے پھرتا ہے اور کہتا ہے مجھے خزانہ نہیں ملا۔ دوکاندار کہنے لگے کچھ ہمیں بھی دے دو ورنہ بادشاہ کے دربار میں لے جائیں گے ہمیں حصہ دو وہ کہتا ہے اللہ کے بندو

مجھے خزانہ نہیں ملا۔ اگر مجھے کھانا نہیں دینا تو درہم بھی رکھ لو اور مجھے جانے دو۔

اگر تمہیں پتہ ہے پھر دوکاندار آ کر کوئی معصوم گاہک ہو تو کیا کرتے ہیں اسے بادشاہ کے دربار میں لے گئے۔ وزیروں کے پاس لے گئے کہنے لگے جناب اسے خزانہ ملا ہے ہمیں نہیں بتاتا آپ خود پوچھ لو وزراء کہتے ہیں دکھاؤ انہوں نے دیکھا کہ روپیہ تین سو سال پرانا ہے کہتے ہیں بھائی جان آپ کو کوئی خزانہ ملا ہے کہتا ہے نہیں جی مجھے خزانہ نہیں ملا۔ یہ ایک درہم تھا میں نے کھانا مانگا ہے اور یہ آپ کے پاس لے آئے ہیں ایک وزیر کہتا ہے یہ خزانہ تمہارے پاس تین سو سال پرانا ہے ہم بوڑھے ہو گئے ہیں اور تم نوجوان ہو تمہارے بال کالے ہیں تم جوانی میں ہو ہمیں چکر دے رہے ہو؟ یہ کہتا ہے میں اسی شہر کا رہنے والا ہوں۔ دقیانوس بادشاہ کہاں ہے؟ وہ کہنے لگے دقیانوس تو کوئی بادشاہ نہیں ہے۔

ایک وزیر کہنے لگا اسے تین سو سال مرے ہوئے ہو گئے ہیں۔ یہ کہتا ہے اسی محلّہ میں میرا گھر تھا مجھے لے چلو۔ یہ اسی محلّہ میں لے جاتے ہیں ایک گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا ایک سفید داڑھی والا بابا آ گیا۔ یہ دیکھ کر کہتا ہے یہ گھر میرا ہے وہ بابا کہتا ہے میرا ہے۔ نوجوان کہتا ہے میرا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ ۔ سوچ سوچ کر مکان والا بابا کہتا ہے پہلے اپنا نام بتاؤ۔ یہ کہتا ہے میرا نام یملیکہ ہے وہ بابا گلے لگ کر رونا شروع کر دیتا ہے کہتا ہے لوگو یہ میرے پردادا کا نام تھا، وہ جو بندے گم ہو گئے تھے، سارے شہر میں مشہوری ہو جاتی ہے اللہ پاکؐ نے ان سات سوئے ہوئے اولیاء کو دوبارہ زندہ کر لیا ہے۔ یہ ملتے ہیں وہ پرانے بندے زندہ ہو کر آ گئے ہیں یہ کہتا ہے لوگو میں اکیلا نہیں ہوں میرے ساتھ اور بھی ہیں یہ کہتے ہیں چل کر دکھاؤ۔ یہ آگے آگے چلتا ہے آگے اللہ تعالیٰ کے اولیاء انتظار میں ہیں کہتے ہیں دیر ہو گئی ہے یملیکہ آیا نہیں کہیں قابو نہ آ گیا ہو۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

انہوں نے پاؤں کی آواز سنی تو نماز شروع کر دی یہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہیں اور جب سوئے تھے روزے کی حالت میں سوئے تھے، یہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور زیادہ ذکر واذکار اور دعائیں کرنے لگے۔

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا﴾

(الکھف :10)

یا اللہ اب ہمیں استقامت نصیب فرمانا ہم کہیں پھر نہ جائیں۔ اللہ ہمارے اوپر اپنی رحمت اور نظر کرم فرما دیں۔ ہمیں ایمان پر قائم رکھنا، یہ سارے اندر گئے پہلے اللہ تعالیٰ کا ولی جا کر کہتا ہے بھائی جان حکومتیں بدل گئیں ہیں وہ موسم گزر گئے ہیں اب میں جدھر دیکھتا ہوں مسلمان نظر آتے ہیں وہ گلے ملنے لگے انہوں نے جلدی جلدی حکمران کو پیغام بھیجا جلدی آؤ تم کہتے تھے مرنے کے بعد قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونا ہے اللہ تعالیٰ نے دنیا پر بندے زندہ کر دیئے ہیں وہ وہاں اپنی کوٹھی میں رو رہا تھا، اللہ تعالیٰ کے اولیاء یہاں رو رہے تھے، اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور انکساری کر رہے تھے حکمران آیا یہ گلے ملے اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

اللہ تعالیٰ کے اولیاء کہنے لگے اب تم چلے جاؤ ہمیں ہمارے حال پر رہنے دو یہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء اپنی اپنی جگہ پر لیٹ گئے یہ بادشاہ کہتا ہے اب میں نے تمہیں ایسے نہیں رہنے دینا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ ! حافظ لکھوی رحمہ اللہ نے تفسیر محمدی میں لکھا ہے فرماتے ہیں اس بادشاہ نے سونے کے صندوق تیار کیے ان اللہ کے اولیاء کے پرانے کپڑے اتروا دیئے شاہانہ لباس پہنا کر ان سونے کے صندوقوں میں لٹا دیا۔ یہ اللہ کے اولیاء رات کو بادشاہ کو خواب میں ملے کہتے ہیں ہم مٹی کے بنے ہیں مٹی میں جانا ہے ہمیں سونے کی ضرورت نہیں ان تابوتوں سے نکال دو۔ حکمران نے نکال کر انبوس درخت ہے۔ ہندوستان میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی لکڑی بڑی قیمتی ہوتی ہے اسے منگوا کر تابوت بنوا کر اس میں لٹا دیا اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے یہ میرے اولیاء لیٹے ہیں قیامت تک سوئے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اے میرے محبوب ان کو پڑھ کر سنا دو میرے نبی نے پڑھ کر سنایا اور مکہ والوں نے سنا یہ نوجوان ہیں فرمایا دوسری "وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوحِ" جبرائیل یہ قصہ لے کر آئے تو آپ فرماتے ہیں جبریل علیہ السلام اتنی دیر آئے کیوں نہیں؟ مجھے لوگوں سے باتیں کروانی تھیں اور جبریل علیہ السلام کہتے ہیں۔

﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۝﴾ (الکھف)

سوہنیا میں اپنی مرضی سے نہیں آتا مجھے جب اللہ حکم دے تب نازل ہوتا ہوں ایک بات سمجھا دی جو آیت میں نے پہلے پڑھی ہے۔

﴿ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ﴾

(الکھف :23-24)

محبوب جی کسی کو کہنا ہو کہ کل بتاؤں گا تو ایسے نہ کہا کرو کہ کل بتاؤں گا بلکہ کہا کرو ان شاء اللہ کل بتاؤں گا۔ انشاء اللہ کا سبق دے دیا۔ انشاء اللہ میں طاقت ہے۔

ایک حکایت بنی ہے ایک بندہ منڈی میں گائے لینے گیا کسی نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ جی منڈی لگی ہے الہ آباد گائے لینے جا رہا ہوں اچھا آپ کہیں انشاء اللہ منڈی گائے لینے جا رہا ہوں۔ وہ کہنے لگا جیب پیسوں سے بھری ہے انشاء اللہ زور لگاتی رہی ہے۔ بازار گیا کسی جیب کترے نے بسم اللہ پڑھ کر جیب کاٹ لی، یہ بھی تو گھر سے نذر مان کر چلتے ہیں کہ جیب کاٹیں تو اتنے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوں گا۔ مولانا عبدالرشید اللہ والے کھڈیاں کے رہنے والے نے کسی جیب کترے سے پوچھا کہ آپ اچھے بھلے بندے کو پکڑ کر جیب کیسے کاٹ لیتے ہو؟ کہنے لگا حاجی صاحب ہمارے استاد ہوتے ہیں اور باقاعدہ جو ہم جیب کاٹیں ان کا حصہ ہوتا ہے حاجی صاحب کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ آپ پانچ ہزار کی جیب کاٹو اور اسے کہو کہ ہم نے پانچ سو کی کاٹی ہے وہ کونسا دیکھ رہا ہے۔ کہتا ہے حاجی صاحب اتنی بے ایمانی تو نہیں ہو سکتی۔ وہ حاجی صاحب جیب کٹوا کر واپس آ رہے تھے۔ پوچھنے والے نے پوچھا حاجی صاحب گائے کہاں ہے؟ کہتے ہیں انشاء اللہ گھر سے نکلا۔ انشاء اللہ جیب کترے نے جیب کاٹ لی، انشاء اللہ میں واپس آ رہا ہوں اب پچھائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ جب بھی کوئی کام کرنا ہے انشاء اللہ کہنا ہے اللہ پاک توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



فانی دنیا

﴿وَ حِيْلَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍo﴾ (السبا :52)

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ رب رحمان کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود و سلام سیّد الاولین والآخرین امام کائنات جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔ دوستو بزرگو سورت سبا کی بائیس پارہ میں سے آخری آیت پڑھی ہے۔ اللہ مالک کے آگے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔ مجھے اور آپ سب کو مولا کریم عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

توجہ اور دھیان سے اللہ رسول کی باتیں سنو۔ آج ماہِ رمضان کا دوسرا جمعہ ہے۔ قسمت والے وہ لوگ ہیں۔ جن کو جمعہ نصیب ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔ یہ سیزن والا مہینہ ہے اور بڑی تیزی کے ساتھ جا رہا ہے۔ دوستو! جس طرح یہ ماہِ مبارک پہلے پہلے اس کی آمد آمد ہوتی ہے اور پھر بڑی جلدی بڑی تیزی کے ساتھ یہ جا رہا ہوتا ہے۔ ہم نے بھی ایک دن اس دنیا کو چھوڑ کر چلے جانا ہے۔ پتہ نہیں عزرائیل علیہ السلام ہر وقت للکار مار رہا ہے۔ موت سر پر کھڑی ہے۔ پتہ کوئی نہیں ہے کہ کب باجا بج جانا ہے۔ یہ موت نہیں دیکھتی کہ ابھی بوڑھے ماں باپ کو جوان بیٹے کی ضرورت ہے۔ بچوں کو والدین کی ضرورت ہے۔ اس بیوی کو اپنے خاوند کی ضرورت ہے۔ موت نہیں دیکھتی ہے کہ جماعت کو ابھی خطیب کی ضرورت ہے۔ عوام کو حکمران کی ضرورت ہے۔ یہ موت نہیں دیکھتی کہ اہلحدیثوں کو ابھی حبیب الرحمٰن رحمہ اللہ اور علامہ مرحوم رحمہ اللہ کی ضرورت تھی۔ یہ موت نہیں دیکھتی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کائنات کے سردار نبی ﷺ کی ابھی ضرورت تھی۔ یہ موت نے آنا ہی آنا

ہے۔اس سے بچنے کے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔قرآن کہتا ہے:

﴿اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ﴾

(النساء: 78)

چاہے قلعے بنالو۔کوٹھیاں بنالو اور بنگلے بنالو۔ پہاڑوں کی غاروں میں جا کر چھپ جاؤ۔ زمین کے جس مرضی کونے میں چلے جاؤ۔ جہاں چاہو چلے جاؤ۔موت تو آنی ہی آنی ہے۔ دن بہ دن تمہاری زندگی کم ہوتی جارہی ہے۔تم سمجھتے ہو میں بڑا ہوتا جاتا ہوں۔اوپر سے آواز آتی ہے۔تم تو دن بہ دن چھوٹے ہوتے جارہے ہو۔ یہ دیکھو نہ حدیث پاک میں آیا ہے۔ کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا: بندے کی مثال اس طرح ہے۔ ایک بندہ سویا ہوا تھا۔اس کے پیچھے شیر لگ گیا۔سوئے آدمی کے پیچھے شیر لگ گیا۔اس نے دیکھا ایک درخت ہے۔ دوڑ کر درخت کے اوپر چڑھ جاتا ہے۔کیا دیکھتا ہے۔ درخت کی جڑ کے ساتھ شیر بیٹھا ہوا ہے اور درخت کے نیچے ایک بڑا سا کنواں ہے۔جس میں سانپ بیٹھا ہوا ہے اور کیا دیکھتا ہے جس شاخ پر بیٹھا ہے۔اس شاخ کو ایک سفید رنگ کا اور ایک کالے رنگ کا چوہا کاٹے جارہے ہیں۔اس کو خطرہ پڑ گیا ہے۔ یہ جو چوہے لگے ہوئے ہیں انہوں نے یہ شاخ کاٹ دینی ہے۔ یہ شاخ ٹوٹ جائے گی۔ میں کنویں میں گر جاؤں گا۔سانپ ڈس لے گا۔اگر نیچے اترا تو شیر بیٹھا ہے۔وہ کھاجائے گا۔ بڑی فکر میں ہے اور کیا دیکھتا ہے۔اوپر ایک شہد کا چھتا لگا ہے۔ یہ جناب شہد میں مصروف ہو گیا ہے۔شہد اس نے کھانا شروع کر دیا ہے۔

شہد کے لالچ ایسا لگا ہے، ایسا لگا ہے۔ وہ شیر بھی بھول گیا ہے۔ نیچے والا کنواں بھی بھول گیا ہے۔وہ چوہے بھی بھول گئے ہیں۔اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں: لوگو وہ جو شیر ہے وہ عزرائیل علیہ السلام اس کے پیچھے لگا ہے۔اگر درخت سے نیچے اترے گا تو عزرائیل علیہ السلام جان قبض کرلے گا۔ جو سفید اور کالے رنگ کا چوہا ہے جو شاخ کاٹ رہا ہے۔آپ فرماتے ہیں: وہ دن اور رات ہے۔اس کی زندگی کی نو پہ پڑا ہوا ہے۔ وہ جناب دن رات آرہے ہیں۔ جارہے ہیں۔اس کی زندگی ختم ہوتی جارہی ہے۔اس کی زندگی

ختم ہو جاتی ہے۔ یہ غفلت میں زندگی گزار رہا ہے وہ جو کنواں ہے وہ دوزخ ہے اُس میں سانپ اور بچھو ہیں۔ یہ جناب اُس کا بھی فکر بھول گیا ہے۔ وہ جو شہد کا چھتا ہے۔ وہ دنیا کی مثال ہے۔ یہ دنیا سرسبز اور میٹھی دنیا ہے۔ یہ جناب دنیا کے دھیان دنیا کے لالچ ایسا لگا ہے۔ اس کو موت بھول گئی ہے۔ اس کو دوزخ کی آگ بھول گئی ہے۔ اس کو عزرائیل علیہ السلام بھول گیا ہے۔ اس کو یاد نہیں رہ گیا۔ دنیا میں ایسا مست ہوا ہے۔ دنیا میں ایسا لگا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ حالانکہ قرآن بار بار اعلان کر رہا ہے:

﴿اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ﴾

(الکهف: 46)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ مال اور یہ اولاد دنیا کی حیاتی کی زینت ہے۔ باقی رہنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک اعمال ہیں۔ کہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَ الْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ﴾

(آل عمران: 14)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ دنیا کی زندگی مزین کردی گئی ہے۔ اس میں عورتیں، اس میں بچے، اس میں گھوڑے دنیا کا مال اِس کے دھیان میں انسان لگا ہوا ہے۔ اس کو آخرت بھول گئی ہے۔ یہ دنیا چار دن کی زندگی ہے۔ یہاں سے جانا ہی جانا ہے۔ پیچھے دھیان کرو کتنے آدمی پچھلے ماہِ رمضان میں تھے۔ لیکن اب نہیں ہیں اور پتہ نہیں کہ اگلے رمضان ہم نے ہونا ہے کہ نہیں ہونا ہے۔

نیکیوں کا سیزن لگا ہوا ہے۔ قرآن زیادہ پڑھ لو۔ نوافل زیادہ پڑھ لو۔ ذکر اذکار زیادہ کرلو۔ صدقہ خیرات زیادہ کرلو۔ جو مال خرچ کرو گے تمہارے کام تو وہی آنا ہے۔ کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) تم اپنا مال پسند کرتے ہو یا اپنے ورثاء کا مال پسند کرتے ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں سوہنیا ایسا آدمی کون ہے جو اپنے

ورثاء کا مال پسند کرے۔ آمنہ کے لال ساری کائنات کے سردار فرماتے ہیں۔ میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) تمہارا مال تو وہی ہے جو تم نے کھالیا۔ یا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دے دیا۔ جو باقی چھوڑ کر جاؤ گے وہ تو تمہارے ورثاء کا ہے۔ تو بھائیو آپ ﷺ فرماتے ہیں تمہارا مال تو وہی ہے جو تم نے کھالیا یا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ خیرات کر دیا۔

جو پیچھے چھوڑ کر جاؤ گے وہ تو تمہارے ورثاء کا ہے۔ وہ آدمی کا نہیں ہے۔ کئی اللہ والے ہیں وہ دنیا کو ترجیح نہیں دیتے ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ کہف میں دو آدمیوں کا تذکرہ کیا ہے۔

﴿وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًاo كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًاo وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًاo وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًاo﴾

(الکہف: 32تا35)

بنی اسرائیل کے اندر دو آدمی ایک باپ کی اولاد دو بیٹے یا سیری کاروباری بندے تجارت کرتے تھے۔ دونوں کا مال آٹھ ہزار دینار تک پہنچ گیا۔ مومن معصوم بھلا آدمی کافر بڑا ہشیار بڑا تیز آدمی ہے کافر مومن سے کہنے لگا۔ تمہیں تو سامان خریدنے کا پتہ ہی نہیں ہے۔ تمہیں طریقہ ہی نہیں ہے۔ ہم کاروبار علیحدہ کرلیں۔ تم اپنے پیسے پکڑلو۔ میں اپنے پیسے لے لیتا ہوں۔ انہوں نے اپنا آٹھ ہزار دینار تقسیم کرلیا۔ چار چار ہزار دینار تقسیم کر لیے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔ کافر نے ایک ہزار دینار خرچ کر کے ایک کوٹھی تعمیر کروائی۔ ایک محل بنایا اور مومن کو پیغام بھیجا کہتا ہے اے مومن یہ دیکھو میں نے ایک کوٹھی بنوائی ہے۔ ایک محل بنایا ہے دیکھو مومن آدمی نے اس کا محل دیکھا۔ اور باہر نکل کر اپنی جیب میں سے ہزار دینار نکال کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تقسیم کر دیتا ہے۔ مسجد پر لگا دیتا ہے۔ کہتا ہے آسمانوں والے اس نے دنیا

کی کوٹھی بنائی ہے اور میں نے جنت کی کوٹھی کی قیمت تمہیں ادا کر دی ہے۔ یا اللہ! یہ جنت کی کوٹھی کی قیمت ہے۔

ہزار دینار منہ سے کہنا آسان ہے۔ ساڑھے پانچ کلو سونا ہزار دینار کا ساڑھے پانچ کلو سونا بنتا ہے۔ یہاں کوئی تولہ دینے کے لیے تیار نہیں ہوتا ہے۔ اُس کے ذہن میں فوراً آئے گا کہ چالیس پینتالیس ہزار روپے ہے۔ اُس کافر نے ہزار دینار لگا کر ایک بیوی بیاہی۔ مومن کو پیغام بھیجا۔ مومن آیا کہتا ہے میں نے ہزار دینار خرچ کر کے بیوی بیاہی ہے۔ مومن اس کے پاس سے باہر نکلا۔ اپنی جیب میں سے ہزار دینار نکالا۔ غرباء مساکین اور جن کے کمانے والے کوئی نہیں ہیں۔ اُن غرباء پر خرچ کر دیا اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہتا ہے اللہ میں نے تمہیں جنت کی حور کا حق مہر ادا کر دیا ہے یا اللہ یہ جنت کی حور کا حق مہر ہے اور کیسی حور ہو گی یہ جیسی دنیا کی عورتیں ہیں لیکن یہ نیک جو ہیں یہ بھی کسی سے کم نہ ہوں گی۔ یہ حوروں سے بھی خوبصورت ہوں گی۔ جو عورتیں یہاں بندے کی بیٹی بن گئیں۔ اللہ رسول کا ڈر آ گیا وہ حوروں کی بھی سردار ہو گی اور وہ حور کیسی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اندھیری رات میں حور باہر ہاتھ نکال دے تو رات چاندنی ہو جائے اور کڑوے کنویں میں حور تھوک پھینک دے تو کڑوا کنواں میٹھا ہو جائے۔ ہماری تو نصیبوں والی کچھ ایسی ہیں یہ میٹھے کنویں میں تھوک پھینکیں تو وہ کڑوا ہو جائے زہر کی بھری ہوئی ہیں صدا منہ ہی بناتی رہتی ہیں اللہ اللہ وہ تو جناب کڑوے کنویں میں تھوک پھینکیں تو وہ میٹھا ہو جائے۔ اگر حور کا دوپٹہ چادر آ جائے تو سارا جہان لڑلڑ کر مر جائے ہر بادشاہ کہے کہ یہ دوپٹہ میں نے لینا ہے وہ حوریں ہیں کوئی عام نہیں حافظ لکھوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے۔

گردن لمبی نازک پتلی تے جیویں گردن موراں
آواز لطیف باریک جو کوئل ساون وچ گنگوراں
اُچا نک عجائب پتلا وچ بلاک ہُساوے
کنگن کڑیاں موتی لڑیاں تے زیور باں لکاوے

انگلیاں سب زیور پریاں جیویں زوا وال پھلیاں
بہت باریک دراز لطافت جیوں کر چمبے کلیاں

یہ کہتا ہے یا اللہ اس نے دنیا کی دولت کا دنیا کی عورت کا اس نے ہزار روپے خرچ کیا ہے اللہ سوہنیا میں جنت کی حور کا تمہیں حق مہر ادا کر رہا ہوں اس نے ہزار دینار اور خرچ کر کے ایک باغ خریدا ااور یہ باہر نکل کر مومن کو دکھاتا ہے اور مومن کہتا ہے یا اللہ میں تمہیں جنت کے باغ کی قیمت ادا کرنے لگا ہوں۔ اس نے ہزار دینار اور خرچ کر کے نوکر چاکر خریدے اور مومن اس کے پاس سے باہر نکلا اور کہتا ہے آسمانوں والے میں جنت کی غلاموں کی تمہیں قیمت ادا کر رہا ہوں۔ وہ کونسے غلام ہیں قرآن کہتا ہے۔

﴿وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ٥ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ٥ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ٥﴾ (الدھر: 19 تا 21)

موتیوں جیسے غلمان ہوں گے، جنتی ایک اور نوکر اسی ہزار ہوں گے کوئی دودھ کا پیالہ پکڑ کر کھڑا ہے۔ کوئی شراب کا پیالہ پکڑ کر کھڑا ہے وہ روپے اس کے بھی ختم ہو گئے اور اس کے بھی ہو گئے اس نے دنیا کا مال بنالیا۔ اس نے جنت کا مال بنالیا اس مومن معصوم کے پاس کوئی چیز نہیں رہ گئی ہے۔ یہ کسی آدمی کا نوکر بن گیا اس کے جانوروں کو گھاس ڈالنے لگ پڑا۔ یہ مالک بڑا ظالم ہے کوئی جانور بیمار ہو جائے تو اس سے کہے کہ اس کا دانہ تم نے فروخت کر لیا ہے۔ ہیرا پھیری کی ہے اس مسلمان کو مارے پریشان کرے اللہ اکبر اللہ!

یہ مومن مسلمان اس کو چھوڑ کر اس کے پاس چلا گیا۔ جو اس کا سیری تھا شراکت والا یہ اس کو کہنے لگا بھائی مجھے اپنا نوکر رکھ لو، یہ اس کے دروازہ پر گیا اس کے نوکر چاکر کہنے لگے یہاں بزرگو بیٹھ جاؤ۔ یہ کہتا ہے میں نے تمہارے سردار کو ملنا ہے یہ کہنے لگے دن طلوع ہوگا تو خود ہی مل لینا یہ دروازہ پر بستر لے کر بیٹھ گیا دن طلوع ہوا یہ چودھری اپنی کوٹھی سے باہر نکلا۔

اس کی ملاقات ہوئی یہ کہتا ہے آ ؤ فلاں اس کا نام لے کر کہتا ہے تم کیسے ہو اور تمہارے لباس کہاں گے تمہارے پیسے کہاں گئے وہ رقم کہاں ہے چار ہزار دینار وہ رقم کہاں ہے یہ کہتا ہے میں نے ایک ایسی ذات کو وہ رقم اُدھار دے دی ہے جو ذات لے کر مکرتی نہیں ہے۔ میں نے ادھار دے دیئے ہیں کہتا ہے کس کو دیئے ہیں کس کو اُدھار دیئے ہیں وہ قرضہ میں کس کو دیئے ہیں یہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کو دیئے ہیں اللہ تعالیٰ کو قرضہ دیا ہے میری کوٹھیاں دیکھو یہ مومن کہتا ہے یہ باغ بہاریں ہمیشہ نہیں رہنی ہیں یہ ہمیشہ چودھراہٹ نہیں رہنی ہے یہ جناب کہتا ہے پہلی بات موت تو آنی نہیں ہے یہ کافر کہتا ہے پہلی بات موت تو آنی نہیں ہے۔

اگر موت آ گئی تو جس طرح رب نے ہمیں یہاں عزتیں دی ہیں مرنے کے بعد بھی اسی طرح ہی عزتیں دے گا۔ وہاں بھی باغ بہاریں ہی ہوں گی مومن اس کو کہتا ہے۔

﴿وَ لَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًاo﴾ (الکھف: 39)

تمہیں چاہیے جب تم اپنے باغ میں داخل ہو جاؤ۔ تو کہو یہ سب کرم نوازیاں اللہ تعالیٰ کی ہی ہیں۔ یہ کہتا ہے نہیں نہیں یہ سب میرے ہنر کی ہیں یہ میں نے سب کچھ اپنی عقل سے بنایا ہے مومن کہتا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اگر رب چاہے تو ابھی تمہارے باغ کو جلا کر راکھ کر دے اس کا باغ جل گیا۔ پانی نیچا ہو گیا پانی ملتا کوئی نہیں ہے دریا خشک ہو گئے۔ نہریں خشک ہو گئیں اس کے باغ کے لیے پانی کوئی نہیں ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ قحط سالیوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین! اب بھی وہ دور آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے آمین!

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی امت پر رحم فرمائے۔ آمین! دریا خشک ہوئے پڑے ہیں نہریں خشک ہوئی پڑی ہیں۔ زمینیں بنجر ہو رہی ہیں ادھر چولستان کے علاقہ میں چلے جاؤ ضلع بہاولپور میں میں نے جا کر دیکھا ہے جس زمین کا بارہ بارہ ہزار ٹھیکہ تھا، وہ آج کل بنجر ہوئی پڑی ہے نیچے سے پانی نکالتے ہیں وہ کڑوا ہے ایک بار پانی لگایا تو زمین غیر آباد ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم مجھ سے ڈرتے نہیں ہو۔ اگر میں پانی نیچے لے جاؤں ﴿مَــــــنْ

﴿یُسْقِیْکُمْ بِمَاءٍ مَّهِیْنٍ ۝﴾ کوئی ماں کا لال ہے جو پانی نکال کر دکھائے۔ اگر تم ڈر جاؤ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر تم مجھ سے ڈر جاؤ تو میں زمین وآسمان کی برکتوں کے دروازے کھول دوں گا۔ پانی خشک ہو گیا اور باغ بھی خشک ہو گیا۔ باغ جل گیا یہ ہاتھ ملتا رہ گیا۔ اللہ پاک نے مومن کو جنت دے دی۔ کافر جہنم میں اور مومن جنت میں پہنچ گیا اللہ اللہ مومن مومنوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے شرابیں پی رہے ہیں یہ دنیا کی شراب نہیں کہ آدمی بے ہوش ہی ہو جائے۔ ﴿شَرَابًا طَهُوْرًا ۝﴾ بیٹھے پی رہے ہیں اور قرآن کہتا ہے بیٹھے بیٹھے کیا کہتے ہیں۔

﴿فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ کَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ۝ یَّقُوْلُ اَئِنَّکَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ۝ اَئِذَا مِتْنَا وَ کُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا اَئِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ۝﴾ (الصافات:50 تا 53)

ایک دوسرے سے جنتی پوچھیں گے یار فلاں کہاں ہے وہ چودھری کہاں ہے فلاں سردار کہاں ہے جنت میں کوئی نہیں ہے کہیں گے مجھے نہیں ملا جب کا مرا ہوا ہے مجھے نہیں ملا ہے۔ یا اللہ وہ کہاں ہیں یہ مومن کہے گا کہ دنیا میں ایک میرا بڑا دوست ہوتا تھا، ﴿اِنِّیْ کَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ۝﴾ میرا بڑا گہرا دوست ہوتا تھا، یا اللہ وہ کہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے دیکھنا ہے یا اللہ دکھا دو۔ قرآن ہے قرآن کہتا ہے:

﴿قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۝﴾

(الصافات:54 تا 55)

مومن اس کو دیکھے گا وہ جہنم کے درمیان میں جل رہا ہو گا جوتا بھی آگ کا لباس بھی آگ کا کرتہ بھی آگ کا شلوار بھی آگ کی ٹوپی بھی آگ کی مکان بھی آگ کا کھانی بھی آگ، پینی بھی آگ پر جہنم کے اندر چل رہا ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ جہنم کی گرم ہوا سے بھی محفوظ فرمائے۔ آمین!

اس لیے میرے بھائیو موت تو آنی ہی آنی ہے۔ موت کو تو آنا ہی آنا ہے۔ یہ دنیا کا مال یہ دولتیں یہ محل یہ کوٹھیاں چھوڑنی ہی چھوڑنی ہیں۔ اس لیے مال رب دے تو جنت کا سودا

کیا کرو۔ خاص کر کے اس مہینہ میں دیا کرو بندے کے دل میں کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کو منظور کچھ ہوتا ہے بندہ کچھ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کو کچھ منظور ہوتا ہے بندہ چاہتا ہے یہ پلاٹ خرید لوں یہ کوٹھی بنا لوں، یہ اس طرح کر لوں، یہ اس طرح کر لوں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ تو میری مرضیاں ہیں میں جس طرح چاہوں اس طرح کر دوں۔

بندے تمہاری مرضیاں نہیں چلنی ہیں اللہ تعالیٰ کی تو ہو ہی کمال گئی ہے دوستو! دعا کرو اللہ تعالیٰ جنت کی کوٹھیاں بنانے کی توفیق دے۔ آمین! اللہ کی شان ہی الگ ہے میں ایک دن کنگن پور گیا، وہاں میرا ایک دوست مستانہ رہتا ہے اس کے پاس بیٹھا ایک دوست کنگ بجا رہا تھا کنگ میں نے ویسے پہلی مرتبہ ہی سنی ہے میں نے اس کو بجاتے دیکھا ہے یہ جس طرح کمپیوٹر والے دوست کرتے ہیں ایسے ہی اس کو بڑا تجربہ تھا انگلیوں مارنے کا اور ساتھ ساتھ وہ ایک حمد پڑھے جیسا کے آج کل لوگ نعتوں اور نظموں کے ساتھ ڈھولکی بجاتے ہیں اور یہ جیسے سمجھتے ہیں کہ ثواب ہے یہ تمہیں پتہ چلے گا جب جوتے پڑیں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے کہا میرے نام کے ساتھ ڈھولکی بجاتے تھے، کبھی اپنے باپ کا نام لے کر بھی ڈھولکی بجائی تھی میرے نام کے ساتھ ڈھول بجاتے تھے، وہ کنگ والا دوست پتہ ہے کیا کہے میں نے اس سے یہ لکھوایا **اللّٰہ اکبر اللّٰہ!**

لیکن بات پیاری کرے بعض دفعہ نکمے آدمی سے بھی بات اچھی نکل جاتی ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے صحیح مسلم کی روایت ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ چوکیدار تھے دو تین دن شیطان بندہ بن کر آتا رہا اور صدقہ کا مال چوری کرتا رہا، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تیسرے دن اس کو پکڑ کر کہنے لگے میں نے آج تمہیں معاف نہیں کرنا ہے تم ہر روز ہی دھوکہ دے جاتے ہو۔ کہتا ہے میں تمہیں وظیفہ بتا دیتا ہوں وہ پڑھا کرو چوروں، ڈاکوؤں سے بچ جایا کرو گے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ وظیفہ کیا ہے کہتا ہے تم آیۃ الکرسی پڑھ کر سویا کرو۔ شیطان بتا رہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بات کی تو آپ فرماتے ہیں وہ تو شیطان ہے مگر بات اچھی بتا گیا ہے بات اچھی کرنے والا کوئی بھی ہو۔ وہ کنگ والا دوست پڑھے۔

اللہ سوہنے دی شان نرالی
اوّل اللہ آخر اللہ اللہ ہے ہر شے دا والی
اللہ سوہنے دی شان نرالی
او رحیم کریم سدا وے سُتی قسمت بھاگ جگا وے
زندگی موت ہے اس دے ہتھ وچ
آپے ای کردا اے رکھوالی
اللہ سوہنے دی شان نرالی

کہتے ہیں۔

اللہ سوہنے دا ہر تھاں ناں اے
جتھے اُونئ کیہڑی تھاں اے
او رحمت اس دی ہر تھاں وسدی
کوئی جگہ نہ چھڈ دا خالی
اللہ سوہنے دی شان نرالی
آگے والی بات کہتے ہیں
اُوئے اللہ سوہنے دی عبادت کریے
یاد اُوندی وچ ڈب کے مریے
اُوئے اللہ سوہنا ای اے بخشن ہارا
اوندی ذات ہے سب تو عالی
اللہ سوہنے دی شان نرالی

جس طرح آدمی عمل کرتے ہیں۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کسی کو پانی کا گھونٹ بھی نہ دے۔ مگر اس کی رحمتیں ہیں اس کی کرم نوازیاں ہیں اللّٰہ اکبر اللہ ! بندہ چاہتا ہے میں یہ کرلوں میں یہ کرلوں مگر اللہ تعالیٰ کو منظور

نہیں بندہ چاہتا ہے میں کوٹھی بنا کر رہائش کرلوں۔ وہ کرلوں لیکن اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں تمہیں یہ دیکھنی نصیب نہیں ہونی ہے۔ قرآن کہتا ہے۔

﴿وَ حِيْلَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍo﴾ (سبا:54)

کئی بندوں کے کاروبار میں پردے ڈال دیئے جائیں گے اس طرح سمجھو روٹی پکی ہے کھانی نصیب نہ ہوگی کوٹھی بنائی ہے رہنا نصیب نہ ہوگا اللّٰــہ اکبر اللّٰہ! گاڑی خریدی ہے لیکن چڑھنا نصیب نہ ہوگا۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں ایک بڑا کمال واقعہ لکھا ہے۔ عجیب وغریب واقعہ ہے کہتے ہیں ابن ابی حاتم کی روایت ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کیا کہتے ہیں فرماتے ہیں بنی اسرائیل کے اندر ایک آدمی بڑا فاتح رنگ کا بڑا اچھا آدمی نیک آدمی بڑا مالدار وہ جب فوت ہوا اس کا ایک ہی بیٹا تھا اور بیٹا نالائق ہے بیٹا جناب اچھا نہیں ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ نیک اولاد عطا فرمائے آمین! اللہ تعالیٰ بیٹے دے تو نیک بیٹے عطا فرمائے آمین!

بری اولاد کا تو اللہ جانتا ہے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نیک اولاد تو دعا کرے نماز پڑھے ذکر اذکار کرے جو دعا کرے وہ جناب ماں باپ کو ثواب مل رہا ہے۔

اور بری اولاد یہ تو اللہ جانتا ہے نبیوں کو طعنے دلوا دیتی ہے نبی کو جھڑک دلوا دیتی ہے نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا نکما تھا یہ کنعان نانا کے ہاں زیادہ رہتا تھا، نانا کے ہاں ماں کے ساتھ رہتا تھا اور ماں بھی مشرکہ تھی اور بیٹا بھی زیادہ نانا کے پاس رہتا تھا ایک مقولہ ہے لوگ کہتے ہیں اگر کسی نے اولاد خراب کرنی ہو تو اسے نانا کے ہاں چھوڑ دو وہ ماموں بیچارے ڈرتے کچھ کہتے نہیں ہیں کہ ہماری بہن ناراض ہو جائے گی۔

وہ جس طرح مرضی کریں۔ جناب نوح علیہ السلام کا بیٹا نانا کے ہاں رہ رہ کر گندہ ہوگیا، نکما ہوگیا، طوفان نوح آیا تو نبی نے بہت چارہ لیا، کہا بیٹا آجاؤ۔

﴿یَا بُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا﴾

بیٹا آ جاؤ کشتی میں سوار ہو جاؤ کہتا ہے نہیں نہیں وہ پہاڑی کتنی بڑی ہے پانی کوئی پہاڑی پر تھوڑا چڑھ جانا ہے۔ بابا تمہاری کشتی پر نہیں بیٹھنا پہاڑی پر چڑھ جاؤں گا۔ نالائق بیٹا کہتا ہے پانی آ گیا اللہ اکبر اللہ!

اتنا پانی اتنا پانی پہاڑوں پر پانی چڑھ گیا۔ پہاڑوں کی چوٹیاں غائب ہو گئیں۔ جب بیٹا ڈوبنے لگا آخر بیٹا تھا لوگ پتہ ہے کیا کہتے ہیں (ماپے کماپے نہیں ہوتے پتر کپتر ہو جاتے ہیں) بیٹا چاہے جس طرح کا بھی ہو باپ کہتا ہے میرا بیٹا ہے ڈوبنے لگا تو نبی نے اپیل کر دی۔ "اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ" یا اللہ میرا بیٹا ڈوب رہا ہے جہاز بھی میرا اور بیٹا بھی میرا ہے۔ جہاز بھی نبی کا اور بیٹا بھی نبی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِكَ" اے میرے نبی آج تمہارے خون کا لحاظ نہیں ہے۔ تمہارے قانون کا لحاظ ہے اگر کام اچھے کرتا تو پھر تمہارا ہی تھا، کام اچھے نہیں کیے تو پھر تمہارا ہے ہی نہیں ہے۔ "فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ....." اب تو کہہ لیا ہے کہ یا اللہ بیٹے کو بچا لے اگر اب سوال کیا تو سن لو "اِنِّیْ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجَاھِلِیْنَo" اللہ پاک فرماتے ہیں بیٹے کی سفارش کرنے کی اب دوبارہ کوشش کی تو میں انبیاء کرام علیہم السلام کی لسٹ سے نام ہی خارج کر دوں گا۔ (بری اولاد کے دکھ بہت ہیں)

کئی آدمی اسی بات کی وجہ سے ہی بیمار ہو جاتے ہیں پھر پتہ ہے تنگ آئے کیا کہتے ہیں اللہ اس سے نہ دیتے تو اچھا تھا، مائیں کہتی ہیں بیٹا پیدا نہ ہوتے تو اچھا تھا، یہ بندہ مر گیا، نیک بندہ فوت ہو گیا، بیٹا نالائق باپ کو بدنام کر رہا ہے لوگ یہ کہتے ہیں اپنے باپ کی داڑھی کی طرف دیکھو اپنے باپ کی نمازوں کی طرف دیکھو۔ اپنے باپ کی حج کی طرف دیکھو تمہارا باپ کس طرح کا تھا، تم کس طرح کے نکل آئے ہو۔ اس کے چچا اس کو طعنے دیتے ہیں ابن ابی حاتم میں لکھا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے "پتر یر"......) محدث عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اس کے چچا نے طعنے دیئے اس نے ساری جائیداد فروخت کر دی

سب کچھ فروخت کر دیا اور گھر سے باہر نکل گیا، فروخت کر کے سب کچھ چلا گیا باپ کی بنائی ہوئی جائیداد نالائق بیٹے نے فروخت کر دی۔

کیوں کہ اب باپ کی ملکیت نہیں رہ گئی ہے سوچو ذرا تمہاری آنکھیں بند ہوئیں یہ گھڑی تمہاری نہیں رہ گئی ہے تمہارے کانوں کی بالیاں انہوں نے اتار لینی ہیں تمہارے زیورات اتار لینے ہیں گردن کا ہار اتار لینا ہے چوڑیاں نہیں اتریں تو کٹر سے کاٹ کر اتار لینی ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

جوتم نے کاٹن پہنی ہوئی ہے بوسکی لے کر جو پہنتے ہو لٹھے پہنتے ہو، انہوں نے کاٹ کر اتار لینے ہیں تمہاری ملکیت اب ختم ہوگئی ہے اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے لگے ہیں اے مٹی کے باوے غور کرو۔ تم میں اتنی ہمت بھی نہیں رہ گئی کہ تم خود ہی غسل کرلو تم استنجاء ہی کرلو تم وضو کرلو تم میں اتنی طاقت ہی نہیں رہ گئی ہے۔ کہ تم اپنی آنکھیں خود بند کرلو اپنا منہ بند کرلو تمہارا منہ کھلا ہے تمہاری آنکھیں کھلی ہیں تم نے کبھی غور کیا اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

چودھری، مولوی، پیر اس شہزادے کی جان نکل رہی ہے چار پائی کے قریب اس کی بیوی بھی بیٹھی ہے اس کے بیٹے بھی بیٹھے ہیں اس کی بوڑھی ماں بھی رو رہی ہے کہتی ہے بیٹا ایک مرتبہ بولو تو سہی بابا کہتا ہے بیٹا میری کمر جھکائے جا رہے ہو ایک مرتبہ بولو تو سہی بیوی کہتی ہے سرتاج ایک مرتبہ بات تو کرو۔ چھوٹے چھوٹے بچے چار پائی پکڑ کر رو رہے ہیں کہتے ہیں ابو ہمارا کون وارث ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

قرآن نے یہاں نقشے کھینچ دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ٥ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ٥ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَّا تُبْصِرُونَ ٥ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ٥ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ٥﴾ (الواقعہ:87-83)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں لے کر جا رہا ہوں۔ تم روک کر دکھاؤ۔

چھوٹے وڈے ایانے سیانے رو رو مارن ٹائیں

آکھن بول ابو اک واری کیوں گل کر دا نائیں
عورت پیاری رو کر آکھے وے بول ذرا اک واری
بھائی کھڑے بلاون نالے رو کر بہن پیاری
ہون ماں پیاری تے باپ پیارا اے کر کر پیار بلاوے
آکھن بول بچہ اک واری بولن تیرا بھاوے
سو جند نمانی کیوں کر بولے آیو صدا الٰہی
پن مروڑ کے لے کر چلے ڈاڈھے نے سخت سپاہی
یا جند اصلی تے آ پہنچے آکھے ہے کوئی منتر والا
دل دے وچ خیال کرے ہن ملیا ای دیس نکالا

یہ جائیداد اب تمہاری نہیں رہ جانی ہے تمہیں کیا دیں گے لٹھے کی کفنی لٹھا وہ بھی پانچ سات گنا اگر قسمت میں ہے تو ملے گا اب اس کا نام ہی بدل گیا ہے اس کو کوئی سردار نہیں کہتا کہ آ رہا ہے اس کو ایم این اے نہیں کہتے ہیں کہتے ہیں میت آ رہی ہے پیچھے ہو جاؤ نام ہی بدل گئے ہیں میت آ رہی ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ اور قبروں میں لے جا کر کیا دیں گے پیر وارث شاہ نے لکھا ہے نہ

ساڈھے تن ہتھ مِلک زمین تیری

چودھری ہر آدمی ساڑھے تین ہاتھ میں ہوتا ہے۔ پیر وارث شاہ کہتے ہیں۔

ساڈھے تن ہتھ مِلک زمین تیری
ایویں پھر دا ایں ول ولاندا

ایسے ہی چودھراہٹ جمائے پھرتے ہو۔ آگے والوں نے چوہے کے سوراخ کی طرح تمہیں قبر میں دبا دینا ہے غور کرو اس نے باہر جا کر ایک محل خرید لیا آندھی چل پڑی آندھی آئی آندھی میں ایک بڑی خوبصورت عورت اس کے محل میں آئی سیدنا عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں یہ بی بی اس سے پوچھتی ہے تم کون ہو، یہ کہتا ہے میں ایک بنی اسرائیل کا آدمی

ہوں یہ کہتی ہے یہ محل کس کا ہے کہتا ہے میرا محل ہے کہنے لگی کہ کوئی بیوی ہے کہ نہیں ہے، شادی شدہ ہو کہ نہیں ہو یہ کہتا ہے شادی شدہ تو میں نہیں ہوں اکیلا ہوں یہ کہتا ہے تم کون ہو، یہ عورت خوبصورت جو تھی اس نے اپنا تعارف کروایا کہتا ہے تمہاری شادی ہوئی ہے وہ کہتی ہے میرا بھی خاوند کوئی نہیں ہے یہ کہنے لگا پھر مجھے قبول کر لو یہ عورت کہتی ہے جہاں میری رہائش ہے وہ یہاں سے ایک میل کا فاصلہ ہے تم وہاں آ جانا کل وہاں آ جانا۔

سارے دن کا خرچہ لے کر اپنا روٹی پانی لے کر جو تمہاری قسمت میں ہے وہاں آ جانا اور راستہ میں اگر تمہیں کوئی چیز دکھائی دے تو گھبرانا نہیں یہ نوجوان وہاں پہنچ گیا، جا کر کنڈی کھٹکھٹائی ایک بڑا خوبصورت نوجوان باہر نکلا کہتا ہے تم کون ہو، یہ کہتا ہے میں ایک اسرائیلی آدمی ہوں، وہ کہنے لگا کس طرح آئے ہو یہ کہتا ہے اس محل کی ملکہ نے مجھے بلایا ہے یہ کہتا ہے اچھا پھر راستہ میں کوئی چیزیں تو نہیں دکھائی دیں۔ یہ کہتا ہے بڑی چیزیں دیکھی ہیں مجھے وہ عورت کہہ کر آئی تھی کہ چیزیں تمہیں بڑی نظر آئیں گی گھبرانا نہیں اگر یہ بات مجھے نہ کہی ہوتی تو میں نے ڈر جانا تھا وہ کہتا ہے کیا دیکھا ہے یہ کہنے لگا میں نے راستہ میں ایک کتیا دیکھی ہے ایک کتیا دیکھی ہے وہ بھونک رہی تھی اس کے پیٹ میں بچے تھے وہ بھی نظر آ رہے تھے وہ بھی بھونک رہے تھے، وہ نوجوان کہتا ہے یہ زمانہ تم نہیں پا سکتے ہو۔ یہ قیامت کے نزدیک آ کر وہ وقت آئے گا چھوٹے بڑوں میں بیٹھ کر بڑوں کا ادب واحترام نہیں کریں گے راز کی باتیں کریں گے یہ زمانہ بہت دور ہے وہ جناب یہ وقت تم سے دور ہے۔

یہ کہتا ہے میں نے ایک چیز اور دیکھی ہے وہ کہنے لگا وہ کیا دیکھی ہے یہ کہتا ہے ایک بکری ہے اس کا دودھ پینے والا ایک بچہ ہے اور ادھر جناب سو بکری ہے اور دودھ پینے والا ایک بچہ ہے وہ بچہ جو ہے ساری بکریوں کا دودھ پی لیتا ہے اور بھرتا پھر بھی نہیں ہے منہ پھاڑ کر کہتا ہے اور کچھ چاہیے وہ کہتا ہے یہ زمانہ بھی تم نہیں دیکھ سکو گے یہ بھی آخر زمانہ میں وقت آئے گا ظالم حکمران ہوں گے۔ لوگوں پر ٹیکس لگا لگا کر لوگوں کی جائیداد جو ہے سونا چاندی جو ہوگا روپے ہوں گے، وہ ٹیکس لگا لگا کر اکٹھا کر لیں گے پھر بھی غرباء کا خون چوسنے سے باز

نہیں آئیں گے کیوں جناب وہ وقت آیا ہے کہ نہیں کتنے ٹیکس ہیں اب تو سوچ رہے ہیں بچے پیدا ہونے پر بھی ٹیکس لگاؤ۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت عطا فرمائے آمین! یہ کہتا ہے میں نے آگے دیکھا یہ ظالم حکمران کیوں آرہے ہیں اس کی وجہ کیا ہے کبھی غور کیا ہے کہ ظالم حکمران کیوں آرہے ہیں۔قحط سالیاں کیوں پڑ رہی ہیں۔سنو ذرا دھیان سے آگے بھی کئی مرتبہ تم سن چکے ہو۔دعا کرو اللہ تعالیٰ عملی زندگی بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا ہے جب میری امت تین کام کرے گی تو چار قسم کے عذاب آئیں گے۔کام تین اور عذاب چار قسم کے آئیں گے کون سے کام غور کرو دوستو کہیں تم تو نہیں یہ کام کرتے ہو میں تو یہ کام نہیں کرتا ہوں۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

اِذَا اُبْغِضَ النَّاسُ عُلَمَاءَ هُمْ

جب لوگ اپنے علماء سے بغض رکھیں گے علماء کا گلہ کریں گے علماء کی توہین کریں گے ایک کام دوسرا کام میرے نبی فرماتے ہیں۔جب مساجد میں بے رونقی ہوگی اور بازاروں میں رونق ہوگی تیسرا کام آپ ﷺ فرماتے ہیں بیٹیوں اور بیٹوں کے رشتے وہاں سے لیں گے جدھر سے جہیز کی امید ہوگی کیوں جناب وہ کام ہوگیا ہے کہ نہیں علماء کا گلہ مساجد میں بے رونقی بزرگ بس نمازی بیٹی کی شادی کروانی ہے رشتہ نہیں ملتا ہے غریب کی لڑکی کا رشتہ لینے کے لیے کوئی تیار نہیں ہے۔پچاس پچاس برس گزر گئے ہیں نہ جہیز ملے اور نہ لڑکی بیاہ سکے۔

اب عذاب سن لو کونسے کونسے ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں پہلا عذاب ظالم حکمران ہوگا کیوں جناب عذاب آیا ہے کہ نہیں ظالم حکمران ہوگا، دوسرا عذاب بالا افسر راشی تھانیدار راشی ڈی سی راشی وزیراعظم سے صدر تک چپڑاسی سے لے کر سب راشی ہوں گے۔ ہیں نا نام کیا رکھا ہے یہ جی آپ کی خدمت ہے نام خدمت رکھا ہے رشوت تیسرا عذاب کائنات کے سردار نبی فرماتے ہیں چیزوں کے بھاؤ بڑھ جائیں گے کیوں جناب بڑھے ہیں کہ نہیں یہ تمبا کو کیا بھاؤ ہے مرچیں کیا بھاؤ ہیں اور علماء کا گلہ کرو اور مساجد کو بے رونق کرو چوتھا عذاب قحط سالیاں پڑ جائیں گی اور پڑ رہی ہیں اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔آمین! بندے قحط سالیوں سے

مر رہے ہیں اللہ اکبر اللہ!

میرے بھائیو وہ کہتا ہے وہ زمانہ تم نہیں پاؤ گے کہتا ہے میں نے آگے ایک اور چیز دیکھی ہے ایک درخت ہے اس کو بڑی خوبصورت شاخیں لگی ہیں میں ایک شاخ توڑنے لگا۔

دوسری شاخیں جھک گئیں آوازیں آئیں مجھے توڑ لو مجھے توڑ لو وہ نوجوان کہتا ہے یہ زمانہ بھی تم نہ پاؤ گے آخر زمانہ میں یہ مثال دی گئی ہے عورتیں زیادہ ہوں گی آدمی تھوڑے ہوں گے ایک آدمی کہیں شادی کا پیغام بھیجے گا تو دس عورتیں نکاح کرنے کے لیے تیار کھڑی ہوں گے یہ کہتا ہے میں نے ایک اور چیز دیکھی ہے میں نے دیکھا ہے کہ دریا کے کنارے ایک آدمی کھڑا ہے پانی کی مشکیں نکال نکال کر لوگوں کی مشکیں بھرتا جا رہا ہے اور اپنی مشک میں پانی ڈالتا ہے تو پانی کی بوند بھی نہیں رہ جاتی ہے اللہ اکبر اللہ!

وہ نوجوان کہتا ہے اے بنی اسرائیلی یہ وقت بھی تم نہیں پاؤ گے یہ وقت آنے والا ہے علماء ایسے ہوں گے خطباء ایسے ہوں گے جو لوگوں کو وعظ کریں گے آپ بدعملی کا شکار ہوں گے دعا کرو اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ آمین! یہ کہتا ہے میں نے ایک اور بکری دیکھی ہے کچھ نے اس کے سینگ پکڑے ہیں کچھ نے پاؤں پکڑے ہیں کچھ نے دم پکڑی ہے کچھ سوار ہیں کچھ دودھ دھو رہے ہیں وہ کہتا ہے یہ جناب دنیا کی مثال ہے۔

جنہوں نے بکری کے سینگ پکڑے ہیں ان کا گزارہ چل رہا ہے جنہوں نے پاؤں پکڑے ہیں اُن سے دنیا نکل گئی ہے جنہوں نے بکری کے پاؤں پکڑے ہیں وہ جناب اُن سے دنیا چلی گئی ہے جنہوں نے دم پکڑی ہے دنیا نے اسے پیچھا دکھا دیا ہے جو جناب اوپر سوار ہوئے ہیں وہ دنیا کے اوپر سوار ہوئے ہیں انہوں نے دنیا کو پیچھا کر دیا ہے اور جو دودھ پی رہے ہیں یہ سمجھ لو کہ وہ دنیا سے فائدہ اٹھا رہے ہیں یہ کہتا ہے میں نے پھر ایک اور دیکھا ہے ایک کنواں ہے جس میں سے ایک آدمی پانی نکال نکال کر حوض میں ڈال رہا ہے مگر حوض سے پانی نکل کر پھر کنویں میں چلا جاتا ہے وہ کہتا ہے یہ اس آدمی کی مثال ہے جو نیکیاں کرتا ہے لیکن قبول نہیں ہوتی ہیں یہ کہتا ہے میں نے ایک اور چیز دیکھی ہے ایک آدمی کھیتی بوتا ہے ہل

چلا کر بیج پھینکتا ہے ابھی سائیڈ پر ہوتا ہے تو اس کی کھیتی اُگ پڑتی ہے یہ جناب کون ہے وہ کہتا ہے یہ اس آدمی کی مثال ہے جس کی نیکیاں قبول ہو رہی ہیں۔

یہ کہتا ہے آگے آ کر میں نے ایک اور آدمی دیکھا ہے جو لیٹا ہوا تھا جو آوازیں دے رہا ہے کہ بھائی ذرا مجھے کھڑا کرو مجھے اٹھاؤ یہ کہتا ہے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اٹھایا ہے اور ایک منٹ میں وہ غائب ہو گیا ہے۔ مجھے نظر ہی نہیں آیا وہ نوجوان کہتا ہے بات سن لو، وہ تمہاری عمر ہے اور عمر ختم ہو چکی ہے تمہاری زندگی کی سانسیں ختم ہو گئی ہیں۔

اُوئے اس دم دا نئی کوئی وسا بندیا

کوئی وسا نہیں ہے۔

اس دم دا نئی کوئی وسا بندیا
کیوں میری میری کرناں اے
کیوں کفردی بیڑی چڑھنا ایں
چوٹھا چوٹھیاں دا ہوندا ای راہ بندیا
اس دم دا نئی کوئی وسا بندیا
او تینوں کفنی اک پہناون گے
جنوں جیب بھی وی کوئی نہ لاون گے
اُوئے جیب نیکیاں دی بھر کے لجا بندیا
اس دم دا نئی کوئی وسا بندیا
اُو ایتھے جوڑ امیر غریباں دے
ملدے کفن وی نال نصیباں دے
آ کپڑے جوتوں بدن اُتے پائے ہوئے نے
اے وی لینے ای تیرے لا بندیا

دعا کرو اللہ تعالیٰ نیک موت نصیب فرمائے آمین! کہتا ہے میں عزرائیل علیہ السلام ہوں وہ

جو تمہارے پاس گیا تھا وہ بھی عزرائیل تھا، میں عزرائیل ہوں اللہ تعالیٰ نے کہا یہاں اس کی جان نکالنی ہے اور یہاں تمہیں رب نے پہنچا دیا ہے۔ تیار ہو جاؤ۔ اب مجھے آرڈر یہ ہے کہ تمہیں مکے مار مار کر تمہاری جان نکالوں۔ جان نکلتی دیکھی ہے نا اللہ پاک محفوظ فرمائے آمین!

میرے نبی ﷺ کا ایک صحابی کہتا ہے جب جان نکل رہی ہوتی ہے تو آدمی ہوش میں ہوتے ہیں مگر بولتے کیوں نہیں ہیں۔ بات کیوں نہیں کرتے ہیں اس کا جب اپنا وقت آیا تو اس کا بیٹا کہنے لگا ابو آپ کہتے تھے کہ لوگ بولتے کیوں نہیں ہیں اب آپ کیوں نہیں بولتے ہیں۔ ذرا بول کر بتاؤ تو سہی کہ آپ کے ساتھ کیا بیت رہی ہے کہتے ہیں بیٹا تمہیں میں کیا بتاؤں اس طرح لگتا ہے کہ آسمان ٹوٹ کر میرے اوپر آ گیا ہے میں زمین اور آسمان کی چکی میں پس رہا ہوں دعا کرو اللہ تعالیٰ جان کندن کی سختی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

وہ کہتا ہے تمہاری جان نکال کر میں نے دوزخ میں پھینکنی ہے مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو بھائیو دعا کرو اللہ تعالیٰ نیک موت دے آمین! اللہ تعالیٰ آخرت کے لیے کچھ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمینؔ! موت تو بھائیو آنی ہی ہے اپنی آخرت اچھی کر لو پھر تمہارا بھلا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



فکرِ موت

﴿ أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًاo﴾ (النساء: 78)

ہر قسم کی حمد وثنا اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود وسلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔

دوستو بزرگو اس سورۃ کا نام سورۃ نساء ہے قرآن کریم کا پانچواں پارہ ہے۔ ایک آیت کریمہ آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! مجھے اور تمہیں سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

بھائیو! یہ آیت اللہ تعالیٰ نے اس وقت نازل فرمائی جس وقت میدانِ احد کے اندر جنگ لڑی گئی۔ اللہ پاک نے اپنے مصطفیٰ ﷺ کے یاروں کو فتح عطا فرمائی۔ تھوڑی سی غفلت اور سستی کی وجہ کر کے وہ جو فتح تھی وہ شکست میں بدل گئی۔

نبی ﷺ نے تیس آدمیوں کا دستہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی زیر قیادت ایک درّے پر مقرر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہمیں چاہے فتح ہو چاہے شکست ہو تم نے یہ درّہ نہیں چھوڑنا ہے۔ لیکن جس وقت فتح ہوئی مسلمانوں نے مالِ غنیمت اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھی کہنے لگے سرکار اب فتح ہو گئی ہے۔ لوگ مال اکٹھا کر رہے ہیں۔ ہمیں یہ درّہ چھوڑ دینا چاہیے۔ مالِ غنیمت اکٹھا کرنا چاہیے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے مقام پر کھڑے رہے۔ کئی ساتھی چھوڑ کر چلے

گئے۔ نتیجہ یہ نکلا آمنہ کے لال کی ذرا سی حکم عدولی کی وجہ سے جنگ کی سائیڈ بدل گئی۔ جو فتح تھی وہ شکست میں بدل گئی اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے۔ یہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے والد تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے ہی جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا جابر لوگ بڑے بڑے شہید ہوں گے لیکن تمہارے والد کو اللہ تعالیٰ نے خاص ہی رتبہ عطا فرمایا ہے جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے اللہ کے رسول کیا آپ فرماتے ہیں۔

تمہارے والد جب شہید ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے نور کے سارے پردے ختم کر کے براہ راست تمہارے والد کو اپنا دیدار کروادیا ہے۔ اور فرمایا ہے کچھ مانگ لو یہ کون کہہ رہا ہے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرماتے ہیں جابر تمہارے والد کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا ہے اے میرے عبداللہ مانگ لو جو کچھ مانگنا ہے عبداللہ کہتے ہیں اللہ کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے اگر کچھ دینا ہے تو مولا کریم دوبارہ زندگی دو۔ تو تمہارے راستہ میں جان کا نذرانہ پھر پیش کردوں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ میدان احد کے اندر ستر صحابہ شہید ہوئے لیکن بہت قیمتی تھے۔

شہادت بڑی چیز ہے تقریباً ساٹھ سال گزر گئے۔ اس جگہ پر پانی آیا۔ سیدنا امیر معاویہ کی خلافت کے زمانہ میں اعلان ہوا لوگو اپنے اپنے شہداء کو اونچی جگہ پر منتقل کر دو۔ تاریخ والا لکھتا ہے جب اُن شہداء کی قبریں کھودی گئیں تو اتنی لمبی مدت گزرنے کے باوجود اُن احد والے شہداء کے کفن بھی میلے نہیں ہوئے تھے۔

ستر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین شہید ہوئے۔ جن میں سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بھی ، معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی کیسا شہزادہ دین کا داعی ہے۔ شہید ہوا ہے معصب رضی اللہ عنہ کے پاس اتنی چادر ہے اللہ کے پاک نبی کے دیوانے مستانے کے پاس جو جاہلیت کے اندر نخروں میں سماتا نہیں تھا۔

آج کفن کے لیے اتنی چادر ہے اگر پاؤں ڈھانپتے ہیں تو سر ننگا ہو جاتا ہے اگر سر ڈھانپتے ہیں تو پاؤں ننگے ہو جاتے ہیں آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اس یار کا سر ڈھانپ دو۔ پاؤں پر ازخر گھاس رکھ کر اسی طرح میرے صحابی کو دفن کر دو۔ میرے

مصطفیٰ ﷺ کے دانت بھی شہید ہوئے۔ سر میں لوہے کے خود کی کڑیاں گھس گئیں۔ منافق بے ایمانوں نے جو راستہ میں پلٹ گئے تھے جو راستہ میں ساتھ چھوڑ گئے تھے۔انہوں نے کہا اگر تم ہمارا کہنا مان لیتے اور میدان احد میں نہ جاتے تو تمہیں موت نہیں آنی تھی تم نے شہید نہیں ہونا تھا، تم نے ہمارا کہنا نہ مانا اور میدان احد کے اندر گئے اس لیے شہید ہوئے آسمان والے کو یہ بات پسند نہ آئی آسمان والے نے آسمان سے قرآن نازل فرما دیا۔اور اپنے محبوب کو بتایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ" اے میرے محبوب ان کو بتا دو تم جہاں بھی ہو گے موت وہاں بھی آ ہی جانی ہے۔ جہاں ہو گے۔ أَيْنَمَا تَكُونُوا گھر ہو گے موت تب بھی آئے گی۔سفر میں ہو گے تب بھی آ جائے گی۔وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ اور اگر تم بڑے مضبوط قلعوں کے اندر چھپ جاؤ گے تو موت تب بھی آ جائے گی۔ زمین و آسمان کی فضا کے اندر بھی ہو گے بلکہ بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے کہ اگر آسمان کے برجوں میں جا کر پناہ لے لو گے۔تو موت تب بھی آ جائے گی۔موت نہیں معاف کرے گی۔

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (سیف اللہ) جس کو مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی تلوار خالد ہے۔ دیکھو اگر کافر تھا تو پھر بھی بڑا بہادر تھا اور جب اسلام میں آیا تو پھر بھی بڑا بہادر تھا۔ بڑا دلیر دیکھو اسی سے زیادہ جنگیں لڑی ہیں اپنی پوری زندگی جہاد کے میدان کے اندر گزاری ہے لیکن جب موت آئی ہے تو بستر علالت پر پڑے ہیں کہتے ہیں اے موت سے ڈرنے والو! اے گیدڑو میری بات سنو میرے جسم کا ایک ایک حصہ کھول کر دیکھو میرے جسم کی کوئی جگہ ایسی نہیں ہے۔ جہاں زخم کا نشان نہ ہو۔لیکن دیکھ لو مجھے موت آ رہی ہے تو اپنے بستر پر موت آ رہی ہے یعنی موت کی جگہ لکھی ہے موت کا وقت لکھا ہے موت کا دن لکھا ہے موت کا مہینہ لکھا ہے ایک سیکنڈ ایک منٹ کا فرق نہیں پڑ رہا ہے۔

یہ دیکھو قرآن اعلان کر رہا ہے۔

﴿یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ o وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصَّالِحِيْنَo﴾

(المنافقون :10)

جس وقت موت آ گئی بندہ کہے گا یا اللہ میں نے بڑا مال اکٹھا کیا ہے بڑی جائیداد بنائی ہے بڑا کچھ کیا ہے اللہ مجھے تھوڑی سی مہلت دے دو۔ مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دو۔ فَاَصَّدَّقَ میں سارا مال تمہارے راستہ میں خرچ کر دوں۔ اور آگے سے کیا آواز آئے گی۔

﴿وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَo﴾

(المنافقون :11)

جب موت آ گئی تو رب فرماتے ہیں میں نے کسی کو ایک منٹ کی بھی مہلت نہیں دینی ہے۔ اس وقت مہلت نہیں ملی آج ہی وقت ہے۔ یہ جو قیمتی سانس تم کبڈی کی قیمت ضائع کر رہے ہو۔ جن کی لاکھوں کروڑوں کی قیمت ہے جو آج کبڈی کے بھاؤ ضائع کر رہے ہو۔ ان کی قدر مرنے کے وقت ہوگی۔ یا مرنے کے بعد ہوگی اللہ تعالیٰ موت کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

یارو! مرنے کا پتہ تو جانوروں کو بھی ہے۔ چوہوں اور چڑیوں کو بھی پتہ ہے کہ ہم نے مر جانا ہے کتے، بلے اور بندروں کو بھی موت آ جانی ہے۔ ان کو بھی تم پکڑنے لگو تو وہ بھاگ جاتے ہیں۔ جانور اُڑ جاتے ہیں کہ کہیں مار نہ دے۔ موت کا تو ان کو بھی پتہ ہے لیکن ان کی موت واسطے تیاری کوئی نہیں ہے تمہیں حکم ہے تم تیاری کر لو۔ تم موت کی فکر کر لو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جس طرح یہ لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اس طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ بولو لگتا ہے کہ نہیں لگ جاتا ہے۔ جمعہ میں سست ہو کر نہ بیٹھا کرو۔ بلکہ ہوشیار ہو کر بیٹھا

کرو۔ تم رب کے مہمان ہو۔ اللہ تعالیٰ دیکھ کر کہیں گے میرے مہمان کتنے سست ہیں جاگ کر ہوشیار ہو کر بیٹھا کرو گھٹنے نہ پکڑا کرو بلکہ توجہ سے تسلی سے بیٹھا کرو۔ جمعہ کے بعد تمہیں انعام ملنا ہوتا ہے رب نے دس دن کے گناہ معاف فرمانے ہوتے ہیں جنہوں نے انعام لینے ہوتے ہیں۔ وہ بڑے ہوشیار ہو کر بیٹھتے ہیں سست نہیں بیٹھتے کہ کہیں انعام دینے والا یہ نہ کہے کہ یہ سست قوم ہے۔

یہ دیکھو آمنہ کے لال فرماتے ہیں دلوں کو زنگ لگ جاتے ہیں اور حقیقت ہے کہ کئی لوگوں کے دل کالے ہو جاتے ہیں لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین عرض کرتے ہیں۔ سوہنیا لوہے کو زنگ لگ جائے تو ہم اتار لیتے ہیں مٹی کا تیل استعمال کریں تو زنگ اُتر جاتا ہے لیکن جو دل کو زنگ لگے اس کے اتارنے کا کیا طریقہ ہے آمنہ کے لال فرماتے ہیں موت کو زیادہ یاد کیا کرو دلوں کے زنگ اتر جائیں گے قرآن زیادہ پڑھا کرو دل منور ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں توفیق دے۔ آمین!

ویسے یہ دنیا کی زندگی میٹھی بڑی ہے۔ پیاری بڑی ہے۔ یہاں آ کر آدمی ویسے ہی لالچ میں آ کر بیٹھ گیا ہے۔ یہ دنیا ہے ہی ایسی ہے دیکھو حدیث پاک میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بابا جی آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، تو ساری اولاد سامنے کر دی۔ یہ لو اپنے بیٹے دیکھ لو۔ بیٹیاں دیکھ لو۔ اپنی اولاد دیکھ لو۔ یہ سب بابا جی آدم علیہ السلام کی ہی اولاد ہیں سارے بابا جی آدم علیہ السلام کی ہی اولاد ہیں یہ آج کوئی چودھری ہے کوئی میاں جی ہیں کوئی شاہ صاحب ہیں کوئی سیٹھ صاحب ہیں کوئی کون ہے کوئی کون ہے اس کا شجرہ نسب یہ ہے کہ سب ایک باپ اور ایک ماں کی اولاد ہیں۔ ایک باپ کی اولاد ہیں بابا جی نے دیکھا تو کہیں نظر پڑی کہیں اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر پڑی کہیں نوح علیہ السلام نبی کو دیکھا کہیں ابراہیم علیہ السلام نبی کو دیکھا دیکھتے دیکھتے جناب داؤد علیہ السلام پر نظر پڑ گئی نبی تو سب ہی خوبصورت تھے مگر داؤد علیہ السلام نبی بڑا ہی خوبصورت تھا۔ نبی سب ہی خوبصورت ہیں داؤد کو اللہ تعالیٰ نے بڑی شانیں دیں تھیں۔ ساتھ بادشاہی دی تھی۔ ساتھ زبور دی تھی۔ جب زبان سے پڑھتے تھے اللہ کے پاک نبی داؤد جب زبور

پڑھتے تھے تو پہاڑ وجد میں آ جاتے تھے پرندے پر کھلا کر کھڑے ہو جاتے تھے پانی کی لہریں رک جاتی تھیں نبی داؤد علیہ السلام کی آواز اللہ تعالیٰ نے جنت میں وہ نصیب فرمائی ہے تیاری کرو۔ ان شاء اللہ جنت میں وہ آواز ملے گی۔

دیکھا داؤد نبی خوبصورت بڑا ہے۔ باپ کو بیٹے کی فکر پڑ گئی کہتے ہیں اللہ اس کی عمر کتنی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے نبی آدم میں نے اسے صرف ساٹھ سال دیئے ہیں۔ زندگی کے ساٹھ سال دیئے ہیں۔ یا اللہ سوہنا بڑا بنایا ہے اور عمر بہت کم دی ہے والدین کو اولاد کی فکر ہوتی ہے نا۔ یا اللہ سوہنا بڑا ہے عمر کم ہے اللہ کریم نے فرمایا میں نے تو اتنی ہی دی ہے۔ کہتے ہیں یا اللہ میری عمر کتنی ہے مولا کریم فرماتے ہیں تمہاری عمر ہزار سال ہے۔ آدم علیہ السلام تمہاری عمر ہزار سال ہے۔ کہا اللہ میری عمر سے چالیس سال میرے بیٹے کو دے دو۔ پیار تھا بیٹوں سے تم بھی پیار کیا کرو۔ اپنی اولاد سے پیار کیا کرو۔ تیری اولاد نہیں تو قیامت والے دن تمہارا گریبان پکڑ کر رب کے دربار میں پیش کرے گی۔

دیکھو ایک نبی کو کتنا فکر پڑا ہے چالیس سال کے بعد ملاقات ہوئی۔ جناب یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ابا جی میری جدائی میں بہت روئے ہو۔ اتنا رونے کی کیا ضرورت تھی؟ یہاں ملاقات نہ ہوتی تو اگلے جہان تو ہو ہی جانی تھی۔ یہاں ملاقاتیں نہ ہوتیں تو اگلے جہان ملاقاتیں ہو ہی جانی تھیں۔ یہ دیکھو نبی کا ذہن دیکھو اللہ کے پاک نبی جناب یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں بیٹا میں تمہیں نہیں روتا رہا ہوں، میں تو چالیس سال اس لیے روتا رہا ہوں، اللہ پتہ نہیں میرے یوسف علیہ السلام کے پاس دین بھی ہے کہ نہیں میں تو تمہارے دین کے لیے روتا رہا ہوں یعنی کہ فکر ہے۔

بابا جی کہنے لگے چالیس سال میری عمر دے دو۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا لکھ لو۔ گواہ بن جاؤ لکھ لو۔ کہیں کل دنیا کی ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر آدم مکر نہ جائیں۔ اللہ نے لکھوا لیا بابا جی سے انگھوٹا لگوا لیا۔ کہ بابا جی انگھوٹا لگا دو۔ کہیں کل کو مکر نہ جاؤ۔ یہی ہی طریقہ ہے نا بابا جی سے لکھوا لیا۔ فرشتوں کو گواہ بنا لیا۔ نو سو ساٹھ سال آدم علیہ السلام کے پورے ہوئے تو فرشتہ آ گیا

کہ بابا جی تیار ہو جاؤ کہتے ہیں ابھی چالیس سال باقی ہیں۔ ابھی وہ چالیس سال باقی ہیں میری ہزار سال عمر ہے ابھی چالیس سال باقی ہیں۔ فرشتہ دوڑتا گیا اور وہ رجسٹر لے آیا۔ اسٹام لے آیا۔ بابا جی یہ دیکھو یہ دستخط آپ کے ہی ہیں یہ آپ نے ہی لکھ کر دیا ہے کہ میری عمر میں سے میرے بیٹے داؤد کو چالیس سال دے دو۔

بابا جی نے دیکھا اور کہا تحریر تو میری ہے یہ لکھائی تو میری ہے مگر میں نے جانا نہیں ہے میں نہیں دیتا اپنی عمر اپنے بیٹے کو یہ دیکھو دنیا کیسی ہے اسی لیے تو کسی نے کہا ہے نا

اُوئے اَلف آیا سَیں لال وہاجنے نوں
تے ٹیر کولیاں دے کانوں لا بیٹھوں

کس لیے رب نے بھیجا ہے تھا تمہیں اس لیے کہ جاؤ دنیا حرام حلال کی اکٹھی کر آؤ جائیدادیں بناؤ۔ اس لیے بھیجا تھا اور کام آئے تھے بھول گئے ہو اور کام آئے تھے۔

اُوئے اَلف آیا سَیں لال وہاجنے نوں
تے ٹیر کولیاں دے کانوں لا بیٹھوں
تینوں حکم کستوری خریدنے دا
اُوئے ٹیر ہنگ جوائن دے لا بیٹھوں
کی دیں گا جواب اُس شاہ تائیں
جندی رقم نوں ریت رَلاَ بیٹھوں

کیا جواب دو گے وہاں۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ اللہ ابن آدم کو دونوں پاؤں پر کھڑا کر لیں گے دونوں پاؤں پر ایک پاؤں کی تو خ بھی نہ نکالنے دیں گے سانس بھی نہ لینے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس طرح میرے سامنے دونوں پاؤں پر کھڑے ہو جاؤ۔ پہلے مجھے یہ بتاؤ دولت کس طرح کمائی تھی۔ اور خرچ کس طرح کی تھی بتاؤ مجھے کس طرح کمائی تھی کیا جواب دو گے کہ ڈاکے مار مار کر۔ ہیرا پھیریاں لگا لگا کر۔ لوگوں کو لوٹ لوٹ کر۔ رب کی مخلوق پر ظلم کر کر کے۔ غرباء کا حق مار مار کر۔ غرباء کا خون چوس چوس کر کہو گے یا اللہ اس طرح

کمائی تھی اور کتنے کاموں پر گنوا دی ہے اللہ تعالیٰ رزقِ حلال کما کر اچھی جگہ پر لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

یہ دنیا سن لو کیسی ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کے پاس فرشتہ آیا انسانی شکل میں آیا۔ موسیٰ کے پاس ملک الموت انسانی شکل میں آ گیا گھر داخل ہو گئے آ کر کہتے ہیں حضرت "اَجِبْ رَبَّكَ" تمہارے رب کا حکم ہے۔ تیار ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ موت کے لیے تیار ہو جاؤ۔ موسیٰ اُٹھے اور زور سے منہ پر طمانچہ مارا۔ وہ نبی تھے نا۔ غیرت مند نبی تھے، کہ تم میرے گھر میں بغیر اجازت کے داخل ہو گئے ہو۔ کس سے پوچھا ہے میرے گھر آنے کے لیے کس سے پوچھا ہے۔

اے حاجی نمازی، مولوی تیرے جیسا نبی نہیں تھا، نبی کے اندر غیرت موجود تھی تم تو اپنی بیٹیوں کو اپنی بیویوں کو اپنی بہوؤں کو سامنے بیگانے آدمیوں کے بٹھاتے ہو۔ ٹی وی، وی سی آر پر ساری ساری رات ڈرامے دکھاتے ہو۔ یہ رب کے نبی کی غیرت تھی۔ کہا کہ تم میری اجازت کے بغیر داخل ہو گئے ہو۔ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں موسیٰ علیہ السلام نے طمانچہ مارا تو فرشتے کی آنکھ نکال دی۔ چلو میں بتاتا ہوں کہ میں نے مرنا ہے کہ نہیں مرنا ہے۔ میرا ابھی دل نہیں کرتا ہے۔ انہوں نے سمجھا ہی نا کہ یہ فرشتہ ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے سمجھا ہی نا کہ یہ ملک الموت ہے۔ انسان سمجھ کر بھول گئے رب نہ بتائے تو انبیاء کو کوئی پتہ نہیں چلتا ہے۔

ایک نہیں بارہ اکٹھے بھی آ جائیں رب نہ بتائے تو کوئی پتہ نہیں لگتا ہے۔ قرآن پڑھ کر دیکھ لو۔ اللہ کریم فرماتے ہیں "وَاتْلُ عَلَيْهِمْ" اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے محبوب ان کو میرے نبی ابراہیم علیہ السلام کا قصہ پڑھ کر سناؤ۔ "إِذْ جَآءَ هَا الْمُرْسَلُوْنَ٥" جس وقت میرے فرشتے اُن کے پاس آئے۔ آ کر "إِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا" آ کر کہتے ہیں بابا جی السلام علیکم۔

﴿قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ٥﴾ (ھود :69)

پوچھا نہیں تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کہاں جانا ہے کس سے ملنا ہے کیا کام ہے امام

قرطبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے اپنے مکان کو چاروں طرف سے دروازے رکھے تھے، چاروں طرف یعنی ادھر سے مہمان آئے تو تب دکھائی دے۔ ادھر سے آئے تب دکھائی دے اتنے مہمان نواز تھے، وہ بارہ اکٹھے آئے۔ تو پورا بچھڑا ذبح کر دیا۔ بھون کر آگے رکھ دیا کہ کھاؤ۔ کھاؤ مہمانو کھاؤ۔ اب جبرائیل میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف دیکھتا ہے۔ میکائیل جبرائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام کی طرف دیکھتا ہے۔ کہتے ہیں کوئی اور بات سنی ہے جبرائیل کہتے ہیں۔ رب کے خلیل ہم نے کبھی مفت کھانا نہیں کھایا۔ ہم نے پیسوں کے بغیر کبھی کھانا نہیں کھایا ہے ہم تو نقد کھاتے ہیں ہمارا یہ طریقہ ہے کہ ہم مفت نہیں کھاتے ہم قیمتاً کھاتے ہیں ویسے نہیں دیکھتے پھرتے کہ وہاں کوئی چائے پینے بیٹھا ہے کہ پاس جا کر بیٹھ جائیں کہ ہوسکتا ہے مجھے بھی صلح مار لے۔

رب کے نبی پتہ ہے کیا کہتے ہیں کہتے ہیں آنے والو اس کی قیمت یہ ہے کہ تم بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر کھالو اور کھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" پڑھ لینا۔ تو قیمت ادا ہو جائے گی۔ جاؤ۔ جبرائیل نے کہا دیکھا کہ اللہ میں فنا ہوا پڑا ہے کہ نہیں وہ رب کی طرف کتنے متوجہ تھے کہتے ہیں تب ہی تو رب نے کہا ہے۔ کہ ابراہیم میرا خلیل ہے۔ ایک ہوتا ہے دوست، خلیل کا معنی ہوتا ہے دوست ایک خلیل کا معنی ہے کہ بڑا ہی گہرا دوست اللہ تعالیٰ نے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنا گہرا دوست بنایا تھا، ویسے نہیں بنایا تھا اللہ پاک ہمیں بھی جناب ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین! بارہ فرشتے آئے اور بچھڑا پورا ذبح کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ رب نہ بتائے تو انبیاء کو بھی پتہ نہیں چلتا ہے۔

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے طمانچہ مارا فرشتے کی آنکھ نکل گئی۔ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے پاس گیا۔ یا اللہ تمہارے نبی کا آنے کو ابھی دل نہیں کرتا۔ تمہارے نبی موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ابھی دل نہیں کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے آنکھ صحیح کی۔ آنکھ اللہ تعالیٰ نے درست کی اور فرمایا جاؤ میرے نبی سے کہہ دو میرے موسیٰ کو کہہ دو۔ اگر دنیا سے آنے کو دل نہیں چاہتا ہے تو پھر اس طرح کریں بیل کی کمر پر ہاتھ پھیریں یا دنبے کی کمر پر ہاتھ پھیریں بیل کی کمر پر ہاتھ پھیریں جتنے بال ہاتھ کے نیچے آجائیں گے میں اتنے سال عمر بڑھا دوں گا۔ جاؤ عمر لے لو۔ فرشتہ آ گیا

سرکار آپ کا دل نہیں کرتا ہے تو مولا کریم نے کہا ہے بیل کی کمر پر ہاتھ پھیریں جتنے بال ہاتھ کے نیچے آئیں گے میں اتنے سال عمر اور بڑھا دوں گا۔

موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں پھر اتنے ہزار سال دو ہزار سال یا چار ہزار سال عمر مل جائے تو پھر وہ فرشتہ کہتا ہے سرکار گزرنا پھر بھی اسی طرف سے ہے دروازہ پھر بھی یہی ہے قرآن نے کہا ہے۔

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝﴾

(الرحمن 26-27)

جو کچھ اس جہان کے اندر ہے سب فنا ہو جائے گا۔

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝﴾ (آل عمران:185)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے ہر بندے نے مرنا ہے ہر بنی ہوئی چیز نے ختم ہو جانا ہے ہر پیدا ہونے والے نے مرنا ہے۔ اور فرمایا سن لو۔ اگر نہیں یقین تو سن لو۔

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ۝﴾ (آل عمران: 144)

یہاں میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں رہا تو تم کس باغ کی مولی ہو۔ قرآن سن لو!

﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۝﴾

(الانبیاء:34)

ابھی تسلی نہیں ہوئی تو ایک اور مقام سن لو۔ مولا کریم فرماتے ہیں۔

﴿فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝﴾ (الواقعہ:83)

جان بندے کی نکل کر یہاں آ کر پھنس جائے گی۔ جان گلے میں پھنس جائے گی اللہ پاک فرماتے ہیں۔

﴿وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ﴾ (الواقعہ:84)

تم سب دیکھ رہے ہو گے۔

﴿وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُونَ﴾ (الواقعہ:85)

ادھر باپ کھڑا ہے ادھر ماں کھڑی ہے ادھر سے باپ کہتا ہے بیٹا اوپر دیکھو تو سہی مجھے پہچانا ہے کہ نہیں پہچانا ہے۔ ادھر سے ماں منتیں کر رہی ہے ادھر سے تمہارے جگر کے گوشتے فرزند منتیں کر رہے ہیں۔ ادھر سے تمہاری بیوی جس نے ساری زندگی تمہارے ساتھ گزاردی ہے۔ وہ منتیں کر رہی ہے۔ کہتی ہے۔ اے جانے والے میرے سر کے تاج ذرا اوپر دیکھو تو سہی مجھ سے آخری بار کوئی بات تو کرو۔ حافظ صاحب نے ان آیات کا ترجمہ اس طرح کیا ہے فرماتے ہیں۔ ﴿وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ﴾ (القیامہ: 29) یہ جو ہیں انسان کا وجود کانپ جائے گا، جناب جان نکل رہی ہو گی انسان کی آنکھیں لگی ہوں گی ادھر ادھر سے وہ منتیں کر رہے ہوں گے یہ اوپر دیکھ رہا ہو گا۔ حافظ صاحب لکھتے ہیں:

اُوئے اکھیں ٹڈیاں تے منہ اڈیا

اس طرح نہیں ہوتا۔ بندہ خود منہ بھی بند نہیں کر سکتا ہے کہ کر سکتا ہے مگر ہمارے مولویوں کی عقل ماری گئی ہے یہ کہتا ہے جب تک جان نہیں نکلتی اتنی دیر ہی منہ بند نہیں کر سکتا، جب نکل گئی پھر سب کچھ کر لے گا۔ دیکھو عقل۔

اُوئے اَکھیں ٹڈیاں تے منہ اڈیا

یہ آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے ساری زندگی آسمان کی طرف نہیں دیکھا۔ دوکان کی طرف دیکھا ہے کاروبار کی طرف دیکھا ہے دنیا کی چیزوں کی طرف دیکھا ہے۔ اب مرنے لگا ہے تو اوپر دیکھ رہا ہے اب جو پاس بیٹھے ہیں کہتے ہیں پہلے نہیں دیکھا ہے اب ہم نے نہیں دیکھنے دینا ہے پہلے تم نے نہیں دیکھا آسمانوں والے کو۔ اب ہم نے نہیں دیکھنے دینا ہے۔ وہ

پھر مضبوطی سے کپڑا اس کے منہ پر بھی باندھ دیتے ہیں اور آنکھوں پر بھی باندھ دیتے ہیں بولو کرتے ہیں کہ نہیں وہ اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں۔ کہتے ہیں جیتے نہیں دیکھا اب ہم نے نہیں دیکھنے دینا ہے۔

اُوئے اَکھیں ٹڈیاں تے منہ اڈیا
تے ویکھن یار پیارے
اُو ترلے مارے لنگ مڑوڑے
تے کوئی نہ دم مارے

کوئی ادھر سے کہتا ہے فلاں ڈاکٹر کو لاؤ۔ فلاں حکیم کو لاؤ کوئی کہتا ہے۔ سورۃ یسین پڑھو کوئی کہتا ہے کہ کلمے کا ورد کرو رب فرماتے ہیں کہ تم دیکھ رہے ہوتے ہو میں بھی دیکھ رہا ہوتا ہوں اور ہوتا کیا ہے۔

چھوٹے وڈے اَیانے سیانے
تے رُو رُو مارن ٹائیں
اُوئے آکھن بول ابو اک واری
تے کیوں کر گل کردا ناہیں

کوئی ادھر سے کہتا ہے ابا جی مجھ سے بات کرو۔ کوئی اِدھر سے کہتا ہے ابو جی بولتے کیوں نہیں ہو۔ فرماتے ہیں۔

عورت پیاری رُو کر آکھے
وے بول ذرا اک واری
بھائی کھڑے بلاون نالے
تے رُو کر بہن پیاری
ہن ماں پیاری تے باپ پیارا

دعا کرو اللہ تعالیٰ نو جوانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین! جن کی جوان اولاد چلی جائے اُن والدین کا کیا حال ہوتا ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق دے آمین! مگر عزرائیل نہیں دیکھتا موت نہیں دیکھتی کہ اس کے بچے یتیم ہو جائیں گے بیوی بیوہ ہو جائے گی۔ بوڑھے ماں باپ رُل جائیں گے۔ وہ نہیں دیکھتا اور نہ وہ باریاں دیکھتا ہے وہ نہیں دیکھتا کہ پہلے باپ کی باری ہے یا بیٹے کی باری ہے کہ دیکھتا ہے یہ تمہارے گہلن ایک عجیب واقعہ ہوا ہے۔ میں اُن دونوں بزرگوں کا جنازہ پڑھ کر آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو معاف فرمائے آمین!

اللہ تعالیٰ اعلیٰ مقام نصیب فرمائے آمین! چھوٹا بھائی فوت ہو رہا ہے اور بڑا پاس بیٹھا ہے کہتا ہے بھائی باری میری تھی اور چل تم دیئے ہو۔ باری میری تھی اور چل تم دیئے ہو۔ اتنی بات کہہ کر گھر آیا اور خود ہی مسافر ساتھ مل گیا۔ خود بھی ساتھ ہی دونوں بھائیوں کے جنازے میں اکٹھے پڑھا کر آیا ہوں۔ اے بھائیو! وہ باری نہیں دیکھتا ہے وہ نہیں دیکھتا کہ اس کے بچے یتیم ہو جائیں گے اس کی دوکان اکیلی رہ جائے گی۔ اس کے بچے یتیم ہو جائیں گے۔ وہ نہیں دیکھتا ہے فرماتے ہیں

ہن ماں پیاری تے باپ پیارا
کر کر پیار بلاوے
اُوئے آکھن بول بچہ اک واری
تے بولن تیرا بھاوے

اور ادھر کیا ہے فرماتے ہیں

جند نمانی کیوں کر بولے کہ بولتا ہے

کہتا نہیں کہ گھبراؤ نہیں میں تمہارے پاس ہوں۔ یقین جانو نہیں کہتا ہے یہ مولویوں نے تمہیں غلط بتایا ہے یہ نہیں کہتا کہ بیٹا تم نہ روؤ باپ سے گلے مل کر نہیں کہتا کہ تم نہ روؤ میں نے چھیننا ہی ہے ابھی آنے والا ہوں کچھ نہیں کہتا اور کہتا کیا ہے۔

جند نمانی کیوں کر بولے

تے آیو سو صدا الٰہی
پن مروڑ کے لے کر چلے
تے ڈاڈھے نے سخت سپاہی
جَد اُویاں جند اصلی تے آ پہنچے
اُوئے آکھے ہے کوئی منتر والا
دل دے وچ خیال کرے ہن
ملیا ای دیس نکالا

وہ فرشتے نہیں مڑتے مڑتے ہیں نہیں مڑتے صرف ایک ہستی تھی جس سے پوچھا ہے ورنہ کسی سے پوچھتے بھی نہیں ہیں۔ ایک ہی سرکار سے پوچھا ہے مشکوٰۃ میں لکھا ہے میں آج ہی پڑھ رہا تھا۔ جناب جبرائیل آئے کہتے ہیں سوہنیا ایک فرشتہ باہر کھڑا ہے تمہاری عیادت کے لیے آیا ہے۔ بیمار پرسی کے لیے آیا ہے۔ آسمان کے فرشتوں کا سردار ہے۔ سوہنیا بیمار پرسی کے لیے آیا ہے فرمایا آنے دو ایک دن بھی آیا دوسرے دن بھی تیسرے دن بھی چوتھے دن وہ نہ آیا۔ جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں سوہنیا آج عزرائیل علیہ السلام آیا ہے وہاں دروازہ پر کھڑا ہے اجازت مانگ رہا ہے کہ آگے آؤں کہ نہ آؤں۔ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آگے آجاؤ۔ جبرائیل علیہ السلام اجازت دے دو۔ عزرائیل علیہ السلام آگے چلے گئے۔ کسی کی کوٹھی میں داخل ہوتے وقت عزرائیل اجازت نہیں لیتا ہے۔ کہ دروازہ کھٹکھٹاتا ہے کہ فارغ ہو کہ نہیں ہو۔ فارغ ہو چودھری صاحب میں آجاؤں۔ دوکان دارو بیٹھے فارغ ہو کہ نہیں ہو۔ اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں دروازہ کھٹکھٹانا بھی وہ گوارہ نہیں کرتا وہ دور کھڑا ہوا دیکھتا ہے۔

﴿وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا o وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا o وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا o فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا o فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا o﴾ (النازعات:1-5)

وہ تو دور سے ہی دیکھتا ہے۔ جان تمہاری نکال کر اپنے راستے ہو جاتا ہے وہ انتظار نہیں کرتا کہ اس کی ماں بڑی دور ہے۔ اس کا باپ بڑی دور ہے اس کا بیٹا کراچی رہتا ہے اس کا

بیٹا سمندر پار گیا ہے وہ انتظار نہیں کرتا۔

جناب سلیمان علیہ السلام نے ایک دن کہا عزرائیل تم انصاف نہیں کرتے ہو۔ کئی بوڑھے ایڑیاں رگڑتے رہ جاتے ہیں تم لے کر نہیں جاتے ہو۔ کئی جوان ہوتے ہیں اور تم لے جاتے ہو اس سے پہلے بھی لے جاتے ہو۔ عزرائیل کہتا ہے حضرت جی بات سنو میں ساری زمین پر روزانہ پانچ چکر لگاتا ہوں۔ پہاڑوں میں، غاروں میں، سمندروں میں، پانی میں ہر جگہ پانچ مرتبہ جاتا ہوں اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق میری نظر میں ہے جس کا آسمانوں والا حکم دے میں اس کی جان قبض کرتا ہوں نہیں تو میں نے کبھی کسی سے کچھ نہیں کہا ہے۔

اے میرے بھائیو وہ نہیں دیکھتا ہے وہ کچھ نہیں دیکھتا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا پابند ہے جس طرح مولا کریم نے حکم دیا ہے اس طرح ہی کرتا ہے موت کی تیاری کرلو یہ دیکھ لو ہزار برس جیو گے گزرنا پھر بھی اسی راستہ سے ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں اگر میں اتنے سال زندہ رہوں تو پھر عزرائیل کہتے ہیں سرکار جانا پھر بھی ہے۔ رعایت کوئی نہیں جانا پھر بھی ہے کہنے لگے پھر اس طرح کرو میری تین خواہشات ہیں اگر میرے دن قریب آ گئے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا اختیار دیا ہے تو پھر میری تین خواہشات ہیں۔ میری جان اُس وقت قبض کرنا جب میں بیت المقدس کی سرزمین کے اندر ہوں۔ میری جان اس وقت قبض کرنا جب سامنے بیت المقدس ہو میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ میں اپنی قبر اپنے ہاتھ سے ہی کھودلوں۔ یہ تین میری خواہشات ہیں میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی قبر خود ہی اپنے ہاتھ سے نکال لوں۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ وہ رب کا نبی تھا۔ تھوڑا سا دور نکلا تو فرشتے قبر کھود رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے زمین اکٹھی کردی۔ بیت المقدس کے قریب ہی فرشتے قبر کھود رہے تھے موسیٰ علیہ السلام گئے اور کہنے لگے بھائی یہ کس کی قبر ہے۔ فرشتے کہتے ہیں وہ انسان بن کر لگے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں۔

سرکار یہ اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندے کی قبر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کی کہتے ہیں مگر اجازت دو تو میں بھی حصہ ڈال لوں۔ میں بھی تمہارے ساتھ مل کر کوئی دو چار ٹپے مٹی

کے باہر پھینک لوں۔ دیکھو یہ بڑا نیک کام ہے۔ قبریں کھودنا بڑا نیک کام ہے ایک تو ہوتا ہے یہ کفن الٹار نے ایک ہوتا ہے قبریں کھودنا یہ بڑا نیک کام ہے۔ اتنا نیک کام ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے قیامت والے دن ایک بندے کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کی ایک چھوٹی سی مٹی کی مٹھی تھی وہ میں نے سنبھال کر رکھی تھی لاؤ۔ فرشتے لے آئیں گے آقا فرماتے ہیں ایک پلڑے میں ایک مٹھ مٹی کی اور ایک طرف سارے گناہ ہوں گے۔ وہ مٹھ مٹی کی سارے گناہوں سے بھاری ہو جائے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کیا ہے۔ فرمایا وہ جو اس نے مسلمان کی قبر پر مٹھ بھر کر مٹی کی پھینکی تھی ایک مٹھ مٹی کی جو قبر پر ڈالی تھی میں نے وہ سنبھال کر رکھی ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے بھلائی کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اگر اجازت دو تو میں بھی رب کے نیک بندے کی قبر کھود لوں۔ تمہارے ساتھ حصہ ڈال لوں۔ فرشتے کہنے لگے جی بالکل ٹھیک ہے۔ آپ بھی ضرور ساتھ لگیں موسیٰ علیہ السلام نے بھی کھدال پکڑ لی۔ مٹی اٹھا اٹھا کر باہر پھینکنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کی قبر ہے۔ جب قبر تیار ہوگئی وہ کہتے ہیں سرکار وہ آدمی آپ جتنا ہی ہے ذرا اندر لیٹ کر دیکھو تو سہی کہ قبر پوری ہے کہ نہیں۔ موسیٰ علیہ السلام قبر میں لیٹ گئے ادھر سے عزرائیل آ گیا تیار ہو جاؤ سرکار تیار ہو جاؤ۔ حضرت جی تیار ہو جاؤ موسیٰ کو فکر پڑ گئی کہتے ہیں دو وعدے باقی ہیں میرے تو رب کے ساتھ تین وعدے تھے فرشتہ کہتا ہے کیا کہتے ہیں ایک تو قبر میں اپنے ہاتھوں سے کھودوں انہوں نے کہا دیکھ لو قبر آپ نے اپنے ہاتھ سے کھودی ہے۔ ساتھ ملے ہو کہ نہیں کہتے ہیں دوسرا کہ ایک ارضِ مقدس ہو یعنی کہ بیت المقدس کی زمین ہو۔ شام کا علاقہ ہو۔ عزرائیل کہنے لگے سرکار یہ شام ہی کا علاقہ ہے۔ یہی زمین ہے کہنے لگے میں بیت المقدس آخری بار دیکھنا چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عزرائیل بیت المقدس اُٹھا کر ان کی آنکھوں کے آگے کر دو یہ ہے اللہ۔ اُٹھا کر بیت المقدس فرشتے نے سامنے کر دیا۔ وہاں لیٹے ہوئے ہی جان نکال لی۔

اے بھائیو! یہاں انبیاء کو مہلت نہیں ملتی تو تم کون ہو تم کس باغ کی مولی ہو۔ تیاری کرو یہاں ان کو مہلت نہیں ملتی جنہوں نے اپنا تن من دھن سب کچھ جناب محمد ﷺ پر قربان کر دیا ہے۔ اس مہینہ کو کہتے ہیں جمادی الثانی ایک جماد الاولیٰ ہے یہ جمادی الثانی ہے۔ اس مہینہ کی سات تاریخ کو یعنی کہ سات جمادی الثانی کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غسل کیا۔ سات تاریخ کو ابوبکر نے غسل کیا جو مسلمانوں کا موجودہ حکمران تھا۔۔ امیر المؤمنین تھا وہ کیسا تھا میرے بھائیو کیسا تھا یہ دیکھنا اُن کی زندگی پڑھ کر دیکھ لو۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مدینہ سے باہر مدینہ کے کنارے پر ایک بوڑھی اماں رہتی تھی جو آنکھوں سے نابینا تھی۔ چل پھر نہیں سکتی تھی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرا دل کیا کہ میں اُس بوڑھی ماں کی خدمتیں کر آؤں اس کے لیے پانی بھر آؤں اس کی بکریوں کا دودھ دھو آؤں۔ اس کے گھر جھاڑوں لگا آؤں اس بڑھیا کے لیے پانی بھر آؤں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جاتے ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

میں اذان سے پہلے ہی چلا گیا۔ میں نے جا کر دیکھا اس بڑھیا کی جھونپڑی میں جھاڑو بھی لگا تھا اور پانی بھی بھرا تھا کوئی آدمی پہلے ہی اس بڑھیا کی خدمتیں کر گیا تھا، کوئی آدمی پہلے ہی اس بی بی کی حفاظتیں کر گیا تھا، کہتے ہیں میں دوسرے دن گیا۔ پھر بھی اسی طرح تھا میں تیسرے دن گیا پھر بھی اسی طرح تھا میں نے کہا کہ آج میں نے صبح صبح آنا ہے دیکھنا ہے کہ یہ سعادتیں کون حاصل کرتا ہے خدمتِ خلق کون کرتا ہے رب کی مخلوق کی خدمت کون کرتا ہے بوڑھوں کی خدمت کون کرتا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں صبح صبح چلا گیا۔ میں جس وقت اس مقام پر پہنچا تو میں نے دیکھا ایک آدمی نے چادر لی ہوئی ہے اپنا منہ چھپایا ہے وہ اس بڑھیا کی جھونپڑی سے باہر نکل رہا ہے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں پیچھے پیچھے وہ آگے آگے میں نے کہا السلام علیکم سرکار السلام علیکم عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ کون ہے؟ جو بڑھیا کی خدمتیں کر رہا ہے میں نے کہا السلام علیکم سرکار نے منہ برہنہ کیا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

میں نے دیکھا کہ امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں ہمارا حکمران ہے میرے اٹھنے سے پہلے بڑھیا کی خدمتیں کر رہا ہوتا ہے یہ ابوبکر ہیں یہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے جس نے سانپ کے کئی ڈنگ لگوا لیے تھے۔ لیکن اپنی ایڑھی نہیں ہلائی کہ کہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند خراب نہ ہو جائے۔ یہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں میرے اور تیرے پیرومرشد فرماتے ہیں جس نے بھی میرے اوپر خرچ کیا ہے میں اس کا بدلہ چکا چکا ہوں اگر کسی نے میرے ساتھ نیکی کی ہے تو میں اس کا بدلہ دے چکا ہوں۔ اللہ کے پاک نبی فرماتے ہیں ایک شخصیت ابوبکر کی ہے جس کی نیکیوں کا بدلہ میں نہیں دے سکا میرا رب ہی دے گا یہ کونسا ابوبکر ہے جو نبی کے ساتھ ہر مقام پر سفر میں میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے حضر میں میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے قبر میں میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے حوضِ کوثر پر میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے جنت میں میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ قرآن میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے ہر جگہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ یہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جس کے بارہ میں کسی نے کہا ہے:

ہر چمن چمن ہر کلی کلی
صدیق عمر عثمان و علی رضی اللہ عنہم اجمعین
ہر نگر نگر ہر گلی گلی
صدیق عمر عثمان و علی رضی اللہ عنہم اجمعین
اُو جھڑا پھر گیا نبیؐ نال گلی گلی
ہر چمن چمن ہر کلی کلی

میں نے وعدہ کیا تھا ایک دن سارے شعر سناؤں گا

اک میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دا یار پیارا
جندا ناں سن کمبندا کفر سی سارا
سوہنا عمر بہادر رب دا ولی
ہر چمن چمن ہر کلی کلی

اک شرم وحیا والا نصب العین
عثمان پیارا ذوالنورین
آ بیعت کیتی جس دی سیّدنا علی رضی اللہ عنہ
ہر چمن چمن ہر کلی کلی

آ گے سن لو!

سوہنا علی بہادر شیر خدا

لوگ کہتے ہیں کہ ہم علی رضی اللہ عنہ کو نہیں مانتے ہیں۔ میں کہتا ہوں ہم جس آنکھ سے ابو بکر کو دیکھتے ہیں اُسی آنکھ سے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں۔

سوہنا علی بہادر شیر خدا
سوہنا لقب بھی جس دا اسد اللہ

مگر ایک فکر مجھے رہتی ہے کہیں اپنی امت کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ قیامت والے دن دیکھ کر رب کو یہ ہی نہ کہہ دیں کہ یا اللہ یہ بے کار مال میرے لیے ہی رکھا تھا، یہ بھنگی، شرابی یہ ننگے اوپر سے نیچے سے یہ میرے لیے رکھے تھے، میں کبھی کبھی سوچتا ہوں۔ اگر ہمارا کوئی اہلحدیث سر سے ننگا نماز پڑھے۔ تو لوگ کہتے ہیں کہ گستاخ ہے۔ یہ سر سے ننگا نماز پڑھ رہا ہے۔ اگر اس کی گردن میں بھی کوئی چیز نہ ہو۔ نیچے بھی کچھ نہ ہو تو کہتے ہیں یہ پہنچا ہے وہ ننگا تر ننگا پہنچا ہے جس کا سر ننگا ہو وہ گستاخ ہے بھائیو! سوچو کچھ سوچو اللہ تعالیٰ نے دماغ دیا ہے کچھ سوچو ہم سر ننگا رکھیں تو ہم گستاخ ہیں ہمارے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ ہاتھ کھڑا کرو کون اہلحدیثوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا۔ ان سے مصافحہ نہ کرنا نکاح ٹوٹ جائے گا۔ کیوں یہ سر سے ننگے نماز پڑھتے ہیں۔

وہ اوپر سے بھی ننگا نیچے سے بھی ننگا اس کو کچھ نہ کہنا یہ پہنچی سرکار ہے پتہ نہیں ہم میں کیا نقص ہے ان میں کیا کرامت ہے یہ سن لو!

سوہنا علی رضی اللہ عنہ بہادر شیرِ خدا

سوہنا لقب بھی جس دا اسد اللہ
سوہنا رب دا ولی
سوہنا شیر جلی نالے حق دا ولی

اگلی بات سن لو!

اے تے چارے ای میرے نبی ﷺ دے بیلی

دوست تھے کہ نہیں دوست تھے، کوئی ان کا اکھ رب کی قسم توڑ نہیں سکا یارو اگر ابوبکر اور عمر کا نام نہ لیں۔ تو تاریخ اسلام کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ اسلام کی تاریخ کا آغاز کہاں سے ہوگا اگر ان تینوں کو چھوڑ دیں تو۔

اے تے چارے ای میرے نبی دے بیلی
پھل گلاب نے وانگ چنبیلی
جیہڑا مندا نئی ایناں چاراں نوں
شالا روندا پھرے اُو گلی گلی

آمین کہہ دینا۔

جیہڑا مندا نئی ایناں چاراں نوں
شالا روندا پھرے اُو گلی گلی

پھر سن لو۔

اے تے چارے ای میرے نبی دے بیلی
پھل گلاب نے وانگ چنبیلی
جیہڑا مندا نئی ایناں چاراں نوں
شالا روندا پھرے اُو گلی گلی

یہ دیکھ لو جس نے سب کچھ تن من دھن میرے مصطفیٰ ﷺ پر نچھاور کر دیا ہے آج اس کی باری آ گئی ہے سات جمادی الثانی ہے جناب تیرہ ہجری ہے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سات والے دن غسل کرتے ہیں بخار ہو جاتا ہے بیماری میرے مصطفیٰ ﷺ کی بھی وہی ہے میرے صدیق کی بھی وہی ہے صدیق رضی اللہ عنہ کی بیماری بھی وہی میرے نبی ﷺ کی بھی وہی ہے قلعہ خیبر فتح ہوا ایک یہودن نے میرے مصطفیٰ ﷺ کو جناب ایک بکری کے شانے کے اندر بکری کی دستی میں میرے مصطفیٰ ﷺ کو زہر پیش کی آقا نے ایک دو لقمے لیے وہ بوٹی بول پڑی سرکار مجھ میں زہر ہے لیکن زہر کا اثر ہو چکا تھا میرے صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ساتھی کھانا کھا رہا ہے غالباً عثمان بن کندہ رضی اللہ عنہ یہ کھانا کھا رہا ہے جس وقت کھانا کھا رہے ہیں یہ یہودی کھانا لایا تھا۔ وہ ساتھی بول کر سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا۔ سرکار میری اور آپ کی موت ایک ہی دن آئے گی۔ اس کھانے کے اندر اس قسم کا زہر ہے جس کا سال میں اثر ہو گا اس قسم کی زہر ہے وہ آدمی ساتھ والا اُس کی بھی طبیعت خراب ہوگئی۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بھی طبیعت خراب ہوگئی۔ سات کو غسل کیا بخار ہو گیا سر درد ہو گئی چلتے چلتے وہ دن آئے ماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس ہیں آپ فرماتے ہیں اے میری بیٹی عائشہ بات سنو آج کونسا دن ہے۔

ماں جی کہتی ہیں ابا جی آج سوموار ہے آج سوموار کا دن ہے اتنی دیر کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر تریسٹھ سال پوری ہوگئی ہے سوموار کا دن ہے تریسٹھ سال عمر پوری ہوگئی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بیٹی میرے محبوب کی عمر بھی اتنی تھی ہوسکتا ہے آج رات میں تم سے جدا ہو جاؤں رات ہو جاتی ہے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آخری وقت ہے وصیت کرنا شروع کر دیتے ہیں فرماتے ہیں میں نے سوا دو سال خلافت کی ہے۔ اور میرا سالانہ وظیفہ جو تھا وہ چھ ہزار درہم سالانہ تھا اس کا حساب کرو کہ کل کتنی رقم بنتی ہے وہ ساری رقم کا حساب کر کے اتنے پیسے بیت المال کے اندر جمع کروا دیئے کہتے ہیں میرا ترکہ پیچھے دیکھو کیا ہے دیکھا گیا ایک حبشی غلام ایک اونٹنی حبشی غلام جو خدمتیں کرتا تھا مہمانوں کی خدمتیں اور ایک اونٹنی ہے یہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وراثت ہے۔ ایک اونٹنی اور ایک حبشی غلام فرمایا جاؤ یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پیش کر دو۔ میں نہیں چاہتا کہ عوام کا مجھ پر ایک پیسے کا بھی حق رہ جائے۔ آپ

فرماتے ہیں بیٹی بات سنو مجھے نئے کپڑوں میں غسل نہ دینا اپنی بیوی کو وصیت کرتے ہیں میری بیوی عصمیٰ مجھے غسل تم نے دینا ہے ایک صحابی ساتھ ملا ہے۔ وہ پانی ڈال رہے ہیں بیوی غسل دے رہی ہے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غسل دے رہی ہے۔ فرماتے ہیں بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا میرے یہ جو کپڑے ہیں یہ دھولو یہ کپڑے دھوکر خشک کرلو۔ مجھے ان پرانے کپڑوں میں ہی غسل دینا بیٹی کہتی ہے ابا جی کیا ہمارے پاس اتنے بھی پیسے نہیں ہیں کہ ہم آپ کے لیے نیا کفن خرید سکیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بیٹی نئے کپڑوں کی ضرورت زندہ بندوں کو ہوتی ہے آگے معاملہ نیکیوں کے ساتھ ہے۔ اگر میری نیکیاں ہوئیں تو اللہ تعالیٰ مجھے جنت کا ریشم پہنا دیں گے اتنی بات کی اور زندگی کو خیر باد کہہ کر اپنے مالک حقیقی کے پاس چلے گئے اور قبر مبارک جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آمنہ کے لال کے پاس بی بی جی عائشہ کے حجرہ میں ہے۔ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کے برابر میرا سر رکھ کر مجھے دفنا دیا جائے۔

وہاں جوڑیاں سوئیں ہیں۔ قیامت تک سوئیں رہیں گی۔ اکٹھے اُٹھیں گے اور اکٹھے جنت کو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ جہاں ہو گے موت وہاں ہی آئے گی۔ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ چاہے قلعوں میں چلے جاؤ۔ چاہے میدانوں میں چلے جاؤ۔ موت سے محفوظ نہیں رہو گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں موت کی فکر نصیب فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



نبی پاک ﷺ کے بیٹے اور بیٹیاں

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا ○ مَّلْعُوْنِيْنَ أَيْنَمَا ثُقِفُوْا أُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ○﴾

[الاحزاب: 59 تا 61]

ہر قسم کی حمد وثنا اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود وسلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔

دوستو! بزرگو! سورۃ احزاب کی تین آیات تمہارے سامنے پڑھی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اور مجھے اور تمہیں سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

دوستو، بزرگو! پچھلے جمعہ تم احباب نے نبی ﷺ کی بیویاں اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن اجمعین کے بارہ میں سنا اور آج انشاء اللہ اللہ کی توفیق کے ساتھ اس کی رحمت اور برکت کے ساتھ میرا دل کرتا ہے کہ تمہیں نبی ﷺ کی بیٹیوں اور آپ ﷺ کے بیٹوں کے متعلق بتاؤں۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب جناب محمد کریم ﷺ کو کتنے بیٹے عطا فرمائے۔ اور کتنی بیٹیاں عطا فرمائیں۔ بعض لوگوں کا یہ غلط خیال ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ایک ہی بیٹی تھی یہ بالکل غلط بات ہے وہ لوگ یہ کہتے ہیں جو باقی بیٹیاں تھیں۔ وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پہلی اولاد تھیں۔ پہلے خاوندوں میں سے تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن کے اندر یہ اسلوب بیان کیا ہے۔

جب بیٹیوں کے بارہ میں آیا ہے۔ اس وقت اللہ پاک نے "بـنـات" کا کلمہ استعمال کیا ہے۔ اور جس خاوند کی جس عورت کی پہلی بیٹیاں ہیں اُن کو قرآن نے بیٹیاں نہیں کہا۔ بلکہ "رَبَائِبَ" کہا ہے۔ "رَبِيبَ" کا کلمہ استعمال کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر قرآنِ کریم کے اندر ان کلمات کے ساتھ ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ فرمایا:

يَـا أَيُّهَـا الـنَّـبِـيُّ قُـلْ اے میرے نبی جنابِ محمد رسول اللہ سب پیار محبت سے (ﷺ) کہا کرو اور گھٹنے چھوڑ کر بیٹھا کرو اور سویا نہ کرو اگر اللہ تعالیٰ نے قبر میں اچھی نیند نصیب فرمائی تو پھر ہزاروں سال سونا ہے۔ فرمایا: "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ" اے میرے محبوب نبی محمد ﷺ "قُلْ أَزْوَاجِكَ" اے میرے محبوب جی اپنی بیویوں سے یہ بات کہہ دو۔

وَبَنَاتِكَ اور اپنی بیٹیوں سے بھی یہ بات کہہ دو۔ بنت رب نے نہیں کہا۔ بیٹی نہیں کہا۔ بلکہ بیٹیاں فرمایا ہے۔ "قُلْ لِأَزْوَاجِكَ" اے میرے محبوب جی اپنی بیویوں سے بھی یہ بات کہہ دو۔ اپنی بیٹیوں سے بھی یہ بات کہہ دو۔ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِينَ اور مومن عورتوں کو بھی یہ بات کہہ دو۔ مومنوں کی بیویوں کو بھی یہ بات کہہ دو۔ اللہ جی کیا کہوں۔ فرمایا يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ جب یہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں تو اپنی چادریں لٹکا کر نکلا کریں۔ منہ پر پردہ کر کے نکلا کریں۔ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ اس لیے کہ جو منافقین بے دین لوگ عورتوں کو مذاق کرتے ہیں ان کو پتہ چل جائے۔ یہ جو عورتیں جا رہی ہیں۔ یہ یا تو نبی ﷺ کی بیویاں ہیں۔ یا نبی ﷺ کی بیٹیاں ہیں۔ یا پھر مومنوں کی بیویاں ہیں۔ فرمایا: وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اللہ پاک فرماتے ہیں میں غفور رحیم ہوں۔ جو گزر گئی ہیں۔ میں وہ تمہاری معاف کر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ ﷺ کو گیارہ بیویوں میں سے صرف دو بیویوں میں سے اولاد عطا فرمائی ہے۔ پہلی بیوی میرے مصطفیٰ ﷺ کی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں اللہ کے نبی نے جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ تو پہلی مرتبہ اللہ پاک نے بیٹا عطا فرمایا۔ میرے مصطفیٰ ﷺ نے اس کا نام قاسم رکھا۔ پہلے بیٹے کا نام میرے مصطفیٰ نے قاسم رکھا۔ اللّٰـه

اکبر اللہ۔

جب قاسم جناب پاؤں پر چلنے لگے۔ چلنے پھرنے لگ پڑے۔ پاؤں پر چلنے لگ پڑے۔ تو اللہ پاک نے اپنے محبوب سے یہ بیٹا چھین لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ ﷺ کو یہ دیا ہوا بیٹا چھین لیا۔ اور اس بیٹے کے بعد اللہ پاک نے اپنے مصطفیٰ ﷺ کو بیٹی عطا فرمائی۔ اُس کا تذکرہ میں بعد میں کروں گا۔ اس کے بعد اللہ پاک نے اپنے مصطفیٰ ﷺ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا۔ میرے مصطفیٰ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔ عبداللہ نام رکھا اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے سب سے اچھے نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ اچھے نام رکھا کرو۔ پیارے پیارے نام رکھا کرو۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے باب الادب یعنی کتاب الادب کے اندر امام بخاری نے باب باندھا ہے۔ اور جناب مشکوٰۃ کی روایت ہے اللہ کے نبی نے فرمایا ہے سوہنے سوہنے نام رکھا کرو۔ قیامت والے دن تمہیں تمہارے باپوں کے نام سے آواز دی جائے گی۔

دوسرے بیٹے کا نام میرے مصطفیٰ ﷺ نے عبداللہ رکھا اور لقب طیب رکھا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے لقب طاہر رکھا۔ اللہ اکبر اللہ

جب عبداللہ بھی فوت ہو گئے۔ تو مکہ والوں نے میرے مصطفیٰ ﷺ کو طعنے دیئے میرے مصطفیٰ ﷺ کو بولیاں ماریں کہنے لگے ان کی نرینہ اولاد فوت ہو گئی ہے۔ اللہ کا نبی جب تک زندہ ہے اُتنی دیر تک میرے مصطفیٰ ﷺ کا نام رہے گا اولاد نرینہ ہو تو آگے نسل چلتی ہے۔ اللہ کے نبی دنیا چھوڑ جائیں گے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کو مکہ کے کافر کہتے ہیں۔ ان کا کسی نے نام بھی نہیں لینا ہے۔ میرے نبی ﷺ بڑے پریشان ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے قرآن نازل کر دیا فرمایا:

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ○﴾ (الکوثر :1-3)

اللہ پاک فرماتے ہیں۔ اے میرے محبوب گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ہم نے

آپ ﷺ کو حوضِ کوثر عطا فرما دیا ہے۔ یا کثرت عطا فرما دی ہے۔

اللہ کے لیے نمازیں پڑھو اور قربانیاں کرو۔ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ o یہ جو بندے سوہنیا تمہیں کہتے ہیں۔ کہ تمہارا کسی نے نام بھی نہیں لینا ہے۔ ان بے ایمانوں کا کسی نے نام نہیں لینا ہے۔ سوہنیا تمہارا نام تو قیامت کی دیواروں تک رہے گا بلکہ اللہ پاک نے اپنے محبوب سے وعدے کیے۔

﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ o وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ o الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ o وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ o﴾ (الانشرح:1تا 4)

اللہ پاک فرماتے ہیں۔ اے میرے محبوب ہم نے تمہاری شان بلند کر دی ہے۔ تمہارے چرچے بلند کر دیئے ہیں۔ فرمایا یا اللہ کتنے بلند کیے ہیں۔ فرمایا جہاں تک میری خدائی ہے۔ وہاں تک تمہاری مصطفائی ہے۔ فرمایا ان کا کسی نے نام بھی نہیں لینا ہے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کا نام آج بھی باقی ہے۔ کل کو بھی باقی رہے گا اور قیامت تک باقی رہے گا اور قیامت کو سرداریاں بھی میرے مصطفیٰ ﷺ کی ہوں گی۔ اور کبھی کسی نے ابوجہل کا نام رکھا ہے کسی کافر، مشرک، بے ایمان، کسی یہودی، عیسائی نے اپنے بیٹے کا نام آج تک ابوجہل رکھا ہو وہ نہیں رکھتے۔

حالانکہ امیر ترین آدمی تھا، مکہ کا چودھری تھا، لیکن اپنے بیٹے کا نام کوئی بھی ابوجہل رکھنے کو تیار نہیں اور میرے مصطفیٰ ﷺ کا نام غیر مسلم بھی رکھنے کے لیے تیار ہیں۔ اللہ اکبر اللہ۔ اور تیسرا بیٹا اللہ پاک نے میرے مصطفیٰ ﷺ کو مدینہ طیبہ کے اندر ماں جی ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا ان میں سے عطا فرمایا۔ اور میرے مصطفیٰ ﷺ نے باباجی خلیل کے نام پر ابراہیم نام رکھ دیا۔ اللہ اکبر اللہ۔

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ جب جھولے میں سوئے ہوتے تھے، تو جھولا بھرا بھرا نظر آتا تھا۔ آپ فرماتے ہیں اگر ابراہیم زندہ رہتے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو نبی بنا دینا تھا لیکن زندہ نہیں رہے۔ کیونکہ آمنہ کے لال آخری نبی ہیں۔ جب ابراہیم سترہ مہینوں



کے ہو گئے۔ بخاری کی حدیث ہے۔ سترہ مہینوں کے ہو گئے اور ایک روایت میں ہے۔ اٹھارہ مہینوں کے ہو گئے۔ تو سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ میرے مصطفیٰ ﷺ کا بیٹا ابراہیم بیمار ہو گیا۔ بیٹوں کے صدمے بڑے ہوتے ہیں۔ سیدہ زینب اس طرح کر کے اپنے بھائی کو میرے مصطفیٰ ﷺ کی گود میں بٹھا دیتی ہیں اللہ کے نبی ﷺ اس طرح کر کے اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے جا رہے ہیں۔ ساتھ آسمانوں کی طرف دیکھتے جا رہے ہیں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

((يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِفِرَاقِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ .))

اے ابراہیم تمہاری جدائی میں میں بہت پریشان ہوں۔ اگر کسی مردے کے اُوپر وین کرنا جائز ہوتا تو اے میرے بیٹے ابراہیم میں ایسا وین کرتا کہ قیامت تک کے لیے مثال بن جاتی۔ لیکن میں تو وہی کہوں گا جو اللہ پاک نے حکم دیا ہے۔

﴿الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۝﴾

(البقرہ:156)

بیٹے نے آخری سانس لی اور میرے مصطفیٰ ﷺ کی گود خالی ہو گئی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے بیٹے کا ابھی دودھ باقی تھا۔ حکم ہے نا کہ اپنی اولاد کو دو سال تک دودھ پلاؤ۔ بچوں کو دو سال تک دودھ پلاؤ قرآن کہتا ہے۔ مگر عورتیں کہتی ہیں کہ فیڈر ہی چوسیں گے۔ ہم اتنے قابل نہیں کہ بچوں کو دودھ پلائیں۔ پھر وہ فرمانبردار بھی بڑے ہوتے ہیں ما اُنہوں نے ماں کا دودھ پیا ہو تو اُن کو پتہ ہو کہ ہم نے ماں کا دودھ پیا ہے جس نے پیا ہی فیڈر کا ہو جو بڑا ہی فیڈر پر ہوا ہو۔

تو اس نے پھر ماں کی قدر کیا کرنی ہے۔ آگے بچے ماؤں کا دودھ پیتے تھے تو صحت مند ہوتے تھے طاقت ور ہوتے تھے۔ اب پیدا ہوتے ہیں بیماریاں ختم نہیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ماں کے دودھ کی تاثیر رکھی ہے اللہ اکبر اللہ۔

یہ دودھ کی تاثیر ہے بچہ چاہے کسی کا ہو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں پلانے والی کوئی ہو۔ آمنہ کے لال فرماتے ہیں اس ماں کا درجہ اس طرح ہی ہے جس طرح حقیقی ماں کا درجہ ہے۔ یہ دودھ کی برکتیں ہیں میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے ابراہیم کا ابھی دودھ پورا نہیں ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ نے میرے ابراہیم کے لیے جنت کی حوریں تیار کر دی ہیں۔ یہ تین بیٹے تھے میرے مصطفیٰ ﷺ کے نرینہ اولاد۔ جو بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ کیونکہ اللہ پاک نے یہ نبوت والا سلسلہ بند کرنا تھا۔ سنو اب میرے مصطفیٰ ﷺ کی بیٹیاں جو قرآن نے تذکرہ کیا ہے۔ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ پہلی بیٹی میرے مصطفیٰ ﷺ کی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کی عمر انتیس سال کی ہے اور زینب رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔ میرے نبی ﷺ نے نام زینب رکھا۔ زینب بڑی صحت مند تھیں۔

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔

((اَفْضَلُ بَنَاتِ اَصِیْبَتْ فِیْهِ .))

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں یہ میری بیٹی مجھے بڑی پیاری ہے۔ اس کو دُکھ آئے ہیں تو میری وجہ سے آئے ہیں۔

تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جب جوان ہوئیں بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن کا بیٹا سیدنا ابوالعاص رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ میرے مصطفیٰ ﷺ نے نکاح کر دیا۔ سیدہ مسلمان پہلے دن ہی ہو گئیں۔ ابو العاص نے ابھی کلمہ نہیں پڑھا۔ بدر کی لڑائی ہوئی تو یہ ابو العاص میرے مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ لڑنے کے لیے آیا ہے قیدی بن جاتا ہے قیدی ہو جاتا ہے۔ رب کی قدرتیں دیکھو۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کا داماد لڑنے کے لیے آیا ہے یہ بھی قیدی اور میرے نبی ﷺ کا چچا عباس یہ بھی آیا ہے یہ بھی قیدی ہو گیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بھائی عقیل یہ بھی آیا ہے یہ بھی قیدی ہو گیا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ۔

قیدیوں کے فیصلے ہو رہے ہیں فدیہ لیا جا رہا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اے میرے چچا عباس چچا بیس ہزار یا اٹھارہ ہزار دینار ادا کر دو۔ بارہ ہزار بھتیجے عقیل کا ادا کر دو۔ سیدنا

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے میرے بھتیجے محمد ﷺ یہ پتہ ہے کہ میرے پاس اتنے درہم موجود ہیں۔ میرے نبی ﷺ تھوڑے سے مسکرائے آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میرے چچا عباس (رضی اللہ عنہ) جو گھر سے چلتے وقت سیڑھیوں کے نیچے روپیوں کا گھڑا دبا کر آئے ہو۔اور میری چچی سے کہہ کر آئے ہو۔ میں بدر کی لڑائی میں چلا ہوں۔ اگر مجھے کوئی حرج مرج ہو جائے۔تو یہ روپیوں کا گھڑا دبایا ہوا ہے نکال لینا اللہ اکبر اللہ!

عباس (رضی اللہ عنہ) سمجھ گئے کہتے ہیں مجھے یقین ہو گیا کہ محمد ﷺ اللہ کا سچا نبی ہے کیوں کہ کسی کو پتہ ہی نہیں میری بیوی اور میرے بغیر مگر آسمانوں والے نے محمد ﷺ کو بتا دیا ہے۔ بی بی زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی رہائی کے لیے ہار بھیجا۔ موتیوں کا ہار جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جہیز کے اندر دیا تھا۔ ماں جی زینب رضی اللہ عنہا یہ موتیوں کا ہار میرے مصطفیٰ ﷺ کو بھیج دیتی ہیں اور کہتی ہیں کہ میرے ابا جی کو جا کر کہہ دینا۔تمہاری زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک ہار ہی تھا۔ اور چیز کوئی نہیں تھی اللہ کے نبی ﷺ نے یہ ہار پکڑا ہے میرے مصطفیٰ ﷺ روتے جا رہے ہیں۔ آنکھوں سے ترپ ترپ آنسو جا رہی ہیں۔آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین پتہ ہے یہ ہار کون سا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں اے اللہ کے رسول ہمیں تو نہیں پتہ کون سا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔یہ تو وہی ہار ہے جو میری خدیجہ رضی اللہ عنہا نے میری زینب رضی اللہ عنہا کو جہیز کے اندر دیا تھا۔ آج تو مجھے میری خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آ گئی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اگر مجھے اجازت دو تو میں اپنی بیٹی کا ہار واپس کر دوں۔ بیٹیاں والے ہونا۔ اللہ اکبر اللہ۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ہار میرے مصطفیٰ ﷺ واپس کر دیتے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اے ابو العاص! آؤ نہ میرے ساتھ پکا وعدہ کرو۔مکہ جاتے ہی میری زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ بھیج دینا۔ میں اس عوض کے اندر تمہیں آزاد کرنے لگا ہوں۔ ابو العاص پکا وعدہ کرتے ہیں مکہ پہنچ جاتے ہیں کہتے ہیں اے زینب رضی اللہ عنہا میں تمہارے بابا سے وعدہ کر آیا ہوں۔تم مدینہ چلی جاؤ۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اُونٹ کے اوپر بیٹھ جاتی ہیں مدینہ کی تیاری کر لیتی ہیں۔ راستہ میں

جاتے جاتے ھبار بن اسود نامی بندہ یہ دور سے دیکھتا ہے کہتا ہے یہ تو اُس نبی ﷺ کی بیٹی ہے جس نے ہمارا بوجہل مروایا ہے۔ عتبہ مروایا ہے۔ یہ زور سے نیزہ مارتا ہے بی بی زینب رضی اللہ عنہا اُونٹ سے زمین پر گر پڑتی ہیں۔ پیٹ چیر جاتا ہے۔ حمل ضائع ہو جاتا ہے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اس طرح مظلومانہ حالت مدینہ پہنچ جاتی ہیں میرے مصطفیٰ ﷺ نے دیکھا کہ بیٹی پریشان ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اے زینب رضی اللہ عنہا کیا بات ہے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ابو جی مجھے ھبار بن اسود نے نیزہ مارا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جس نبی نے کبھی کسی کو بددعا نہیں دی۔ آج بیٹی کا معاملہ آیا ہے۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین غور سے سن لو۔ ھبار بن اسود اگر کعبۃ اللہ کے غلاف سے بھی چمٹا مل جائے تو وہاں ہی گردن اُڑا دینا۔ بیٹیوں کے معاملے بڑے مشکل ہوتے ہیں۔ دیکھو نہ کسی کی بچی کہیں بیاہی ہو۔ وہ پریشان کرنے والا ایک بندہ جس کی بچی کہیں بیاہی ہے۔ اس کا باپ کہتا ہے میں نے اس گاؤں نہیں جانا ہے۔ اس بستی میں نہیں جانا۔ انہوں نے میری بیٹی کو پریشان کیا ہے۔ حالانکہ پریشان کرنے والا ایک بندہ ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ ! بھائیو دعا کرو اللہ تعالیٰ بیٹیاں دے تو قسمت بھی اچھی بنا دے۔ آمین!

بہت مشکل معاملات ہوتے ہیں۔ اللہ پاک نے بی بی زینب رضی اللہ عنہا کو ایک بیٹی اور ایک بیٹا عطا فرمایا۔ بیٹے کا نام عبداللہ ہے۔ بیٹے کا نام میرے مصطفیٰ ﷺ نے نواسے کا نام عبداللہ رکھا ہے۔ اور بیٹی کا نام امامہ رضی اللہ عنہا رکھا ہے۔ یہ وہ ہی بیٹا عبداللہ ہے۔ جس کو میرے مصطفیٰ ﷺ نے فتح مکہ والے دن اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھایا ہے۔ یہ اللہ کے نبی کے نواسے اور آقا کی اونٹنی پر پیچھے بیٹھا ہوا ہے۔ ابھی جوان نہیں ہوئے ہیں۔ مدینہ آئے تو بیمار ہو جاتے ہیں۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ آقا بیٹھے تھے اپنی لونڈی کو بھیجتی ہیں کہ جا کر میرے ابا جی کو کہہ دو۔ میرا بیٹا بیمار ہے۔ جلدی آؤ۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ میری زینب رضی اللہ عنہا کو جا کر کہہ دو اللہ تعالیٰ یہ چیزیں دینے والا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی لینے والا ہے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا

فرماتی ہیں ابا جی اللہ تعالیٰ کا واسطہ ہے میرے بچے کی جان نکل رہی ہے ضرور تشریف لائیں۔ میرے نبی جاتے ہیں سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یہ بھی ساتھ جاتے ہیں۔ میرے نبی ﷺ دیکھتے ہیں کہ نواسے کی جان نکل رہی ہے سیدہ زینب کا بیٹا عبداللہ بھی فوت ہو گیا۔ نواسی امامہ رضی اللہ عنہا جوان ہوئیں میری نبی کی نواسی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا جوان ہوئیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دنیا سے جا رہی ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کہتی ہیں۔

علی جی اگر شادی کرنی ہے تو امامہ رضی اللہ عنہا سے کر لینا اور یہ امامہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی نواسی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی میرے مصطفیٰ ﷺ کو اتنی پیاری ہے۔ میرے نبی ﷺ نے ایک دن ان کو گود میں اٹھا کر نماز کروائی۔ سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو گود میں اُٹھا کر میرے محمد ﷺ نے جماعت کروائی۔ آقا جب سجدہ میں جاتے تھے۔ تو امامہ کو پاس بٹھا دیتے اور میرے محمد ﷺ سجدہ کرتے پھر دوسرا سجدہ کرتے اُٹھتے وقت سیدہ امامہ کو پھر گود میں اُٹھا لیتے۔ شام کی شاہراہ پر صحابہ نے چھاؤنی بنائی۔

ابو جندل اور وصیل رضی اللہ عنہما قافلہ آیا تو لوٹ لیا۔ مال چھین لیا۔ ابو العاص کو گرفتار نہ کیا۔ سیدھا مدینہ گئے۔ ابو العاص مدینہ پہنچے جا کر بی بی زینب کی پناہ حاصل کی۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا یہ اُس وقت اعلان کرتی ہیں۔

((اِنِّیْ قَدْ اَجَرْتُ اَبُوالْعَاصِ .))

اے نمازیو میرے مصطفیٰ ﷺ کے صحابیو رضی اللہ عنہم اجمعین سن لو۔ میں نے ابو العاص کو پناہ دے دی ہے میں نے ابو العاص کو پناہ دی ہے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ نے سلام پھیرا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ! کتنا میرے نبی ﷺ کو بیٹیوں سے پیار ہے۔ آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین میں نے نماز میں ایک بات سنی ہے۔ تم نے بھی سنی ہے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ جو بات آپ نے سنی ہے وہ ہم نے بھی سنی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اسلام میں چھوٹے سے چھوٹا آدمی اور بڑے سے بڑا آدمی جس کو چاہے پناہ دے سکتا

ہے۔ میری زینب رضی اللہ عنہا نے ابو العاص کو پناہ دی ہے۔ لہٰذا اس کو کوئی بندہ کچھ نہیں کہہ سکتا ہے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ گھر تشریف لائے۔ تو آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اے میری زینب رضی اللہ عنہا ویسے تو ابو العاص کی خدمتیں کرو۔ لیکن ازدواجی تعلقات قائم نہیں کرنے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ابا جی یہ ابو العاص یہ تو اپنا لوٹا ہوا مال واپس لینے کے لیے آیا ہے۔ میرے نبی ﷺ اعلان کرتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین تمہیں پتہ ہے اس کے ساتھ میری کتنی قریبی رشتہ داری ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اس کا لوٹا ہوا مال واپس کر دیا جائے۔ ویسے جیسے تمہاری مرضی ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے ہیں سوہنیا جس طرح آپ کی مرضی اس طرح ہماری مرضی ہے۔ اللہ کے نبی کے ساتھیوں نے لوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔ ابو العاص نے اپنا مال واپس لیا اور مکہ آ گئے۔ جن جن کا مال تھا سارا اُن کے حوالے کر دیا۔

اور کہتے ہیں اے مکہ والو! اگر کسی کی کوئی پائی پیسہ رہ گیا ہو تو مجھے بتاؤ۔ کہتے ہیں کوئی پیسہ نہیں رہ گیا۔ ابو العاص کہتے ہیں اسی چیز کا انتظار کر رہا تھا کہ کہیں مکہ والے یہ نہ کہہ دیں کہ ہمارا مال لوٹ کر لے جا کر کلمہ پڑھ لیا ہوگا کہتے ہیں۔

((اَشْهَـدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.))

سیدھا مدینہ آ جاتے ہیں۔ اور میرے نبی ﷺ نے چھ سال کے بعد سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاص کے ساتھ پھر روانہ کر دیا۔ پہلے نکاح کے اندر ہی بھیج دیا۔ یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی بڑی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں اور دوسری بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اللہ اکبر اللہ!

یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی دوسری بیٹی ہیں۔ ان کا پہلا نکاح ابولہب کے بیٹوں میں سے ایک بیٹے عتبہ یا عتیبہ سے ہوا۔ آپ کی ان سے چھوٹی بیٹیوں سیدہ ام کلثوم اور رقیہ رضی اللہ عنہن دونوں کے نکاح ابولہب کے دو بیٹوں سے ہوئے تھے۔ رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ صرف نکاح ہوئے تھے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا۔ ابولہب اپنے بیٹوں سے کہنے لگا میں تم پر تب خوش ہوں۔ جاؤ جا کر محمد ﷺ سے کہو ہم نے تمہاری بیٹیوں کو طلاق دے دی



ہے۔ ایک تو نہ گیا اور دوسرا چلا گیا۔ عتبہ گیا جا کر کہتا ہے اے محمد ﷺ ہماری طرف سے تمہاری بیٹیوں کو طلاق ہے۔ جہاں مرضی نکاح دے دو۔ بیٹیوں کا معاملہ تھا۔ اللہ کے نبی ﷺ کی زبان میں سے یہ کلمات نکل گئے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبٌ مِنَ الْكِلَابِ .))

اللہ عتبہ نے میرا دل دکھایا ہے اللہ تم جنگل کے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط کر دو۔ بیٹا گھر آ کر باپ سے کہتا ہے۔ کہ اللہ کے نبی ﷺ نے یہ بددعا میرے لیے کی ہے۔ کہ اللہ جنگل کے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط کر دو۔ باپ کا بھی یقین ہے۔ کہ اب تمہیں گھر موت نہیں آئے گی۔ تمہیں جنگل کے شیر ہی چیر کر کھائیں گے **اللّٰہ اکبر اللّٰہ!**

تجارت کے لیے گئے تو پہلی رات ہی ہوئی ساتھ والے تاجروں سے کہنے لگا۔ آخر میرے تم پر بہت احسان ہیں بات سنو کہنے لگے کیا کریں کہتا ہے سارا سامان اکٹھا کر کے میرے بیٹے کو اوپر سلانا ہے یہ جو محمد ﷺ ہے اُس نے بددعا دی ہے مجھے خطرہ ہے پھر چار چوفیرے اُونٹوں کا باڑہ لگانا ہے پھر چاروں طرف پہلے خود سونا ہے پھر اونٹوں کا باڑہ لگانا ہے مگر اللہ کے نبی ﷺ کا گستاخ بچ کس طرح سکتا ہے۔ اللہ پاک نے جنگل کے اندر ایک شیر کو حکم دیا شیر نے چھلانگ لگائی۔ اونٹوں کا دائرہ کراس کیا اور آ کر بندوں کے منہ سونگھ رہا ہے کہ وہ بے ادب اور گستاخ کون ہے۔ جو نئی نئی گستاخیاں کر کے آیا ہے۔ ان میں کوئی نہیں تو چھلانگ لگائی اور ڈھیر پر چڑھ گیا یہ سب کانی آنکھ کر کے دیکھ رہے ہیں سب کے سامنے شیر اس طرح کر کے گردن سے پکڑ لیتا ہے اور نیچے لا کر چیر کر دو پھاڑ کر دیتا ہے۔ کوئی میرے مصطفیٰ ﷺ کی بے ادبیاں اور گستاخیاں کر کے بچ کس طرح سکتا ہے۔

دوسرا نکاح میرے مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوا **اللّٰہ اکبر اللّٰہ!**

رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا اور میرے نبی کی بیٹی کو اللہ پاک نے ایک بیٹا عطا فرمایا اور عبداللہ نام رکھا۔ میرے مصطفیٰ ﷺ نے عبداللہ نام رکھا۔

اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بدر کی لڑائی والے دن اکیس سال کی عمر کے اندر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو چیچک نکلی یہ چیچک نکلی اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے عثمان اور میرے اسامہ تم رقیہ رضی اللہ عنہا کی خبر گیری کے لیے رہو۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہر جاتے ہیں۔ ادھر سے بدر کی لڑائی ختم ہو جاتی ہے ادھر سے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا رب کے پاس چلی جاتی ہیں اور بیٹا عبداللہ یہ مرغا ہوتا ہے نہ مرغا سیّدنا عبداللہ چھ سال کے ہیں تو مرغے نے سیّدنا عبداللہ کو یہاں آنکھ کے پاس زور سے چونچ ماری تو زخم ہو گیا اور وہ زخم بچ نہ سکا اور ماں کے دو سال بعد عبداللہ بھی فوت ہو گئے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

کوئی آگے اولاد نہیں چلی۔ اور تیسری بیٹی میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہے ان کا نکاح میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے 9 ہجری میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا ہے اور نکاح کرتے وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عثمان یار تم مجھ سے رشتہ لے لو۔ حفصہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ لے لو۔ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ حفصہ رضی اللہ عنہا کو عثمان رضی اللہ عنہ سے اچھا خاوند دیں گے۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ کو حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیوی اچھی عطا فرمائیں گے۔ سبحان اللّٰہ کتنا پیار ہے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بات ذرا سمجھو! فرمایا اللہ عثمان کو حفصہ سے اچھی بیوی دیں گے اور حفصہ کو عثمان سے اچھا خاوند دیں گے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی حفصہ سے نکاح کر لیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کر لیا۔ اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرماتے ہیں اے عثمان یہ جبرائیل کھڑا ہے یہ جبرائیل مجھے کہہ رہا ہے کہ آسمانوں والے نے فرمایا ہے کہ میرے محبوب کو جا کر کہہ دو۔ اپنی دوسری بیٹی سیدہ ام کلثوم کا نکاح بھی عثمان سے کر دو اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

کتنا پیارا عثمانؓ ہے یہ بھی فوت ہو گئیں۔ ان میں سے اولاد نہ ہوئی۔ سیدہ ام کلثوم میں سے اولاد نہیں ہوئی۔ میرے نبی سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرماتے ہیں اے عثمان رضی اللہ عنہ یہ تو دو بیٹیاں تھیں اگر میری سو بیٹیاں بھی ہوتیں اور مرتی جاتیں تو میں تمہارے ساتھ نکاح

کرتا جاتا۔ اللہ اکبر اللہ!

اور چوتھی اور آخری بیٹی میرے مصطفیٰ ﷺ کی سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا ہیں میرے نبی ﷺ کی عمر اکتالیس سال ہے اور سیدہ فاطمہ پیدا ہوئیں۔ میرے مصطفیٰ ﷺ نے نام فاطمہ رضی اللہ عنہا رکھا۔ سن رہے ہو نا نبی کی بیٹیوں کے نام تم کیا رکھتے ہو۔ بغو یہ نخو یہ فلاں ہے یہ کئی تو نام اب عجیب ہی نکل پڑے ہیں اللہ کریم معاف فرمائے۔ یہ جناب کیا ہے کسی نے نام رکھا ہے سدرہ، سدرہ کیا ہے سدرہ ایک بیری ہے کسی نے نام رکھا ہے نازیہ، نازیہ کا کیا معنی ہے کہ جو لڑتی ہی جائے۔ کسی نے ایسے ایسے عجیب نام رکھے ہیں جن کے معنی ہی الٹ ہیں اور کئی لڑکوں کے نام رکھتے ہیں ضرار بڑے شوق سے کئی نام رکھتے ہیں جی لڑکے کا نام کیا رکھا ہے جی ضرار رکھا ہے ضرار کا پتہ ہے کیا معنی ہے مدینہ کے منافقوں نے نبی پاک ﷺ کے مقابلہ میں ایک مسجد بنائی تھی۔ رب نے اس مسجد کو قرآن میں کہا ہے کہ وہ ضرار ہے ضرار کا معنی ہے دکھ دینے والا۔ تکلیف دینے والا۔ اس طرح کے نام تو میرے مصطفیٰ ﷺ نے پسند ہی نہیں کیے اللہ پیارے نام رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

اور نئی پتہ ہے نام کس طرح کے رکھتے ہیں۔ کئی عورتوں اور بچوں کے نام رکھتے ہیں۔ اللہ رکھی چلو خیر یہ نام تو اچھا ہے بچی ہو تو نام رکھا اللہ رکھی اور اگر بیٹا پیدا ہو تو پھر کہتے ہیں اس کا نام رکھو پیراں دتہ، پیر بخش، رسول بخش، دعا کرو اللہ پیارے نام رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

یہ دیکھو لو آپ ﷺ کی چوتھی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ میرے نبی کو اس بیٹی سے پیار بہت ہے سبحان اللہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ میرے مصطفیٰ ﷺ کو بڑا پیار ہے کتنا پیار ہے آپ فرماتے ہیں اے دنیا والو سن لو! فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جس نے دکھ دیا اس نے مجھ کو دکھ دیا جس نے فاطمہ کو پریشان کیا اس نے مجھے پریشان کیا۔ اتنا پیار میرے مصطفیٰ ﷺ کو بیٹی کے ساتھ ہے سفر سے میرے نبی واپس آتے ہیں تو پہلے مسجد نبوی کے اندر جاتے ہیں دو رکعت نفل پڑھ کر پھر میرے مصطفیٰ ﷺ بیٹی فاطمہ کے گھر جاتے ہیں اور فاطمہ کا میرے نبی

سے اتنا پیار ہے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آگے سے اُٹھ کر ابا جی سے ملتی ہیں۔ اور میرے نبی پیشانی چومتے ہیں اور بوسہ دیتے ہیں۔ اور اگر کبھی سیدہ فاطمہ میرے نبی کے گھر چلی جائیں۔ اللہ اکبر اللہ! میرے مصطفیٰ ﷺ کو اتنا پیار ہے اللہ کے نبی اُٹھ کر آگے سے ہو جاتے ہیں کہ میری فاطمہ رضی اللہ عنہا آ رہی ہے اتنا پیار بی بی فاطمہ کے ساتھ ہے۔

ایک دن سیدہ فاطمہ میرے مصطفیٰ ﷺ کے گھر گئیں۔ ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ آقا گھر میں نہیں تھے۔ نبی پاک ﷺ تشریف لائے۔ تو فرماتی ہیں سوہنیا آج آپ کی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تھیں۔ یہ نہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو فاطمہ سے دکھ تھا۔ نہیں اے میرے بھائیو کوئی پوچھنے والا کہتا ہے۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا نبی پاک کو سب سے پیارا کون تھا۔ ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ سیدہ فاطمہ پیاری تھیں۔ یہ کہتا ہے ماں جی یہ تو بتاؤ عورتوں میں سے بیٹیوں میں سے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا پیاری تھیں۔ تو بندوں میں سے پیارا کون تھا، ماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ان کا خاوند علی ماں جی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ سوہنیا آج آپ کی بیٹی آئی تھی۔ آپ گھر میں نہیں تھے، صدقے جاؤں میرے نبی ﷺ بغیر بیٹھنے کے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر جاتے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا آج خیر تو تھی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بولتی ہی نہیں ہیں۔ خاموش بیٹھی ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا فاطمہ کو میں لے کر گیا تھا، آپ ﷺ فرماتے ہیں علی رضی اللہ عنہ کیا بات ہے علی کہتے ہیں۔ سوہنیا آپ کے پاس غلام آئے تھے یہ دیکھو فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیس پیس کر ہاتھوں پر چھالے ہو گئے ہیں۔ اتنی چکی چلائی ہے کہ ہاتھوں پر چالے بن گئے ہیں۔ اور کندھوں پر لاسیں پڑ گئی ہیں اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی اس طرح کر کے اپنے ابا جی کو اپنے ہاتھ دکھا رہی ہیں اپنے کندھوں کی لاسیں دکھا رہی ہیں اور ساتھ کیا کہتی ہیں فرماتی ہیں ؏

تن میلاں کھوہ شاہ عثمان غنی دا
جتھوں پانی میں بھر لیاواں
کرتہ پاٹ گیا اے موڈیاں توں

ابا مشک جھتے میں چاواں
کجھ کرتہ پاٹیا ڈٹھا سی حضرت
اُوجھتے رگڑ مشک دی آوے
اے بیٹی اے یارو پاک نبی ﷺ دی
عجب پوشاکاں پاوے
ابا پانی نوں جد میں سر چاواں
تے فر تازیاں ٹاکیاں لاواں
ادبوں شرموں نال شرم دے
میں پاسے ڈھک دی جاواں

میرے نبی ﷺ کیا فرماتے ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

((اِتَّقِ اللّٰهَ يَا فَاطِمَةُ .))

میری بیٹی فاطمہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ۔

((اِتَّقِ اللّٰهَ يَا فَاطِمَةُ .))

میری بیٹی اللہ سے ڈر جاؤ۔

اللہ تعالیٰ کے کاموں کی قدر کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اللہ پاک کے جو فرض ہیں یہ پورے کیا کرو۔ اور میری فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کے کام خود کیا کرو۔ یہ کون فرما رہے ہیں۔ کائنات کے سردار فرما رہے ہیں۔ اللہ کی قسم ہے میرے مصطفیٰ ﷺ دعا کرتے تو فاطمہ کے گھر ہی کنواں نکل آتا تھا۔ لیکن زندگی گزارنے کے طریقے بتائے ہیں میرے مصطفیٰ ﷺ کی بیٹیوں نے۔ اللّٰه اکبر اللّٰه!

جاؤ ذرا بخاری تو اُٹھا کر دیکھو۔ مسلم اُٹھا کر دیکھو فرمایا میری بیٹی فاطمہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ کے فرض پورے کیا کرو اور گھر کے کام خود کیا کرو۔

((فَإِذَ اَخَذْتِ مَجَائِكِ .))

اور جب تم سارے کام کر لو اور بستر پر جانے لگو تو سنو ذرا میرے بھائیو میری بہنیں بھی دھیان سے سن لیں میری مائیں بھی دھیان سے سن لیں آپ ﷺ فرماتے ہیں جب میری بیٹی فاطمہ تم بستر پر جاؤ۔

((فَسَبِّحِيْهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَحَمِّدِيْهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ كَبِّرِيْهِ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ .))

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ اے میری بیٹی فاطمہ پیار تو بڑا ہے اللہ کے نبی کو پیار تو بڑا ہے ایک دن بیمار ہوئیں میرے نبی ﷺ تیمار داری کے لیے آئے آپ ﷺ فرماتے ہیں اے فاطمہ کیا حال ہے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ پیارے ابا جی بخار بھی ہے۔ طبیعت بھی خراب ہے۔ فاقے بھی بہت ہیں اور کئی کئی دن روٹی نہیں ملتی ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میری فاطمہ!

((اَمَا تَرْضِيْنَ .))

کیا تم پسند نہیں کرتی ہو کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو۔ یہ بات تمہیں اچھی نہیں لگتی کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار بنو۔ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سوہنیا پھر مریم علیہا السلام کہاں گئی۔ وہ آسیہ کہاں گئی۔ وہ بھی تو جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ میری سرداری کس طرح ہو گی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ بیٹی وہ اپنے وقت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ تم اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔ کیا تم پسند نہیں کرتی کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار بنو۔ کیا کر کے چکی پیس کر آٹا گوندھ کر، پانی مشکوں میں بھر کر لا کر۔ آج کی میری بہن نہ چکی چلانی پڑے، نہ پانی بھرنا پڑے۔ آٹا گوندھنا ہو تو ٹی وی لگا کر بیٹھ جائے۔ میرے نبی ﷺ کی بیٹی کہتی ہے سوہنیا کئی کئی پارے قرآن کے بھی روزانہ پڑھتی ہوں۔

میری مائیں بہنیں کتنا قرآن پڑھتی ہیں سوتے وقت بھی ٹی وی اور اٹھتے وقت بھی ٹی وی کئی تو اللہ جانتا ہے بندے اور عورتیں اس طرح ہیں جس طرح پیدا ہی ٹی وی سے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین! کئی ٹیپوں کے شوقین کئی گانوں کے شوقین ہیں

اے پاگل بھائی سنو ابن ماجہ اُٹھا کر دیکھو۔

مدینہ کا ایک گلوکار سمجھتے ہو نا گلوکار چھوٹے چھوٹے بچوں کو پتہ ہے۔ ہماری زبان میں جسے پنڈ کہتے ہیں۔ میراثی، پنڈ کنگ بجا کر مانگنے والا۔ سرنگی بجا کر مانگنے والا۔ اور جناب طبلہ بجا کر مانگنے والا۔ جدی پشتی میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آیا اور آ کر کہتا ہے سوہنیا آ گے تو میں گندی بیہودہ باتیں کر کے اور کنگ بجا کر مانگتا تھا۔ سوہنیا اگر آپ مجھے اجازت دو۔ تو میں اچھی باتیں کر کے آپ کی تعریف کر کے اللہ تعالیٰ کی تعریف کر کے ساتھ کنگ بجا کر ساتھ سرنگی بجا کر ساتھ طوطی بجا کر کچھ مانگ لیا کروں بچوں کے لیے کمائی کر لیا کروں۔ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی شان گائی جائے اور ساتھ سرنگی بج رہی ہو۔ چاہیے تھا نا مگر یہ بات بھی نہیں کہنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے آمین! میرے مصطفیٰ ﷺ اجازت دے دیتے۔ جس طرح اب ساتھ کلمہ پڑھتے جاتے ہیں اور ساتھ ڈھول بجاتے جاتے ہیں۔

ساتھ نبی ﷺ کا نام لے رہے ہیں اور ساتھ قوال ناچ رہے ہوتے ہیں۔ ساتھ علی رضی اللہ عنہ کا نام اور ساتھ بھنگڑے ڈالے جا رہے ہیں۔ سوہنیا آ گے تو میں گندی باتیں کر کے اور طبلے بجا کر مانگتا تھا۔ اب مجھے اجازت دے دو۔ میں اچھی باتیں کر کے مانگ لیا کروں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں تمہیں اچھی باتیں کر کے سرنگی بجا کر ڈھولکی بجا کر نہیں مانگنے دیتا۔ اور اگر تم نے میرا کہنا نہ مانا تو میں اپنے نوجوانوں سے کہہ دوں گا۔ تیری سرنگی توڑ دیں تیری طوطی توڑ دیں۔ تمہارا باجا توڑ دیں تمہیں درّے ماریں اور تمہیں گھسیٹیں میں محمد ﷺ تمہیں اچھی باتیں کرنے کے ساتھ بھی سرنگی بجانے کی اجازت نہیں دوں گا۔ یہاں ٹیپ لگی ہے اور روٹیاں پک رہی ہیں۔ ہوٹل چل رہے ہیں **اللہ اکبر اللہ!**

میرے مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں اے بیٹی بات سن لو جب تم کاموں سے فارغ ہو جاؤ اور اپنے بستر پر لیٹ جاؤ۔ تو تینتیس بار پڑھا کرو **سبحان اللہ**، کیا پڑھا کرو **سبحان اللہ**۔ یہ میں نے اس لیے تم سے کہا ہے کہ تم بھی کہہ لو تینتیس بار کیا پڑھا کرو۔ **سبحان اللہ** ! یہ دیکھو نا اللہ تعالیٰ نے ہاتھوں کی انگلیوں کے یہ تیس پورے بنائے ہیں۔ تیس جوڑ بنائے

ہیں۔ یہ دکھائی دیتے ہیں نا۔ تین تین پندرہ ایک ہاتھ کے اگر نہیں یاد رہتا تو ان پر ہی گن لیا کرو قیامت والے دن یہ گواہی دیں گے۔ کہ یا اللہ ان ہاتھوں پر یہ سبحان اللہ پڑھا کرتا تھا۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ اے میری بیٹی تینتیس بار سبحان اللہ پڑھ لیا کرو۔ تینتیس بار الحمد للہ پڑھا کرو۔ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ تو ابا جی پھر ملے گا کیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میری بیٹی فاطمہ سارے دن کی تھکاوٹیں دور ہو جائیں گی۔ ساری رات عبادت میں گزر جائے گی۔ اللہ اکبر اللہ!

کتنی قیمتی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں آؤ ذرا اب اس آیت پر بھی روشنی ڈال لیں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾

سوہنیا اپنی بیویوں کو اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو کہہ دو کہ پردہ کر کے چلا کریں چادر نیچے لٹکا کر چلا کریں۔ اللہ اکبر اللہ!

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے نبی ﷺ کو دنیا سے گئے ہوئے چھ ماہ گزر گئے ہیں۔ اللہ اکبر اللہ! چار پائی کے ساتھ چار پائی ہو جاتی ہیں۔ چھ ماہ کے بعد رمضان المبارک کی تین تاریخ ہے تیسرا روزہ ہے۔ اللہ اکبر اللہ!

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو نہلاتی ہیں۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو غسل دیتی ہیں۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے پیار کرتی ہیں۔ چار بچے اللہ تعالیٰ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے عطا فرمائے ہیں۔ سیدنا حسن، حسین، زینب اور ام کلثوم رضی اللہ عنہم اجمعین یہ ام کلثوم وہی ہیں جس کا نکاح سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا ہے۔ اور چالیس ہزار درہم باندھ کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بی بی ام کلثوم سے نکاح کیا ہے۔ چالیس ہزار درہم حق مہر میں باندھ کر اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کو ان میں سے دو بیٹے بھی عطا فرمائے ہیں۔ یہ چار بچے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہیں۔ حسن رضی اللہ عنہ سے پیار کرتی ہیں۔ حسین سے پیار کرتی ہیں۔ بی بی زینب سے پیار کرتی ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرماتی ہیں۔ علی جی میری

اور تمہاری زندگی کے چند (مہینے) سال گزرے ہیں زندگی کا کچھ حصہ گزرا ہے۔ ازدواجی زندگی گزری ہے۔علی جی اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو اللہ کے لیے معاف کر دیں یہ کون کہہ رہی ہے۔ میرے نبی ﷺ کی پیاری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کہہ رہی ہیں۔ یہاں کئی عورتیں کہتی ہیں منہ چاہے سور کا ہو جائے خاوند سے معافی نہیں مانگیں گی۔

یہ بیٹی نبی ﷺ کی ہے جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔ کہتی ہیں علی جی زندگی کے دن گزرے ہیں۔ اگر کوئی غلطی ہوگئی ہے تو مجھے اللہ کے لیے معاف کر دیں۔ اور ساتھ فرماتی ہیں۔ بیٹا حسن، بیٹا حسین اور علی جی سن لیں۔سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سیدنا ابوبکر کی بیوی یہ بھی پاس ہیں۔فرماتی ہیں جس طرح عام جنازے لے جائے جاتے ہیں۔ میرا جنازہ اس طرح نہ لے کر جانا بلکہ اگر صبح فوت ہو جاؤں۔تو دن کو نہ لے کر جانا۔ رات کے اندھیرے میں لے کر جانا۔ اور کوئی چراغ لائٹ بھی ساتھ نہ لے کر جانا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے فاطمہ یہ کس لیے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آج تک ان آنکھوں سے دیکھا ہے تو اپنے ابا جی کو دیکھا ہے بیٹوں کو دیکھا ہے۔علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے میں نے آج تک غیر آدمی کو دیکھا ہی نہیں۔اللہ اکبر اللہ! اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتی ہوں۔کہ میرا کفن بھی غیر آدمی دیکھ لیں۔ میں تو اپنا کفن بھی دکھانا نہیں چاہتی ہوں۔ رات کا وقت ہے ٹھک ٹھک کی آواز آرہی ہے میرے نبی ﷺ کے ساتھ میرے نبی کی پیاری بیٹی جا رہی ہے یہ آنے والا بندہ کون ہے۔عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی ہے۔سیدہ فاطمہ گلی میں چھپ جاتی ہیں۔ یہ عبداللہ بن ام مکتوم گزر جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں اے بیٹی تمہارے جیسی بیٹی فاطمہ ہو میرے جیسے والد محمد ﷺ ہوں اور آنے والا نابینا ہو تو پھر ادھر چھپنے کی ضرورت کیا ہے۔ سیدہ فاطمہ فرماتی ہیں۔ اللہ اکبر اللہ!

ابا جی وہ تو نابینا تھے مگر میں نہیں چاہتی کہ میری نظریں اُن پر پڑ جائیں۔ یہاں جنازہ پڑا ہو تو زمانے کی عورتیں جنازہ دیکھنے کے لیے بہت ہوتی ہیں کہتی ہیں رکھنا بھائی رکھنا کیا بات ہے میری جان نکل رہی ہے ذرا اس کا منہ دیکھ لینے دو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ غیر عورت کا

منہ دیکھنا حرام ہے اور غیر مرد کا منہ دیکھنا حرام ہے۔ عورت غیر آدمی کا منہ نہیں دیکھ سکتی اور غیر مرد غیر عورت کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ یہاں تماشا بنا ہے۔ دین کو مذاق بنایا ہوا ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی بیٹیوں کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! ایک اور بھی سنت بتا دوں۔

حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میرے مصطفیٰ ﷺ نے عقیقہ کیا۔ دو مینڈھے ذبح کیے۔ حسین پیدا ہوئے تو آپ ﷺ نے عقیقہ کیا۔ یہ سر کے بال اتار کر ان بالوں کے برابر میرے مصطفیٰ نے چاندی صدقہ کی۔ اور سیدہ ام کلثوم کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا تو جو خوشخبری لے کر گیا تھا اس کا نام رافع تھا، اس کی بیوی دائیوں کا کام کرتی تھی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سارے بچوں کی دائی یہ تھی۔ اس کا خاوند ابو رافع مبارک باد لے کر گیا۔ کہتا ہے سوہنیا مبارک ہو آپ فرماتے ہیں کس چیز کی مبارک ہو یہ کہتا ہے جی آپ کی بیٹی ام کلثوم کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ میں نے تمہیں انعام میں ایک غلام دیا ہے آقا نے انعام میں ایک غلام دیا۔ سبحان اللّٰہ اور جس بی بی نے دودھ پلایا تھا اس بی بی کو بھی میرے مصطفیٰ ﷺ نے ایک کھجوروں کا باغ انعام میں دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی بیٹیوں کا مقام سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



پل صراط کی گھاٹی

﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآئَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾ (الحدید: 12تا13)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود وسلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔

دوستو! بزرگو! سورہ حدید کی دو آیات تمہارے سامنے پڑھی ہیں اللہ مالک سے دعا ہے اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اور مجھے اور تمہیں سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین! دوستو قیامت کے دن گرمی بہت ہوگی۔ بڑی شدید گرمی ہوگی۔ جو سورج آج نو کروڑ میل دور ہے قیامت والے دن ایک میلی کے فاصلہ پر ہوگا یا اس سے بھی قریب ہوگا حلق خشک ہو رہے ہوں گے کوئی کہیں سے پانی نہیں ملے گا۔ کوئی نہر نہیں ہوگی دریا نہیں ہوگا کوئی جناب کنواں نہیں ہوگا پانی کہیں نہیں ہوگا سوائے ایک حوض کے جو اللہ پاک نے اپنے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمانا ہے اس کا نام حوض کوثر ہے۔

نبی ﷺ سوئے ہوئے تھے آپ ہنستے ہنستے اٹھے آپ خوش ہوتے ہوتے بیدار ہوئے۔ اللہ اکبر اللہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے درخواست کی سوہنے نبی آپ مسکرا رہے ہو آپ فرماتے ہیں اللہ پاک نے مجھے ابھی ابھی ایک چھوٹی سی سورۃ عطا فرمائی ہے وہ سورت

کونسی ہے آپ نے یہ سورت تلاوت فرمائی:

﴿إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ٥ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ٥ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ٥﴾ (الکوثر: 1-3)

میرے مصطفیٰ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ سورۃ پڑھ کر سنائی اور آپ فرماتے ہیں۔اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پتہ ہے کوثر کیا چیز ہے اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے محبوب جی ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پتہ ہے کوثر کیا چیز ہے۔صحابہ کہتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں تو نہیں پتہ کہ کوثر کیا چیز ہے اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اللہ پاک نے ایک نہر عطا فرمائی ہے جس کے کنارے سونے کے بنے ہوئے ہیں جس کا فرش کستوری کا ہے جس میں موتی لگے ہوئے ہیں۔اللہ پاک نے مجھے وہ حوض کوثر عطا فرما دیا ہے بعض نے اس سے مراد لیا ہے کہ بہت زیادہ امت عطا فرمائی ہے بعض نے مراد لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ کو نبوت عطا فرمائی یہ سورۃ کب نازل ہوئی اللہ پاک نے اپنے محبوب کو بیٹے عطا فرمائے مکہ مکرمہ کے اندر دو بیٹے عطا فرمائے۔قاسم اور عبداللہ کائنات کے سردار نے ان کے نام رکھے یکے بعد دیگرے دونوں ہی بیٹے میرے مصطفیٰ ﷺ کے فوت ہو گئے۔یہ اللہ کی مرضیاں ہیں۔نبی ﷺ کے بیٹے جب فوت ہوئے ایک کافر کا نام عاص بن وائل تھا۔یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کو کہتا ہے۔(مَعَاذَ اللّٰهُ ثُمَّ مَعَاذَ اللّٰهَ) نبی ﷺ کے بیٹے فوت ہو گئے ہیں اب اس کا دنیا میں کسی نے نام نہیں لینا۔ابتر اس آدمی کو کہتے ہیں جس کی نرینہ اولاد نہ ہو۔

اللہ پاک نے آسمان سے قرآن نازل کر دیا۔فرمایا میرے محبوب فکر کرنے کی ضرورت نہیں غم کرنے کی ضرورت نہیں۔ہم نے آپ کو حوض کوثر عطا فرما دیا ہے یا ہم نے آپ کو بہت زیادہ امت عطا فرما دی ہے اپنے رب کے لیے نماز بھی پڑھو اور قربانی بھی کرو۔سو ہنیا یہ تمہارے دشمن تمہیں ابتـــر کہتے ہیں۔تم ابتـــر نہیں تمہارے دشمن ابتـــر ہیں۔تمہارا نام تو قیامت کی دیواروں تک بلکہ جب تک خدا کی خدائی ہے اس وقت تک مصطفیٰ ﷺ کی

مصطفائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے مصطفیٰ ﷺ کو قیامت والے دن بھی سرداریاں عطا کرنی ہیں۔ جنت کی سرداریاں، قیامت کی سرداریاں تمہارا نام دنیا میں ہر جگہ روشن ہے۔ جہاں اللہ کا نام ہے وہاں رسول اللہ ﷺ کا بھی نام ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے نام کی گونجیں گونج رہی ہیں وہاں قیامت تک میرے مصطفیٰ ﷺ کے نام کی گونجیں گونجیں گی۔ اللہ پاک فرماتے ہیں تمہارے دشمن کا کسی نے نام بھی نہیں لینا۔ ابتر تو یہ ہیں۔

جن کا کسی نے نام نہیں لینا۔ تمہارا نام ہر جگہ پر لیا جائے گا۔ آسمانوں پر تمہارے نام کے چرچے ہوں گے۔ زمین وآسمان کی فضا میں تمہارے چرچے ہوں گے۔ زمین کی تہہ کے نیچے تمہارے نام کے چرچے ہوں گے۔

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ٥ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ٥ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ٥ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ٥﴾ (الانشراح:1-4)

اللہ پاک فرماتے ہیں میرے محبوب گھبراؤ نہیں ہم نے تمہاری شان بلند کر دی ہے وہ ہے حوض کوثر بعض نے لکھا ہے ہر نبی کو ایک حوض ملے گا مگر جو حوض اللہ پاک نے اپنے مصطفیٰ ﷺ کو عطا فرمانا ہے وہ کس طرح کا ہوگا کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا ہے اس کی لمبائی مہینہ سفر طے کریں۔ ایک مہینہ چلتے ہی رہیں سفر طے کریں آپ فرماتے ہیں اس کی لمبائی مہینہ سفر طے کریں تو اُتنی ہے اس کی چوڑائی بھی اُتنی ہے اس کی لمبائی چوڑائی ایک جیسی ہے کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں حوض کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے شہد سے میٹھی چیز تو کوئی نہیں نا نہ دودھ سے سفید کوئی چیز ہے نہ شہد سے میٹھی کوئی چیز ہے سبحان اللہ!

لوگ مثال دیتے ہیں کہ فلاں چیز دودھ کی طرح چمک رہی ہے دودھ کی طرح سفید ہے۔ فلاں چیز جو ہے وہ شہد کی طرح میٹھی ہے یہ کسی نے کبھی نہیں کہا کہ شہد فلاں چیز کی طرح میٹھا ہے لوگ یہ کہتے ہیں فلاں جو چیز ہے وہ اس طرح میٹھی ہے جیسے شہد ہوتا ہے۔

اسی طرح ہی دودھ کی مثال ہے جی دودھ جو ہے دودھ جیسا سفید ہے ہیں فرماتے ہیں

جو اللہ پاک نے حوض کوثر عطا فرمایا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور خوشبوؤں سے زیادہ معطر ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے حوض کے برتن اس طرح ہیں جس طرح آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں میں بھی حوض کوثر سے پانی پلاؤں گا میرا صدیق رضی اللہ عنہ بھی پلائے گا۔ فاروق رضی اللہ عنہ بھی پلائے گا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ! اور پانی اتنا اچھا ہے۔ اتنا قیمتی پانی حوض کوثر کا ہے کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں جس کو ایک مرتبہ ایک گھونٹ بھی نصیب ہو گیا اسے پھر پچاس ہزار سال کے دن تک پیاس نہیں لگے گی پچاس ہزار سال پیاس نہیں لگے گی۔

ہزار سال نہیں پچاس ہزار سال اس طرح ہی سمجھو مومن نبی پاک کے حوض سے پانی پئیں گے۔ پھر جنت میں جا کر ہی پئیں گے وہاں جنت میں پھر جناب شراب پئیں گے۔ جنت میں دودھ شہد شراب کی نہروں سے پئیں گے یا نبی پاک ﷺ کے حوض سے پانی پئیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ اتنی دنیا ہوگی کتنی دنیا ہے اتنی دنیا میں سے آپ اپنے امتی کس طرح پہچانیں گے آپ کو کس طرح پہچان رہ جائے گی۔ سارا جہان جو اکٹھا ہو گا کس طرح پہچانو گے آپ ﷺ فرماتے ہیں جس طرح گھوڑوں میں سے پانچ کلیان گھوڑوں کا مالک اپنے گھوڑوں کو پہچان لیتا ہے۔ اس طرح میں ساری دنیا میں سے تم کو پہچان لوں گا یہ جو وضو کے اعضاء ہیں جو وضو نماز پڑھتے وقت کیا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں جہاں جہاں تک وضو کا پانی لگا ہے یہ جسم کا حصہ چمک رہا ہو گا۔ روشنائی نظر آئے گی۔ میں دور سے ہی دیکھ لوں گا یہ تو میری امت کے لوگ ہیں جن کے منہ پیشانی، ہاتھ پاؤں چمک رہے ہیں اللہ کے نبی ﷺ کچھ کو گلاس بھر بھر کر پلائیں گے رب کے نبی ﷺ کچھ کو پیالے بھر بھر کر پلائیں گے اللہ کے نبی ﷺ کچھ کو جناب پیالوں سے کچھ کو گلاسوں سے پانی پلائیں گے۔

ایک جماعت ایسی آئے گی کائنات کے سردار نبی ﷺ جب ان کو پانی پلائیں گے میرے دوستو غور کرنا یہ کونسے بندے ہوں گے اللہ کے نبی ﷺ جب یہ جماعت آئے گی تو

پیالے دور رکھ دیں گے گلاس بھی ادھر رکھ دیں گے میرے نبی ﷺ اس طرح کر کے حوض کوثر سے لپ بھر کر ان کے منہ سے لگا دیں گے اللہ کے نبی ﷺ اس طرح کر کے حوض کوثر سے لپ بھر کر ان کے منہ سے لگا دیں گے اللہ کے نبی ﷺ نبوت والے ہاتھوں کے ساتھ وہ جو ریشم سے زیادہ نرم ہاتھ ہیں سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نبی ﷺ کے ہاتھوں کو جب ہاتھ لگاتا تھا اللہ کی قسم ہے اتنا تو ریشم بھی نرم نہیں۔ جتنے میرے مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ نرم تھے وہ ریشم کی طرح نرم ہاتھ نبوت والے ہاتھ میرے نبی ﷺ اس طرح کر کے حوض کوثر سے لپ بھر بھر کر ان کے منہ سے لگائیں گے کئی بندے دیکھ کر کہیں گے حضرت جی ہمیں تو پیالوں سے پانی پلایا ہے ہمیں گلاسوں سے پانی پلایا ہے یہ کون ہیں جن کو نبوت والے ہاتھوں سے پلایا ہے آپ ﷺ فرمائیں گے۔

اُوئے اک نہ تائیں سرور عالم
پَر پَر بک پلاون
بَج بَج نال پیار اُنہاں دے
منہ دے نال لگاون
تے بچھن والیاں تائیں حضرت
کھول سناون حالے
اے دنیا پر آئے
ساڈا دین سناون والے

یہ وہ بندے ہیں جو دنیا پر دین کی تبلیغ کرتے تھے، دنیا پر محنت کرتے تھے دین سکھاتے تھے آج اللہ تعالیٰ کے دربار میں ان کا مول پڑ رہا ہے کائنات کے سردار نبی ﷺ حوض کوثر سے لپ بھر بھر کر پلائیں گے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ! دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے ہاتھوں سے پانی نصیب فرمائے۔ آمین!

کئی اور بھی آئیں گے وہ پتہ ہے کون ہوں گے ہاتھ پاؤں اُن کے بھی چمک رہے

ہوں گے اعضاء چمک رہے ہوں گے صحیح بخاری کی حدیث ہے اللہ کے نبی دیکھیں گے دیکھ کر فرمائیں گے یہ بھی میری جماعت چلی آرہی ہے۔

((اُصَيْحَابِي اُصَيْحَابِيْ .))

یہ میری جماعت چلی آرہی ہے لیکن اللہ پاک اپنی قدرت سے ان کے درمیان میں دیوار کر دیں گے۔ دیوار ہو جائے گی فرشتے ڈنڈے مار مار کر ان کو پیچھے بھگا دیں گے۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں میں کہوں گا۔

((اُصَيْحَابِي اُصَيْحَابِيْ .))

فرشتو! یہ تو میری امت لگ رہی ہے یہ میری جماعت لگ رہی ہے ان کے وضو کے اعضاء چمک رہے ہیں تم نے ان کو ڈنڈے مار مار کر پیچھے بھگا دیا ہے کیا بات ہے۔

فرشتے کہیں گے صحیح بخاری کی حدیث ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ فرشتے کہیں گے۔

((اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ .))

سوہنیا آپ جب دنیا سے گئے تھے آپ کو نہیں پتہ انہوں نے دین میں کتنے نعرے پیدا کر لیے تھے۔ کتنی بدعات جاری کر لی تھیں کتنی رسمیں جاری کر لی تھیں اللہ کے نبی جب یہ بات سنیں گے تو آپ ﷺ فرمائیں گے۔

((فَسُحْقًا فَسُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِیْ .))

ان کو لے جاؤ میں ان کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا ہوں یہ بدعت والے لوگ ہوں گے بدعتی جنہوں نے اسلام میں اپنے پاس سے باتیں لگا لیں۔ اس کو بھی دین بنا لیا اپنے پاس سے ہی کہیں قـل بنا لیے کہیں ساتا بنا لیا، کہیں چالیسواں بنا لیا کہیں پتہ نہیں انہوں نے اپنے پاس سے ایجاد کر لیا جو نبی پاک ﷺ کے دین سے ثابت ہے نہ قرآن سے ثابت ہے نہ حدیث سے ثابت ہے۔ اپنے پاس سے مسئلے بنا کر دکھا دیئے کائنات کے سردار نبی ﷺ فرمائیں گے۔ جنہوں نے میرے دین میں اضافہ یا کمی کی ہے میں ان کو حوض سے پانی نہیں پلاؤں گا۔ بدعتیوں کو نبی پاک ﷺ کے حوض سے پانی نصیب نہیں ہونا اور جو میرے

نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں نکالتے ہیں۔ ان کو بھی پانی کوئی نہیں ملنا ہے۔ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں نکالنے والے اللہ کے نبی کے حوض سے پانی ان کو بھی نہیں ملنا اور جو شراب تیار کرتے ہیں۔ ان کو بھی حوض کا پانی نہیں ملنا۔ جو شراب پیتے ہیں۔ جو شراب فروخت کرتے ہیں۔ ان کو بھی نبی پاک ﷺ کے حوض کا پانی نہیں ملنا، پانی تو نبی ﷺ کے حوض کا اُن کو ملنا ہے۔ جنہوں نے نبی پاک ﷺ کی سنت کے ساتھ پیار کیا۔ حساب وکتاب ہو رہا ہے مومن نبی پاک ﷺ کے حوض سے پانی پی رہے ہیں کچھ کو کھڑے ہوتے ہوتے ہی ہزاروں سال گزر جائیں گے۔ ہزاروں سال کھڑے ہوتے ہوتے ہی گزر جائیں گے اور کئی ایسے ہوں گے جن کا جناب حساب وکتاب ہو جائے گا ان کو اللہ پاک جنت کے ٹکٹ عطا فرما دیں گے۔ اللہ پاک کی طرف سے آرڈر ہو جائے گا جاؤ تم اب جنت میں چلے جاؤ اللہ تعالیٰ کی قدرت بھی عجیب ہے۔

اللہ پاک نے ایک دوزخ بنائی ہے ایک جنت بنائی ہے دوزخ اور جنت کے درمیان اللہ پاک نے ایک پل بنا دی ہے اور حکم دے دیا ہے اس پل سے گزر کر جنت میں جانا ہے اس کا نام کیا رکھا ہے پل صراط اس کا نام پل صراط رکھا ہے جو جنت میں جانے کے لیے اللہ پاک نے سڑک بنائی ہے یہ سڑک کتنی لمبی چوڑی ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

ہزار سال بندہ سفر طے کرے تو اس کی چوڑائی چوڑائی ہے وہ جو دوزخ پر رب نے پل بنائی ہے ہزار سال اس کی چوڑائی چوڑائی ہے ہزار سال اس کی پڑھائی ہزار سال تک اس کی لوہائی یعنی کے جنت میں جانے کے لیے تین ہزار سال کا سفر طے کرنا پڑے گا۔ اور پل بھی وہ کتنی چوڑی ہے اللّٰہ اکبر اللّٰہ وہ بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے۔ کہتے ہیں نا کہ کوئی مولوی وعظ کر رہا تھا کہ وہ جو پل صراط ہے جنت کی طرف جانے والی جو سڑک ہے وہ بال سے باریک ہے اور تلوار سے تیز ہے ایک گنوار درمیان سے اُٹھ کر کہنے لگا سیدھا کہو کہ جنت کی طرف جانے کو راستہ ہی نہیں ہے۔ مگر یہ تو اُن کے لیے ہے نا جو کافر ہیں جو مشرک ہیں جو دین کے باغی ہیں اور اس پل کے اوپر بھی اللہ پاک نے سات جگہوں پر ناکے لگا دیئے ہیں۔

سات ناکے اللّٰہ اکبر اللّٰہ!

جنت کا ٹکٹ جن کو ملا ہو گا وہ جنت کو جا رہے ہوں گے کئی تو جناب بڑی خوشی سے گزر جائیں گے بڑی آسانی سے گزر جائیں گے۔ کئی جب جائیں گے تو وہ پہلے ناکے پر ہی قابو آ جائیں گے یہ جس طرح پولیس کے ناکے ہوتے ہیں جیسے یہ چیک کرتے ہیں۔ گاڑیوں کے کاغذات چیک کرتے ہیں۔ اس طرح اللہ پاک نے وہاں جو ناکے لگائے ہیں فرشتوں کے انہوں نے بھی چیک کرنا ہے وہ ایک ناکے پر نماز چیک کریں گے کہ اس کی نماز دیکھو کس طرح کی ہے پڑھی ہے کہ نہیں پڑھی ہے اس کی نمازیں کتنی ہیں پوری ہیں کہ کم ہیں ایک ناکے پر نماز چیک ہوگی دوسرے پر زکوٰۃ، تیسرے پر حج، کہیں روزہ کہیں ذکر اذکار سات جگہوں پر چیک ہو کر اور کئی تو جناب پہلے ناکے پر ہی قابو آ جائیں گے اللہ پاک نے اس پل کے اوپر کنڈیاں لگائی ہیں وہ بندوں کو پکڑ پکڑ کر خود ہی جہنم میں پھینکتی جائیں گی وہاں سے سلامت کون گزریں گے اس پل سے صحیح سلامت کون گزریں گے اُن کے اعمال کیا ہوں گے یہ سننا دعا کرو اللہ تعالیٰ ان میں شامل فرمائے۔ آمین!

جب پل پر چڑھیں گے اس وقت مومنوں کے پاس نور ہو گا اور کیسا نور ہو گا فرمایا: يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ " اللہ پاک فرماتے ہیں۔ اے میرے محبوب جی آپ مومن مرد اور مومن عورتوں کو دیکھو گے۔ "يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ " ان کا جو نور ہے اللہ پاک نے مومنوں کو اتنا نور دیا ہو گا لائٹیں آگے آگے جلتی جا رہی ہوں گی۔ دائیں طرف بھی روشنائیاں ہوں گی سامنے بھی لائٹیں ہوں گی نور آگے آگے ہو گا روشنی آگے آگے ہو گی ساتھ آوازیں آ رہی ہوں گی۔ "بُشْرٰكُمْ بُشْرٰكُمْ " اللہ پاک کی طرف سے اعلان ہو رہا ہو گا بُشْرٰكُمُ الْيَوْمَ آج تمہیں بڑی ہی خوشیاں ہیں۔ نور کی لائٹیں جل رہی ہیں۔ "جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ " اللہ پاک نے تمہارے لیے جنت تیار کی ہے جس میں نہریں چل رہی ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی ہے۔ ایک مرتبہ ایک چھوٹی سی جھلک منافقین کو بھی نور کی پڑے گی۔

منافقین جو ہوں گے ان کو بھی نور کی جھلک پڑے گی۔ اور پھر یہ نور ختم ہو جائے گا اندھیرا ہی اندھیرا ہو جائے گا یہ منافق مومنوں کو آوازیں دے کر کہیں گے قرآن کہتا ہے۔ یَوۡمَ یَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ " منافق بندے اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے۔ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ایمان والوں سے کہیں گے۔ انۡظُرُوۡنَا نَقۡتَبِسۡ مِنۡ نُّوۡرِکُمۡ ذرا ٹھہر جاؤ ہمیں بھی ساتھ ملائے جاؤ۔ تمہارے آگے تو لائٹیں جل رہی ہیں۔ تمہارے نور سے ہم بھی فائدہ اٹھالیں پہلے معمولی سی جھلک پڑے گی۔ مومن کا نور تو قائم رہے گا۔ منافقین کا نور ختم ہو جائے گا منافقین آوازیں دے دے کر بلائیں گے۔ "فَالۡتَمِسُوۡا نُوۡرًا ذرا ٹھہر جاؤ ہم بھی تمہارے نور سے فائدہ اٹھالیں۔ "قِیۡلَ ارۡجِعُوۡا وَرَآئَکُمۡ " آواز آئے گی۔ پیچھے جاؤ نور تو پیچھے سے ملتا ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ! وہ کہیں گے کہ پیچھے نور کہاں سے مل رہا ہے۔ ان کے پاس لائٹیں جل رہی تھیں ہم نے تو سوچا ان کی لائٹوں سے ہم بھی فائدہ اُٹھالیں گے مگر یہ داؤ لگا کر نکل گئے ہیں آواز آئے گی۔

تم دنیا پر داؤ لگاتے تھے آج تمہارے ساتھ داؤ لگ گئے ہیں۔ جو بندے دنیا پر دغا باز ہوں گے ان کے ساتھ وہاں داؤ لگیں گے یہ دھوکے باز ہیں اوپر سے داڑھی بڑی تیل لگا کر چمکا کر رکھتا ہے پیشانی پر محراب چمکا کر رکھتا ہے حاجی صاحب ٹھگنے کے لیے لوگوں کو ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے دنیا پر داؤ لگاتے تھے پتہ اب تمہیں چلے گا۔ یہ جتنا نقصان دین کا انہوں نے کیا ہے جو اوپر سے اور ہیں اندر سے اور ہیں اتنا کسی نے دین کا نقصان نہیں کیا وہاں کہیں گے ذرا ہمیں ساتھ لیتے چلو۔ ادھر سے اللہ تعالیٰ کی پولیس آجائے گی یہ پکڑ کر منافقین کو سب سے نیچے والا کنواں جو جہنم کا ہے اس کے اندر منافقین کو پھینک دیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا تم اوپر سے کچھ اور تھے اندر سے کچھ اور تھے، اللّٰہ اکبر اللّٰہ کئی بندے منہ رکھنا کرتے ہیں۔ کہ جناب ہماری ادھر بھی خراب نہ ہو۔ ادھر بھی خراب نہ ہو۔ لوگ یہ نہ کہیں کہ داڑھی رکھی ہے پھر بھی جناب سینما والوں کی حمایت کرتا ہے۔

کیبل والوں کی پھر بھی حمایت کرتا ہے صرف دونوں طرف رکھنے کے لیے کہ تعلقات

ادھر بھی خراب نہ ہوں ادھر بھی خراب نہ ہوں۔ اوپر سے اور اندر سے اور ان کو کہا تمہارے ساتھ ہوں وہ تو مدینہ کے منافق تھے، نبی ﷺ اُن کا ستر بار جنازہ پڑھانے کے لیے تیار ہوئے اُن کو معافیاں نہ ملیں اور جو پاکستان کے منافقین ہوئے تو ان کو معافیاں مل جائیں گی۔ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَ كُمْ " آواز آئے گی۔ پیچھے جاؤ" فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا" پیچھے سے نور لے کر آؤ" فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ" ان کے درمیان دیوار بنا دی جائے گی۔ فرشتے پکڑ پکڑ کر ان منافقین کو جہنم کی آگ میں پھینک دیں گے۔ وہ نور جن کو رب نے دینا ہے بھائیو غور کرو وہ بندے کون ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ اُن میں شامل فرمالے جن کے آگے قیامت والے دن روشنی ہوگی کچھ کو اتنی روشنی ملے گی۔ جہاں تک نظریں جائیں گی نور ہی نور ہوگا کچھ کو بندے کے سائے جتنا نور ملے گا۔ جن کا کم سے کم بھی نور ہوا اُن کے انگوٹھوں سے لائٹیں جل رہی ہوں گی۔ آگے آگے روشنی ہوگی یہ جنت کو جا رہے ہوں گے۔

اور سب سے زیادہ جن کو نور ملنا ہے غور کرنا اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اللہ تعالیٰ اُن میں شامل فرمائے آمین! جن کو اللہ تعالیٰ نے جہاں تک نگاہ جائے گی نور ہی نور دینا ہے وہ کون سے بندے ہوں گے فرماتے ہیں۔

جو وچ ہنیرے مسجد جاون

رات اندھیری ہے سردی بہت زیادہ ہے اذان ہوگئی ہے یہ بھاگ کر مسجد میں آتا ہے آواز آتی ہے۔

جو وچ ہنیرے مسجد جاون
تے طلب جماعت کر دے
اس دن نور اُنہاں نوں ملسی
وچ میدان حشر دے

اور کس کو نور ملنا ہے۔

جو مومن نیک نابینا ہووے

جو یہاں آنکھوں سے نابینے ہیں۔مگر ہیں مومن کئی تو حافظ نابینے میں نے ایسے دیکھے ہیں وہ کہتے ہیں رب اس سے زیادہ کیا کرے گا اندھا کر دیا ہے اور اس سے زیادہ کیا کرے گا وہ جناب سگریٹ پہ سگریٹ جلاتے ہیں بدمعاشیاں کرتے ہیں اے پاپی تمہاری آنکھیں کوئی نہیں اب ہی اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ۔مگر نہیں ڈرتے ہیں۔جو حافظ آنکھوں سے نابینا ہو کر رب سے ڈر گیا۔ یہ چار دن کی مشکل آسان زندگی ٹھوکریں کھا کر گزر جانی ہے قیامت والے دن پچاس ہزار سال کا دن ہوگا اللہ پاک نور عطا فرما دیں گے۔

جے مومن نیک نابینا ہووے
وچ دنیا اندر کوئی
نور ملے اس روز قیامت
جس روشنائی ہوئی
جو اللہ کارن تیر چلاون
جنگ کرن کفاراں
سورت کہف جمعے دن پڑھدے
ملسی نور بہاراں

جو میدان جنگ میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تیر چلاتے ہیں ان کو بھی نور ملے گا۔ جو جمعہ والے دن سورۃ کہف پڑھتے ہیں اللہ ان کو بھی نور عطا فرمائیں گے یہ پھر پل سے کس طرح گزریں گے اللہ اکبر اللہ! دعا کرو اللہ تعالیٰ اس سخت گھاٹی سے محفوظ فرمائے آمین!

اس پر سے گزرنا ہی گزرنا ہے اس کے بغیر چارہ ہی نہیں قرآن نے کہا ہے۔

﴿وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾

ہر بندے نے اس پل سے گزر کر جنت میں جانا ہے اور کچھ کو وہ پل اس طرح لگے گی جس طرح بہت بڑا جنگل ہے کئی اس پل سے اس طرح گزریں گے جس طرح بجلی کی چمک پڑتی ہے سب سے پہلے میرے مصطفیٰ ﷺ کے اہل بیت گزریں گے سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا

گزریں گی نبی پاک ﷺ کے قریبی گزریں گے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب گزریں گی آواز آئے گی لوگو اپنی نظریں نیچی کر لو اللہ جی کیا بات ہے فرمایا میرے نبی ﷺ کی پیاری بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گزرنے لگی ہے میں نہیں چاہتا میرے نبی ﷺ کی بیٹی کی طرف کوئی دیکھ لے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گزریں گی۔ جنہوں نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سنت پر عمل کیا وہ بھی گزریں گی۔ ان شاء اللہ! نبی پاک ﷺ کے اہل بیت گزریں گے کئی اس طرح گزر جائیں گے جس طرح بجلی کی چمک پڑتی ہے کئی اس طرح گزر جائیں گے جس طرح ہوا کا جھونکا آتا ہے۔ کئی اس طرح گزر جائیں گے جس طرح کوئی تیز اونٹ سوار گزر جاتا ہے۔

کئی اس طرح گزر جائیں گے گرتے پڑتے یہ بے چارے بھی گزر جائیں گے مگر آسان کون گزریں گے غور کرنا دوستو جنہوں نے پل صراط سے چند لمحوں میں گزر جانا ہے یہ جناب دوسری طرف چلے جائیں گے پل صراط سے گزر کر دوسری طرف چلے جائیں گے۔ اور وہاں جا کر کہیں گے اللہ پاک نے فرمایا تھا میں نے دوزخ کے اوپر ایک پل بنائی ہے اس سے تم نے گزر کر جانا ہے ہم تو گزر آئیں ہیں۔ ہمیں تو دوزخ کی آگ کا پتہ ہی نہیں چلا نہ ہی کوئی دھواں آیا ہے۔ نہ ہی کوئی تپش لگی ہے۔ کہیں گے یا اللہ وہ تیری دوزخ کہاں ہے اللہ پاک فرمائیں گے۔

اے مومن بندو جب تم گزر رہے تھے میں نے دوزخ کی آگ بھسم کر دی تھی کہ کہیں میرے بندوں کو گرمی نہ لگ جائے مگر وہ ہیں کون؟ جو شراب پیتے ہیں جو زنا کرتے ہیں جو چوریاں کرتے ہیں ڈاکے مارتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے فریب کرتے ہیں داڑھی منہ پر رکھی ہے اور جناب سینما چلا رہا ہے داڑھی منہ پر رکھی ہے اور ویسے یہ جناب کیبل چلا رہا ہے یہ ویسے پوچھیں تو کون ہے؟ تو کہے گا جی میں بڑا اہلحدیث ہوں۔ میں اہل سنت والجماعت ہوں گھر ڈش رکھی ہوئی ہے ٹی وی رکھا ہوا ہے وی سی آر رکھا ہوا ہے شرم نہیں آتی اپنی جوان بیٹیوں کو اپنی بہنوں کو اپنی بیوی اور بہو کو خود ہی بدمعاشوں کے ناچ دکھا رہا ہے کنجروں کے ناچ دکھا رہا ہے اس کی غیرت پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے یہ دیکھ لو نا جنہوں نے پل صراط سے

آسانی سے گزرنا ہے اللہ اکبر اللہ فرماتے ہیں۔

جو مومن کم غریب سنوارن
تے پاس امیراں جاوے
اس دا قدم نہ ڈولے پل تھیں
تے ثابت لنگ سدھاوے

جو کسی غریب کا کام کرنے کے لیے کسی سردار یا چودھری کے پاس جاتا ہے کسی افسر کے پاس جاتا ہے اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اس کا پل صراط پر پاؤں نہیں ڈولے گا اور کون آسانی سے گزریں گے۔ غور کرنا دوستو!

تے جو قربانی کر دے مومن
دنبے بکرے گائیں
او سواری پل پر ہوسی
ذبح کریندیاں تائیں

جو قربانیاں کی ہیں۔ جو جانور ذبح کیے ہیں۔ کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں کئی ان پر بیٹھ کر منٹوں سیکنڈوں میں گزر جائیں گے کئی تو قربانی موٹی تازی کرتے ہیں بڑی خوشی سے کرتے ہیں کہ جی سال بعد قربانی آئی ہے اور یہ جناب کرنی چاہیے اچھی قربانی کرنی چاہیے کئی مجبوری سے کرتے ہیں کہ لوگ یہ نہ کہیں نہ کہ حاجی صاحب کا کاروبار تو اچھا ہے مگر قربانی پتہ نہیں کیوں نہیں کی کچھ کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ قربانی نہ کی تو بچے لوگوں کے منہ کی طرف دیکھیں گے اپنی اپنی نیت ہے اگر تمہاری نیت صحیح نہ ہوئی تیری نیت اس طرح ہوئی کہ تم نے قربانی نبی پاک ﷺ کی سنت سمجھ کر حکم سمجھ کر بے داغ قربانی کی جس کا جناب کان نہیں کٹا ہے جس کا سینگ نہیں ٹوٹا ہے جو لنگڑا نہیں ہے جس میں کوئی نقص نہیں ہے پھر دوندا جانور ہے کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں اس نے جتنی تیرے گھر میں آ کر گھاس کھائی ہے پانی پیا ہے کھال کھائی ہے جو چیز تم نے کھلائی ہے اس نے گوبر کیا ہے اس نے پیشاب

کیا ہے یہ سب قیامت والے دن نیکیاں بنا کر تمہارے پلڑے میں ڈال دیا جائے گا اگر سنت سمجھ کر کی تو اور اگر مجبوری سے کی تو پھر خود ہی سوچ لو دعا کرو اللہ تعالیٰ قربانی سنت سمجھ کر کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

میں تو حدیث پڑھ کر سوچ رہا تھا کہ قربانی کا جانور وہ کرنا چاہیے جس کی اون بھی زیادہ ہو کیونکہ اس اون کا بھی فائدہ ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ جو جانور تم قربانی کرتے ہو صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں سوہنیا ہمیں ان کا کیا ملے گا آپ ﷺ فرماتے ہیں جو جانوروں کی کھالوں پر بال ہیں بکرے کے اوپر جتنے بال ہیں گائے کے اوپر جتنے بال ہیں ان بالوں کے بدلے قیامت کو تمہیں ایک ایک نیکی دی جائے گی صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں سوہنیا جن جانوروں کے اوپر اون ہے بال ہے ہی کوئی نہیں اُن کا کیا حساب لگے گا آپ ﷺ فرماتے ہیں یہ جو اُون ہے ان کی ایک ایک تند بنا دی جائے گی اور جتنی تندیں بنیں گی اتنی نیکیاں دے دی جائیں گی پھر جتنی اُون زیادہ ہو گی اتنی ہی پھر زیادہ نیکیاں ہوں گی تم ایسے ہی طمع کرتے ہو کہ چھترا مونڈھ کر سویٹر بنا لوں گا طمع نیکیوں کا کیا کرو موٹا تازہ جانور بے داغ جانور خریدو۔ خریدتے وقت ہی دیکھ لیا کرو دوندا ہے کہ نہیں اگر دوندا نہیں ہے تو وہ قربانی نہیں ہونا ہے۔ ایسے نہ سوچا کرو۔

کئی بندے پہلے ہی خرید لیتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں مولوی جی دانت ہل رہے ہیں لگ جائے گا تمہیں کہا کس حکیم نے تھا، کہ پہلے اس طرح کا خریدو کئی کہتے ہیں مولوی جی قربانی سے پہلے کا یہ بکرا پیدا ہوا ہے۔ یہ قربانی آنے تک سال کا ہو جائے گا اور دوندا نہیں ہوا لگ جائے گا یہ مسلم کی روایت سنو۔ صحیح مسلم کی روایت ہے کائنات کے سردار نبی فرماتے ہیں۔

((لاَ تَذْبَحُوْ اِلاَّ مُسِنَّةً .))

دوندا جانور ذبح کرو دوندا نہ ہو تو نہ کرو۔

دوندا جانور ذبح کرو صحابی کہتا ہے سوہنیا دوندا نہ ملے تو پھر کیا کریں فرمایا:

((اِلَّا اَنْ يُّعْسَرَ عَلَيْكُمْ .))

اگر تمہیں دوندا نہ ملے۔

((فَتَذْبَحُوْا جَذْعَةً مِنَ الضَّانِ .))

پھر چھترا کھیرا کر سکتے ہو چھترے میں گنجائش ہے باقی کوئی جانور دوندے کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے۔ نہ بکرا کھیرا لگتا ہے نہ گائے نہ اونٹ سوائے چھترے کے وہ بھی مشکل پیش آ جائے۔ **اللہ اکبر اللہ!**

جانور خریدتے وقت ہی دوندا جانور خریدو۔ یہ گوشت جو قربانی نہیں بھی کرتے ان کو بھی کافی مل جاتا ہے اصل تو سنت پر عمل کرنا ہے نبی پاک ﷺ کا حکم مان کر کرنا ہے آسمان سے آواز آتی ہے میرے محبوب کی سنت پر عمل کیا ہے۔ ادھر تمہاری قربانی کا خون زمین پر بعد میں گرے گا۔ میں تمہارے گھر والوں کے گناہ پہلے ہی معاف کر دیتا ہوں۔ معافی کتنی بڑی ملتی ہے۔ ایسے لِسیاں بھیڑیں نہ حلال کیا کرو۔ خوشی سے موٹا جانور کیا کرو، لاہور کسی نے جانا ہو، یا قریب ہی جانا ہو یہ کئی بندے ملتان ٹائم کا انتظار کرتے ہیں کہ جلدی پہنچ جائیں۔ چاہے اُنہوں نے تلونڈی ہی جانا ہو یہاں جانے کے لیے اچھی بسیں اور اچھی کوچوں پر بیٹھتے ہو اور جنت میں جانے کے لیے لسیوں پر بیٹھتے ہو۔ وہاں پھر جنت میں جانے کے لیے راستہ میں ہی گھسے پھرو گے دوسرے پہلے چلے جائیں گے اس لیے جانور تازہ خریدو موٹا جانور خریدو۔ کئی بندے کہتے ہیں مولوی جی قرضہ ہو تو پھر قربانی جائز ہے کہ نہیں یہ تو بہانے ہیں نا جب دو چار لاکھ مکان پر لگاتے ہو اس وقت تو تمہیں قرض کا خیال نہیں آتا ہے جب لڑکے کی شادی پر تم بیس بیس ہزار کا اسلحہ چلا دیتے ہو۔ اس وقت تمہیں قرضہ کا خیال نہیں آتا ہے۔

اور قربانی کا جانور کرتے وقت بہانے بناتے ہو۔ حج کرتے وقت تمہیں بڑے بہانے آتے ہیں۔ جی مقروض ہوں مولوی صاحب کیا کریں اس سال نہیں کر سکے تو اگلے سال کر لیں گے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ جو جان بوجھ کر قربانی نہیں کرتا وہ بے شک عید پڑھنے کے لیے نہ آئے اللہ تعالیٰ کو اس کی دو رکعات کی بھی ضرورت نہیں۔ اگر جانور موٹا تازہ کرو گے۔ تو آسان رہو گے کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں۔

((قَدِّمُوْا ضَحَايَاكُمْ .))

موٹی موٹی قربانیاں کیا کرو۔

((اِنَّهٗ عَلَى الصِّرَاطِ مَتَايَاكُمْ .))

موٹے جانور کرو گے تو یہ تمہارے لیے پل صراط پر سواری بن جائیں گے فرماتے ہیں۔

تے جو قربانی کر دے مومن

اُو سواری پل پر ہوسی

تے ذبح کر بندیاں تائیں

اور سب سے اچھی قربانی میرے نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ سب سے اچھی قربانی بھیڑ کی ہے۔

((نِعْمَةُ الْعَوَدَيْهِ جَذْءَ ةَ مِنَ اْدَان .))

سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پیاری جو قربانی لگتی ہے۔ وہ بھیڑ کی قربانی ہے کئی بندے کہتے ہیں مولوی جی بچھڑے کا گوشت بڑا کرارہ ہوتا ہے۔ وہ پھر اچھا سا بچھڑا ڈھونڈتے ہیں ثواب ملے یا نہ ملے۔ گوشت تو کرارہ ہے نہ تمہیں رب توفیق دے تو تم اونٹ ذبح کرو تمہیں اللہ تعالیٰ توفیق دے تو گائے کرو بکرے کرو بھیڑ کرو، اپنی قربانی کرو پھر سہولتیں دیکھو کتنی ہیں تمہاری ایک قربانی کائنات کے سردار نبی فرماتے ہیں۔ پورے گھر کی طرف سے کافی ہے ویسے جتنی مرضی کرلو کئی میرے کملے بھائی باپ فوت ہوا ماں فوت ہوئی تو کہتے ہیں مولوی جی ہم ان کی طرف سے قربانی کر رہے ہیں۔ اپنی تو نہیں کر رہے اب ان پر قربانی فرض ہی نہیں اب فرض تو قربانی تم پر ہے ان پر فرض ہی نہیں ان کے لیے قربانی لازمی ہی نہیں اگر تم نے ان کی کرنی ہی کرنی ہے تو پہلے اپنی کرو۔ پھر ان کی کرو انشاء اللہ یہ قربانیاں پل صراط پر سواریاں ہوں گی۔ وہ اتنی مشکل گھاٹی سے تمہیں بڑی جلدی لے جائیں گی فرماتے ہیں اور کون بندے جو پل صراط سے آسانی سے گزر جائیں گے توجہ کرنا دوستو فرماتے ہیں۔

جس مومن کے دوترے بالک

دنیا اندر مردے
اُو پل تھیں سوکھا خوشیوں لنگے
بدلے اس اجر دے

جس بندے کے دو تین بچے فوت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بچے دیئے ہیں تو بچہ فوت ہو گیا اللہ نے پھر بچہ دیا وہ بھی فوت ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بچہ دیا پھر فوت ہو گیا یہ صبر کرتا ہے اللہ پاک کا گلہ نہیں کرتا آواز آتی ہے ان بچوں کی وجہ سے جو تم نے صبر کیا ہے پل صراط سے آسانی سے گزر جاؤ گے اور کون سے بندے پل صراط سے گزریں گے سن ذرا بھائی فرماتے ہیں۔

جو سنت راہ نبی ﷺ دا پکڑے
تے سنت خلق سکھاوے
او بہت شادابی صحیح سلامت
پل دے اُتوں جاوے

اور سب سے آسان کون گزریں گے یہ بھی ذرا دھیان کر لینا تم بھی ان میں شامل ہو جاؤ۔

جو ذکر الٰہی نال زباناں
ایتھے رکھن جاری
اُو سب تو تیز پلوں لنگ جاسن
نال اللہ دی یاری

یہ مومن جب پل پر چڑھیں گے

او بعض مومن جد پل چڑسن
تے دوزخ کہسی بھائی
جلدی لنگ جا جلدی لنگ جا
نور تیرے نے میری اگ بجھائی

جن کی زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد سے تازہ رہتی ہے یہ بندے سب سے آسان جنت میں جائیں گے ہر وقت سُبْحَانَ اللّٰہِ ، سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِا اللّٰہِ کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ کائنات کے سردار فرماتے ہیں جس کی زبان اللہ تعالیٰ کی یاد سے یہاں تازہ رہتی ہے یہ پل صراط سے منٹ میں ہی پار ہو جائے گا سیکنڈوں میں اور کئی بندے ایسے ہوں گے کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا ہے اللہ پاک نے مجھے خواب کے اندر دکھایا ہے کشف کے اندر دکھایا ہے میں نے دیکھا ہے پل صراط کا نقشہ بنا ہے۔ لوگ پل صراط سے گر رہے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میری نظر میرے ایک اُمتی پر پڑی جو کبھی کھڑا ہوتا تھا کبھی بیٹھتا تھا کبھی گھٹنوں پر کبھی کس طرح کبھی کس طرح بڑا مشکل میں تھا بے چارہ سوچ رہا تھا۔ یا اللہ اتنی مشکل گھاٹی سے میں پار کس طرح جاؤں۔

یہ ابھی سوچ ہی رہا تھا آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے دیکھتے دیکھتے میرے اس امتی کا میرے اوپر درود پڑھنا آیا۔ جو کہ پڑھا کرتا تھا۔

((صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَااَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ .))

جو بندہ درود پاک پڑھتا تھا۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے دیکھتے دیکھتے اس کا مجھ پر درود پڑھنا آیا ہے تو بڑا پریشان تھا، مگر جو مجھ پر درود پڑھتا تھا، اس درود نے اس کو بازوؤں سے پکڑ کر پل صراط کی گھاٹی سے پار کر دیا۔

نبی پاک ﷺ پر درود پڑھا کرو۔ "ﷺ" تمہارے پڑھنے سے فائدہ تمہارا ہے شان تمہاری بنے گی۔ درود تم پڑھو۔ درجات تمہارے بلند ہوں گے نہ پڑھو گے تو کائنات کے سردار نبی ﷺ کی شان میں فرق نہیں پڑے گا۔ فائدہ تو تمہارا ہے دن کو پڑھو رات کو پڑھو چلتے پھرتے پڑھو۔

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ یا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .))

یا درود ابراہیم پڑھو!

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ .))

یہ جتنے درود ہیں درود کی کئی اقسام ہیں سب سے پیارا درود جو اللہ پاک کولگتا ہے بخاری کی حدیث ہے صحابی نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر درود کس طرح پڑھیں آپ نے درودِ ابراہیمی پڑھ کر سنایا۔ درود تم پڑھو شان تمہاری بنے گی۔ درجات تمہارے بلند ہوں گے آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے ایک اُمتی کو دیکھا وہ گرتا پڑتا پل صراط کی گھاٹی سے پار تو چلا گیا اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں جب جنت کے دروازہ پر پہنچا تو آگے سے گیٹ ہی بند ہو گیا یہ بے چارہ سوچنے لگ پڑا۔

یا اللہ بڑا لمبا سفر طے کر کے آیا ہوں۔ سفر بڑا لمبا کیا ہے۔ جنت کے دربان نے مجھے دیکھ کر دروازہ بند کرلیا ہے اللہ اکبر اللہ! اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کلمہ شہادت آیا جو پڑھا کرتا تھا۔

((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ .))

آپ ﷺ فرماتے ہیں اس کلمہ نے پکڑ کر میرے اُمتی کو جنت میں داخل کر دیا مگر جو خود پڑھتا تھا، اب بندے خود تو نہیں پڑھتے جب میت اٹھاتے ہیں کندھا دیتے ہیں اس وقت کہتے ہیں کلمہ شہادت اللہ جانے یہ رسم انہوں نے کہاں سے نکال لی ہے اے پاپی اب پڑھو اب کلمہ شہادت پڑھو۔ تمہارے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھلیں زندہ ہوتے وقت تو پڑھتے نہیں ہو۔ اس وقت پتہ نہیں کہاں سے نکال کر لے آتے ہو۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ پل صراط کی گھاٹی سے سلامتی سے لے جائے آمین! بھائیو کام بڑا مشکل ہے۔ عمل ہی کرنے ہیں اللہ تعالیٰ نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اعمال کرنے ہیں تھوڑے بہت جتنی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔ باقی اس کی رحمت اور فضل کے ساتھ انشاء اللہ مومن بندے مسلمان

بندے اللہ والے بندے حساب و کتاب سے فارغ ہو کر پل صراط کی گھاٹی سے بھی فارغ ہو جائیں گے پاس ہو جائیں گے ادھر جناب ان کے تھوڑے بہت جو اعمال ہوں گے ان کی وجہ سے پل آسان ہو جائے گی۔ ادھر کائنات کے سردار نبی ﷺ پل صراط پر کھڑے ہو کر اپنی امت کے حق میں دعا مانگ رہے ہوں گے یا اللہ میرے امتیوں کو پار سلامت لے جاؤ میرے امتیوں کو پار سلامت لے جاؤ۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ جنت کا داخلہ نصیب فرمائے۔ آمین! جہنم سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

قربانیاں لیتے وقت خاص خیال کرو کہ اس میں کوئی نقص نہ ہو اس کا کوئی انگ ٹوٹا نہ ہو کانا نہ ہو لنگڑا نہ ہو سینگ ٹوٹا نہ ہو سینگ کی وہ اوپر والی کھوپڑی اتری ہوئی نہ ہو وہ بھی ٹوٹے میں شمار ہے کان کٹا نہ ہو۔ کانوں کو سوراخ نہ ہوں کوئی داغ نہ ہو بے عیب جانور قربانی کا خریدو۔ انشاء اللہ نیکیوں کی بہار آ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سنت کے مطابق قربانیاں خریدنے کی توفیق دے آمین! اللہ تعالیٰ ہم سب کو قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ





ڈائریکٹر: میاں حافظ محمد ربانی بن صوفی احمد دین

مکتبہ ربانیہ
منڈی عثمان والا قصور پاکستان
Cell: 0300-6595304